1 The History of Abool Feda
from the Creation to A. D. 1328
Translated from the Arabic.
2 Kholasatul Akhbar (Abridged) from
A. D. 1329 to 1529 Translated from the Persian
3 An Appendix Containing the History
of the East of the last three hundred Years
Compiled from Various Authors.—
4 Chronological Tables translated from
Hamyah Isfahany Haramuny
and other Arabic Authors by
Moulowee Kareem Uddeen
Price of the Third Vol 4 Rs

تکملۂ ابو الفدا کا بعد حالات
سنہ ۷۲۹ کی اور تین سو برس گذشتہ کا حال مختلف تواریخوں سے انتخاب کر کے
مولوی کریم الدین نے سنہ ۱۸۴۷ع میں تیار کیا

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرسہ دہلی سنہ ۱۸۴۸ع میں چھپا
قیمت چار روپیہ

تتمہ

تتمہ تاریخ المختصر فی احوال الامرا ‌کا

واضح ہو کہ سلطان جلال الدین محمد شاہ ابن قطب الدین محمد سلطان اخر ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۹۴
ہجری مین بموجب فرمان غازان خان کی حاکم کرمان کا ہوا حال یہہ ہی کہ ایام دولت غازان
خان مین بعض شاہزادون نے خروج کر کی بہت تباہی اور خرابی ان ملکون کی کی تہی لوٹنا
اور غارتگری اونہون نی اختیار کی تہی لیکن محمد شاہ نی بمعاونت غازان خان اون مفسدونکا
قلع اور قمع کرکے غالب آکر استعمال مسکرات کرنا اور لہو ولعب مین مشغول رہنا اختیار کیا
اور شراب خواری پر ایسی کمر باندہی کہ بسبب اثر حرارت شراب کی انتیس ۲۹ برس کی عمر مین راہی
ملک بقا ہوا بعد وفات محمد شاہ مذکور کی حسب ارشاد غازان خان کے قطب الدین شاہجہان
ابن جلال الدین سیورغتمش مسند حکومت کرمان پر جلوہ آرا ہوا — جب اولجایتو سلطان
تخت سلطنت ایران پر جلوہ فرما ہوا اوسنی بسبب بعض حرکات ناخوش کی جو شاہجہان
ابن سیورغتمش سی ظہور مین آئی تہین شاہجہان کو حکومت کرمان سی معزول کیا بعد معزولی
شاہجہان مذکور شہر شیراز مین جاکر گوشہ گزین ہو کر قناعت کر کی بیٹہہ رہا تہا اس
شاہجہان مذکور کی ایک لڑکی مسماۃ جان قتلق تہی بلکہ مخدوم شاہ بہی اوس دختر کو
کہتی تہی اوس لڑکی مذکورہ سی امیر محمد مظفر کی شادی ہوئی اوسکی شکم سی شاہ شجاع
— اور شاہ محمود — اور سلطان احمد یہہ تین لڑکے پیدا ہوئی — اور حال حکومت
کرمان کا یہہ ہوا کہ بعد معزول ہونے شاہجہان کی حکومت کرمان سی امرای چنگیز خانیہ نے
یہہ حکومت کرمان کی لی لی سنہ ۷۴۱ ہجری تک یہہ ملک حکومت چنگیز خانیہ مین شامل رہا
اور سنہ ۷۴۱ ہجری ماہ محرم مین — محمد مظفر یعنی داماد شاہجہان نی قبضہ پایا

بیان مبادی احوال اولاد مظفر ابن منصور ابن امیر غیاث الدین

احوال مظفر ابن منصور

۲ حاجی خراسانی کا اور اختصاص پانا اونکا الطاف سبحانی سی

مورخین کہتی ہین کہ امیر غیاث الدین حاجی اوس زمانہ مین جب لشکر تاتار خراسان پر چڑہکر
آیا دہ خراسان سی جو کہ اوسکا مولد اور منشا تہا بہاگ کر بسبب خوف تاتاریون کی خطہ
یزد مین جا چہپا — امیر حاجی مذکور ایسا عظیم الخلقت اور موٹا آدمی تہا کہ جب شہر یزد
مین آیا اوسکے پہنی کی واسطی بازار مین موزون کی تلاش کی گئی کوئی موزہ اوسکی پیر مین
نہ آیا سب سی بڑا پیر اور لنبا قد اور بہاری ڈیل تہا — اس امیر کی تین بیٹی تہی — ابوبکر
— محمد — منصور — دو لڑکے یعنی ابوبکر اور محمد حاکم یزد علاء الدولہ کی اون ایام مین
کہ جب ہولاکو خان نی بغداد کا قصد کیا تہا نوکر ہوگئی تہی علاء الدولہ نی ابوبکر مذکور کو تین سو
سوار دیکر ہمراہ اردو خان کی واسطی مقابلہ ہلاکو خان کی روانہ کیا بعد فتح ہونی دار السلام کے
ایلخان نی ابوبکر کی ہمراہ اور فوج کر کی سرحد مصر پہ بہیجا وہان جاکر اعراب خفاجہ سی
لڑائی کی اوس لڑائی مین ابوبکر مذکور مقتول ہوا — اور محمد مذکور اوسکا بہائی تا وقت
وفات سلک ملازمین علاء الدولہ مین منتظم رہا ان دونون بہائیون سے اولاد پیدا نہین
ہوئی بے نسل فوت ہوئی — تیسرا لڑکا منصور ابن حاجی خراسانی جو اپنی باپ
کی خدمت اور ملازمت مین رہتا تہا اوسکی تین بیٹی پیدا ہوئی — امیر محمد — امیر علی
— امیر مظفر — امیر علی بے اولاد تہا اور امیر محمد کے ایک بیٹا تہا امیر محمد گرچہ اپنے
سب بہائیون سی چہوٹا تہا لیکن میدان جنگ مین تمام اقبال اور اقران سی سبقت لیجاتا
تہا بموجب مصرعہ — ہر روز منزلی و ہر شب جائی — پہرتا اور سیاحی کرتا رہتا تہا
اسیطرح بادیہ پیمائی کرتے ہوئی ارغون خان کی خدمت مین جا پہنچا اوسنے جب اسکی
شکل اور صورت دیکہی فوراً منصب ساولی اوسکو دیا — جب مسند خانی کیخاتو خان
کی نشست سی زیب و زینت یافتہ ہوئے اون ایام مین امیر مظفر کو بڑا عروج روز بروز

احوال مظفر ابن منصور

روز بروز نصیب ہوتا رہا چنانچہ غازان خان کے زمانہ مین امارت ہزاری معہ طبل اور علم کے اوسی متعلق ہوئے اور آخر ماہ جمادی الآخر سنہ ۷۰۰ ہجری مین امیر مبارز الدین محمد پیدا ہوا اس لڑکے کی پیدا ہونے کی سبب سے بہی امیر مظفر کو بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئے تہے — اور بعد وفات پانے غازان خان کی الجایتو سلطان نے امیر مظفر کی بہت عزت کی اور بڑا رتبہ بڑہا دیا اور وسطی محافظت راہ کوہستان وابرقوہ اور ہرات اور مرود کی اوسکو حکم دیا چنانچہ امیر مظفر مذکور کبہی بادشاہ کی خدمت مین جاتا تہا اور کبہی چین سے مسند پر اوڑاتا تہا سنہ ۷۱۳ تک کہ جس سال مین امیر مظفر فوت ہوا چین اور آرام کرتا رہا اوسنی کوئی اور لڑکا سوائے مبارز الدین محمد کی نہ چہوڑا تہا البتہ ایک لڑکی بہی اوسکی تہی جو ابوبکر امیر محمد بن امیر منصور کی عقد مین تہی جسکے شکم سی شاہ سلطان پیدا ہوا الفقصہ بعد وفات امیر مظفر مذکور کے اوسکا بیٹا امیر مبارز الدین سلطان الجایتو کی خدمت مین حاضر ہوا بہت انعام واکرام پایا بجائے اپنی باپ کے چار برس تک بادشاہ کے ملازمت مین رہا — جب سلطان محمد خدابندہ عالم بقا کو راہی ہوا — اور سلطان ابوسعید پر توالتفات کا اوپر حال جہان کے لوگون کی ڈالا اوسوقت امیر مبارز الدین محمد نی رخصت بادشاہ سی وسطی محافظت رہون اور سفر کرن کی جو کہ اوسکا عہدہ تہا حاصل کرکے کوچ کیا درمیان سنہ ۷۱۹ ہجری کی ایک دفعہ سلطان ابوسعید سلطان کی خدمت حاضر ہوا تہا بادشاہ نی حکومت شہر یزد کی بہی اوسکو دی — اسی سال مین جب مبارز الدین نی سنا کہ ایک جماعت مفسدون کی نے راہ یزد فتنہ اور فساد برپا کر رکہا ہے اوسوقت ساتھ نفر پہلوانان خنجر گذار ہمراہ لیکر بطور یلغار متوجہ جانب مخالفین کی ہوا عبدالملک کی حوض پر جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی اوس لڑائی مین سات تیر امیر محمد مظفر کی جوشن مین آکر لگی لیکن خدا تعالی نی اوسکی ایسی محافظت کی کہ تیرون سی بچ کر اور صحیح وسالم رہ کر فتح اور ظفر پائی — اون مفسدین کو معہ اونکی سردار سی

بیان بعد ابوسعید کی جو گذرا

ہم کرزی کی گرفتار کرکی اردو بادشاہ مین بھیجدیا اوس سردار کو پنجرہ مین قید کیا سلطان ابوسعیدنی اوس جنگ اور لڑائی اور فتحمندی سی خوش ہوکر انواع الطاف و اعطاف سی سربلند کیا اسی اثنا مین ایک اور لڑائی اوسی سمت قضا قون سی ہوئی اوسمین بہی امیر محمد غالب آیا علم فتح کا بلند کرکے نام پایا

وہمین لشکر ہے

اب شروع ہوا ۷۲۵ سنہ ہجری وغیرہ ۷۳۷ سنہ تک

اس سال مین امیر محمد کو خدا تعالی نی ایک لڑکا بخشا اوسکا نام شاہ شرف الدین مظفر رکہا اور درمیان ۷۲۹ سنہ کے مبارز الدین مذکور نے مسماۃ مخدوم شاہ بنت شاہ جہان سی نکاح کیا — اور ۷۳۳ سنہ ہجری مین جلال الدین شاہ شجاع اوس عورت سی پیدا ہوا اور ۷۳۴ سنہ ہجری مین امیر محمد ہمراہ شاہ شرف الدین مظفر کے ملازمت سلطان ابوسعید بہادر خان مین حاضر ہوا بادشاہ ایران نے ان دونون یعنی باپ بیٹے کو منظور نظر ایسا کیا کہ موجب رشک اور حسد امرا اور ارکان دولت کا ہوا — اسی سال مین سلطان ابوسعید قشلاق بغداد کو گیا امیر محمد بہی سعادت اندوز ہمرکابی بادشاہ کا ہوا وہانسی نجف اشرف مین جاکر مشرف اندوز زیارت مرقد اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کا ہوا پہر اپنے جانب یزد کی مراجعت فرمائے

اب شروع ہوا ۷۳۸ سنہ ہجری

اس سال مین درمیان ماہ جمادالاول کی امیر محمد مظفر کی ایک اور لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام قطب الدین محمود رکہا

بیان افراط و تفریط کا جو بعد وفات سلطان ابوسعید کی ہوئے

بیان پیر حسین چوبانی کا

کہتی ہین کہ بعد وفات سلطان ابوسعید بہادرخان کے ملک ایران مین ہر ایک حاکم اور صوبہ ۵
کی دلمین سودا خودسری اور استقلال کا پیدا ہوگیا تہا چنانچہ امیر مسعود شاہ بن امیر محمود
شاہ نے تمام مملکت فارس کی اپنی قبضہ مین کر لی اور اوسکے بہائی امیر شیخ ابو اسحاق
نی جو کہ بسبب کثرت مکارم اور وفور جود کے شہرہ آفاق تہا ارادہ قبضہ کرنی یزد کا
کیا چنانچہ امیر محمد مظفر نے بطور استقبال ہمراہ اکثر ملازمین کی باہر شہر کی نکلکر اوسسی ملاقات
کی وقت ملاقات کے اوسکو معلوم ہوا کہ اسکا ارادہ اور طرح پر ہی شرط ضیافت بجالاکر
کلمات محبت آمیز سی اوسکی دلکا غبار دہویا بعد چند روز کی شیخ اسحاق نی جانب کرمان کے
حرکت کرکی پہر جانب یزد کی مراجعت کی بعد سننی اس خبر وحشت اثر کے امیر محمد اوسکی مقابلہ
کے واسطی بارادہ جنگ نکلا لیکن بسبب توجہ شیخ باعلی عمران قدس سرہ کی صلح ہوگئے
اور امیر شیخ ابو اسحاق سرحد یزد سی کسی اور جانب کو چلا گیا

بیان موافقت امیر پیر حسین چوبانی اور امیر محمد مظفر کا سے بیان ورو اقعات کی
اب شروع ہوا سنہ ۷۴۰ ہجری

واضح ہو کہ امیر پیر حسین چوبانی نے بارادہ تسخیر شیراز کوچ کرکی امیر محمد مظفر سی امداد
چاہی مبارزالدین نی اوسکی التماس قبول کرکی بعد عہد و پیمان کی بہت سپاہ اپنی
ہمراہ لیکر یزد سی کوچ کیا اصطخر فارس مین دونون کی ملاقات ہوئی — امیر
مسعود شاہ یہہ خبر پاکر جانب کازرون کی چلا گیا مبارزالدین نے بہی باستصواب امیر
پیر حسین کی دشمنون کا تعاقب کرنا مناسب جانکر اوسکا پیچہا کیا جب وہ بہی کازرون
مین پہنچا جمعیت دشمن مین تفرقہ پڑگیا اور امیر مسعود شاہ بغداد کی جانب بہاگکر امیر
شیخ حسن بزرگ کی خدمت مین خواہان پناہ ہوا امیر محمد مظفر نے اوس وقت جانب
اردوی امیر پیر حسین کی مراجعت کی اسجائی سی دونون باہم یگانگی مجتمع ہوکر شیراز

بیان پیر حسین چوپانی کا

۶ پیر گئے وہان جاکر شہر پناہ کی باہر ڈیرا کیا اور محاصرہ شہر کا کرکے ارادہ لڑنے کا کیا
اور شہر نی بیچ بچاو کرنی کی تدبیر کی چنانچہ قاضی مجد الدین اسمعیل بن یحیی نی جو کہ اکابرین
زہاد اور فضلا شیراز سے تہا درمیان مین پڑکر صلح کروادی امیر پیر حسین چوپانی نہایت
اقبال اور کامرانی سے داخل شہر ہوا شہر مین جانی سے ولایت کرمان کی جناب مبارز الدین کو سپرد کی

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۱ ہجری

اسی سال مین امیر مبارز الدین بہت لشکر اپنی ہمراہ لیکر جانب کرمان کی روانہ ہوا ملک
قطب الدین نیک روز جو کہ اون ایام مین حاکم مملکت کرمان کا تہا وہانسی بہاگ کر ہرات
کی طرف بہاگ گیا اور مبارز الدین شہر مین داخل ہوکر واسطی آسایش اور آرام
رعیت کی سپاہ مجمع کو متفرق کردیا اور قطب الدین نیک روز حاکم کرمان نی جو ہرات کو
بہاگ آیا تہا چند روز وہان قیام کرکے اوس شہر کی حاکم داؤد نامی سے باد غور کی اپنی
مدد کو لیکر پہر جانب کرمان کی کوچ کیا مگر اوسکی کوچ کا یہ طور تہا کہ دن کو چہپ جاتا رات کو
قطع مسافت کرتا اسیطور سے چار فرسخ جانب کرمان کی گیا تہا کہ مبارز الدین کو دشمن کی پہنچنی
کی خبر ہوگئی لیکن اوسکے پاس جمعیت آدمیون کی واسطی لڑائی کے نہ تہی اسلئی راتون رات
جانب انار سرحد کی بہاگ گیا دوسری روز قطب الدین نیکروز نے ہمراہ ملک داؤد کی
داخل شہر کرمان ہوکر ملک کا بند و بست پہر نئی سر سے کیا ـــ اور امیر محمد تی انار سرحد مین
لشکر بہت جمع کرکے دوسری دفعہ ارادہ فتح کرمان کا کیا بارہ جہاز چڑہا کر لیگیا اور لڑائی
بہت بہاری ہوئی اوس روز شاہ شرف الدین مظفر اور شاہ سلطان نے داد مردانگی
اسی شجاعت اور بہادری کو کام مین لائی کہ غوریون کو شکست ہوئی اسی اثنا
دنی اور [illegible] امیر محمد کے مدد پر آ پہنچا اوس وقت قطب الدین نیکروز دوسری دفعہ
مین پیر حسین کا تاکر [illegible] بہاگ گیا اور ملک داؤد نی بہی اوسکا تعاقب کیا ماہ جماد الآخر
پہر بہاگ کر جانب خراسان کی چلا

بیان پیر حسین چوبانی کا

جمادی الاخر سال مذکور مین امیر محمد مظفر مظفر و منصور ہوکر کرمان مین داخل ہوا جب اوسکی
مہم سی فراغت پائی اور نبد و بست قرار واقعی اپنی طور پر کرچکا اوسوقت قلعہ بم کی فتح کا
ارادہ کیا یہہ قلعہ امیر شجاع الدین کے عمل مین تہا چند دفعہ اس قلعہ پر لشکر کشی کی اور محاصرہ
کیا بعد چند لڑائیون کے فتح کیا امیر شجاع الدین تلوار اور کفن لیکر مبارز الدین کے
خدمت مین حاضر ہوا اور سب کنجیان قلعہ کے اوسکو سپرد کرکی عاجزی کی اور اپنی جان بخشی
چاہی امیر محمد مظفر نے پہلے اوسکا قصور معاف فرماکر جان بخشی کی مگر پہر جب اوسکو معلوم
ہوا کہ اسمین کچہہ دغا و فریب ہی اور وہ واقع مین مخالف ہی اوسوقت اوسکو قتل کیا اسی
سال مین وہ مقتول ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۲ ہجری

بیان حال امیر پیر حسین چوبانیکا اور پانے شیخ ابو اسحاق کی مرتبہ جہانبانیکا

میان امیر پیر حسین چوبانی اور امیر محمد مظفر مین بسبب اغواء مفسدین کی کدورت اور
مخالفت پیدا ہوگئی تہی ہرچند کہ امیر پیر حسین نے مبارز الدین مذکور کو بہت طلب کیا
اور اپنی پاس بلایا مگر وہ نگیا — اسی سال مین امیر پیر حسین نی ولایت اصفہان امیر
شیخ ابو اسحاق کی سپرد کی سچ ہی — چو تیرہ شود مرد را روزگار ، ہمہ آن کند
کش نباید بکار ، کیونکہ ملک اشرف چوبانی سہت اور تسخیر ممالک عراق کی منصوبہ دل
رکہتا تہا اور امیر شیخ ابو اسحاق متابعت امیر پیر حسین سی سرگردان ہوکر اوسی مل گیا
اسلئی امیر پیر حسین واسطی استیصال دشمنون کی جانب اصفہان کی گیا جب فریقین کا مقابلہ
ہوا مولانا شمس الدین صاین قاضی اور امیر جلال الدین طیب شاہ لشکر امیر پیر حسین
سی آزردہ شدہ اوسی ملگئی اسلئی امیر پیر حسین کی احوال مین اختلال واقع ہوا وہ تبریز کو

بیان پیر حسین چوبانی کا

۸ اس امید پر بہاگ گیا کہ امیر شیخ حسن کو چلک سی مدد طلب کرونگا یہہ نجانا کہ اگر مجہی پر کوئی وہان مصیبت آئی تو کیا کرونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلاف توقع امیر شیخ حسن نی اوسکو پکڑکر قید کیا بعد چند روز کے زہر ہلاہل کہلا کر مارڈالا القصہ ملک اشرف بی کلفت حرب اور مشقت جنگ و ضرب کی بعضی ممالک عراق کا حاکم ہوکر متوجہ شیراز کا ہوا ابو اسحاق نی یہہ چالاکی کی کہ قبل پہنچنی ملک اشرف کے آپ شیراز مین آکر متعوت شہریون کے شہر شیراز کو خوب مضبوط کرکے سامان حرب موجود و مہیا کرکے علم مخالفت کا بلند کیا ملک اشرف یہہ حال سنکر بہت خفا ہوا چنانچہ اوسی آتش غضب کے سبب بموجب مثل کمہار پہ بس نہ چلا گدہے کے کان اینٹھی اوسنی ولایت عراق کو لوٹنا اور غارت کرنا شروع کردیا جہان گیا لوٹتا کہسوٹتا پہرا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۳ ہجری

اس سال مین امیر یاغی باستی بموجب فرمان امیر شیخ حسن بزرگ کے مصاحب امیر مسعود شاہ کی بین بعد اوسی شیراز کو چلا آیا تہا اور امیر شیخ ابو اسحاق نی حکومت اپنی بڑے بہائی کو دیدی تہی جب وہان شہر اپنی قبضی اور جہگڑے لیکر مسعود شاہ کے پاس جانے لگے امیر یاغی باستی کو اس سبب سی بہت رنج لاحق ہوا اسلئے اوسنے فرصت پاکر امیر مسعود کو قتل کیا اوسوقت امیر شیخ ابو اسحاق نی رعایا شہر کی جمع کرکی یاغی باستی سی لڑائی کرکی اوسکو شکست دی اور آپ مسند سلطنت پر جلوس فرماکر خطبہ اور سکہ اپنی نام کا جاری کردیا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۵ ہجری

اس سال مین امیر شیخ ابو اسحاق نے بہت لشکر جمع کرکی تسخیر کرمان کا قصد کیا راہ مین کوئی کہیتی اور کوئی مکان نہ چہوڑا مکانون کو ڈہاتا کہیتون کو اجاڑتا ہوا قلعہ شیرجان تک پہنچا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

پہنچا وہان جاکر باہر قلعہ کی ڈیرا کیا اس قلعہ کا کوتوال اپنی جان بچاکر قلعہ الجبل مین جا چہپا 9
امیر شیخ ابو اسحاق نے جب جانا کہ باشندگان قلعہ مایوس اپنی جان سی ہو رہی ہین اور کوئی قلعہ
پر کہلا ہی بہی نہین دنیا قتل اور غارت گری اور خونریزی بعض محلات شہر مین بہت کی
اسی اثنا مین امیر ظہیر الدین ابراہیم نے بیچ مین پڑکر مبارز الدین سی صلح کروا دی بعد
صلح وہ اپنی شہر کو مراجعت کر گیا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

اسی سال مین ناصر احمد یعنی درمیان خلافت حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا یہہ ایک
بادشاہ ترک کا تہا اوسنی کرک سی دیار مصر پہ پر لشکرکشی کی تہی چنانچہ مصر مین اوسکی حکومت
ہو گئی لیکن جب اوسنی لوگون پر ظلم کرنا شروع کیا اوسوقت رعایا کی نیت مین فرق آ گیا تہا
پہر دیکہہ کر اپنی مقام کی طرف مراجعت کا قصد کیا رعیت نے اوسکی بیعت سی خلع کیا جیساکہ اوسنے
بہائی کے ساتہہ کیا تہا اوسی پہلی — پہر درمیان ۷۴۵ھ یعنی سنہ ہذا کی مقتول ہوا —
اسی سال مین بعد وفات ناصر احمد کی ملک صالح اسماعیل ابو الفدا بن ناصر محمد کے بیعت ہوئی
— اسی سال مین اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن حیان اندلسی غرناطی فوت
ہوا وہ اچہا شاعر تہا

اب شروع ہوا ۷۴۶ھ ہجری

اسی سال مین امیر شیخ ابو اسحاق نی دوسری بار پہر کرمان پر لشکرکشی کی لیکن ناکام پہر آیا
— اور اسی سال مین مغل جرجانی اور اوغانی جوکہ زمانہ ارغون خان مین بسبب التماس
جلال الدین مسعود تمغش کے واسطے محافظت سرحد کی مشغول تہے امیر محمد مظفر سی وہ بہی
پہر کر راہ عصیان قبول کی اسلئے اوسنی لشکر واسطی اونکی تنبیہ کی روانہ کیا دشت جاوان

بیان مقتول ہونے ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

۱۰ مین جانبین کا مقابلہ ہوا بحسب تقدیر امیر محمد مظفر نے شکست کہائی اور بہاگ کر جانب کرمان کی چلا گیا جب یہہ خبر گوشش گذار خاطر امیر شیخ ابو اسحاق کے ہوئی ۷۴۵ ہجری مین قواعد عہد و میثاق کے اوسنی توڑ کر سلطان شاہ جاندار کو دو ہزار سوار بعد ایک ہزار اوغان کے بہیجا اور آپ بہت لشکر نفیس نفیس جانب یزد کی گیا سلطان شاہ نے اوس طایفہ گمراہ سے ملاقات کی اور باہر کرمان کی خیمہ اقامت کا ڈالا اور امیر شیخ ابو اسحاق نے یزد مین پہنچکر اوس خطہ کو اپنی قبضے مین لایا شاہ مظفر یہہ خبر سنکر واسطے محافظت اہل و عیال اور قتال و جدال کے بہت جلد کرمان سے بہاگ کر میبد مین پہنچا امیر شیخ ابو اسحاق محمد نے بہی قلعہ میبد مین گیا بعد چند روز کے کہ ابہی آتش جنگ فرو نہو سکے تہی امیر شیخ ابو اسحاق نے جانا کہ فتح ہونا اس قلعہ کا بہت مشکل ہے لاچار حرف صلح درمیان لایا ایک درز نزدیک دروازہ میبد کی پہرتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا

شعر

بیا کہ نوبت صلح است و دوستی و عنایت — بشرط آنکہ نگوئیم از انچہ رفت حکایت

شاہ مظفر یہہ شعر سنکر قلعہ کے باہر آیا دونون سرداروں نے معانقہ کیا صلح ہو گئی شاہ مظفر اپنی مقام کو چلا گیا اور امیر شیخ مذکور نے عنان عزیمت جانب یزد کے موڑی جب اوسنے سنا کہ سلطان شاہ جاندار سے جو واسطے تنبیہ مفسدون کی گیا تہا کچہہ نہو سکا دوسری دفعہ بتوسط صدر الدین مجتبی اور خواجہ عماد الدین محمود کے مبارز الدین سے صلح کی اور سلطان شاہ کو طلب کر کے جانب شیراز کی چلا گیا اوس وقت امرا جرمانی اور اوغانی امیر محمد مظفر کے درگاہ مین زبان عذر اور استغفار سے معترف ہوئے اور سلطان شاہ کا ساتہہ دینے سے بہت پچہتائے مبارز الدین مظفر نے اونکی جرم عفو کی ملکہ ایک روز ایک ہزار جامہ اونکو بخشے مگر بعد چند روز کے وہ لوگ پہر باغی ہو گئے اسلئے امیر محمد مظفر نے جنگل مین آکر تہوڑے سے عرصہ مین اونکے سرداروں کو قتل کیا

اب شروع ہوا ۷۴۹ سنہ ہجری

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

اسی سال مین پہر امیر شیخ ابو اسحاق نے قواعد عہد و پیمان کی طاق نسیان پر رکہکر سلطان شاہ ۱۱
جاندار کو لشکر جرار دیکر سرحد ولایت امیر محمد مظفر کے مین بہیجا مگر سلطان شاہ نی چونکہ
بہت ہلک اوٹہایا تہا اور شیخ ابو اسحاق سے بعض وعدون سی تنگ آگیا تہا مبارز الدین
کی خدمت مین جاکر نوابون کی سلک مین منسلک ہوگیا اور ۷۵۱ہ ہجری مین امیر شیخ
ابو اسحاق دوسری دفعہ شہر یزد مین لشکر لیجاکر ہمراہ شاہ مظفر کے شہر مین محصور ہوا
جب مدت محاصرہ کو بہت ہوگئی اور لشکر نی اوسپر ہجوم کیا اوسوقت امیر شیخ بی نیل
مقصود شیراز کو چلا گیا اور ۷۵۳ہ ہجری مین بیکجار کو جو کہ ایک امیر امرا نامدار سی
تہا بمعیت سپاہ بسیار طرف کرمان کی روانہ کیا اور جناب مبارز الدین بہی ہمراہ اولاد
امجاد فرخندہ بنیاد کے جانب اعدا کی کوچ کیا مقام پنج انگشت پر جانبین کا مقابلہ
ہوا اور شجاعت اور شہامت کی مظفر اور شاہ شجاع نے دی بیکجار بہت خفت
اٹہاکر جانب شیراز کی بہاگ گیا

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی
اور بہاگنا امیر شیخ ابو اسحاق مددبی نیاز سی

اب شروع ہوا ۷۵۴ہ ہجری

واقع ہو کہ اول ۷۵۴ہ ہجری مین جناب مبارز الدین لشکر بسیار اور سپاہ گردون شمار
جمع کرکی بارادہ تسخیر شہر شیراز کی گیا امیر شیخ کو جب اسحال کی خبر ہوئی اوسوقت
اوسنی قاضی عضد الدین عبد الرحمن الایجی کو جو کہ بڑا عالم اوسکے زمانہ مین تہا واسطی
تمہید بساط صلح کی اندو امیر محمد مظفر مین بہیجا قاضی مذکورنی مبارز الدین مظفر سی

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

ملاقات کرکی بہت نصیحت اور وعظ اور پند جسکی لئے مامور ہوا تہا کی لیکن پند سودمند
نہوئی جب اوسپر کوئی فایدہ مترتب نہوا آخرکار لڑائی پر قرار پایا اور جانبین کے
صلاح لڑائی پر ٹہرے امیر شیخ ابو اسحاق نی پانچ فرسخ باہر شہر شیراز کی اپنی لشکر
کی جائے مقرر کی جب امیر مظفر قریب لشکر کی پہنچا بہاگ کر شہر مین آگہسا دوسرے
روز امیر محمد مظفر نی باہر شہر کے اپنی خیمہ کہڑی کر دیے اور بقدر طاقت شیرازیون
کے توڑنی پر کوشش کی مگر لڑائی موقوف نہوئی ہر روز بار قلعہ پر لڑائی ہوتی رہے
اسی اثنا مین اوسکے بدن پر بیماری طاری ہوئی بعد چند روز وہ تو اچہا ہو گیا مگر شاہ
شرف الدین مظفر بیماری سخت مین مبتلا ہوکر درمیان ماہ جمادالاول ۷۵۴ ہجری مین
فوت ہوا اوسنے اٹہائیس برس چار مہینی کے عمر پائی اور چار بیٹے اپنی پیچہے چہوڑے
یعنی شاہ یحیی ـــ شاہ منصور ـــ شاہ حسین ـــ شاہ علی ـــ یہہ اوسکے
بیٹے تہے القصہ مبارز الدین نے بسبب اسکے کہ دشمن شماتت اوسکی نہ کرین باوجود
اپنی فرزند کی مرنے کی بہی لڑائی سی موقوف نہوا جب دیکہا کہ محاصرہ کئے ہوئے
مدت گذر گئی اور اسباب شکست کی ظاہر ہونے لگی تیسری تاریخ ماہ شوال کو امیر محمد مظفر
بن منصور ہمراہ ایک جماعت سپاہ ظفر پناہ کے شہر مین گہس آیا جس روز امیر
مظفر بسبب سستی گلو عمر کی اندر شہر شیراز کے آیا شیخ ابو اسحاق ابہی اوسجا سے تہا
آواز نقارہ کی سنکر اوسنی پوچہا کہ یہہ کیا غوغا اور یہہ کیسی لوگون نے کہا کہ یہہ
آواز نقارہ محمد مظفر کے ہی کہنی لگا کہ وہ مرد گران جان بصورت اسکب سجاے
ہے حاصل کلام جب مبارز الدین شہر شیراز مین آگیا اوسوقت شیخ ابو اسحاق
براہ عجز اور اضطرار کی طرف شولستان کے بہاگ گیا اور امیر محمد مظفر تختگاہ سلیمانی
علم جہانبانی کا بلند کرکے امر معروف و نہی منکر مین مشغول ہوا اوسی ہنگامہ مین بیٹا امیر
شیخ ابو اسحاق کا امیر علی سہل جو دس برس کی عمر رکہتا تہا اور خوش خلق اور ذکی مشہور تہا

فتح کرنا ممالک عراق امیر شیخ ابو اسحاق کا

مشہور تہا ہمراہ ایک جماعت امرا شیراز کی پکڑا آیا آخر الامر وہ بچہ بہی ہمراہ اور
مفسدون کے مقتول ہوا اور امیر شیخ ابو اسحاق شہر لیستان سے قلعہ سفید مین جان بچا کر
جا چھپا وہان چھپ کر ایک قاصد بغداد کی جانب پاس امیر شیخ حسن ایلکانی کے بہیج کر
اوس سے مدد طلب کی امیر شیخ حسن نے دو ہزار سوار اوسکی مدد کی واسطے روانہ کی امیر
شیخ ابو اسحاق نی دوسری دفعہ اور سپاہ جمع کر کی پہر شیراز پر قصد کیا اور شاہ شجاع
بموجب ارشاد اپنی باپ کے متوجہ جانب دشمنون کی ہوا قبل ملنی جانبین کی لشکر امیر
شیخ اسحاق کا اطراف مین پراگندہ ہو گیا اور وہ بذات خود مع ایک جماعت مخصوصون
کے جانب اصفہان کی چلا گیا شاہ شجاع نے شیراز کو مراجعت کی مبارز الدین نی سرداری
کرمان کی بہی شاہ شجاع کو دیدی چنانچہ وہ شاہزادہ اوس جانب چلا گیا

بیان فتح کرنے بعض ممالک عراق کا اور آخر کار امیر شیخ ابو اسحاق کا بہی اوسکا مقتول ہونا

واضح ہو کہ ۷۵۵ ہجری مین امیر محمد مظفر نے اپنی خواہرزادہ شاہ سلطان کو حاکم شیراز
کا کیا اور جھنڈہ ظفر پیکر واسطی تسخیر عراق کی آپ بلند کیا اسی اثنا مین یہہ خبر پہنچی
کہ اشمور ہمراہ ایک جماعت ہواداروں امیر شیخ ابو اسحاق کے شولستان سے متوجہ
شیراز کا ہوا ہے اور شاہ شجاع نے بہی اوس جانب سے حرکت کی ہی اسی اثنا
مین شاہ سلطان شاہزادہ شاہ شجاع کو راہ ہی مین جا کر یہہ خبر دی کہ مخالفون نے
شیراز پر استیلا پایا چنانچہ محلہ مورودستان کو جلا دیا ہے پہر لشکر شاہ شجاع بہت
جلد بطور ایلغار کوچ کر کے باسپاہ نصرت پناہ شیراز مین آیا وہان آکر آب تیغ سے
غبار فتنہ اور زنگ آشوب کو بجہایا اشمور بہی مقتول ہوا سب دشمن بہاگ گئی بہت لوگ
مارے گئی کچھہ پتا پہر نہ ملا اور اسی سال مین امیر محمد مظفر نے اصفہان پر لشکر کشی کے

فتح کرنا ممالک عراق امیر شیخ ابو اسحاق کا

۱۴ بہی وہان جاکر اوس شہر کا محاصرہ کیا اوسکا بہی وکیل ابو بکر عباسی المعتضد باللہ کے
جو ولایت مصر کا بہی دعوی خلافت رکہتا تہا بیعت کی اور خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا
جاری کروا کی جب دیکہا کرایام محاصرہ کی بہت ہوگئی اور سپاہ یزدکی ظلم کرنے لگی او سوقت
شیراز کو مراجعت کی صفہانیون نے اوسکے محاصرہ سی خلاصی پائی اور سنہ ۷۵۶ ہجری
مین سبب سی قطب الدین شاہ محمود کے قلعہ ایک وشیانکارہ فتح ہوا اردشیر نامی
جو اوس قلعہ مین دم مخالفت کا مارتا تہا بہاگ گیا۔ اور سنہ ۷۵۷ ہجری مین امیر محمد مظفر
دوسری دفعہ پہر بہت سا لشکر لیکر صفہان پر گیا پہر اوسکا محاصرہ کیا جب بعد کے
مہینی کے کہ ہوا پر برودت کا اثر ہوا اور جاڑے کی موسم قریب آئی وہ مہم شاہ
سلطان کو سپرد کرکے آپ اور کسی جانب کو چلاگیا شاہ سلطان نی بقدر تاب طاقت
اپنی کی اصفہان کی قلعہ کے باشندون کو بہت تنگ کیا آخرکار فصل بہار مین فتح سپہر آئی
ــ لیکن امیر شیخ ابو اسحاق کو راہ بہاگنی کا نملا اسلئی لاچار ہوکر مولانا اصیل الدین سی
ملتجی ہوا کیونکہ یہہ شخص شیخ الاسلام اوس دیار کا تہا اور شاہ سلطان شہر مین آگیا
تمام حقوق نعمت امیر شیخ ابو اسحاق کے جو اوسکی ذمہ پر تہی جیساکہ مفصلا روضۃ الصفا مین
لکہتی ہین سب بہول گیا اور جاسوس اوسکے پکڑنے کے واسطی مقرر کئی جب مولانا اصیل الدین
سو معلوم ہوا کہ یہہ حال ہے سب کیفیت حال لکہہ کر اور اوسکے حقوق جو اوسکی ذمہ تہے
بیان کرکے عرضی لکہہ کر شاہ سلطان کو دی اوس بے مروت نی کچہہ نہ سنا امیر شیخ
ابو اسحاق کو پکڑکر ہمراہ ایک سو آدمی کی شیراز میت بہیجا یا جب شیراز مین باہر دروازہ
اصطخر کے میدان مین پہنچا او سوقت سب عالم اور قاضی اور روسا فارس اوس مقام پر
موجود تہی مبارز الدین نے امیر شیخ اسحاق سی پوچہا کہ امیر حاج ضراب کو تو نے قتل کیا
تہا اوسنی کہا کہ ہان بموجب میرے حکم کی وہ مقتول ہوا او سوقت امیر محمد مظفر نی اوسکو
امیر حاج کی اولاد کی سپرد کیا تاکہ اپنی باپ کی قصاص مین اوسکو قتل کرین چنانچہ امیر حاج

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

حاجی ضراب کی بیٹے نی تلوار اوسکی سر پر ماری وہ مر گیا سر اوسکا تلوار سی اوسنی کاٹکر
جدا کر دیا یہہ واقعہ عظیم جمعرات کے روز آخر ماہ جمادالاول سنہ ۵۸ ہجری مین گذرا یہہ
دو رباعی طبع زاد امیر شیخ ابو اسحاق کی ہین جو بروقت مقتول ہونے کی اوسنی پڑہین
تہین سہ رباعی افسوس کہ مرغ عمر را دانہ نماند ✤ امید بہیچ خویش و بیگانہ نماند
دردا و دریغا کہ درین مدت عمر ✤ از ہر چہ بگفتیم جز افسانہ نماند — رباعی
با چرخ ستیزہ کار مستیز و برو ✤ با گردش دہر در میامیز و برو
یک کاسہ زہر است کہ مرگش خوانند ✤ خوش درکش و جرعہ بر جہان ریز و برو

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی اور سلائی کہنچی اوسکی آنکہونمین درمیان اصفہان کے اوسیکی اولاد کی ہاتہہ سی

واضح ہو کہ سنہ ۵۹ ہجری مین مبارز الدین نے جانب اصفہان کے اسواسطی کہ اوس
شہر مین اسباب حرب اور جنگ کا سامان واسطی تسخیر آذربیجان کے جمع کرے
کوچ کیا جب اوس حدود مین پہنچا شاہ سلطان ہمراہ رئیس اور اعیان اصفہان
کے بطور استقبال کے لینی کو آیا — شاہ سلطان نے بسبب اسکی کہ حق وظیفہ
خدمتگاری اور جان سپاری کا بجا لاکر امیر شیخ ابو اسحاق جیسی دشمن کو پکڑ کر اس اپنے
ماموں کے حوالہ کر دیا تہا اسلئے وہ امید انعام احسان کے رکہتا ہے بخلاف توقع
جب اوس سی ملاقات ہوئی مبارز الدین نے سیکڑون سید میان اوسکو سنائین باوجود
ان درشتیوں کے بہی بیچارہ سلطان نے جشن عظیم کے طیاری کر کے بطور ضیافت
مہمانداری امیر محمد مذکور کو جو اوسکا حقیقی ماموں تہا بلایا جب مقام ضیافت پر
پہنچا اسباب مہمانداری کا دیکہہ کر غایت رشک اور درشتی خوی سی پیش آیا ہمراہیوں
کو اشارہ کیا کہ سب لوٹ لو جو کچہہ شاہ سلطان کی مکانمین اسباب ضیافت کا

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

۱۶ موجود تہا یکبارگی سپاہ امیر محمد نی تاراج کیا اوسپر طرفہ تر یہہ ہی کہ شاہ سلطان کو
پہر بہت ناسزا کہا اور گرم و سرد سنا کر چلا آیا اس حرکت بد کے سبب شاہ سلطان
کے دلمین دشمنی کی پودی نی جا پکڑی المختصر امیر مبارز الدین محمد مذکور نی بارہ ہزار سوار
سپاہ فارس اور عراق کی جو بہت دلاور اور چالاک تہی منتخب کرکے آذربیجان کے
جانب کوچ کیا اوس جانب سی اخی جوق تہی جو کہ اون ایام مین تغلب حکومت ان
بلاد کی کرتا تہا تینتیس ہزار سوار لیکر مقابلہ پر آیا بمقام میانہ کردان پر دونو جانب
کا لشکر اور دونو دلاسیت دلاور جمع ہوئی لڑائی بڑے بہاری ہوئی اخی جوق کو باوجود
کثرت سپاہ کی شکست ہوئی اور مبارز الدین نے فتح پائی بعد تین روز کی شاہ شجاع
اور شاہ محمود باپ کی خدمت مین گئے امیر محمد مظفر نے اون لڑکون کو گالیان
دین اور بد زبانی سی پیش آیا اس فتح کا انعام شاہ یحیی کی نام لکہا اسلئے اوسکے
اولاد بہی بہت دشمن ہوگئی بعد دو مہینی کی کہ ابہی امیر محمد مذکور تبریز ہی مین تہا یہہ خبر پہنچی کہ سلطان
اویس لشکر اوسی تبریز پر چڑہائی کیا چاہتا ہے اور نجومیون نے امیر محمد کو یہہ کہدیا
تہا کہ ایک جوان ترک چہرہ بلند بالا سی تمکو رنج پہنچیگا اسلئے اوسکو بسبب تصدیق
اس خبر نجومیون سے یہہ یقین ہوگیا کہ وہ شاید سلطان اویس ہے اسلئے اصفہان مین چلا
گیا اور تمام راہ مین بیٹون کو طرح طرح کے عذاب اور رنج سی ڈراتا تہا اور کہتا تہا
کہ تمکو مروا ڈالونگا کبہی کہتا تہا تمہاری آنکہون مین سلائی پہروا دونگا بلکہ گاہے
گاہے ایسی سخت کلمی اور گالیان مونہہ سی نکالتا تہا کہ قصائی اور بہٹیاری بہی اپنے
فرزندون کو ایسی طرح پر نہین کہتی اسلئے لاچار شاہ شجاع اور شاہ محمود یعنی
دونون بیٹون نے یہہ تجویز کی کہ اوس کی باپ قصائی کو پکڑو یہہ صلاح دلمین ٹہراکر
شاہ سلطان سی جا کر ملے اور یہہ سب حال بیان کیا شاہ سلطان تو پہلے
ہی سی جلا ہوا اور اس تدبیر ہی مین تہا کہ اسکا بے جو کہون مدعا حاصل ہوتا تہا وہ بہی

بیان کوچ کرنے امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

وہ بھی گھٹ گیا اور کہنے لگا کہ تمکو خبر نہین جو مین جانتا ہون امیر محمد یہہ چاہتا ہے کہ تمکو پکڑ کر
قید کرے اور سلطان ابو یزید کو تخت پر بٹھلا کر آپ سپہ سالار لشکر کا رہے یہہ سنکر اوسکی
دونو لڑکون کے دلوں مین جوشش آیا تینون نے آپسمین یہہ عہد و پیمان کیا کہ جب اصفہان مین
پہنچین چلتے ہی اس قصائی باپ کو پکڑ کر قید کرین چنانچہ جب اصفہان مین پہنچے شاہ سلطان
کہ اوسکی تلوون سے لگی ہوئی تہے آدہی رات کو پیادہ پا شاہ شجاع کے پاس دوڑا
ہوا آیا اور کہا کہ مجھکو رخصت دو مین تو کسی ملک کو بھاگ جاتا ہون شاہزادہ نے کہا کہ کچھہ
تو بیان کرو ایسا کیا صدمہ تمکو پہنچا جو بھاگے چلے اوسنے کہا کہ مینے سنا ہے کہ امیر محمد کو ہمارے
عہد و پیمان کی خبر ہو گئی ہے اگر یہہ راست ہے تو صبح کو ہم سب مارے جاوینگے شاہ شجاع نے
اوسکی تسکین کی اور کہا کہ صبح باپ کی طرف سے بھی تمکو فارغ کر دونگا خاطر جمع رکھو صبح تو ہونے
دو چنانچہ جب صبح ہوئے شاہ شجاع اور سلطان شاہ ـــ اور شاہ محمود متفق ہو کر امیر محمد
کے گھر مین گئے مبارز الدین امیر محمد اوسوقت بالاخانہ مین بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑہ رہا تہا
شاہ محمود ہمراہ پاسبانون کے ڈیوڈہی پر بیٹھ گیا اور شاہ شجاع ایک جماعت دلیرون
کی لیکر اندر گہسا مگر زینہ مین کہڑا ہو گیا ـــ اور مسافر ابو جی کو ہمراہ چہہ آدمی کر کے اوپر
بہیجدیا امیر محمد نے اوس سے پوچہا کہ تم کہان تہے اونہون نے کہا کہ آپکی پاس خرچ کی واسطے
آئے ہین شاہ شجاع کی پاس خرچ نہین ہے مبارز الدین یہہ سنکر دست بقبضہ ہوا
چاہتا ہی تہا کہ تلوار کہینچے مسافر ابو دراجی اوسکو چمٹ گیا وہ اوٹہکر گہونسے مارنے لگا
وہ چہہ آدمی جو کہڑے تہے وہ بہی چمٹ گئے اوسکو پکڑکر مضبوط باندہکر گہر مین ڈالدیا سارے
دن پڑا ہوا بڑبڑایا کیا گالیان دئے گیا جب شام ہوئی اور سورج چہپ گیا رات کو اندہیرے
مین اوسکو قلعہ طرک مین لیجاکر قید کیا اور جمعرات ۱۹ انیسوین رمضان سنہ ۷۶۰ مین اوسکی
آنکہون مین سلائی پہیر دی سچ ہے شعر استاد کا جسنے اوس ایام مین اوسکی حقیقت کہا ہے
یکچند شکوہ حشمش پیل کشیدہ + یکچند سپہ ز مہند تا نیل کشیدہ + پیانہ

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

١٨ دولتش چو شد ما لا مال ✤ ہم روشنی چشم خودش میل کشیده ✤ اوسوقت شاہ شجاع
نے تخت سلطنت پر رونق فرمائی اور باپ اندہی کو قلعہ سفید مین بہیجکر آپ شیراز کو کوچ
کیا مگر امیر محمد مظفر مذکور نے بعد دو ماہ کی اوسی قلعہ ہی مین ایک جماعت روسا رسی متفق
ہوکر مخالفت اختیار کی اور شاہزادی بسبب اس حرکت ناپسندیدہ کی جو بسبب لاچاری
اور بدخوی اوسکے کی اونسی واقع ہوئے ہتی بہت پشیمان تہے اسلئی وہ ہی رسایل درباب
استرضا امیر محمد کی بہیجی رہتی تہے آخرش مہم نے اس بات پر قرار پایا کہ امیر محمد شیراز
مین آکر مثل سابق بادشاہ ہو اور سکہ اور خطبہ بدستور اوسکے نام سی جاری ہی اور شاہ
شجاع بدون دریافت کرنے اور بے استصواب باپ کی کسی امر مین دخل ندیا کرے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مبارز الدین پہر شیراز مین آیا اور اندہا بادشاہ ہوکر تخت نشین ہوا
کہ بعد چند روز کی امیر محمد مظفر نے پہر چند آدمیون سی ملکر یہہ ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو
گرفتار کرکے قید کرون اور سلطان ابویزید کو تخت پر بٹہلاون اور شاہ یحیی کو سپہ سالار
لشکر کی دون لیکن شاہ شجاع کو اس امر کی خبر ہوگئی ہتی اوسنی فوراً مفسدون کو پکڑوا کر
قتل کیا اور مبارز الدین کو پہر قلعہ کرمسیر مین مقید کرکی بہیجدیا وہ وہان جاکر بیمار ہوگیا
جب مرض بہت شدت سی ہوا اور بیماری بڑہ گئی اوسوقت شاہ شجاع نے باین لحاظ
کہ نقل مکان بیمار کے واسطی اکثر ہے قلعہ بم مین واسطی صحت کے بہیجدیا لیکن کچہہ فایدہ
نہوا آخر ماہ ربیع الاول ٧٦٥ھ ہجری مین فوت ہوا اوسکا لاشہ مدرسہ مظفریہ مین لاکر دفن
کیا گیا ــ پوشیدہ نرہے کہ سلطان امیر محمد بادشاہ دین پرور معدلت گستر تہا
ہمیشہ تقویت ملت اسلام اور اصلاح حال رعایا مین مصروف رہتا اور سادات
اور مشایخ اور علما اور فضلا کے بڑی قدر کرتا رہتا تہا لیکن اپنی بدزبانی اور بدخلقی
اور تنک مزاجی سی لاچار تہا یہہ بادشاہ خونریزی ہی بہت تہا کسی مجرم کو ایک لحظہ زندہ
نہ چہوڑتا مولانا لطف اللہ و مولانا صدر الدین عراقی جو کہ جملہ مخصوصان مبارز الدین کی

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

سسی بہی روایت کرتا ہی کہ مینی بچشم خود بہت دفعہ دیکہا ہی کہ مبارز الدین عین حالت
تلاوت قران مین جب ہوتا اور یہہ سن پاتا کہ اتنی مجرم آج گرفتار آئی ہین فوراً تلوار
لیکر کہڑا ہوجاتا جب تک کہ اونکو قتل اپنی ہاتہہ سسی نکر لیتا کلام مجید نہ پڑہتا بعد فراغت
سکے پہر تلاوت مین مشغول ہوجاتا اور سنسے اپنی ہاتہہ سسی آٹہہ سو آدمی قتل سکئی ہین
اوسکے یہہ چار بیٹے تہے — شاہ شجاع — شاہ محمود — شاہ احمد —
سلطان ابو یزید

بیان سلطنت بادشاہ جہانمطاع جلال الدین شاہ شجاع کا

شاہ شجاع سنی بعد پکڑ سنی اپنی باپ کی مسند دولت اور اقبال کو اپنی وجود با یون
سسی زیب و زینت دی اور امارت اصفہان اور ابرقوہ کی بقبضہ اقتدار شاہ محمود مین
آسگئی اور حکومت کرمان کی سلطان عماد الدین احمد سسی مختص ہوسگئی اور شاہ یحیٰ قلعہ
قہندز مین محبوس ہوا اور خواجہ قوام الدین کو وزارت ملی مدت تک درمیان بہائیون
کی موافقت رہی یہانتک کہ سنہ ۷۶۵ ہجری مین گماشتون شاہ شجاع نی مال ابرقوہ
کا ضبط کیا یہہ باعث مخالفت کا ہوا اثر اس مخالفت پر یہہ مرتب ہوا کہ شاہ محمود سنی
نبرد و شمشیر نیر دکو فسخ کیا اور شاہ شجاع کا نام اپنی قلمرو ولایت مین خطبہ سسی نکالدیا
شاہ شجاع یہہ خبر سنتی ہی لشکر قیامت اثر ہمراہ لیکر جانب اصفہان کی گیا شاہ
محمود بہی مقابلہ پر آیا جانبین سسی مقابلہ ہوا آخر کو شاہ محمود بہاگ کر قلعہ مین محصور ہوا
شاہ شجاع سنی محاصرہ کیا اثنار محاصرہ مین ایکروز چند آدمیون کو گہات مین بٹہلا کر
آپ دروازہ قلعہ سکے باہر آیا اودہر سسی شاہ شجاع سکے لشکر مین سسی شاہ سلطان
میدان جنگ مین اوسکے مقابلہ پر آیا اول ہی حملہ مین شاہ محمود پشت دکہلا کر بہاگا
شاہ سلطان دلیرانہ اوسکے پیچہی بہاگتا ہوا تعاقب کرتا چلاگیا جب کمین گاہ پر جا پہونچا

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

۱۸ آدمی چھپی ہوئی بیٹھے تھے پہنچا شاہ محمود نے پھر سامنا کیا اوسکا بھی ایک ہاری کی
لڑائی ہوئی اور شاہ سلطان بھی پکڑا گیا وہ شربت جو امیر محمد کو شاہ سلطان نے پلایا تھا
آپ بھی اوسمین سے ایک گھونٹ پیکر سو رہا یعنی مقتول ہوا مولانا صدر الدین عراقی نے
اس واقعہ کو دیکھکر یہہ شعر کہی ــــ رباعی گر دست قضا چشم ترا میل کشیدہ +
در ذات شریف تو جہان نقص ندیدہ + آنکس کہ بدان چشم تو آسیب رسانید +
او نیز جزیہ مکافات بش دیدہ + بعد ازان درمیان بھائیون کے گونہ صلح ہوگئی مہم نے
اسبات پر قرار پایا کہ شاہ محمود نے اس شرط پر شاہ شجاع کی نام کا خطبہ پڑہوانا منظور
کیا کہ وہ جانب شیراز کے چلا جاوے اسی اثنا مین شاہ یحیی نے قلعہ تہندز مین حالت
قید ہی مین یہہ گل کہلایا کہ ایک جماعت مفسدین کو اپنی ساتھہ کر کے جھنڈہ مخالفت کا
بلند کیا شاہ شجاع نے تھوڑے آدمی اوس قلعہ کی محاصرہ کو بھیجی چنانچہ وہ بھی محصور
ہوا بعد چند روز کے شاہ یحیی نے قاصد بھیجکر اپنی چچا شاہ شجاع سے اپنا قصور معاف
کروانا چاہا اوسنے معاف کیا بعد معافی ہونی جرم کے شاہ یحیی اپنی عم بزرگوار مذکور کے
خدمت مین حاضر ہوا اور بموجب حکم کے ایک فوج دلیران کارآزمودہ کے ہمراہ لیکر جانب
یزد کی گیا وہان جاکر یہہ قلعہ یزد جو خواجہ بہاء الدین گماشتہ شاہ محمود کی عمل مین تھا
اوسنے چھین کر دوسری دفعہ مخالفت کی بنیاد ڈالی شاہ شجاع یہہ حال سنکر بہت لشکر
لیکر ابرقوہ کے جانب گیا اور خواجہ قوام الدین وزیر کو واسطی محاصرہ یزد کی بھیجا خواجہ
مذکور نے حسب مقدور اس امر مین کوشش کی شاہ یحیی نے بہت عذر کئی اور استغفار
کر کے پھر خطوط معافی ہونی جرم ثانی کے چچا مذکور کے خدمت مین بھیجی شاہ شجاع
بسبب اسکے کہ اپنی بھائی شاہ مظفر سے عہد اسبات کا کر لیا تھا کہ تیرے اولاد کو مین
نہ ستاؤنگا پھر اوسکا جرم معاف کیا اور خواجہ قوام الدین کو بلاکر جانب شیراز کے
چلا گیا خواجہ مذکور اسی سال مین بسبب اسکے کہ نہایت متکبر اور مغرور تھا مقتول ہوا اوسکی

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنا شاہ محمود کا

اوسکی جای عہدہ وزارت پر امیر کمال الدین حسین رشیدی مقرر ہوا

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنی شاہ محمود کا اور فتح پانی شاہ شجاع پر

سنہ ۷۶۵ ہجری مین شاہ محمود نی سلطان اویس ایلخان سی مدد طلب کرکے بہت لشکر جمع کرکی
بارادہ تسخیر شیراز کی کوچ کیا شاہ یحیی بہی اوسی متفق ہوگیا تہا شاہ شجاع نی ہرچند
بہت قاصدون دانا دل اور فہمیدون کو بہیج کر سمجہایا کہ مخالفت مین بہت خرابی ہوتی
ہے مین بری طرح پیش آون گا اوسنی ہرگز نہ مانا لاچار سپاہ جمع کرکے وہ بہی متوجہ جانب
دشمنون کے ہوا ــــ اثنا راہ مین سی شاہ سلطان احمد بہی بڑے بہائی سی علیحدہ ہوکر
شاہ محمود سی ملگیا جب جانبین کا مقابلہ ہوا شام تک لڑائی ہوتی رہی وقت مغرب
کے شاہ شجاع نے آثار ضعیف اور عجز کی اپنی سپاہ کے چہرہ پر جب نمایان پاے
شیراز کو چلا گیا اور باب فسا پر لشکر کی چہاونی ڈالکر سلطان شبلی کو جانب کرمان
کی بہیجا اسی اثنا مین شاہ محمود لشکر عراق اور بغداد کا لئے ہوئے تعاقب مین آپہنچا
شاہ شجاع شہر مین محصور ہوا جب شاہ شجاع نے دیکہا کہ محاصرہ کو مدت ہوگئی
اور آثار انکسار اور عجز کے صحیفہ روزگار شیرازیون پر نمایان ہین ایک جماعت اکابر
اور اشراف شیراز کو درمیان اردو شاہ محمود کے بہیجکر پیغام صلح کا دیا اوسنی کہا
کہ بسبب اسکے کہ امرا بغداد بہت مستولی ہین مجکو اختیار اس امر مین نہین ہے اب مناسب
یہہ ہے کہ شاہ شجاع ابرقوہ مین چلا جاوے وہان اتنی روز مقیم رہے کہ بغداد کے
لوگ اپنی وطن کو چلے جاوین انکی جانے کی بعد ممالک موروثہ تقسیم کرلین
جیسا تقسیم سنگے شاہ شجاع نے یہہ بات سنکر ایک رقعہ بہائی کو لکہا اور اتنا لکہا کہ
آپ قلعہ قہندز کے نیچے آئے وہان بالمشافہ میرے آپ کی باتین ہوجاوینگی
اور یہہ شعر بہی اوس رقعہ مین لکہا تہا ــــ اگرچہ دلکسی داد یار ما مت ہنوز

بیان دوسری دفعه مخالفت کرنی شاه محمود کا

بجا ان اوکه دلم بر سر وه است هنوز ** شاه محمود نے اوسکی التماس قبول کرکے
یہ شعر اوسی غزل کا لکہا ہے خیانت از طرف آن شکسته پیمانست ** وگرنه
ز طرف ما همان صفا است هنوز ** دوسرے روز یعنی قلعه قهندز کے دونو بہائیون
کا ملاپ ہوا بات یہہ ٹہرے کہ شاہ شجاع راہ حصار سروه بندر امیر سی جانب ابرقوه
کے چلا جاوے چنانچہ شاہ شجاع نے اپنی خواص سا تہہ لیکر بسبب رعایت ناموس
اور حرم کے راہ کو چہوڑکر جانب راہ قصر زرد سی طرف ابرقوه کے قطع مسافت کے
حالانکہ سلطان احمد اور شاہ یحیی ہمراہ فوج بہادران نبکاشتی کے چل لئے تہی اگر شاہ
شجاع سیدہی راہ جاتا راہ مین ملاقات ہوتی اب جو وہ بے راہ گیا اسلئے وہ لوگ
جرد کو آنے تہے بے مقصود مراجعت کر گئے اور شاہ محمود نے بعد جانی اپنے
بہائی کی شیراز مین آکر خبر فتح شیراز کی سلطان اویس کو بہیجی اور خطوط
مبارکباد دی اور نیکنامی کی جاری ہوئے شادیانی بجے جب شاہ شجاع ابرقوه
مین بصد محنت و اندوه بہت دن رہ چکا اور اوسکے حال کا وہ پرسان نہوا جیسا
معہود ہوا تہا اسلئے سنہ ۷۶۶ ہجری مین تین سو سوار چیده ورسلی دفع تسمند دولت شاه
کے کہ جسنی عین حالت محاصره شیراز مین خروج کرکے کرمان پر استیلا پایا تہا اور
سلطان شبلی کو اوسنے گرفتار کرلیا تہا متوجہ ہوا اثنا راہ مین شاہ سلطان
برادر شاہ سلطان کا دو سو سوار لیکر اور بعض امرا مع سب مل پانسو سوار کے شاه
شجاع کے ہمراہ ہوگئے ابہی منزل مقصود کو نہ پہنچی تہے کہ دولت شاہ چار ہزار مرد خنجر گذار
لیکر مقابل آیا وہ بہی شکست کہاکر کرمان کو بہاگ گیا اور بہت لشکری اوسکی شاہ شجاع
سی آملے جب اطراف کرمان مین اوسنے شاہ شجاع کی چلی دولت شاہ نی بیچ
بیچ مین چند آدمیون کو ڈالکر اپنا جرم معاف کر دیا بادشاہ نے اوسپر انواع انواع
کے الطاف کرکے کرمان مین آکر شہر کو دیکہا جس روز کرمان مین شاہ شجاع آیا اوس

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

اوس روز دولت شاہ نی ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو فریب دیکر قتل کرے شاہ شجاع چونکہ بہت زیرک تہا دریافت کرگیا فوراً حکم دیا کہ اس مردود کو قتل کرو پنانچہ وہ دولتشاہ نمک حرام ہی مارا گیا غرضیکہ اسطرح پر پہر تیر دولت و اقبال شاہ شجاع کا ذروہ اوج پر چڑہ گیا اور رفتہ رفتہ تہوڑے ہی عرصہ مین بہت اقتدار حاصل ہوگیا اور شاہ یحییٰ بہی شاہ محمود سی جدا ہوکر شاہ شجاع سی آملا جب اللہ بگڑے کو بنانا ہے تو اسطرح پر اوسکے سامان جمع ہوجایا کرتے ہین الغرض لدکیا تہا اور کیا ہوگیا اور اب پہر کیا سامان جمع ہوگیا

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی دوسری دفعہ اور فتحیابی شاہ محمود پر

واضح ہو کہ سنہ ۷۶۶ ہجری مین شاہ شجاع نے جب اوسکی پاس سامان جمع ہوگیا پہر ارادہ تسخیر شیراز کا اور لڑائی شاہ محمود کا دلمین کرکے سفر کیا اثنا راہ مین شاہ منصور حاضر ہوا ملاقات کی بہت خوشدلی سی شاہ شجاع اوسی پیش آیا وہ بہی ساتہ ہولیا اور دوسری طرف سی شاہ محمود بہی مستعد حرب و پیکار ہوکر مسلح ہوا ہفتہ کے روز ۱۶ سولہ مین ماہ ذیقعدہ سنہ ۷۶۷ ہجری مین مابین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری لڑائی ہوئی شاہ شجاع نے فتح پائے — شاہ محمود شیراز مین جا گہسا شاہ شجاع نے چار طرف شہر شیراز کی لشکر کو اتار کر محاصرہ کیا شاہ محمود نے رعایا کا دل جب متوجہ طرف شاہ شجاع کے پایا راتون رات اصفہان کی جانب کوچ کرگیا وقت اوسکے بہاگنے کے سلطان عماد الدین احمد نے بہی اوسکا ساتہ نہ دیا بڑی بہائی سی مل گیا بعد اوسکی جانے کے شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ جلوہ آرائے تخت سلیمانی وجہانبانی شیراز کا ہوا بیٹہی بہی عدل و انصاف کرنے اور حق المقدور امور دین و دولت اور انتظام مہم مین سعی کرنے لگا — روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ مسماۃ خان سلطان دختر امیر مسعود

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

۲۴ شاہ ابجو کے شاہ محمود کی نکاح مین تہے وہ مکارہ اور مردمار رنڈی تہی چونکہ شیخ ابو اسحاق
مارا گیا تہا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور وہ اوس لڑکی کا چچا لگتا تہا اسواسطی ہمیشہ بارادہ لینی
انتقام کے اپنی خاوند سی خفا رہتی تہی اوس حرامزادی نی درمیان سنہ ۷۶۸ ہجری کے
اپنی مہری خط اور مراسلات محبت انگیز شاہ شجاع کے پاس بہیجکر یہہ پیغام دیا کہ اگر
آپ اصفہان پر تشریف لاوین تو مین اپنی خاوند شاہ محمود کی ہاتہہ پیر باندہ کر آپکی
سپرد کر دون شاہ شجاع نی یہہ بات اپنی مقصد کے پائی فوراً جانب اصفہان کے
چلا گیا شاہ محمود نے قاصد تیز زبان اور فہمیدہ شاہ شجاع کی خدمت مین بہیجکر عرض
معروض نیاز مندانہ جب بہت کین اوسوقت شاہ شجاع کو اپنی بہائی کے بیچارگی پر
رحم آیا شاہ محمود کو طلب کیا وہ شاہ شجاع کے لشکر مین بہاگا ہوا چلا گیا اور ہر ایک
بہائی سی ہمکنار ہوکر خوب ملکر اپنی مصیبت بیان کی سبکو رحم آیا آخرکار ان دونون بہائیون کے
صلح ہوگئی اور بعد عہد و پیمان ہر ایک اپنی ولایت کو چلا گیا — ایکدفعہ پہر اوسی عورت
قحبہ کے بہکانی سی شاہ شجاع نی چڑہائی شاہ محمود پر کے تہی لیکن پہر یہہ راز کہل گیا
کہ منشار فساد و فتنہ کے یہہ عورت بدذات ہی جو ہمیشہ بڑے بہائی کو چہیڑ چہاڑ کے لڑاتی
ہے اسلئے شاہ محمود نے مسماۃ خان سلطان اپنی زوجہ مفسدہ کو قتل کیا اس دفعہ پہر بہائیون
مین نئے سر سی صلح ہوئے — اور درمیان سنہ ہجری کے امیر اختیار الدین قورچی
کو شاہ شجاع نے تبریز مین اسواسطی روانہ کیا کہ سلطان اویس کی دختر سی میری شادی
کروادی اور شاہ محمود نے بہی خواجہ شمس الدین منشی کو جو حسن تدبیر اور چالاکی
مین بی نظیر تہا واسطی سر کرنی اسی مہم کے اپنی لئے بہیجا جب یہہ دونو قاصد سلطان
اویس کے تخت کے پاس جاکر کہڑے ہوئے اوسوقت دونون کی نامے سلطان اویس نے
دیکہکر شاہ محمود کی عرض قبول کی یعنی اوسکو بیٹی دینی منظور کرلی سبب اسکا یہہ تہا کہ شاہ
محمود نے باستصواب خواجہ تاج الدین کے خط بہت تعظیم اور تکریم سی سلطان اویس کو

بیان عصیان کرنی مسمی اسد کا اور وفات پانا شاہ محمود کا

اویس کو لکہا تہا چنانچہ اول اویس خط کے یہہ فقرہ تہا — العبد وما فی یدہ کان لمولاہ ۲۵
ترجمہ — ما زان توئیم ہر چہ داریم — یعنی مین ایک بندہ اور چاکر تمہارا ہون اور
جو مال دولت میرے پاس ہی وہ میری آقا کی ہے یعنی تمہاری ہے — اور شاہ
شجاع نے اپنی خط مین سلطان اویس کو بہائی لکہا تہا اسلئے امیر اختیار الدین
حسن قاصد شاہ شجاع کا محروم جانب شیراز کی چلاگیا اور تاج الدین جملہ نشین
نق عصمت کو طرح طرح کی تجمل اور آئین و زینت سی اصفہان مین لیکر آیا اسی واسطی
سلطان اویس نے لشکر بہی واسطی معونت اور مظاہرت اپنی داماد شاہ محمود کے
بہیجا اسلئی شاہ محمود نی دوسری دفعہ پہر جانب شیراز کی کوچ کرکی شاہ شجاع
سی یہہ ولایت لی لی وہ بیچارہ بحالت آوارہ صحرا گرد پہرتا رہا کیونکہ بعد اشتعال
آتش حرب دبیکار کی جانبین کا لشکر پہر گیا لشکر کسی کا کہنا نہ مانتا تہا ہر ایک فوج
نے جسطرف مونہہ اٹہایا چلدی

بیان پہر جانی اور عصیان کرنی پہلوان مسمی اسد خراسانی کا اور وفات پانی شاہ محمود کی اور جانا شاہ شجاع کا اصفہان مین

واضح ہو کہ ۷۷۵ ہجری مین پہلوان اسد خراسانی نی جو کرمان مین حکومت و کامرانی
شاہ شجاع کی طرف سی کرتا تہا بسبب بہکانی شاہ یحیی کے مخالفت اختیار کی اور برج
اور فصیل اور درست شہر اور قلعہ کے خوب مستحکم کرکی بنا رفسا د و فتنہ کی ڈالکر
مستعد حرب کا ہوا اور سنی دو برس سی فساد و فتنہ برپا کرر کہا تہا اسلئے شاہ شجاع
اور اوسکے بہائی سلطان احمد اور پہلوان علیشاہ نے پہر جاکر کرمان کا محاصرہ کیا
مگر شاہ شجاع چلا آیا تہا جب اوس شہر مین اناج مہنگا ہو گیا اور بسبب اوس محاصرہ کے
قحط پڑ گیا اوس وقت اکثر نوکر پہلوان اسد کی بسبب نہ پانی قوت لایموت کی بی قو

بیان عصیان کرنی اسد کا اور وفات پانا شاہ محمود کا

۲۶ ہوکر علیشاہ سی تنگی اور اسد بہی لاچار ہوکر اطاعت و انقیاد ظاہر کرکے قلعہ کوہ مین چلا گیا
اور شہر کرمان پہلوان علیشاہ کو دیگیا پہلوان علیشاہ نے یہہ چالاکی کے کہ مولانا جلال
اسلام طبیب اور سنکو حد پہلوان اسد سی ملکر بند رہوین ماہ رمضان ۷۶۵ھ مین پچاس
مرد مسلح یعنی ہتیار بند اوس نقب کی راہ سی جو قدیم الایام سی درمیان شہر کرمان کے
قلعہ کوہ تک کہدی ہوئی تہی اندر قلعہ کوہ کے بہیجدی اون لوگون نے اسد کو وہان
جاکر قتل کیا اوسوقت وہ لوگ باشندہ کرمان کی جو بسبب بہوک کی جان بلب ہورہے
تہی اسد کی بوٹیان توڑکر مثل قیمہ کے تلوارون سی کرکی کہا لی گئی اور جب سر اسد کا
شیراز مین پاس شاہ شجاع کی پہنچا بہت خوش ہوا عوض اوسکے امیر اختیار الدین
حسن قورچی کو حکومت کرمان کے مرحمت کی اور ۷۶۶ھ ہجری مین سلطان اویس ایلکانی
بادشاہ تبریز کا عالم جاودانی کو چلدیا بجاے اوسکی بیٹا اوسکا تخت پر بیٹہا —
اور اسی سال مین شاہ محمود بہی جب بہت ناتوان ہوگیا اوسوقت اوسنی سلطان اویس
بن شاہ شجاع کو جو کہ باپ کی پاس سی بہاگ آیا تہا اور اپنی چچا شاہ محمود کے پاس
رہتا تہا ولیعہد کیا اور آپ ماہ شوال سنہ مذکور مین روضہ رضوان کو سدہارا اوسکے
مرنے کی بعد بہت شورش اور فساد صفہان مین برپا ہوا تہا کیونکہ بعضون نے سلطان اویس
کے بیعت کی اور بعضون نے شاہ شجاع کو اپنا بادشاہ تصور کیا جب شاہ محمود کے
مرنے کی خبر شاہ شجاع کو پہنچی بہائی کی مرنے پر بہت تاسف اور رنج کیا اور یہہ شعر
تصنیف کئی — بسیار سالہا بسر خاک ما رود * کین آب چشمہ آید و باد صبا رود
این پنج روزہ مہلت ایام آدمی * بر خاک دیگران بتکبر چرا رود *
بعد ازان سپاہ ظفر پناہ ہمراہ لیکر جانب صفہان کی آیا جب سلطان اویس نے باپ
کی آنے کی خبر پائی قاصدون سخن گذار اور رسولان فضیلت شعار کو بسبب اپنی افعال
و اعمال قبیحہ کی سرزد ہونے کی واسطی معاف کروانی جرم کی بہیجی شاہ شجاع نے

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا

نے اوسکو لطف اور عنایت بسیار سے امیدوار کیا اوسوقت شاہزادہ اکابر شہر ۲۷
اور اشراف اوس ملک کی ساتہہ لیکر برسم استقبال لینی کو آیا بادشاہ نے بہت نظر
شفقت فرماکر بہہ سلک فرزندون مین داخل کیا

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا میدان جنگ سے اور مراجعت کرنی شاہ کی بسبب تخلف شاہ نصرالدین یحیی کے

واضح ہو کہ جن ایام مین شاہ شجاع بلدہ اصفہان مین مقیم تہا اونہین دنون مین یہہ سننی مین آیا
کہ اہالی مملکت آذربیجان سکے حرکات ناپسندیدہ سلطان حسین ابن سلطان اویس سے
جو کہ بعد اپنی باپ کی وفات کی تخت پر بیٹہا تہا بہت ناراض ہین اور شاہ شجاع کے
آنے کی انتظار دیکہہ رہے ہین اسلئے تسخیر آذربیجان کا خیال پیرامون خاطر ہمایون کے
ہوا بارہ ہزار سوار کہ ہر ایک اونمین سے روئین تن مثل رستم و اسفندیار کے ہمراہ لیکر کوچ
کیا اول جاتے ہی شہر قزوین فتح کیا اور وہان سے جلدی تمام تبریز پر گیا اودہر سے
سلطان حسین تئیس ہزار آدمی لیکر مقابلہ پر آیا منزل خوبا خواران پر دونون لشکرون کا
مقابلہ ہوا شاہ شجاع نے فتح پائی سلطان حسین جان بچاکر بغداد کو بہاگ گیا اور
شاہ شجاع تبریز مین داخل ہوا اوسوقت مشایخ اور سادات اور فضلا اور قضاۃ
واسطی دست بوسی کی حاضر ہوئے شاہ جہان مطاع دارالسلطنت تبریز مین نزول
اجلال فرماکر سپاہ کو متفرق کردیا اور نواے عیش و شادمانی اور آوازہ بہجت
و کامرانی کا ساکنین سپہر ہفتم آسمان کی کان تک پہنچا خواجہ سلمان ایک شاعر اوس بلدہ
مین نامی تہا اوسنی چند قصاید بادشاہ کے مدح کی پڑہے اوسکو انواع مراحمت خسروانہ
مرحمت ہوئے بعد گذرنی چار مہینی کے شاہ شجاع نی سنا کہ شاہ یحیی مخالفت
کا دم بہرتا ہے اور یہہ ارادہ رکہتا ہی کہ شہر شیراز کو اپنی قبضہ مین لاوی اور

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

ساتہہ ہی اوسکے یہہ بہی سُنا کہ سلطان حسین بہی پہر اسی جانب کو آیا چاہتا ہی اسلئے
خسرو گیتی ستان نے چارہ سوائی مراجعت کی نہ دیکہہ کر عین حالت سرما میں جانب
شیراز کی مراجعت فرمائی اثناء راہ میں فرزند یزدون کو جو دم عصیان اور نافرمانی کا بہرتے
تہے سزا واجبی دیکر گوشمالی دیتا ہوا دار السلطنت شیراز میں پہنچا اور ان جا کر تہوڑی سی
سپاہ واسطے محاصرہ یزد کی بہیجی شاہ یحیی قلعہ میں محصور ہوا بعد چند روز کے لشکر یکسر
شیرازیون پر آپڑا حسب دلخواہ مہم اونکی سر کر کی شاہ منصور کو حکم دیا اوسنی بموجب
حکم عم بزرگوار اپنی بہائی شاہ یحیی کا محاصرہ کیا مگر شاہ یحیی کی والدہ نے الیاس سوسر
اوسکے دسین جا کر ڈالا کہ وہ بموجب روایت روضۃ الصفا کے استراباد کو چلا گیا بعد چند
ماہ کی سلطانیہ میں جا کر ماں کی حاکم مسمی عادل سارق کو پکڑ کر قید کیا القصہ جب شاہ
شجاع نے مکر و فریب شاہ یحیی پر اطلاع پائے خود لشکر لیکر یزد پر گیا مگر شاہ
یحیی نے اپنی زوجہ کو جو بادشاہ کی پہوپی تہی مع اپنی ہمشیرہ اور اور از بابر کی بادشاہ کے
خدمت میں بہیجکر عذر و معذرت اور استغفار کی بادشاہ اگرچہ بار ایسا خفا تہا کہ اوسکی
بہی کو نہ مانتا تہا آخر شفقت بیٹے کی رونی اور زاری پر رحم آیا اوسکے جرم کو معاف
فرمائے قسم سخت کہائی اور کہا کہ ابکی بار اگر شاہ یحیی اس طرح کی بغاوت کریگا واللہ باللہ
سزا اوسکا اوڑا دونگا

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا جہان بوقلمون سی

روضۃ الصفا میں لکہا ہے کہ شاہ شجاع نے درمیان ۷۸۱ ہجری کے واسطے دفع کرنے
فتنہ اور فساد مسمی سارق عادل کی جو کہ جانب سلطان حسین کی سی حاکم سلطانیہ کا تہا
اور وہ خیال مملکت فارس کا بہی اپنی دسین رکہتا تہا اوسکے تنبیہ کی واسطے کوچ کیا اور بہی
سارق عادل بہی سپاہ یکدل لیکر مستعد واسطے قتال کی ہوا شہر سلطانیہ کی نواح میں

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

نواح مین بڑی بہاری لڑائی ہوئی اول شکست شیرازیون کو ہوئی پہر بموجب مجوای اِس
آیتہ کریمہ کے کہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنی فتح دینی خدا کی اختیار مین ہے شاہ شجاع
کو فتح نصیب ہوئی سارق عادل میدان معرکہ سی پیٹھ دکہلا کر بہاگا قلعہ سلطانیہ مین جاکر
محصور ہوا آخرش فیصلہ مہم نے صلح پر پایا سارق عادل نے دست بوسی شاہ شجاع کی
کے بعد ازان شجاع نے اپنی دار السلطنت شیراز کا قصد کیا ـــ اور سنہ ۷۸۴ ہجری مین سلطان احمد
بن سلطان اویس نے خروج کرکی اپنی چہوٹے بہائی سلطان حسین کو قتل کیا اور شاہ
منصور قید سارق عادل سی چہوٹ کر سلطان احمد سی جا ملا اور منظور نظر اوسکا ہو گیا ـــ
اور اوایل سنہ ۷۸۵ ہجری مین شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ متوجہ سلطانیہ کا ہوا اور اپنی
بیٹے سلطان شبلی کو بسبب چغل خوری بعضی مفسدون کی پکڑ کر قلعہ اقلید و سرمق مین بہیجدیا
اور بعد تین روز کے نشہ شراب کی مستی مین حکم دیا کہ اوس لڑکی کی آنکہون مین سلائی نیل
کی کہینچ دو چنانچہ واسطی تعمیل اِس حکم محکم کے امیر رمضان قلعہ مذکور کی طرف راہی ہوا جب
شاہ شجاع خواب مستی سے بیدار ہوا اوسوقت بسبب درخواست خواجہ تورانشاہ وزیر اپنی
کے اِس حرکت بد سی باز آیا اور فوراً قاصد امیر رمضان کی پاس بہیجکر اوسکو منع کردیا
کہ بادشاہزادے کی آنکہین نہ پہوڑنا مگر افسوس کہ قبل پہنچنے ایلچی کے قضا اپنا کار کر چکی
تہی یعنی اوسکی آنکہون مین سلائی پہر چکی تہی سچ ہے قول اوستاد سے قضا چون زگردون
فرو هشت پر ❊ ہمہ عاقلان کور گشتند و کر ❊ قصہ مختصر جب شاہ شجاع نواحی سلطانیہ
مین پہنچا اوسوقت سارق عادل نے یہہ چالاکی کی کہ سلطان ابو یزید بن سلطان اویس کو
جسکو اوسنے بادشاہ بنا رکہا تہا بیچ مین ڈالکر خدمت مین حاضر ہوا اوسی کی سبب سلطان احمد
سی وہ خلاف رکہتا تہا بادشاہ شجاع نی دوسری دفعہ پہر اوسکی تقصیرات معاف کرکے
لطف و احسان اون پر بہت کیا بارے ایک ایلچی بہی سلطان احمد کے پاس روانہ کیا کہ دونو بہائیو
مین صلح کروادے ـــ پہر وہان سی شاہ شجاع آگے گیا وہان جاکر شاہ منصور کی جوانکی

بیان حوادث گوناگون اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

جو مخالفت رکھتا تھا صلح کرکے جانب شیراز کی مراجعت کی وہان آکر ایسی خوشی اور نشاط مین
مصروف ہوا کہ صبح اور شام دونو وقت شراب خواری بہت کرنے لگا اسلیے کئی
بیماریان اوسکی بدن پر مستولی ہوگئین اور تمام قوی ضعیف ہوکر سست ہوگئی جب شاہ شجاع کو
صورت دکھلائی دی اور جانا کہ مرنے کا زمانہ نزدیک آیا اوس وقت اسباب تجہیز اور تکفین
کا اپنے آپ اپنی زندگی مین مرتب کروایا اور دو شخص حافظ قران بلاکر یہہ حکم دیا کہ ہر روز
ایک ایک قران ختم کرکے میری روح کو بخشا کرنا اور تم ہمیشہ تنخواہ پایا کروگے اوسکی تنخواہ
دوامی لکھہ کر ــــ پھر ملک کی تقسیم اسطرح پر کی کہ حکومت کرمان کی اپنے بھائی سلطان
علاء الدین احمد کو بخشی اور منصب ولی عہدی کا فرزند رشید سلطان زین العابدین کو دیا اور ایک
خط نہایت اخلاص اور ارادت سے حضرت صاحب قران گیتی ستان امیر تیمور گورکان کو نہایت
فصاحت اور بلاغت سے اپنی اولاد کی سفارش کی باب مین لکھا وہ خط بند کرکے امیر تیمور
کے نواب کی پاس بھجوا دیا اور آپ شب یکشنبہ بائیسوین[22] ماہ شعبان سنہ ۷۸۶ ہجری مین
خارستان جہان فانی سے گلستان عالم جاودانی کے گلشن مین جا پہنچا یعنی فوت ہوا
ــــ ہر آستان فنا دل منہ کہ جاے دگر ⁂ برای ہمت تو برکشیدہ اند قصور ⁂
شاہ شجاع کی عمر بروقت وفات پانے کی ترپن برس کی تھی اوسنے چھبیس برس و مہینے
سلطنت کی ــــ سب مورخین کا اتفاق اسبات پر ہے کہ شاہ شجاع صاف طبیعت
صاحب فضیلت اور جامع مکارم اخلاق اور محاسن اداب کا اور متواضع اور سخی تمام
سلاطین اسلام اور خواقین انام سے گذرا ہی اوسنے نو برس کی عمر مین کلام اللہ حفظ کر لیا تھا
بعد فراغت حفظ قران مفردات لغات عرب کی حفظ کرکے پھر تحصیل فنون مشہورہ اور کسب
کمالات و فضایل نفسانی مین مشغول ہوا اور تھوڑے ہی زمانہ مین اپنی سب ہمعصروں اور ہم عمروں
سے زیادہ ہوگیا اوسکے شعر لطافت بہر مشہور ہین بعضی اشعار اوسکے روضۃ الصفا ــــ
اور مآثر الملوک مین لکھی گئے ہین ہرچند کہ حکایات لطیفہ اور روایات عجیبہ اس بادشاہ

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بادشاہ عالیجاہ کی بہت منقول ہین لیکن بندہ چونکہ اختصار بہت منظور ہی اسلئی اون حکایات ۱۴۱
کے لکھنی سی معذور ہی والعذر عند الکرام مقبول

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین فرزند شاہ شجاع کا

واضح ولایح ہو کہ بعد انتقال شاہ شجاع والد مجاہدین کے سمی مذکور مجاہد الدین وارث
ولایت فارس اور تخت نگین کا ہوا اوسنے تخت پر جلوس فرما کر اکا برادر اشرافون کو
دانہ انعام اور احسان سی صید کیا کہتی ہین کہ اوایل ایام سلطنت سلطان زین العابدین
مذکور کے بین شاہ نصرت الدین یحیی بسبب استدعا مردمان اصفہان کے اوسی جانب
گیا اور اصفہان سی جانب شیراز کی ارادہ عالی کا کیا سلطان زین العابدین ابن شاہ
شجاع بہی لشکر کثیر لیکر واسطی استقبال مخالفین کی چلا اثنا راہ مین سی اوسکا چچا سلطان
ابو یزید معہ ایک جماعت امرا کی بہاگ کر شاہ یحیی سی ملگیا دوسری جانب سی بہی ایک
فوج امرا اور لشکریون کی بہاگ کر زین العابدین کی خدمت مین آ حاضر ہوی — اور جب کہ
پرجانبین کا مقابلہ ہوا بدون لڑای اور غبار جنگ کے صورت مصالحہ کی ہوگئی اور دونون
بادشاہون نے ملاقات بغلگیر ہو کر کی سلطان زین العابدین کی بسبب استدعا اور التماس
شاہ یحیی کی حکومت ابرقوہ کی اپنی چچا بایزید کو دے بعد ازان دونون نی مراجعت کی
اور سلطان ابو یزید متوجہ ابرقوہ کے ہوا لیکن راہ مین پہلوان مہذب نامی حاکم
اون دیار کا جو حکومت کرتا تہا اوسنے بایزید کو رستہ ندیا اور ہر گز اوسکو عبور نہ کرنی
دیا ہر چند کہ اوسنے نشان اور پروانے سلطان زین العابدین کی دکہلای اوسنے نمانا
اسلئی بایزید چچا زین العابدین کا حیران اور لاچار ہو کر بلدہ اصفہان کو مراجعت کر گیا
اور ۷۸۷ھ ہجری مین سلطان زین العابدین نے اپنی ماموں مجد الدین مظفر کو عہدہ امیر الامرا

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

نکال دیا اس عہد کی دینی سی امیر غیاث الدین منصور شولی بہاگ کر اصفہان مین چلا آیا یہان آکر اوسنی اپنی شیطنت اور حرمزدگی سے کہ باوجود صلح ہوجانے کی شاہ یحیی نی مراسم عہد و پیمان کو طاق نسیان پر رکہہ کر جانب شیراز کی پہر چڑہائی کی جب سلطان زین العابدین نے یہہ خبر سنی فوراً جانب مخالفین کی کوچ کیا جتنا یہہ اسطرف کو آتا تہا اوتنا ہی شاہ یحیی پیچہی کو ہٹتا تہا غرضیکہ اصفہان مین شاہ یحیی آکر محصور ہوا بعد تین چار روز کے باہر نکلا پہلوانان ہردو کشور اور مبارزان دونون لشکر کے تیر و خنجر پر ہاتہہ ڈالا لڑائی تیر و خنجر کی رات تک ہوتی رہے جب یہہ حال اسی طرح پر کئی روز رہا اس عرصہ مین برودت ہوا پر غالب ہوگئی اور سردی بہت پڑنی لگی سلطان زین العابدین نے بسبب التماس امرا و روسا جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی مگر اسی سال مین حسن اتفاق سی یہہ ہوا کہ ایک جماعت رعایا اصفہان کے جو بسبب بخل اور کنجوسی اور خست شاہ یحیی کی تنگ ہورہی تہے اونہون نی آوازہ عدالت و سخاوت سلطان زین العابدین کا سنکر شاہ یحیی کی محل پر چڑہائی کی اور اوسکا احاطہ کرلیا شاہ یحیی نی آدمی بہیجکر اس جرأت اور قصور کا سبب دریافت کیا اون لوگون نی یہہ کہا کہ بادشاہ بموجب ہماری التماس اور عرض کی اس شہر مین تشریف لائے تہی کیونکہ ہمین نے اونکو بادشاہ اصفہان کا بنایا تہا اب بہی ہمارا کہنا مانین کہ اس شہر سی باہر نکل جائین والا نہ ہم سب باشندہ اصفہان کی بیحرمت کرین گے اور زبردستی سی نکال دین گی یہہ بہتر ہے بموجب مثل سے ٹہنڈی ٹہنڈی چلی تو چل نکلی والا نہ جو حال ہوگا وہ دیکہہ لین گی ناچار شاہ یحیی نے اونکی التماس قبول کرکی جانب یزد کی کوچ کیا اس امر کی خبر باشندگان اصفہان نے شیراز مین بہیجکر سلطان زین العابدین کو طلب کیا فوراً سلطان مذکور اصفہان مین جا پہنچا وہان جاکر امیر مجد الدین مظفر کو اوسکی حاکمی کا کام مقرر کیا اور آپ عازم سفر کا ہوا کیونکہ سلطان بایزید اون دیار مین حکومت کرتا تہا اوسکو مدت سی خیال مملکت فارس کا تہا غرضیکہ وہان پہنچا بایزید

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بایزید مذکور اولا طرف کردستان کی بہاگ گیا اور پہر ۷۸۹ھ ہجری مین اوسجای سی حدود
کرمان کو چلا گیا وہان پہنچ کر شہر بابک مین نزول فرمایا سلطان عماد الدین احمد جو بادشاہ
اوس ولایت کا تہا اوسنے اپنی بہائی مذکور کی ساتہہ اچہا سلوک کیا خبرگیری اوسکی
اوسکے لشکر کی خوب طرح پر کرتا رہا لیکن سلطان ابو یزید کی لشکر نے شہر بابک مین
ظلم اور تعدی بہت کرنی شروع کردی تہی جب یہہ خبر سلطان احمد نی سنی حکم دیا کہ اپنا
بہائی بایزید حدود کرمان سی چلا جاوے اسلئے سلطان بایزید متوجہ اردوان کا ہوا
وہان سی پہر یزد مین گیا وہان جاکر شاہ یحیی کی تابعدارون مین منسلک ہوا ـــ اسی سال مین
حضرت صاحب قران امیر تیمور گورکان نے قصد تسخیر عراق اور آذربیجان کا کرکے
ایک ایلچی پاس سلطان زین العابدین کی بہیج کر پیغام دیا کہ تیرے باپ مرحوم نے
آخر ایام حیات مین ایک خط ہمکو تیری سفارش مین لکہا تہا وہ ہمسی بہت مقام اخلاص
اور دولت خواہی مین دم زنی کرتا تہا اسلئے تجکو مناسب ہی کہ ہماری پاس آکر شامل
نظر عنایت اور عاطفت کا ہو سلطان زین العابدین نے بسبب عدم مساعدت بخت
کے استدعا حضرت صاحب قران کی سمع رضا سی نہ سنی اور بسبب خیال محال اور اندیشہ
بغاوت وضلال کے ایلچی کو توقف کرنیکا حکم دیا اسلئے صاحب قران امیر تیمور گورکان
درمیان ۷۸۹ھ ہجری مین اوردو کو شہر رے مین چہوڑ کر راہ جرباذقان سی اصفہان مین
آیا جمیع اکابر واشراف ان دیار نے برسم استقبال کی جلدی کی اونہون نے امن پایا
اور امیر محمد سلطان شاہ نی مع ایک امیر کی واسطی تحصیل خراج کی محصلون کو رعایا پر
مقرر کرکے تحصیل زر مین بہت جلدی کی اسلئے اصفہانیون نی بیطاقت ہوکر بہت تحصیلدارونکو
قتل کیا اور سب رعایا مخالف ہوگئی ـــ اور حضرت صاحبقران دروازہ توقچی سے
باہر آ پڑا اور اوس شب مین تمام رات لڑائی ہوتی رہی صبح کو شاہ تیمور نے اصفہان فتح
کیا اور دوسرے روز بموجب حکم امیر تیمور کے ستر ہزار آدمی مارے گئی بعد ازان امیر تیمور نے

بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور نے جو کیا وہ یہہ ہی

۷۸۵ قصد شیراز کا کیا سلطان زین العابدین سر رشتہ وقار و تمکین کا ہاتہہ سے دیکر ششتر کی جانب
کوچ کیا اوس ولایت مین اوسکے چچا کا بیٹا منصور حکومت کرتا تہا وہ نہایت بیمروتی
سے پیش آیا کیونکہ اوسنے سلطان مذکور کو پکڑ کر قلعہ سلاسل مین قید کیا جب صاحبقران
نے بے روک ٹوک خاطر جمع سے شیراز مین جاکر نزول اجلال فرمایا اوسوقت سلطان عماد الدین
احمد کرمان سے ــــ اور شاہ نصرت الدین یزد سے اور سوار انکی اور بادشاہزادے
خاندان مظفری کی درگاہ عالم پناہ امیر تیمور گورکان کی مین حاضر ہوئی اون پر انواع
و اقسام کے لطف و کرم و احسان شاہ تیمور نے کئی اسی اثنا مین جانب ماوراء النہر سے
خبر پہنچی کہ توقتمش خان نے بغاوت اختیار کی تمرد سے اور طغیانی پسند کی لاچار حضرت
صاحبقران نے عزم مراجعت کا کر کی حکومت شیراز کی شاہ یحیی کو اور سرداری کرمان کے
سلطان احمد کو اور ریاست سرجان کی سلطان ابو اسحاق بن سلطان قطب الدین اویس
بن شاہ شجاع کو تقسیم کی اور آپ وہان سے مراجعت فرمائے

بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفری جو کیا وہ یہہ ہے

کہ جب خبر معاودت و مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفر کو ہوئی
درمیان سنہ ۷۹۰ ہجری کی سپاہ کثیر اپنی ہمراہ لیکر شیراز پر چڑہائی کی شاہ یحیی حاکم اوس
شہر کے نے جو تیمور کی جانب سے تہا بسبب عدم شجاعت اور نہ طاقت رکہنی لڑائی کی
شہر مذکور کو اپنی چہوٹی بہائی کو دیکر آپ جانب یزد کی چلا گیا اسلئے شاہ منصور برادر
شاہ یحیی مذکور نے عین نشاط و سرور مین تختگاہ سلیمانی پر جلوس فرماکر رعایا سے عہد
کیا کہ مین نسبت عدل و انصاف کرونگا حضرت خواجہ حافظ رحمت اللہ نے
جنکا دیوان بنام دیوان حافظ مشہور ہی شاہ منصور کی آنی کی تہنیت اور مبارکبادی دین

بیان کہنچی سلائی سلطان زین العابدین کی آنکہون

مین ایک غزل کہی جسکا مطلع یہہ ہی سہ بیا کہ نوبت منصور پادشاہ رسید ٭ نوید فتح بشارت بمہر و ماہ رسید ٭ جب اس حال پر کئی مہینی گذر چکی اوسوقت سلطان زین العابدین بھی بسبب سوءِ تدبیر کی قطبین اور سپاہیون قیدخانہ کی حبس سی خلاص ہوکر اصفہان مین آیا پہر اوسکی سلطنت کو رونق اور رواج ہوگیا شاہ منصور نے جب یہہ حال سنا بہت سپاہ لیکر اصفہان پر لشکرکشی کی اور شہر کا محاصرہ کرلیا مگر بی نیل مراد اور بدون فتح میسر ہونی کے مراجعت فرمائی — مطلع سعدین مین لکہا ہے کہ جب شاہ یحیی — شاہ منصور سی ڈرکر بہاگ گیا پہلی وہ ابرقوہ مین گیا وہان جاکر اوسکو لوٹ کر یزد مین گیا وہان سی بارادہ تسخیر کرمان کو روانہ ہوا سلطان احمد نے مقابل ہوکر لڑائی کی اسلئے شاہ یحیی وہان سی مغلوب ہوکر پہر یزد کو مراجعت کرآیا — اور درمیان ۷۹۰ سنہ ہجری کے سلطان زین العابدین نے اپنی چچا سلطان احمد سی ملکر قصد چہوڑدانی شیراز کا کیا پہلی شاہ منصور ان دونوکی مقابلہ پرآیا موضع چونک پر لڑائی ہوئی اور بہی دکوشش کی شاہ منصور نی فتح پائی سلطان زین العابدین اصفہان کو اور عماد الدین احمد کرمان کو چلاگئی — مگر شاہ منصور نی سلطان زین العابدین کا پیچھا تعاقب اصفہان تک کیا وہ بادشاہ بی سروسامان جانب ری کی بہاگ گیا اوس ولایت مین موسی جوکار جو بڑا پہلوان اور غدار تہا حکومت کرتا تہا اوسنے سلطان زین العابدین کو پکڑ کر شاہ منصور کے حوالہ کردیا

سلائی کہنچی سلطان زین العابدین کی آنکہونمین

اوس بادشاہ منصور نے جو نا عاقبت اندیش تہا درمیان ۷۹۲ سنہ ہجری کے اوس شاہزادہ عالیقدر یعنی سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع کے آنکہونمین سلائی کہنچ دی — اور اسی سال مین لشکرکشی یزد پر کرکی اوس شہر کو تاراج کیا آخر کو بتوسط اور وسیلہ بعض اقربا اپنی کی شاہ یحیی سی ایک گونہ صلح کرکے مانند بلای ناگہانی کے طرف کرمان کے

۳۴۶ گیا اوسی نواح مین جاکر اوسیطرح پر لوٹتا کہسوٹتا رہا آخر کو جانب شیراز کی مراجعت کی
— اسی سال مین درمیان ماہ شوال کی سلطان ابویزید بن محمد بن مظفر کرمان مین فوت ہوا
یہہ شعر اوسکی طبع زاد ہی ہے از واقعہ ترا خبر خواہم کرد ٭ آنرا بدو حرف مختصر خواہم کرد
بعد ان واقعات کی شاہ منصور نے پہر ایک دفعہ جانب یزد کے لشکرکشی کی چنانچہ وہان
جاکر اوس ولایت کو لوٹ کر تاراج کرکے پہر شیراز کو آیا سنہ ۷۹۵ ہجری مین حضرت صاحبقران
امیر تیمور گورکان نے قصد کشورستانی کا کرکے جانب عراق اور فارس کی کوچ فرمایا
اور آتی ہی شاہ منصور کے استیصال کا قصد کیا چنانچہ بعد فتح کرنے قلعہ سفید کے
جانب دار الملک شیراز کی حرکت کی شاہ منصور بہی چار ہزار سوار لڑاک لیکر امیر تیمور کے
مقابلہ پر آیا بروز جمعہ نہم ماہ جمادالاول سنہ مذکور کو مقابلہ جانبین کا ہوا شاہ منصور
مانند شیر ببر کی بخوف و بیباک ہوکر میدان مین یہہ دو شعر پڑہتا ہوا آیا ہے برانم کہ گرد ان
فرازی کنم ٭ بشمشیر با شیر بازی کنم ٭ من امروز کاری کنم بیگمان ٭ کہ زنہا مدار ان
سرآید جہان ٭ اوس روز شاہ منصور نے اسقدر شجاعت اور جوانمردی کو کار
فرمایا کہ جو اوسکے تعریف مین کہا جائی درست ہی کتاب مطلع سعدین مین لکہا ہی کہ شاہ
منصور اوس روز دو دفعہ حضرت صاحب قران کی نزدیک جا جا کر پہنچا بلکہ ایکدفعہ
شاہ منصور کے تلوار امیر تیمور کے خود تک جا لگی مگر سچ ہے جسکو حمایت حق سبحانہ
وتعالے کی ہوتی ہے اوسکو کون مضرت پہنچا سکتا ہے کچہہ گزند نہ پہنچا اور امیر تیمور بچ گیا
سچ ہے ہے اگر تیغ عالم بجنبد ز جای ٭ نبرد رگی تا نخواہد خدای ٭ المختصر
شاہ منصور مقہور ہوا کیونکہ اثنار کر و فر مین گہوڑے پر سی گر پڑا گرتے ہی اوسکی ایک
لشکری نی جو فوجون شاہ رخ سلطان سی تہا پیادہ ہوکر شاہ منصور کو قتل کیا امیر
علاء الدین نے واقعہ شاہ منصور مین یہہ شعر کہے ہیتا ہے شہریار عصر منصور آنکہ او
مہی ورزمین ملک تخم وار کشت ٭ ملک ہشت از دار دنیا چون برفت ٭ ای جم تاریخ

بیان خاندان سربداروں کا

تاریخ اوستد ملک ہشت ÷ جب شاہ منصور پر یہہ معاملہ گذرا باقی اولاد محمد مظفر کی مثل سلطان عماد الدین احمد اور سلطان مہدی بن شاہ شجاع کے بھاگ بھاگ کر شاہ تیمور کی لشکر میں آکر ملازمین میں بھرتی ہوگئی اور حضرت صاحبقران نے بھی واسطی مصلحت انتظام مملکت کے اوس ساری خاندان کو مقید کیا کوئی شخص اوس خاندان سی باقی نچھوڑا — اور خطہ فارس کو امیرزادہ عمر شیخ بہادر کو مرحمت فرمایا — اور ایدکو برلاس کو جو بھتیجا امیر حاکو کا تہا واسطی ضبط اور انتظام کرمان کی روانہ کیا — اور تہوکہ قوچین کو واسطی انتظام یزد کے مامور کیا — اور ابرقوہ کے سرداری دالم قورچی کو مرحمت ہوئی — اور شاہ شجاع کی دونو بیٹوں یعنی سلطان شبلی — اور سلطان زین العابدین کو جو کہ دونو اندہی تہے جانب ماورارالنہر کے روانہ کر دی اور دسوین تاریخ رجب ۷۹۵ہ ہجری کو تمام اولاد مظفر کی کہ دموں کو یعنی چہوٹی اور بڑی ہی سبکو قتل کیا اور آپ دوسری ولایت کی تسخیر کرنیکا عازم ہوا ہے۔ بعبرت نظر کن بآل مظفر ÷ شہانی کہ کوی از سلاطین ابوزید کہ در ہفصد و خمس و تسعین ز ہجرت ÷ دہم شب ز ماہ رجب چون غنودند ÷ چو خورشیدان درزمانہا بستند ÷ چو تیرہ باندک زمانے درودند ÷

بیان خاندان سربداروں کا اور والی ہونا اونکا ولایت سبزوار مین

واضح ہو کہ تاریخ سربداروں مین لکہا ہے کہ باشتین ایک گانو جو مضافات بیہق مین واقع ہے اوس گانو مین ایک خواجہ رہتا تہا اوسکو شہاب الدین فضل اللہ کہتے تہی اوس خواجہ کے پانچ بیٹے تہی — امیر امین الدین — اور امیر عبد الرزاق — اور امیر وجیہ الدین مسعود — اور امیر نصر اللہ — اور امیر شمس الدین — ان پانچوں لڑکوں مین سی امیر امین الدین — اور امیر عبد الرزاق بسبب پہلوانی اور شجاعت اور طاقتور ہونی کی منظور نظر تربیت سلطان ابو سعید خان خدابندہ کی تہے جب تلک سلطان مذکور

بیان خاندان سربدارون کا

زندہ رہا یہہ دونون اوسکی خدمت مین قایم رہی بعد وفات سلطان مذکور کی امیر عبد الرزاق
نے باشتین گانو مین آکر دیکہا کہ فتنہ و فساد برپا ہو رہا ہے کیفیت اور حال اس فساد کا یہہ ہے
کہ اون ایام مین ایک ایلچی باشتین مین آیا تہا اور اوسنی مکان آکر حسن حمزہ سے اور حسین حمزہ سی
جو کہ رئیسین دو نو بہائی تہے یہہ کہا کہ شراب بہیجو اور ایک رنڈی رات کو جماع کرنی کو میرے
واسطی بہیجو اونہون سنے رنڈی کی دینے مین انکار کیا تہا ایلچی سنے اونکا عذر کچہہ نہ سنا
چاہتا تہا کہ اون کے جورون پر دست درازی کرے اون دونون بہائیون مذکورہ بالا سنے
تلوارین کہینچ کر یہہ کہا کہ ما سربداریم و تحمل این رسوائی نداریم یعنی ہم سر اوڑا دینگی اس
رسوائی کی برداشت نہ کرینگی چنانچہ اوس ایلچی کو قتل کیا — خواجہ علاء الدین محمد سنے
کہ جو اون ایام مین وزیر خراسان کا تہا اور فرلاگانو مین مقیم ہو رہا تہا فوراً حسین —
اور حسن مذکورین کی طلب کی اونہون نی وہان کی جانے مین لیت و لعل کی اسی اثنا مین
عبد الرزاق مذکور جسکا حال اوپر بیان ہوا اوس گانو مین آ پہنچا جب اوسنی حقیقت واقعہ پر
اطلاع پائی اوس گانو کے رہنیوالون کہو اپنی طرف متفق کر کے اون پیادون کو جو حسن حمزہ
اور حسین حمزہ کو پکڑنے آئے تہی مار جوتی نکلوا دیے جب یہہ حال خواجہ علاء الدین محمد نی
دیکہا پچاس آدمی سی زیادہ پہر اوس گانو پر بہیجی امیر عبد الرزاق سنے اونکی بہی اچہی
طرح پر گت کی جب اون کو بہی شکست دی اوسوقت عبد الرزاق سنے تمام باشندگان
باشتین کو جمع کر کی یہہ کہا کہ یہہ فتنہ اور فساد کچہہ نہین ہوا ہے سنو اگر ہم اب اسکو ایک
امر سہل تصور کرینگی تو فوراً مقتول ہو جاوینگی مردمی کر کے اور شجاعت بلا کر مرنا اسکی
بہتر ہی کہ نامردی کاسی مقتول ہون اور اپنی سر دار پر لٹکی ہوئے دیکہین اسیواسطی ایک گروہ
کا لقب سربداران رکہا گیا یہہ وجہ تسمیہ اس گروہ کی تہی — القصہ تہوڑی ہی عرصہ مین
سربدارون نی بہت ترقی پیدا کی چنانچہ سرراہ جاکر خواجہ علاء الدین محمد کو جو جانب
استرآباد کی جاتا تہا پکڑ کر تیغ ستم سی قتل کر کی جانب سبزوار کی گئے اور بعد ازان برنج و مشقت

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا

مشقت کی اوس ولایت پر مستولی ہوگئی اور ۷۳۸ھ درمیان کی امیر عبدالرزاق نی خواجہ علاء الدین محمد
کی بیٹی سسی اپنی نسبت شادی کی چاہی وہ لڑکی چونکہ یہہ جانتی تہی کہ عوض عبدالرزاق کی اوس
نکاح سسی یہہ ہی کہ میرے فرزند سسی اختلاط کرے اسلئی وہ راضی نہوئی راتون رات سبزوار
شہر سسی باہر نکلکر جانب نیشاپور کی چلی گئی امیر عبدالرزاق نی اپنی بہائی امیر وجیہ الدین
مسعود کو اوسکے تعاقب مین اسواسطی روانہ کیا کہ اوس لڑکی کو لوٹا کر لی آوے چنانچہ امیر
وجیہ الدین نے اوسکو جا پکڑا چاہتا تہا کہ اوس مستورہ کو لے آوے اوسنی فریاد وزاری اور
رونا پیٹنا شروع کیا اور اوسکو قسم دی کہ تو مجکو مت چہیڑ اولٹا چلا جا امیر وجیہ الدین
کو اوسکے حال پر رحم آیا اسلئے اوسکو چہوڑ کر تن تنہا چلا آیا جب امیر عبدالرزاق کی پاس
آیا اوسنے کہا کہ میری اوسکی ملاقات ہی نہین ہوئی معلوم نہین کونسی راہ کو چلے گئی ہین دور تک
دیکہہ آیا عبدالرزاق نے اوسکو گالیان دین اور بدزبانی بہائی سسی کی اسلئے امیر وجیہ الدین
مسعود نی غصہ مین آکر ایک چہری اوسکے پیٹ مین مارکر قتل کیا ۷۳۸ھ ہجری مین امیر عبدالرزاق
مقتول ہوا

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا سربدارون پر اور اوسکا حال

امیر وجیہ الدین مسعود بعد قتل کرنی اپنی بہائی کی سربدارون کے گروہ کا حاکم ہوکر جانب نیشاپور کے
کوچ کیا وہان جاکر ارغون شاہ جانی قربانی کو جو کہ اون ایام مین وہان کا حاکم تہا شکست دیکر
بہگا دیا آپ اوسکی جاے پر مقیم ہوا اور بسبب اغوا کرنے بعضی فقہا کے جو کہ دشمن شیخ حسن
جوری کی تہی سسی مذکور کو جو کہ ...ملک مریدون اور خلیفون شیخ خلیفہ کے مین منسلک تہا اور
خلق اللہ اوسکی معتقد اور مرید تہے پکڑ کر قلعہ طاق مین قید کیا بعد ازان سپاہ بہت لیکر جانب
نیشاپور کی توجہ کی نیشاپور فتح کر کی سبزوار کو گیا اور امیر ارغون شاہ نے اپنی فرزند کو
طوس مین چہوڑ کر ملازمت طغا تیمور خان کی مین درمیان استرآباد کی حاضر ہوا ـــ اثناءِ اس
واقعہ مین شیخ حسن جوری کی سبب سی ایک جماعت مریدان خاص تہی کے با سبب توجہ امیر وجیہ الدین

بیان حکومت محمد ایتمور کا

مسعود حسب اختلاف روایتوں کی قید سے خلاص ہوا سبزوار مین آکر اوترا اور واسطے استحکام بنیاد دولت اور سلطنت اپنی کی شیخ حسن کا مرید ہو گیا اور اوسکو امر بادشاہت مین اپنی ساتھ متفق کر لیا چنانچہ ایک یہہ بھی سبب اوسکے پاس بہت لوگون کی جمع ہو جانی کا ہوا اور سنہ ۷۴۲ ہجری مین طغا تیمور خان نے مازندران سے اپنی بھائی امیر شیخ علی کاؤن کو بہت سپاہ دیکر سربدارون کے لڑنی کی واسطے بھیجا ۔۔ اس جانب سے شیخ حسن اور امیر وجیہ الدین مسعود بہت لشکر لیکر فی الفور سے لڑنی گئی جب فریقین کا مقابلہ ہوا شیخ علی کاؤن کا ہاتہہ اوس معرکہ مین کٹ گیا فوراً تمام لشکر بہاگ نکلا لشکر کے بہاگتی ہی سربدارون نی بہت مال اونکا لوٹا چنانچہ گھوڑون کا مال و متاع و مال غنیمت لیکر سبزوار مین آئے ۔۔ اور اسی سال یعنی درمیان سنہ ۷۴۳ ہجری کی شیخ حسن جوری اور امیر وجیہ الدین مسعود نی خیال تسخیر دار السلطنت ہرات کا کر کی کوچ کیا اثنار راہ مین شیخ نے امیر مذکور سے کہا کہ اگر مین ملک حسین کی لڑائی مین مارا جاؤن تو تو جانب سبزوار کی مراجعت کر جانا چنانچہ حسب اتفاق شیخ حسن اوس معرکہ مین شہید ہوا وجیہ الدین امیر نے بموافق وصیت شیخ کے سبزوار کو مراجعت کی بعد چند روز کی محمد ایتمور کو جو اوسکے باپ کی غلامون سے تہا اپنی نیابت دیکر خود جانب استدار کی گیا جب درمیان جنگل کے پہنچا وہان کے آدمی بر سر راہ کمین پر حملہ لاسے ایک لڑائی راہ مین ہوئی بحسب اتفاق سے سربدارون نی شکست کہائی وجیہ الدین مسعود سنہ ۷۴۳ گرفتار ہوا حاکم استدار نے بسبب سے خواجہ علاء الدین محمد کے بیٹی کے اوسکو قتل کیا امیر وجیہ الدین سنہ ۷۴۳ ہجری مین مقتول ہوا اور سنے سلطنت بموجب ایک روایت کی سات برس تک کے

بیان حکومت محمد ایتمور کا

جب امیر وجیہ الدین کی مقتول ہونی کی خبر محمد ایتمور کو پہنچی فوراً بطور استقلال سربدارون کا حاکم محمد ایتمور ہوا اور سنی ۲ دو برس سلطنت کی بعد دو برس کی بسبب سے خواجہ شمس الدین علی کی جو کہ طایفہ سربدارون مین ایک بڑا سردار تہا محمد ایتمور درمیان سنہ ۷۴۵ ہجری کے مقتول ہوا اور اوسکی جا بجائی کلو اسفندیار حاکم ہوا

خواجہ شمس الدین کی حکومت کا بیان

اسفندیار حاکم ہوا

بیان حکومت کلو اسفندیار کا

کلو اسفندیار جب مسند ریاست پر بجای محمد اتیمور کی بیٹھا اوسنے تکبر اور نخوت اپنا پیشہ مقرر کرکے تمام طایفہ سرداروں کو اپنا دشمن بنا لیا اور بہت آدمیوں کو اوسنی بی سبب قتل کیا اسلیٔے سرداروں نی اوسسی متنفر ہوکر اوسکو بہی قتل کیا اور بجای اوسکی شمس الدین فضل اللہ کو جرکہ امیر وجیہ الدین کو جوکہ مسعود کا بہائی تہا حاکم بنایا اوسنی دو برس سلطنت کی

بیان حکومت امیر شمس الدین فضل اللہ کا

جب امیر شمس الدین فضل اللہ مسند ریاست پر متمکن ہوا اوسنے عیش و عشرت کرنی اور عیاشی اپنا ہنر مقرر کیا اسلیٔے بعد سات مہینی کی اوسکو بہی طوعاً و کرہاً مسند سی اٹہاکر خواجہ شمس الدین علی کو ریاست سپرد کی

خواجہ شمس الدین علی کی حکومت کا بیان

یہہ شخص شجاعت اور فراست اور عقلمندی سی متصف تہا اوسنی بہت اچھی طرح رعایا کا بندوبست کیا اور یہانتک انتظام زناکاری کا کیا کہ ایکدفعہ پانسو عورت فاحشہ یعنی پانسو کسبیوں کو کوئی مین زندہ ڈلواکر اوپرسی بند کروا دیا اور بہنگ نوشی اور شراب خواری کتقلم اپنی قلمرو سلطنت سسی موقوف کردادی اور رات کو تن تنہا پاسبانی خلق کی کرتا کوچہ گردی تمام شب اکیلا کرتا پہرتا اخبار ہر ایک طرف کی اوسکے پاس پہنچی اور مخبروں کی خبر بہت جلد ستا بعد تحقیق کے انصاف کرتا کہتی ہین کہ خواجہ شمس الدین علی مذکور کا ایک ملازم مسمی ہم سید رقتصاب تہا اوسی عہدہ تمغا کا متعلق تہا جب اوسکا حساب پیش ہوا ایک روپیہ اوسکے ذمہ پر بیت المال کا نکلا خواجہ مذکور نی محصلان سرکاری کو اوسپر متعین کرنے کے حکم دیا کہ جو کچہہ اوسکے پاس ہو جلد

بیان حکومت خواجہ یحیی کرادی کا

۴۲ لیبلو القصہ جب حیدر قصاب کی پاس کچھ باقی نرہا اور مخصلون نے تشدد اوسپر بہت کیا اوسوقت بموجب استصواب خواجہ یحیی کرادی کی وصت غنیمت جانکر بوقت نماز شام کی بطور داد خواہون کے خواجہ شمس الدین علی کی خدمت مین دوڑکر آیا آتے ہی ایک خنجر اوسکے سینہ پر مارا وہ فوت ہوا یہہ واقعہ درمیان اوایل سنہ ۷۵۲ ہجری کی ہوا خواجہ شمس الدین علی نے چار سال نوحینی سلطنت کی

بیان حکومت خواجہ یحیی بن خواجہ احمد کرادی کا

خواجہ یحیی مذکور بعد مقتول ہونی خواجہ شمس الدین علی کی باتفاق جمیع سربداروں کی مسند فرمان دہی پر بیٹھا اوسنی تقویت شریعت اور تربیت علماء اور اصحاب فضیلت کی پرورش پر کمر ہمت کی باندہ کر خوب اہتمام کیا ــ مطلع سعدین مین لکھا ہے کہ جب حکومت سرداران کی خواجہ یحیی کرادی کو پہنچی طغا تیمور خان بادشاہ تاتار نے ایلچی بہیجکر اوسکو اپنی لشکر مین طلب کیا پہلے خواجہ مذکور نے اس التماس کو قبول نکیا آخر الامر تین سو سوار مرد بہادر اپنی ہمراہ لیکر لشکر خان مذکور مین گیا ــ بعدہ ان بہیجی کے ہمراہ حافظ شغالی اور تین چار پہلوانان قوم سربدار کے ہتیار باندہ کر بادشاہ مذکور کے بارگاہ مین گیا اوسوقت سوای خواجہ غیاث الدین بجرابادی ــ اور ایک دو طالب علمون کے پاس طغا تیمور خان کے اور کوئی نہ تہا خواجہ یحیی نے گفت وگو بادشاہ سی شروع کی ناگاہ اسی اثنا مین حافظ شغالی نے ایک تیر کمان کہینچ کر بادشاہ کے ماتہی پر ایسا تیر مارا کہ وہ سار ہوگیا بادشاہ گر پڑا خواجہ یحیی نے سر اوسکا تن سی جدا کر ڈالا یہہ حال گذرتے ہی لشکر مین روز محشر برپا ہوگیا اور مضمون اس آیت کا یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه ظاہر ہوا ــ ترجمہ آیت کا یہہ ہے کہ اوسدن یعنی قیامت کی روز کوئی کسیکا نہ ہوگا مرد اپنی بہائی سی اور مان سی اور باپ سی بہاگیگا اپنی جان کی اوسکو پڑ جاویگی نفسی نفسی ہر ایک شخص پکاریگا

بیان حکومت حیدر قصاب کا

پکارے گا سے یہ حال طغا تیمور خان کی لشکر مین برپا ہوا کہ تمام لشکر تتر بتر ہو گیا اور سربداروں نے مغلوں کا سب مال لوٹ لیا بہت مال غنیمت لیکر خراسان مین آئے روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ طغا تیمور خان چوتھے روز بعد پہنچا سربداروں کی مقتول ہوا پھر تقدیر سبب خواجہ یحییٰ کی سلطنت کو چار سال اور آٹھ مہینے گذر چکے اور مملکت اوسکی معمور و آباد ہو گئی اوسوقت اوسکی سالے یعنی اوسکی زوجہ کے بھائی علاء الدین نے فرصت پاکر خنجر اوسکی پہلو مین ایسا مارا کہ کام تمام ہو گیا مگر خواجہ یحییٰ نے زخم کھا کر اوسکو بھی زندہ نہ چھوڑا اوسنے زخم کی گرمی مین علاء الدین کی بھی ایک خنجر ایسا مارا کہ وہ بھی ساتھ اوسکے راہی دار البقا کو ہو گیا دونو ایک ساعت مین مقتول ہو کر مر گئے و در سنہ ۷۵۹ ہجری کے مقتول ہوا تھا

بیان حکومت ظہیر الدین کراوی کا

واضح ہو کہ ظہیر الدین کراوی بسبب سعی حیدر قصاب کی بعد مقتول ہونی خواجہ یحییٰ کے والی ریاست سربداروں کا ہوا لیکن یہ شخص چونکہ اکثر اوقات لہو و لعب اور عیاشی مین مشغول رہتا تھا اور بندوبست ملک کا اچھی طرح پر نکرتا تھا اسلئے حیدر قصاب نے بعد چالیس روز کی درمیان سنہ ۷۵۹ ہجری کی اوسکو مسند پرسے اوٹھا کر آپ سلطنت کرنی شروع کی اور خود مسند پر بیٹھ گیا

بیان حکومت حیدر پہلوان قصاب کا

بعد بندوبست کرنی حیدر قصاب کی جب اوسنے خوب طرح پر رعایا کا انتظام کر لیا درمیان ماہ ربیع الآخر کی سنہ ۷۶۱ ہجری کی بعد چار مہینے کے سعی قتلق تو قا نے جو کہ غلام پہلوان حسن دامغانی کا تھا حیدر قصاب کو قتل کیا

امیر لطف اللہ بن امیر وجیہ الدین مسعود کی حکومت کا بیان

واضح ہو کہ امیر لطف اللہ جسکو قوم سربداران مرزا لطف اللہ کہا کرتے تھی بسبب اہتمام
اور سعی پہلوان حسن دامغانی کی جو کہ اتابک اوسکا تہا بعد مقتول ہونی حیدر قصاب کے
حاکم سربداران کا ہوا جب ایکسال تین مہینی اوسکے سلطنت کو گذر چکے درمیان اوسکے
اور پہلوان حسن دامغانی مذکور کے بسر اکہاڑہ کچھہ رنجش ہوگئی پہلوان مذکور نی امیر لطف اللہ
کو پکڑ کر قلعہ سفیدران میں بہیجا کر حکم اوسکے قتل کر ڈالنی کا دیدیا اوسنی ایک برس تین مہینی
سلطنت کی سنہ ۷۶۲ ہجری کے درمیان مقتول ہوا

پہلوان حسن دامغانی کا حاکم ہونا

درمیان سنہ ۷۶۲ ہجری کی پہلوان حسن مذکور نی مسند سرداری سربداران پر جلوس فرمایا اوسکے
ایام حکومت میں ایک شخص مریدان شیخ حسن جوری درویش سی ایک شخص درویش عزیز نام
مشہد مقدس علی رضی میں ظاہر ہوا تہا اوسنی مشہد مقدس میں نماز و روزہ اور بندگی
اور طاعات ایسی ظاہر کین کہ خلق کثیر اوسکے پاس جمع ہوگئی اور لوگون کو بڑا عقیدہ اوسکا
ہوگیا جب اوسنی دیکہا کہ میرے چیلی چانٹی بہت جمع ہوچکی ہین دفعتہً خروج کرکے
قلعہ طوس اپنی قبضہ مین لایا حسن دامغانی نے یہہ حال سنکر اوس جانب لشکر کشی کے
آخرش اوس درویش کو قید کیا اور چند گونین ابریشم کی اوسکو دیکر کہا کہ خراسان سی
نکلجا درویش مذکور عراق مین آکر درمیان اصفہان کی ساکن ہوا [illegible] روایات ثابت
ہوتی ہے کہ آخر ایام دولت پہلوان حسن دامغانی کے مین خواجہ علی موید نے درمیان
مین خروج کرکی واسطی طلب درویش مسمی عزیز مذکور کی چند آدمی اصفہان مین بہیجی
وہ درویش بوالفضول دامغان مین گیا اوسکے آنی کے سبب خواجہ علی موید کے پاس

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

پاس بہت لوگ جمع ہوگئی تہی — اسی اثنا مین یہہ خبر دامغان مین آپہنچی کہ ایک جماعت قلعہ سمنان مین پہلوان حسن دامغانی سی مخالف ہوگئی ہی وہ سبزوار کو خالی چہوڑ کر ادن مخالفین کی تنبیہ اور محاصرہ مین مشغول ہو رہا ہی یہہ خبر سنکر درویش مذکور اور خواجہ علی موید سبزوار پر چڑہ گئی جاتے ہی بی محنت و مشقت اپنا عمل و دخل سبزوار مین کر لیا — پہلوان حسن چونکہ طاقت مقابلہ کے اونسی نرکہتا تہا اسلئی وہ یہہ خبر سنکر باین خیال کہ درویش عزیز کی مریدونمین اور خواجہ علی موید کے نوکرونمین منسلک ہو جانب سبزوار کی آیا لیکن خواجہ موید نی خفیہ مکتوبات پہلوان مذکور کی لشکریون کے پاس اسمضمون کے بہیجی تہی کہ اول حسن دامغانی کو قتل کرین جب اسجانب کو آوین بسبب اسکی کہ اون لوگون کی اہل و عیال سبزوار مین تہی اونکو یہہ خیال ہوا کہ اگر ہم خواجہ علی موید کا کہنا نہ مانینگی وہ ہماری عیال و اطفال کو تباہ کر ڈالیگا اسلئی پہلوان حسن دامغانی کا سر اونہون نی کاٹ ڈالا اس پہلوان نے چار برس اور چار مہینی سلطنت کی درمیان سنہ ۷۶۶ہجری کے مقتول ہوا

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

بعد ماری جانی پہلوان حسن کی بطور استقلال خواجہ علی موید مسند آرای حکومت سبزوار کا ہوا جب نوبت اوسکی سلطنت کو گذر چکی ایک لشکر واسطی مقابلہ ملک حسین کرت کی نامزد کرکی اوس اوس درویش عزیز نامی کو اوسکا سپہ سالار بناکر واسطی لڑائی کی روانہ کیا جب وہ درویش نیشاپور مین پہنچ گیا اوسوقت خواجہ علی موید نے اپنا عقیدہ اوسی برگشتہ کر کی سپاہ کے سرداران کو نامہ لکہا کہ درویش مسمی عزیز کو تنہا چہوڑ کر تم مراجعت کرکے چلی آؤ لشکریون کو یہہ امر بہت پسند آیا کیونکہ وہ زمانے سی تنگ تہے درویش مذکور کو اکیلا چہوڑ کر سبزوار کو مراجعت کر آئے درویش نی اپنی مریدون کی فوج لیکر عراق کی جانب قصد کیا خواجہ مذکور نے ایک اور فوج اون پر متعین کرکے اوس فوج مریدون کو معہ اونکی پیر کے قتل کروا دیا

بیان سلطنت غوریون کا

اور درمیان سنہ ہجری مین ملک غیاث الدین پیر علی کی نیشاپور کو جو تحت تصرف خواجہ علی موید کی تہا اپنی قبضہ مین لاکر اوس شہر کی امارت سکندر شیخی کو سپرد کردی — اور درمیان سنہ ۷۸۱ ہجری کی درویش رکن الدین نی جو کہ درویش عزیز اور شیخ حسن جوری کی مریدون مین سی تہا شاہ شجاع سی مدد طلب کرکی بہت لشکر فارس کا لیکر خراسان پر چڑہائی کی امیر سکندر شیخی بہی اوسکا مرید ہوگیا تہا وہ بہی متفق ہوکر متوجہ جانب سبزوار کی ہوئے خواجہ علی نے جب دیکہا کہ مجہین طاقت اونکی مقابلہ کرنی کی نہین ہے اسلئے وہ جانب مازندران کے بہاگ گیا درویش رکن الدین نے آتی ہی سبزوار فتح کی خطبہ اور سکہ اپنی نام کا جاری کروادیا — اور درمیان سنہ ۷۸۱ ہجری کی امیر علی نے جو کہ حاکم مازندران کا تہا بمعیت خواجہ علی موید کے لشکرکشی سبزوار پر کی یہان آکر درویش رکن الدین کو وہانسی بہگاکر خواجہ علی کو پہر دوسری دفعہ مسند ریاست پہ بٹہلاکر آپ جانب استراباد کی مراجعت کی — اور درمیان سنہ ۷۸۳ ہجری کی صاحب قران نے چونکہ اکثر ولایات قرب وجوار خراسان کی فتح کرلین تہین اسلئے متوجہ سبزوار کا ہوا خواجہ علی موید بہہ جرسننی ہی برسم استقبال نواحی نیشاپور مین صاحبقران خدمت مین جاکر حاضر ہوا صاحب قران نے اوسپر الطاف اور عنایت فرمائی اسلئے باقی ایام حیات کو اوسنی رفاہیت اور فراغت سی گذارے یہہ بات صحیح ہے کہ خواجہ علی موید مذہب تشیع مین بہت غلو رکہتا تہا چنانچہ ہرایک صبح کو باامید ظہور صاحب الزمان امام مہدی کے گہوڑا کسواکر کہڑا کروادیتا تہا اور سادات کی بہت تعظیم کرتا تہا اوسنے ہرگز بنگ نوشی اور شرا خواری نہین کی

اسجاہی سی بیان کیا جاتا ہی احوال غوریون کا

بیان سلطنت غوریون کا

ناقلان اخبار وصیرفیان جوہر آثار سطور پہ نقل کرتے اور یون کہتی ہین کہ جس زمانہ مین فریدون نے

بیان سلطنت غوریون کا

سنے ضحاک تازی پر فتح پائی اور حکومت ملک فارس کی اوسکے ہاتہہ آئی ایک جماعت اولاد ۴۸
ضحاک کی بہاگ کر جان بچاکر کوہستان غور مین چلے آئی تہی اس ولایت پر یہہ لوگ اکثر مسلط
ہوسئے اور پشت در پشت سلطنت کرتی چلی آئی — راوی لوگ یہہ بیان کرتی ہین کہ سلطان
محمود غزنوی کی زمانہ مین سلطنت غور کی ایک شخص مسمی سوری کو پہنچی تہی وہ اس سلطان کے
ہاتہہ گرفتار ہوکر عالم بقا کو روانہ ہوا پوتا سوری کا سلطان محمود غزنوی سکے خوف سی
ہندوستان کی جانب بہاگ گیا اوسکے ایک بیٹا مسمی سام تہا وہ آخر ایام حیات مین
ہندوستان سی معہ اہل و عیال کی ایک کشتی مین بیٹہہ کر جانب غور کی چلا ناگاہ باد مخالف
جو چلی سب سوار کشتی سکے سوا حسین ابن سام کی غرق ہوگئی وہ ایک تختہ پر بیٹہا اور چلتا
تین روز اور تین دن مین کنارہ پر پہنچا جب وہ مصیبت زدہ کنارہ سی اوٹہہ کر شہر مین
گہسا بسبب ماندگی سفر راہ دریا کی کسی دوکان سکے روبرو پڑ کر سو رہا وہان کی کوتوال نے
اوسکو چور تصور کر کی قیدخانہ مین قید کیا جب سات برس اوس حبس مین مقید رہ چکا بعد
اس عرصہ کی یہہ ہوا کہ اوس شہر کا حاکم بہلو بیمار ہوا اسلئے اوسنے تمام قیدیون کو جو
محبس مین مقید تہے رہائی دی حسین نی جب قید سی مخلصی پائی جانب غزنین کی سفر کیا راہ
مین ایک جماعت رہزنون سی ملاقی ہوا چورون نی جو اوسی ہٹا کٹا ہٹہنڈیا پایا اوسکا حصہ بہی
اوس دزدی سکے مال مین لگایا چنانچہ ہتیار اور ایک گہوڑا اوسکو دیکر کہا کہ ہم سب تمہارے
رفاقت مین رہا کرین گی آپ جینی سی ہماری ساتہہ عمر بسر کیجئی اتفاقاً اوسی رات کو ایک
فوج سپاہ سلطان ابراہیم غزنوی کی اون چورون سکے سر پر جا پہنچی اونہون نے فوراً
اونکی مشکین باندہ کر شہر غزنین مین تمام چورون کو معہ حسین مذکور سکے حاضر کیا بادشاہ نے
چورون کی قتل کا حکم دیا چنانچہ اون رہزنون سکے سر مثل بہٹی سکے اوڑنی سکے جب نوبت
قتل حسین کی آئی اوسنے دو سہم کہائی جلاد چاہتا کہ اوسکی آنکہین بند کر سکے وار کری کہ اوسنی
باواز بلند یہہ کہا کہ یا الہی مین جانتا ہون کہ تیری درگاہ مین ظلم نہین ہو سکتا اور تو جو ہے اور

بیان سلطان علاوالدین حسین جہانسوز کا

عطاکو ہوا نہین رکہہ سکتا اب دیکہہ سکے کہ یہہ لوگ مجکو بگناہ قتل کرتے ہین ان الفاظون نے
جلادوسکے دلمین رحم ڈالا اورپس جلادون نے ایک مقرب سلطان کی خدمت مین جو الفاظ
سنے تہے سب کہکر بادشاہ کی خدمت مین عرض کی کہ یہہ شخص بگناہ معلوم ہوتا ہی سلطان
ابراہیم نے حسین کو اپنی روبرو طلب کرکی حقیقت حال دریافت کی اوسنے سب اپنی سرگذشت
بیان کی بادشاہ نے اوسکا جرم معاف فرماکر اوسکو دربانی کی نوکری دی — جب سلطان
مسعود بن ابراہیم تخت سلطنت غزنین پر جلوہ آرا ہوا اوسنے حسین مذکور کو حکومت غور کی
مرحمت فرمائے بعد انتقال پانے حسین کی اوسکے اولاد نی سلطان بہرام شاہ غزنوی سے
عصیان اور بغاوت اختیار کی چند نوبت جانبین مین لڑائے ہوئی آخرکار ایک دفعہ
علاوالدین جہانسوز جو حسین کے اولاد مین سی فرزند رشید تہا بہرام شاہ پر غالب آیا
اوسنے اپنی بہائی مسمی سوری کو حکومت غزنی پر متعین کرکی آپ جانب فیروزکوہ کی مراجعت
کی — اثنا راہ مین اوسکا دوسرا بہائی جوکہ موسوم بہبہام تہا فوت ہوا — اور موسم جاڑے
مین بہرام شاہ نے بہت فوج جمع کرکی غزنین پر چڑہائی کی شہر کو فتح کرکی اوسکی بہائی
سوری کو قتل کیا ۔

حال سلطان علاؤالدین حسین جہانسوز کا

جب سلطان علاوالدین نے اپنی بہائی سوری کی مقتول ہونی کی خبر سنی ایک فوج عظیم لیکر
غزنین پر چڑہائی کی ایک روایت ارباب مین یہہ ہے کہ قبل پہنچنی علاءالدین کی بہرام شاہ
مرگیا تہا — اور ایک قول یہہ ہے کہ نہین بلکہ جانبین سے کئی لڑائیان سخت ظہور مین آئین
بہرتقدیر علاءالدین نے دارالسلطنت غزنین کو فتح کیا اور اوسپر تسلط پاکر سات روز
اور سات رات تک حکم قتل اور غارت کا فوج کو دیا تمام رعایا وہان کی سات شبانہ روز
تک معرض لوٹ کی بعد سات دن کی حکم دیا عمارتین اور گہر ان لوگون کی جڑ سے اوکہاڑ ڈالو

بیان حکومت ملک سیف الدین محمد کا

ڈالو اور جلاکر خاک سیاہ کردو اور آل سبکتگین کی قبرین کہودواکر ان بادشاہون کی ہڈیان
نکلواکر آگ سی جلوائین مگر سلطان محمود کی قبر نہ اکہڑوائی تہی پہر وہان سی مراجعت کرکی
بہت مکانات کار خیر اور ثواب سمجہ کر جو لوگون نے بنوا رکہی تہی سبکو جلاکر خاک سیاہ
اوسنے کردئی اسلئے اوسکا لقب جہانسوز مقرر ہوا جب اتنا کچہہ ظلم اور تعدی وہان کے
رعایا پر سلطان جہانسوز کرچکا اور اب تک بہی اوسکا تبختر اور نخوت نہ گیا اوسوقت
سلطان سنجر نی بہت لشکر لیکر اوسپر چڑہائی کی علاء الدین نے بہی اوسکا سامنا بہت جلد
کیا دونون کا مقابلہ مقام مرورود پر ہوا ایک بہاری لڑائی ہوئی اس لڑائی مین سلطان
حسین جہانسوز قید ہوا لیکن سلطان سنجر نے بسبب اسکی کہ وہ جہانسوز صاف ذہن اور لطیف
الطبع آدمی تہا اوسکا گناہ معاف کرکے اوسکو اپنی ندیمون مین بہرتی کیا کہتی ہین کہ ایک روز
حسین جہانسوز نے خاک کف پائی سلطان سنجر کو چوم کر یہہ رباعی تصنیف کرکی سنائی ؎

اے خاک کف پائی سمم مرکب افسر من — وے حلقہ بندگی تو زیور من

تا خاک کف پائے ترا بوسہ نہ دہم — اقبال ہمی بوسہ زند بر سر من

بعد ازان سلطان سنجر نے علاء الدین جہانسوز پر نظر عنایت اور تربیت کی فرماکر پہر کر
سلطنت غور کی مرحمت کی مگر افسوس کہ علاء الدین جب اپنی مملکت مین پہنچا وہان جاکر
فوت ہوا

حال حکومت ملک سیف الدین محمد بن علاء الدین جہانسوز کا

بعد وفات اپنی باپ کی سیف الدین غور کا حاکم ہوا کچہہ کم ایک برس وہ بہی سلطنت کرکے
آخر حیات مین غزنویون سے لڑائی مین گیا تہا ایک اپنی سپاہی ابو العباس نے جسکی بہائی کو
ملک سیف الدین نے قتل کیا تہا نیزہ سے زخمی اوسکو گہوڑے پر سی اولٹ کر زمین پر
ڈالدیا کام اوسکا تمام ہوگیا کہتی ہین کہ سیف الدین خوبصورت نیک سیرت تہا
اپنی ایام حکومت مین وہ طرفداری انصاف اور دین کے مرعی رکہتا تہا

بیان حکومت سلطان شہاب الدین کا

حال حکومت سلطان ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام کا

بعد شہید ہونے اپنے چچا کے بیٹے ملک سیف الدین کے ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام
مالک تاج و تخت کا ہوا اور باتفاق اپنے بھائی معز الدین کے جو درمیان مورخون
کے نام سلطان شہاب الدین کے مشہور ہے ابو العباس غوری قاتل ملک سیف الدین کو
قتل کیا دن بدن دولت و اقبال سلطان غیاث الدین کا زیادہ ہوتا جاتا تھا چنانچہ
تھوڑے ہی عرصہ مین زمین داور — اور گرمسیر — اور بادغیس کو اوسنے اپنے
سلطنت مین ملالی یہہ ملک بضرب شمشیر فتح کئے تھے — اور درمیان ۵۷۱ھ ہجری کے
دار السلطنت ہراۃ کو فتح کیا اور درمیان ۵۷۲ھ ہجری کے شہر فوشنج کو اپنے تحت و تصرف
مین لایا اور درمیان ۵۹۷ھ ہجری کے شاہ دماغ پر لشکر کشی کی علی شاہ ابن تکش خان جو
اون ایام مین درمیان اوس ولایت کی حکومت کرتا تھا وہ برج مین جاکر چھپا حسب اتفاق
سلطان غیاث الدین نے برابر اوس برج کے آکر اپنے خواصون سے کہا کہ بسبب پتھر گرنے کے
اس برج مین رخنہ ہو سکتا ہے اوسکے اقبال سے فوراً جسقدر اوسنے دیوار ڈھانے کا حکم دیا تھا
ڈھا گئی اور شہر فتح ہوا بادشاہ نے وہان سے مراجعت کرکے دوسرے سال پھر بلدہ
مرورود کو فتح کیا درمیان ۵۹۹ھ ہجری کے یہہ بادشاہ بھی فوت ہوا اوسنے ترسٹھ ۶۳ برس کی
عمر پائی تینتالیس ۴۳ برس حکومت کی اوس سرزمین مین مدفون ہوا جو اوسنے اپنی حیات مین
درمیان مسجد جامع ہرات کی بنایا تھا — سلطان غیاث الدین مذہب امام شافعی کا رکھتا تھا
اسیواسطے امامت اور خطبہ خوانی مسجد مذکور کی اوسی مذہب کے لوگون کو دی

حال سلطان شہاب الدین کی حکومت کا

درنسیم ہو کہ سلطان شہاب الدین درمیان ۵۷۰ھ ہجری کے بموجب حکم اپنے بھائی سلطان

بیان حکومت سلطان محمود کا

سلطان غیاث الدین کی تخت سلطنت پر بیٹھا اور درمیان سنہ ۵۷۱ ہجری کی بعد وفات اپنی
بہائی غیاث الدین کی ہندوستان کی طرف لشکر کشی جیساکہ اوپر درمیان کتاب ابو الفدا کی
مذکور ہوا ہی ہندوستان مین آکر شہر ملتان فتح کیا بعدازان بتدریج دیار ہندوستان مین سپاہ کو
لیگیا اور شہر فتح کرتا ہوا دار السلطنت دہلی مین پہنچا اس شہر کو بہی اپنی قبضہ مین لاکر قطب الدین
ایبک کو جو اوسکا غلام تہا سپرد کیا — جس زمانہ مین کہ سلطان غیاث الدین فوت ہوا تہا
سلطان شہاب الدین درمیان شہر طوس کی ارادہ سرخس سے تہا بعد سننے اس خبر وحشت اثر
کے بادغیس مین گیا اوس جاسے جاکر اپنی بہائی کی ماتم داری کرکی جانب غزنین کی گیا وہان
لشکر جمع کرکی قصد چڑہائی اور لڑائی سلطان محمد خوارزم شاہ کا کرکی جانب خوارزم کے گیا
— اور ہوکر سلطان محمد سے شکست کہاکر غزنین مین آکر حکم دیا کہ باقی لشکر تین برس تک
ترکستان مین لڑائی کرتا رہی اسی اثنا مین یہہ سنا کہ ایک طایفہ ساکنین کوہ جود سے کا
پہر گیا ہی سلطان شہاب الدین نی اونکی تنبیہ اور تادیب دینی مہمات عظیمہ سے سمجہکر اوسطرف
جاکر بہت دشمنون کو قتل کیا بوقت مراجعت منزل دمیک پر پہنچکر ایک خنجر دشمنون کا کہاکر
فوت ہوا تاریخ اوسکی شہادت کی یہہ ہے سہ ملک بحر و بر معز الدین کہ از ابتدا
جہان مثل او نیامد یک ‡ سیم ز غرہ شعبان بسال ششصد و دو ‡ فتاد در رہ غزنین بمنزل
دمیک ‡

بیان سلطان محمود بن غیاث الدین محمد بن سام کا تخت پر جلوس کرنیکا

واضح ہو کہ بعد شہید ہونی سلطان شہاب الدین غوری کی سلطان محمود بن غیاث الدین محمد
بن سام جو کہ بہتیجا شہاب الدین کا تہا فیروزکوہ مین غور کی تخت پر جلوس فرمایا اور تمام
ممالک غور اور غزنین اور ہندوستان اور بلکہ بعض ولایت خراسان مین بہی خطبہ اور سکہ
اوسکے نام کا جاری ہو گیا اسی سلطان محمود نے وہ مسجد جامع جو شہر ہرات مین ہے اوسکے

بیان اون لوگونکا جو غوریون مین سی حکومت کرگذری ہین

باپ نی خواہی تہی پوری تعمیر اوسکی کروائی — روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ در بیان ایام دولت
سلطان محمود کی علیشاہ بن تکش خان اپنی بہائی سلطان محمد سی روگردان ہوکر فیروزکوہ کو
چلا گیا تہا سلطان محمود نے بموجب فرمان خوارزم شاہ کی اور بسبب اوس عہد کی جو اون
دونون مین ہوگیا تہا علیشاہ کو پکڑکر محل مین مقید کیا ایک جماعت ملازمین علی شاہ نے
جو باشندہ خراسان و عراق کے تہی منگل کی رات تیسری تاریخ ماہ صفر سنہ ۶۰۹ ہجری مین
چورون کی مانند سلطان محمود کی محل مین جاکر اوسکو قتل کیا اور پہر اوسیطرح چہپکر محل سے
نیچے کود کر چلے آئے کسینے نہ جانا کہ یہ حرکت شنیع کس سی صادر ہوئی ہے سرداران غور نے
بوقت صبح سلطان محمود کو اوسی محل مین دفن کیا پہر ہرات مین لیجاکر درمیان گازرگاہ کے
مدفون کیا — بعد اس واقعہ کے سام بن سلطان محمود اور آتسز بن علاء الدین جہانسوز نی
تردد کئی لیکن چونکہ دولت اس طبقہ کی آخر ہو چکی تہی اور سلطان محمد خوارزم شاہ نے اکثر بلاد پر
قبضہ پا لیا تہا کچہ فایدہ اونکے تردد سی مترتب نہوا سلطان محمود پر غوریون کی بہی سلطنت آخر ہوئی

بیان اون لوگون کا جو غوریون مین سی ولایت بامیان اور طخارستان پر حکومت کرگذرے ہین

اول اس طبقہ مین کا ملک فخرالدین مسعود ہی یہ سلطان غیاث الدین ابوالفتح محمد بن سام کا
چچا تہا بعد اوسکے ملک شمس الدین محمد بن فخرالدین مسعود گذرا اس شخص نے کچہ ولایت
بدخشان اور چغانیان کو بہی اپنی قبضہ مین لاکر مملکت موروثی اپنی مین منضم کرلی تہی تیسرا
بادشاہ بہاء الدین سام بن شمس الدین محمد نہایت عادل اور عالم دوست گذرا امام
فخرالدین رازی نی ایک رسالہ بہائیہ اوسکے نام پر لکہا ہے — اور ایک بادشاہ جلال الدین
علی گذرا ہے اسنے سات برس حکومت بامیان کی کی تہی پہر وہ ملک اوسکے قبضہ مین سی
نکلکر خوارزم شاہیون کے زیر حکومت ہوگیا تہا

بیان آرام شاہ کا

بیان اون غلامون کا جو سلاطین غور کی غلام تہی اور مرتبہ سلطنت کو پہنچی

واضح ہو کہ سلطان شہاب الدین کو غلامون کی خریداری اور تربیت کا بہت شوق تہا
اسکا بیان بہت طویل ہی حاجت شرح کی نہین رکہتا ایک غلام اوسکا تاج الدین
یلدز تہا جو حکومت کرمان اور سوران کی جو تو ابع دریا سندہ کی ہی کرتا تہا یہی غلام
یعنی تاج الدین یلدز بعد مقتول ہونے سلطان شہاب الدین کی تخت غزنین پر بیٹہا تہا
مدت تک کامران اور حکمران رہا سلطان شمس الدین التمش واسطے دہلی کی اوس سے
مین وہ گرفتار ہوکر مارا گیا — قطب الدین ایبک ہی ایک غلام سلطان شہاب الدین
غوری کا تہا وہ دلیر اور شجاع اور سخی آدمی تہا اسیکو حکومت دہلی کی بادشاہی دیکر ہندوستان
مین چہاوسکے تہی جیساکہ تاج الماثر مین مذکور ہی — قطب الدین ایبک نے بیس برس
بادشاہت کی جسکی تفصیل یہہ ہی کہ چہہ برس شہاب الدین غوری کی تابع رہا اور چودہ
برس خود مستقل ہوکر اپنی نام کا خطبہ ہندوستان کے منبرون پر پڑہوایا

بیان آرام شاہ بن قطب الدین ایبک کا

بعد فوت ہونے اپنی باپ کی آرام شاہ ابن قطب الدین ایبک تخت سلطنت پر بیٹہا اور
بسبب عدم قابلیت اور نالیاقتی کے تخت سے اوٹہایا گیا سلطان شمس الدین التمش بجای
اوسکے تخت پر بیٹہا یہہ شخص شریف النسب اور خاندان عالی سے تہا اوسی کو کسی شخص
چہوٹی عمر مین قطب الدین کی ہاتہہ بیچ کیا تہا جسنے اوسکی خصایل پسندیدہ دیکہ کر اپنے
بیٹی سے نکاح کر دیا اور اوسکے بڑی قدر و منزلت کی التمش نے سنہ ۱۲۱۱ عیسوی مین
تخت سلطنت پر جلوس کیا اور چہبیس برس تک وہ بادشاہت کرتا رہا — اور آرام
ابن قطب الدین ایبک [illegible] سکی سلطنت کی — التمش در بیان سنہ [illegible]

بیان رضیہ الدین بنت شمس الدین کا

۵۴ ہجری کی فوت ہوا کتاب جامع الحکایات جو کہ بنام نظام الملک محمد ابو سعید وزیر کی ہی یہہ اوسیکے زمانہ میں تحریر کیگئی ہے

بیان سلطان ناصر الدین قباچ کا

بعد مقتول ہونی اپنی مالک اور آقا سلطان شہاب الدین کے یہہ غلام ملتان اور قصبات دیار سندہ پر مستولی ہوا — جب چنگیز خان نے مملکت ایران مین قتل اور غارت بہت کی اوسوقت بہت آدمی خراسان کی ناصر الدین کے پناہ مین آگئے اونہون نے انواع وانواع اور اقسام اقسام کے انعام واکرام پائی آخر ایام دولت اپنی مین ناصر الدین مذکور نے سلطان شمس الدین التمش سی مخالفت پیدا کر کے لشکر اچہ اور ملتان کا اوسپر چڑہا کر لیگیا آخر کو ناصر الدین بہاگ کر قلعہ بہکر مین پہنچا جب سنا کہ وزیر شمس الدین التمش کا مسمی نظام الملک محمد بن ابو سعید قصد انحصار کا رکہتا ہے وہان سی کشتی مین سوار ہوکر بارادہ جان بچانے کی گرداب موت مین پہنس کر ڈوب گیا شمس الدین التمش نے بہت قلعہ اور مندر مسخر کئے اور درمیان سنہ ۶۳۳ ہجری کی فوت ہوا

بیان سلطان رکن الدین فیروز شاہ ابن التمش کا

بعد التمش کے اوسکا بیٹا فیروز شاہ سلطنت دہلی پر تخت نشین ہوا اوسنے تخت پر بیٹہکر شراب نوشی اور چین اوڑانا اور عیاشی اور انعام واحسان لوگون کو بے سبب دینی شروع کئے سات مہینی کے بعد اوسکو اراکین سلطنت نے تخت سی اوتار دیا کیونکہ وہ لیاقت سلطنت کی نرکہتا تہا

بیان سلطان رضیہ الدین بنت شمس الدین التمش

بیان معز الدین بہرام شاہ کا

بعد اوتارنے فیروز شاہ کی تخت سے سلطان رضیہ بیٹی التمش کو تخت پر بٹھلایا وہ ایک بڑی سلیقہ مند اور ذی شعور عورت تھی بیچ ایام سلطنت اپنے باپ کے سرانجام امور مملکت سے وہ عورت خوب واقف ہو گئی تھی اسنے ابتدا مین نظم و نسق سلطنت کا بہت استقلال سے کیا اوسنے اپنے حسن تدبیر اور ضرب شمشیر سے فی الفور کو اپنا مطیع و منقاد کیا علمار اور فضلار کی وہ عورت بہت خاطر کرتی تھی اور فقرا اور ضعفار کی داد رسی اور اہتمام نالش وغیرہ مین بہت سعی رکھتی تھی اپنے ایام سلطنت مین وہ سر پر تاج شاہی رکھتی اور قبا مثل مردون کے پہنکر روز روشن مین تخت پر جلوس فرماتی تمام دربار کے مرد اوسکو دیکھا کرتے تھے پر دا پہنین کرتی آخر سنہ ۶۳۷ ہجری مین اوسنے ملک التونیہ پر لشکرکشی کی تھی مگر اثنا رراہ مین ترک اوسی باغی ہو گئی اسلئے اوسکو قلعہ سر ہند مین مقید کیا جب بادشاہ التونیہ سنے یہہ حال سنا اوس قلعہ مین جاکر ملکہ مذکور سے اپنا نکاح کرکے دہلی کی طرف چڑہائی کی دوبارہ اوسنے اپنی خاوند کی زیر حکم لشکر تیار کرکے چڑہائی کی دونو دفعہ شکست کہائی آخر لڑائی مین وہ معہ اپنی شوہر کے گرفتار ہوئی اور ماری گئے اوسنے تین برس چہہ مہینے سلطنت کی

بیان سلطان معز الدین بہرام شاہ بن التمش کا

بہرام شاہ بعد کوچ کرنے ملکہ رضیہ کے برضا و رغبت اعیان دہلی کے تخت نشین ہوا جب اوسنے اپنی بہن اور ملک التونیہ کے آنے کی خبر سنی بہت لشکر لیکر اوسکے مقابلہ کو نکلا بعد فتوح جنگ کی ملک التونیہ اور ملکہ رضیہ بہاگے اثنار راہ مین ایک جماعت کفار ہند کی اونکو ملے اونہونے دونون کو پکڑکر درجہ شہادت کو پہنچایا اور آخر ایام حیات معز الدین بہرام شاہ کے یہہ ہوا کہ سمی خواجہ مہذب اوسکے وزیر نے جو اوسکے طرف سے متوہم اور رد ساوس شیطانی مین گرفتار تہا امرار ترک کو سمجہاکر بادشاہ سے مخالفت پیدا کروائی یہہ سمجہایا کہ بادشاہ کو قتل کرو چنانچہ اونہون نے بہرام شاہ کو

بیان علاؤالدین مسعود شاہ کا

قتل کیا اوسنے دو برس ۲۵ پچیس روز سلطنت کی وہ درمیان ۶۳۹ھ ہجری کی شہید ہوا تھا ۵۶

بیان سلطان علاؤالدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ کا

آٹھوین تاریخ ۶۳۹ھ ہجری مین تخت سلطنت دہلی پر علاؤالدین مسعود شاہ جلوہ آرا ہوا
اوسنے تخت پر جلوس فرماتے ہی پیشہ عدالت اور نصفت اور جہاد کفار اور تشخیر بیرون
اور مفسدون کی شروع کیا مگر آخرکو وہ بھی عیاشی اور آرام مین ایسا پڑا کہ کوئی وقت
بدون قدح شراب کے اور رنڈیون کے نگذرتا تھا اسلئے امرا اور اعیان دہلی اوسکی
دل برداشتہ ہوکر مخالفت مین اوسکی سعی کی چنانچہ اون امیرون نے اوسکے بھائی ملک ناصرالدین
محمود کو جو بہرایچ کا حاکم تھا بلوایا اور کہا کہ ہم تمہارے خانہ زاد غلام ہین آپ یہان تشریف
لاکر عدل و انصاف کیجئے لاچار ملک ناصرالدین درمیان ۶۴۴ھ ہجری کے لشکر لیکر دہلی پہ
آیا سلطان علاؤالدین کو پکڑکر قید کیا سلطان رکن الدین محمود بن شمس الدین التمش جو تخت
حکومت پر بیٹھا اوسنے ایسی تلوارکشی کی کہ کئی ہزار کافر قتل کئے اور بہت ممالک ہندوستان کے
فتح و زیر کئے تفصیل حالات اوس مہر سپہر سروری کی درمیان کتاب طبقات ناصری کے
جو منہاج سراج جورجانی کی تصنیف ہے اوسنے اسی بادشاہ کے نام پر اس کتاب کا نام
رکہا ہے بہت مشرح اور مفصل مذکور ہے مجکو چونکہ اختصار بموجب فحوائے اس قول کے
کہ خذ ما صفا یعنے جو اچھی چیز منتخب ہی وہ اختیار کر منظور خاطر ہے اسلئے مفصل حال
لکہنے سے معذور ہون واضح ہو کہ انتخابی تک یعنی کتاب روضۃ الصفا سے لکہا ہی مگر یہہ روایت
تاریخ وصاف اور تاریخ ساکتی کے بالکل مخالف ہی کیونکہ اوسمین یہہ لکہا ہی کہ ملکہ سلطان
رضیہ کو الغ خان نامی ایک امیر نے جو اون ایام مین امیرالامرا ہے کا عہدہ رکھتا تھا قتل
کیا اور اوسکے بھائی ناصرالدین کو اوسکا قائم مقام کیا بعد چند روز کے اوسکو
بھی تیغ کین سے ہلاک کیا بعد اوسکے باستقلال تمام آپ بادشاہ ہوکر بیٹھا اور لقب اپنا سلطان

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

سلطان غیاث الدین مقرر کیا — بعد ازان غیاث الدین مذکور جب مرگیا اوسوقت
اوسکا بیٹا قایم مقام ہوا — مگر ملک فیروز جوکہ پیشوا ر قوم خلجیون کا تہا اوسنی مخالفت کرنی لگا
آخر اوسکا یہہ ہوا کہ کمر ہمت باندہ کر لشکرکشی اوسنی دہلی پر کی یہان آکر اوسکو قتل کرکی اوسکے
بہائی ناصر الدین کو قایم مقام کیا بعد چند روز کے اوسکو بہی قتل کیا اور آپ تخت پر بیٹہا
اور اپنی بہتیجی علاء الدین کو حکومت عوض اور بدہ کی دی علاء الدین نی اوس سر زمین مین
جاکر تہوڑے ہی عرصہ مین استعداد اور طاقت بڑی پیدا کرکی دہلی کی تسخیر ارادہ کیا — فیروز
برگشتہ روز بہی اوسکے مقابلہ پر آیا چچا کو قتل کرکی سنہ ۷۱۵ ہجری تک سلطنت دہلی مین کرتا رہا
واللہ اعلم بالصواب آگی کا حال آگے ذکر ہوگا

بیان حال بدایت اور نہایت امیر خسرو دہلوی کا

پوشیدہ نرہی کہ اصل خواجہ امیر خسرو کی ترک ہی کہتی ہین امیر خسرو شہر کش کے تہی آباو
واجداد اونکی ایام عہد چنگیز خان مین ماوراء النہر سی بہاگ کر ہندوستان مین آ گئے تہے
باپ امیر خسرو کی یعنی امیر محمود چودہری قوم ہزارہ لاچین کی تہا درمیان عہد سلطان محمود
تغلق شاہ کے محمود لاچین امیر ہوئی چونکہ سلطان محمد تغلق شاہ والی دہلی امیر محمود پر بہت
احسان کرتا اور نظر شفقت کی رکہتا تہا اسلئے امیر محمود نے درجہ عالی پایا ایک لڑائی مین
جو کفار ہند سی ہوئی تہی امیر محمود شہید ہوئے بعد اونکی وفات کے امیر خسرو بجای اپنی
باپ کی امیر ہوئی اونہو نے سلطان محمد تغلق کی مدح مین بہت قصیدی کہی مگر امیر خسرو کو
جب یہہ یقین حاصل ہوا کہ دنیا و ما فیہا سب ہیچ اور بے فایدہ ہے اوسوقت یہہ ارادہ
کیا کہ بادشاہ کی ملازمت سی استعفا دینا چاہئے ہرچند کئی دفعہ درخواست استعفا کی
گذرانی سلطان محمد تغلق نی منظور نکی آخر الامر لاچار ہوکر آپ ہی ملازمت مخلوق سی
بیزار ہوکر خدمت فقرا مین مشغول ہوئے اور شیخ العارف السالک المحقق قدوۃ الواصلین

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

نظام الحق والدین قدس سرہ سے بیعت کی رتبہ کشف اور درک حقایق اور معرفت میں وہ رتبہ پایا کہ شیخ کو بھی اس اپنے مرید پر ناز پیدا ہوا اور بارہا شیخ نظام الدین اولیا نے اپنی زبان سے یہہ فرمایا کہ میں بروز حشر کے امیدوار اسبات کا ہوں کہ مجھکو بسبب سوز سینہ اس ترک کے بخشیں اور خواجہ خسرو نے تمام اپنا مال و اسباب شیخ کے قدموں پہ ڈالکر قربان کر دیا یہہ دو شعر خسرو نے تعظیم شیخ کے حق میں کہے ہیں ــــ جدار خانقاہ او تقدیم ٭ حطیم کعبہ را مانند تعظیم ٭ فلک گردید نقش آشیانہ ٭ چو اندر سقفہا کنجشک خانہ ٭ کتاب جواہر الاسرار میں شیخ آذری علیہ الرحمۃ جو کہ معتقد شیخ سعدی کا بہت ہے لکھتا ہے کہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی قدس سرہ نہایت پیری اور بڈہاپے میں امیر خسرو کی دیکھنے کی واسطے ہندوستان میں آئے چونکہ خواجہ امیر خسرو شیخ سعدی سے اعتقاد عظیم رکھتے تھے اس شعر میں اپنا اعتقاد بیان کرتے ہیں ــــ خسرو سرمست اندر ساغر معنی بریخت ٭ شیرہ از خمخانہ سعدی کہ در شیراز بود اور ایک جا سے امیر خسرو یہہ فرماتے ہیں ــــ مصرعہ ــــ جلد سخنم دارد شیرازہ شیرازی بہر حال ارادت اوسے نسبت شیخ کی ظاہر ہے ــــ دیوان خواجہ خسرو کو فضلا جمع نہیں کرسکے کیونکہ انصاف کی بات یہہ ہے کہ دریا ظرف میں نہیں سماتا ــــ تاریخ خلاصۃ الاخبار کا مصنف غیاث الدین ابن ہمام الدین ملقب بخواندمیر لکھتا ہے کہ ہمارے بادشاہ نے بھی تمام [illegible] ہزار شعر خواجہ امیر خسرو کی جمع کئے تھے بعد ایک مدت کے دو ہزار شعر خسرو کے ایک اور جا سے ایسے پائی کہ اونمیں سے ایک بھی اوسکے دیوان میں نہ تھا غرضکہ امیر خسرو کے تمام اشعار مدون نہیں ہوئے خسرو ایک اپنے رسالہ میں تخمیناً لکھتا ہے کہ میری شعر پانچ لاکھ شعر سے کم ہیں اور چار لاکھ سے بیشک زیادہ ہیں ــــ امیر خسرو کی تصنیف سے ایک خمسہ اٹھارہ ہزار شعر کا ہے ــــ اور خمسہ شیخ نظامی میں اٹھائیس ہزار شعر ہیں ایک امیرزادہ نے خمسہ خواجہ خسرو کو خمسہ نظامی پر فضیلت دی ہے اور خاقان فغفور الغ بیک مرزا یہہ بات نہیں مانتا اوسکو خمسہ نظامی کا بہت اعتقاد ہے ــــ خسرو باوجود فضایل صوری و معنوی کی علم

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

علم موسیقی مین بڑی دست قدرت رکہتی تہی — اونکی تصنیف سی ایک راگ مالا ہی جسمین راگ
اور موسیقی بہرا ہوا ہے ایکسو ننانوین (١٩٩) کتابین خسرو کی تصنیف سی ہین عمر بہی خسرو نی بڑی پائے
سال اوسکی عمر کے معلوم نہین مگر یہہ معلوم ہے کہ درمیان سنہ ٢٥ ہجری مین خسرو نے
وفات پائی اونکا مرقد روبرو شیخ نظام الدین اولیا کے واقع ہے

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

واضح ہو کہ خواجہ حسن دہلوی بہی مرید دلی اور اصحاب شیخ الاولیا سی تہا یہہ رہنوالے
دہلی کے خواجہ زادہ ہین وہ شعر مین بہی تتبع خواجہ امیر خسرو کا بہت کرتے ہین مگر شیرین
کلام ہین شعر اونکا دردمندانہ اور بہت مناسب حال فقرا اور باعث جذب دل کا ہوتا ہے
کہتی ہین کہ خواجہ حسن ایک نان بائی کے دکان پر بیٹہی ہوئی تہی کہ شیخ نظام الدین اولیا
معہ اپنی اصحاب کی بازار مین کو جاتے تہی خواجہ خسرو بہی ہمراہ شیخ کی تہی خسرو نی جب حسن
مذکور کو دیکہا فوراً آثار حرکات موزون اور قابلیت اوسمین مشاہدہ کرکی سوال کیا کہ روٹی کسطرح
بیچتی ہو حسن نی جواب دیا کہ ایک پلڑے مین ترازو کی روٹی چڑہاتا ہون اور خریدار سی
کہتا ہون کہ دوسرے پلڑے مین سونا چڑہا دے جب سونا بہاری ہو جاتا ہی خریدار کو
کہتا ہون کہ اب چلدو امیر خسرو نی فرمایا کہ اگر خریدار مفلس ہو تو پہر کسطرح سودا بیچی اوسنے
جواب دیا کہ درد او دربار او سی عوض قیمت کے لے لیتا ہون خسرو اس کلام سی حیران
و منجذب ہو گئے اور شیخ نظام سی سب حال عرض کیا خواجہ حسن کو درد طلب کا دامنگیر ہوا
خانقاہ شیخ مین آکر دنیا ترک کرکی دکانداری چہوڑ بیٹہا سچ ہے ع او را کہ بدانیم
کہ او قابل عشق است ✤ رمزی نمائیم و دلش را بربائیم ✤ دیوان خواجہ حسن کی بہت
لوگ معتقد ہین یہہ شعر خواجہ حسن کا ہے ع ساقیا می دہ کہ ابری خواست از جا و رسید ✤
سرو سبز شد صد برگ را جا در سفید ✤ اکثر شعرا اور فضلا نے اس غزل پر غزلین

بیان تاج الدین کی حکومت کا

۱۰۱ کہی ہین مگر کوئی اسکو لطافت مین نہین پہنچتی تاریخ وفات خواجہ حسن کی معلوم نہین ہوسکے

بیان بعض حکام سیستان کا

واضح ہو کہ بعد انقضاے ایام دولت خلف بن احمد کے ملک نیم روز زیر حکم گماشتون بادشاہان غزنویون کے رہا اور جب اس خاندان کے سلطنت سلجوقیون مین آئی اس خاندان مین میان زمانہ سلطان سنجر طاہر بن محمد — اور ایک روایت مین اولاد طاہر بن خلف بن احمد کے زمانہ مین یا بموجب قول بعض کی درمیان سلاک اتفا اور ملوک عجم کے انتظام رکھتا تھا غرضیکہ اوس ولایت مین سنجر بادشاہ ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا ابو الفضل قایم مقام ہوا

بیان ابو الفضل کی حکومت کا

بعد اپنی باپ کے ابو الفضل حاکم ملک نیمروز کا ہوا حسب یا تہہ قضا نے اوسکا پیمانہ عیش کا بہی لپیٹ کی تہ کر رکہا اوسوقت اوسکا بیٹا ملک شمس الدین محمد حاکم ہوا

بیان ملک شمس الدین محمد کی حکومت کا

بعد وفات اپنی باپ ابو الفضل کی شمس الدین محمد حاکم ہوا اوسنے عدل و انصاف چہوڑکر بسبب ظلم و تعدی کی چوپٹ نگری اندہیر راج کر دکہلایا اسواسطے سیستان کی سردارون نے اوسکا سر تلوار سے اوڑایا اور اوسکے بہائی تاج الدین کو تخت پر بٹہلایا

بیان تاج الدین حرب کی حکومت کا

تاج الدین بعد مقتول ہونی اپنی بہائی شمس الدین محمد کی حاکم سیستان کا ہوا اوسنے ساٹہہ برس [60] حکومت کی درمیان سنہ ۶۱۲ ہجری کی عالم جاودانی کو چلدیا

بیان حکومت تاج الدین کا

بیان حکومت یمین الدین بن تاج الدین حرب کا

بجا ی اپنی باپ کی بعد فوت ہونی اوسکے کی حاکم ہوا — ابو نصر فراہی جسکی تصنیف سی ایک نصاب بنام نصاب الصبیان مشہور ہی اور اب ہماری زمانہ مین درمیان لکہنو کی چہپ کر مشہور معروف ہوگئی ہی اوسی بادشاہ کی مداحین مین سی تہا چونکہ بہرام شاہ مذکور سنے اپنی ایام حکومت مین چند مرتبہ قہستان پر لشکرکشی کرکی بہت ملحدون اور کافرون کو تیغ کین سی ہلاک کیا تہا اسواسطی اونہون نے بہی ایک دفعہ فتح پاکر اوسکو شہید کیا

بیان حکومت نصرت الدین ابن بہرام شاہ کی

بعد مقتول ہونی اپنی باپ کی تخت نشین سیستان کا ہوا اوسنے اپنی وقت مین کفار تتار سی بہت جہاد کئی چنانچہ اوسی جہاد مین عالم آخرت کو سدہارا

بیان حکومت رکن الدین بن بہرام شاہ کی

یہہ اپنی بہائی کی زمانہ مین خروج کرکی چند روز سیستان پر مستولی ہوگیا مگر پہر مغلون نے اوسپر بہی آکر ہجوم کیا وہ بہی شہید ہوا

بیان حکومت شہاب الدین محمود بن حرب کی

بعد مراجعت لشکر چنگیزخان کی یہہ شخص سیستان مین بادشاہ ہوا ایک اوسکی اقربا مین سی شاہ عثمان تہا اوسنی مدد تاج الدین ینالتگین کی تیغ خلاف کو غلاف سی نکالکر اوسکو قتل کیا

بیان حکومت تاج الدین ینالتگین کے

بیان حکومت عز الدین عمر مرغینی کا

۲ یہہ شخص چچا زادون سلطان محمد خوارزم شاہ سی تہا مدت تک اطراف عالم مین ملازمت سلطان جلال الدین مین ترقی حاصل کرتا رہا بعد مقتول ہونے شہاب الدین محمود شاہ کی عنان کو بے اختیار کرکے ملک سیستان مین آپ حاکم ہوگیا اور درمیان سنہ ۶۲۱ ہجری کے بیچ قلعہ اسفرار اور نولک کو بہی تحت حکم اپنی اوسنے کرلیا اور درمیان سنہ ۶۲۵ ہجری کی مغلون کے سپاہ نے دوسری دفعہ پہر سیستان پر جاکر تاج الدین کا قلعہ ارک پر محاصرہ کیا جب دو برس ایام محاصرہ کو پہنچ گئی اوسوقت ترکون نے اوسمین گہس کر تاج الدین مذکور کو پکڑ کر ہلاک کیا کہتی ہین کہ بعد اس واقعہ کے بہی چند لوگون نے اولاد تاج الدین سی قصبہ نسرا مین نوبت بنوبت بادشاہی کی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

بیان مجمل احوال ملوک کرت کا

بعضی مورخ کہتی ہین کہ سلاطین کرت کا سلسلہ سلطان سنجر ابن ملکشاہ تک پہنچتا ہی چنانچہ مؤید اس قول کا ایک شعر ربیع ابن قاضی قوشنج کا ہے جو کہ ملک فخر الدین کی مدح مین کہتا ہے

سہ قاعدہ دودہ سنجر توئی * در سلطہ ملک سکندر توئی * اور سوا اوسکے اور فضلا و علما نے بہی اوسکی شان مین نظم جو لکہی ہی اوسسی بہی یہی ثابت ہوتا ہی کہ سلسلہ ملوک کرت کا سلطان سنجر پر منتہی ہوتا ہی ــــ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ سلطان شمس الدین محمد بن ابی بکر کرت نواسہ ملک رکن الدین کا ہے اور وہ اولاد عمر مرغینی سی ہے اور دادا اوسکا چچا زادون سلطان غیاث الدین محمد بن سام سی تہا

بیان عز الدین عمر مرغینی کے سلطنت کا

واضح ہو کہ درمیان زمانہ سلطان غیاث الدین کے ابو الفتح محمد بن سام اختیار تمام رکہتا تہا حسب اوسنی مہمات ملکی اور فوجی پر اقتدار پایا وار السلطنت ہرات کو اپنی زیر کیا اور آپ

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

اور آپ وہان رہنی لگا — قلعہ چیار اپنی چھوٹی بہائی تاج الدین عثمان کو مرحمت کیا اور بعض ۶۱۳
بلاد غور ملک رکن الدین کو دیدئے تہی

بیان حکومت ملک رکن الدین کا

جن ایام مین کہ چنگیز خان نی ملکون پر ہجوم اور فتور مچایا اون ایام مین ملک رکن الدین نے ولایت ایران مین چنگیز خان کے اطاعت منظور کرکی خدمت وہین اوا کی جب یہہ خبر چنگیز خان نے پائی ایک نامہ طلب انقیاد اور تابعداری کے باب مین اوسکو بہیجکر سابق دستور حکومت مقرر کی اوسکو دیدی کہتی ہین کہ ملک رکن الدین جب بادشاہ مذکور کی لشکر مین جاتا ملک شمس الدین محمد بن ابی کرت کو ہمراہ اپنی ضرور رکہا کرتا چونکہ شمس الدین مذکور صاحب فضل اور اہل علم اور ادیب تہا اسواسطی امرار چنگیز خانیہ کے نزدیک اوسنی بڑا رتبہ پایا تہا حاصل کلام کا یہہ ہے کہ ملک رکن الدین نے درمیان سنہ ۶۴۳ ہجری کے اپنی جای پر ملک شمس الدین کو ولیعہد کرکے فوت ہوا

بیان حکومت ملک شمس الدین محمد بن ابی بکر کرت کا

واضح ہو کہ بسبب خلل واقع ہونی کے درمیان خراسان کی سلطنت منگو خان کی زمانہ مین ملک شمس الدین مذکور جانب ترکستان کی گیا وہان جاکر ایک معرکہ مین آثار شجاعت اور مردانگی کے اوسنی ظہور مین آئی بادشاہ نی شجاع اور بہادر اوسکو دیکہہ کر جانا کہ دل چلا آدمی ہے فورًا التفات اوسکی حال پر فرماکر اوسکو حاکم ہرات — اور غور — غرجستان — اور اسفرار — اور فرارہ — اور سیستان کا کردیا ان ملکون مین وہ حکومت اور بادشاہت بہت اچہی طرح پر کرتا رہا بعد وفات ہلاکو خان کے وہ ایران مین آیا یہان آکر اباقا خان کی خدمت مین جاکر اوسکی ملازمت مین رہا اباقا خان نی بہی اوسکے حال پہ نظر عنایت فرماکر

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

معہ طبل اور نقارہ اور علم کی جانب ہرات کی روانہ کیا — درمیان ۶۶۷ھ ہجری کی شاہزادہ
براق بہ ارادہ رزم اور جنگ کی اباقا خان پر چڑہائی کی دریا ے جیحون سے اسپار آ کر ملک خراسان
تک پہنچ گیا تہا اوسکے مقابلہ کو شمس الدین بہی بطور اعانت اور کمک دینی کی پاس اباقا خان
کے گیا مورد الطاف اور عنایت اور عطا کا ہوا — مگر بعد چند روز کے جب اوسنی اطوار
براقیون کے بی طور دیکہی قلعہ خیار کیطرف شمس الدین مذکور چلا آیا اور اباقا خان نے جب براق کو
شکست دی اوسوقت ملک شمس الدین محمد کو موقوف کر کی ایک اور شخص حاکم ہرات کا اباقا خان
نے مقرر کیا اور آپ جانب آذربیجان کی مراجعت فرمائی اس اثنا رمین خواجہ شمس الدین محمد
منشی نی ایک نامہ ملک شمس الدین کو لکہا اور یہہ قطعہ اوسمین مندرج کیا — قطعہ ملک
ملک شمس الدین محمد کرت ☆ تو ئی کہ ہیچو ملک سر بسر ہمہ جانی ☆ مشفقی کہ ز تجربت رسید بر دل من
نکتہ آن نرسد فہم انسی و جانی ☆ بچشم من کہ دران ہر دو کون نیاید در ☆ غبار مرکب تو ہست
کحل انسانی ☆ ز رای روشنی باریک بین توی الحق ☆ چنان سزد کہ چو این شوق نامہ بر خوانی ☆
ز باد پای بر انگیز آتش عزمت ☆ ز آب حزم غباری کہ ہست بنشانی ☆ چہ رنجہا کہ رسد
بر دل غمین و ضعیف ☆ اگر ز ہیچ ہرین سو قدم نرنجانی ☆ چہ فتنہا کہ ز روی زمانہ برخیزد
نعوذ باللہ اگر عزم رہ بگردانی ☆ جب یہہ نامہ ملک شمس الدین کے پاس پہنچا اوسکے
جواب مین کلمات مناسب لکہہ کر اِس رباعی کو اوس خط مین لکہہ کر بہیجا دیا وہ یہہ ہی — رباعی
رباعی — با دشمن من چو دست بسیار نشست ☆ با دوست نشایدم دگر بار نشست
پرہیز از ان عسل کہ با زہر آمیخت ☆ بگریز از ان مگس کہ بر مار نشست ☆ درمیان
۶۷۴ھ ہجری کے اباقا خان نے پہر دوسری دفعہ ایک فرمان ملک شمس الدین کے پاس
اس مضمون کا بہیجا کہ سابق دستور ہرات پر تم حکومت کرتی رہو اور مجکو اپنا دوست تصور
کرو قسم ہی خدا کی اب مجکو تمہاری کوئی مضرت یا کسی طرح کی تکلیف منظور نہین تم شوق کی
حکومت ملک ہرات کی کرو چنانچہ سلطان شمس الدین مذکور قلعہ خیار سی باہر نکلکر دار السلطنت ہرات

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

ہرات مین گیا اور حکومت کرنے لگا بعد چند مدت کی بسبب مستدعا امراء وارکان دولت
کے اباقا خان اذربیجان کی طرف گیا جب تبریز مین پہنچا ساقی اجل کے ہاتہہ سی شراب
موت کی پیکر فوت ہوا مولانا نجم الدین نسفی نی اوسکے تاریخ وفات کی لکہی ہی وہ یہہ ہے

بسال ششصد و سہ با دو ہشتم مہ شعبان — قضا ز مصحف دوران چو بنگریست بفال
بنام صفدر ایران محمد کرت — برآمد آیہ و الشمس کورت فی الحال

بیان حکومت ملک رکن الدین بن ملک شمس الدین کا

بعد وفات پانی اپنی باپ کی ملک رکن الدین درمیان اردوی اباقا خان کے ایام زندگانی
بسر کرتا تہا درمیان ۶۷۶ ہجری کے بسبب سعی اراکین کی اباقا خان نے اوسپر نظر
عاطفت فرماکر با نقارہ و طبل و علم جانب دار السلطنت ہرات کی وہان کا حاکم بناکر بہیجا
اور حکم دیا کہ اسکو اسکی باپ کا لقب دینا چاہئی چنانچہ اسیواسطی شمس الدین کہین
اوسکا خطاب مقرر ہوا شمس الدین کہین نے جب انتظام مملکت اور بند و بست سے فراغت پائی
درمیان ۶۸۰ ہجری کے جانب قندہار کی جاکر اوس ولایت کو مسخر
کیا بعد وفات اباقا خان کے ملک شمس الدین کہین بسبب خلل خوری اور بد طینی بعض
معاندون اور دشمنون کے ارغون خان سی ڈر کر قلعہ خیسار مین چلا گیا پہر باہر اوس
قلعہ کے نہ نکلا یہانتک کہ اوسی ہی مین فوت ہوا وہ درمیان ۷۰۵ ہجری کی فوت
ہوا مولانا حکیم الدین غوری نی اوسکی تاریخ وفات مین یہہ شعر کہے ہین

روز پنجشنبہ از صفر دہ و دو — سال ہجرت رسیدہ ہفتصد و پنج — شمس دین
کرت خسرو آفاق — شد بفردوس ازین سرای سپنج

بیان حکومت ملک فخر الدین بن شمس الدین کہین کا

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

۶۶ جن ایام مین کہ اوسکے والد نے تلہ نشینی اختیار کی بسبب ترک ادب کی فخر الدین محبوس
اور مقید ہوا بعد سات برس کی درمیان سنہ ۶۹۳ ہجری کے بہاگ کر قلعہ بالا مین متحصن ہوا
آخر الامر ملک شمس الدین کہین نے بسبب التماس امیر نوروز غازی کی بیٹی کو اپنی طرف سی
مامور کیا اور امن دی ملک فخر الدین امیر نوروز کی خدمت جا کر رہا اور اس شخص نے اوسکو اپنی
سایہ عاطفت اور عنایت مین تربیت کر کی نشان اور علم حکومت ہراۃ کا معہ اوسکی مضافات
کے اوسکی واسطی حاصل کیا چنانچہ اوسنے دار السلطنت ہرات مین آکر انتظام امور مملکت کا
کیا اور حکومت کرنی لگا اسطرح اوسکی ابتدا ہوئی اتفاقًا سی درمیان سنہ ۶۹۹ ہجری کے
درمیان غازان خان اور نوروز غازی خان کی مخالفت ہو گئی امیر نوروز کا چونکہ ملک فخر الدین پر
بڑا اعتماد تہا اسلئے وہ قلعہ اختیار الدین مین بہاگ کر آ چہپا مگر اس سلطان بی مروت
نے اوسکی حقوق بالکل نہ پہچانی فورًا اوسکو قید کر کی تغلقشاہ لوین کے حوالہ کر دیا
اوسکے پکڑ دینی کی سبب غازان خان نے نظر عنایت اور الطاف سے زیادہ ملک
فخر الدین کی حال پر کی اور وہ تکلیف جو اوسکو لشکر خان مذکور مین حاضر ہونی کی رہتی تہی
وہ بہی زایل کر دی یعنی اوسکو حکم دیا کہ تمہاری حاضر ہونی کی بہی اب کچہ حاجت نہین تکلیف
نہ کیا کرو اس سبب اور بہی زیادہ نخوت اور تکبر ملک فخر الدین کو ہو گیا اوس تکبر کا
ثمرہ یہہ ہوا کہ جب سلطان محمد خدابندہ تخت سلطنت خانیت پر جلوہ آرا ہوا فخر الدین
بسبب غرور کی اوسکی تہنیت اور مبارکبادی کے واسطی حاضر نہوا بلکہ کوئی قاصد بہی نہ بہیجا
اسواسطی الجاینو سلطان نے امیر یسمی دانشمند بہادر کو لشکر فراوان دیکر بارادہ تسخیر دار السلطنت
ہرات کی مامور کر کی روانہ کیا دانشمند بہادر نی بعد قطع منازل اور مراحل سفر کی ہرات پر آ کر
شہر کا محاصرہ کیا بعد چند روز کی بسبب بیچ پڑنے شیخ الاسلام کے اس شرط پر صلح
ہوئی کہ ملک مذکور شہر ہرات دانشمند کے حوالہ کر کے ایک قلعہ امان کوہ مین جسکو شکنجہ
بہی کہتی ہین جا رہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ امیر دانشمند شہر کے اندر آیا اور ملک فخر الدین کے

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

کے لواحقون مین جو لوگ تہی ان سی کچھہ بدی نکی اوسوقت ملک فخر الدین نی قلعہ اختیار الدین
کا سمی جلال الدین محمد سام کو جسپر اوسکو اعتماد تمام تہا سپرد کیا اور دو سو پچاس سوار
نامدار اپنی ہمراہ لیکر قلعہ شکنجہ مین چلا گیا — دوسری روز امیر دانشمند بہادر نی دار السلطنت
ہرات مین جاکر جلال الدین محمد سام کو یہہ پیغام بہیجا کہ بے تقدغہ اور بے عذر قلعہ کو
میرے گماشتون کے سپرد کردی اور ملازمت مین آکر حاضر ہو محمد سام نے مقابل مین اوسکے
کلمات سخت لکہہ کر بہیج دیئے امیر دانشمند نے چاہا کہ مین قلعہ کا جاکر محاصرہ کرون لیکن بسبب
استصواب بعض عقلا کی خواجہ قطب الدین کی ہمراہ دو شخص امیر متعین کرکی ملک فخر الدین
کے پاس بہیجی اونہون نے جاکر یہہ صلاح دی کہ مناسب وقت یہہ معلوم ہوتا ہی کہ محمد سام
مذکور امیر دانشمند کو تہوڑے آدمیون کو ہمراہ قلعہ مین جانی دے اور بطلب شرط ضیافت
اور مہمانداری کی بجا لاوے تا کہ وہ اپنی بیٹے مسمی لاغری کو خدمت مین شاہ الجایتو کے
بہیج کر صورت اخلاص اور اطاعت کی نظر مبارک بادشاہ مذکور سی گذارے —
ملک فخر الدین نے اول انکار کیا مگر آخر کار ایک رقعہ جلال الدین محمد سام کے نام
اسمضمون کا لکہا کہ امیر دانشمند بہادر قلعہ کی سیر دیکہنی کو آیا چاہتا ہی اوسکی خدمت
خوب طرح پر کرنا جب یہہ رقعہ محمد بن سام کے پاس پہنچا وہ دیکہہ کر خوش ہوا اور کہا
کہ اب بسر و چشم وہ تشریف لائین اور دانشمند نے یہان یہہ تجویز کی کہ جسطرح بنی
محمد سام کو پکڑ لاون اس خیال محال کو دلمین جگہہ دیکر ایک فوج خادمون اور غلامون کے
ہمراہ لیکر قلعہ مین گیا مگر یہہ جانتا تہا کہ قضا سر پر کہڑی عجب تماشا دیکہہ رہی ہے کیونکہ
محمد سام نے ایک جماعت سپاہ کی زینہ قلعہ مین کہڑی کردی تہی اور یہہ کہدیا تہا کہ جب
دانشمند اوپر چڑہنی کا ارادہ کرے اوسکی اچہی طرح برگت کردینا القصہ اوس روز
امیر دانشمند مع اپنی فرزند مسمی لاغری کی اور بہت نوکر اوسکے قلعہ اختیار الدین مین ٹکڑے ٹکڑے
ہوکر بیدریغ ہوئے اونکی تاریخ مین ایک فاضل کہتا ہی — بسال ہفتصد و ششش در صفر

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

۶۷۵ شہر ہرات * بحکم لم یزل کردگار بی مانند * زدست برد قضا از کف محمد سام ملک
جمشید جام شہادت امیر دانشمند * جب یہہ خبر مقتول ہونی امیر دانشمند کی ملک فخر الدین کو
پہنچی بظاہر برا مانا مگر باطن مین خوشدل اور مسرور ہوا ملک ایک نوازشنامہ بہی خفیہ محمد سام
کو لکہا در بستہ شہر اور قلعہ کے حفاظت کے باب مین وصیت کی سبب سلطان محمد خدابندہ نے
جو واسطے محمد سام کی اطلاع اور یاری جانے دانشمند کے جو بیشتر فرمان و حکم دیا کہ اسمی بوجای
دانشمند بہادر سکا خراسان کی جانب جاوی جب بوجای مذکور دار السلطنت ہرات
پہنچا ایک قاصد پاس ملک فخر الدین کی بہیجکر یہہ پیغام دیا کہ اگر میرے باپ
کے قتل ہونی مین تو بہی شریک تہا تو مجکو اطلاع کر دالا نہ باشندگان ہرات کو کہکر یہہ
چاہیے کہ میری باپ کی قاتلون کو میرے سپرد کر دین ملک مذکور نی درجواب اسکی
کہلا بہیجا کہ تمہارے باپ کو محمد سام نے قتل کروایا اور مجکو خدا کی قسم ہی مین اس امر مین
ہرگز شریک نہ تہا بدون حکم و اجازت میری کے اوسنے قتل کیا ہی اور اوسکو کوئی پکڑکر
تمہارے حوالہ بہی نہین کر سکتا کیونکہ دو ہزار بہادر اوسکے پاس ہر وقت جان دینی کے
واسطے مستعد رہتی ہین یہہ خبر بوجای ابن دانشمند نی سنکر ارادہ لڑائی اور جنگ کا دلمین ٹہانکر
سنہ ۶۷۶ ہجری مین نواحی ہرات پر ڈیرا کرکی شہر کا محاصرہ کیا اسی اثنا مین
ملک فخر الدین درمیان قلعہ کے مستحکم ہوگیا اور بعد محاربہ شدید کی جب شہر کی آدمی
بسبب محاصرہ کی تنگ آگئے اور قحط پڑگیا اور بوجای بہی بسبب بہت قیام اور مدت
گذر جانے کے تنگ آگیا تہا اسواسطی جانبین مین صلح ہوگئی محمد سام نی شہر ہرات بوجای کے
لشکر کی جمعیت دو سو جوانون سے قلعہ اختیار الدین مین قیام کیا دوسرے روز
کی ملازمت بوجای مین حاضر ہوکر التفات اور نوازش سی مختص ہوا
تک جانبین سے آدمی آنے جانی رہی بعد اس عرصہ کی میر سیادل جو کہ امیر الامرا
خراسان کا تہا پانچہزار سوار لیکر سواد ہرات مین آپڑا اور ایک ایلچی محمد سام کے پاس

بیان حکومت ملک غیاث الدین کا

پاس بھیجکر یہہ پیام بھیجا کہ بلی خوف اور بلی وسواس تم میری پاس چلی آؤ بوجائی کو ہم
دونو ملکر یہان سی نکالدین تاکہ تم پھر اپنی ملک مین حکومت باستقلال کرو محمد سام کی فوج
نے دلاوران غور کو ہمراہ لیکر اوسکی خدمت مین حاضر ہونی مین بہت جلدی کی اور یہہ سمجھا
کہ یہہ فریب ہی تھا چنانچہ اوسنی ملک مذکور کو پکڑکر بوجائی کے سپرد کیا اور کہا کہ سلطان
اولجائتو شاہ کا حکم یہہ ہی کہ اپنی باپ کی قاتلون کو مارکر ہرات سی آگی جاؤ بوجائی نے
بموجب حکم بادشاہ کی تعمیل کرکی امیر یساول کو دارالسلطنت ہرات مین چھوڑکر اون مقیدین کو
قتل کرکی آگی کی راہ لے ملک فخرالدین سنہ ۷۰۶ ہجری مین مقتول ہوا اور حکومت اوس
شہر کی اوسکا بھائی غیاث الدین کرنے لگا

بیان حکومت غیاث الدین بن ملک شمس الدین کہین کا

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۷۰۷ ہجری کی ملک غیاث الدین بھائی ملک فخرالدین کا بسبب منظور
نظر ہونی اولجائتو سلطان کے حاکم ہرات اور اسفزار اور فراہ اور غور
اور گرجستان کا ہوا اوسنے دارالسلطنت ہرات مین آکر رعیت کی حال کو بہت نظر انصاف
اور عدالت سی دیکھا لیکن امراء ہرات کو اوسکا حاکم ہونا چونکہ بہت گران گذرا اسواسطی اون
لوگون نے بادشاہ کی خدمت مین عرضیان آمیز مضمون کی بھیجین کہ غیاث الدین آپسی باغی
اور طاغی ہوگیا ہی چنانچہ اولجائتو سلطان نے ملک غیاث الدین کو طلب کرکی سکی بسبب
اپنی لشکر سی جعیت تھی آخرکار درمیان سنہ ۷۱۵ ہجری کی رخصت لیکر ہرات مین آیا اور
شہر رونق ہونی کی پھیلانے اور تعمیر مکانات جیسی مثل مسجد اور سرای وغیرہ کی کوشش کی
اور درمیان سنہ ۷۲۰ ہجری کے قلعہ زیرہ بازور فتح کیا اوسمین ایام قلعہ تولک کو ہی اپنی
تحت تصرف مین لایا اور درمیان سنہ ۷۲۱ ہجری کے دو سو مرد بہادر اپنی ہمراہ لیکر واسطی
حج کعبۃ اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کی گیا اور درمیان سنہ ۷۲۷ ہجری کے امیر چوبان

بیان حکومت ملک حافظ کا

۷۲۰ھ سلطان ابوسعید بہادر خان سسی روگردان ہوکر ملک غیاث الدین کے پاس بہاگ آیا تہا
اوسکی پیچہی ہی ایک فرمان بادشاہ کا درباب پکڑنے امیر چوبان کی ہرات مین آیا ملک
مذکور نے قواعد عہد و پیمان کے طاق نسیان پر رکہہ کر چوبان کو قتل کیا اور بموجب اوسکے
وصیت کی ایک اونگلی اوسکے جو زیادہ تہی کیونکہ وہ چہہ اونگلی ایک ہاتہہ مین رکہتا تہا
روسمین کی ایک اونگلی کاٹ کی سلطان ابوسعید بہادر خان کے پاس بہیجدی اور درمیان
سنہ ۷۲۸ ہجری کے ملک غیاث الدین سلطان ابوسعید بہادر خان کی خدمت مین حاضر ہوا
بسبب استیلا پانے مسماۃ بغداد بنت امیر چوبان کی جو اون ایام مین بہت محبوبہ مرغوبہ
اور چاہتی بیوی بادشاہ کے تہی کچہہ التفات بادشاہ سے اپنی حال پر نہ پائے کیونکہ
وہ اپنی باپ کی ماری جانی سسی اوسسی بہت ناراض تہے جب دار السلطنت ہرات مین پہر آیا
سنہ ۷۲۹ ہجری مین فوت ہوا ملک غیاث الدین نے اپنی ایام دولت مین ایک جامع مسجد
جو ہرات مین خراب اور ویران پڑی تہی پہر نئی سرسی اوسکی تعمیر کی تہی اسلئے اوسکے
ترکہ مین سلطان غیاث الدین نے محمد بن سام کے پہلو کی پاس اپنی قبر کی جای پائے

بیان حکومت شمس الدین بن ملک غیاث الدین کا

ملک شمس الدین بجائے اپنی والد کی حاکم ہرات کا ہوا چونکہ وہ اکثر اوقات شراب خواری
اور محبوبان بازاری سسی رغبت رکہتا تہا اسلئے اوسنی اپنی عمر و زندگانی سسی برخورداری نہ پائی
اوسکے جلوس کی تاریخ خلد ملکہ تہی مگر افسوس کہ ملک اوسکا بعد دو ماہ   جلوس سسی اسکے
جاتا رہا وہ چہتی سلطنت کرکے سنہ ۷۲۹ مین فوت ہوا

بیان حکومت ملک حافظ بن ملک غیاث الدین کا

بعد فوت ہونی شمس الدین کی اوسکا بہائی ملک حافظ بن ملک غیاث الدین قایم مقام ہوا

بیان حکومت معزالدین حسین کا

تمام ہوا مگر اوسکے زمانہ مین غوریون نے اوسکی سلطنت مین چونکہ استیلا پایا تہا اسلئے موافق اپنی رای کی وہ لوگ حکومت کرتے تہی اوسکو درمیان ۷۳۲ھ ہجری کی قتل کیا

بیان حکومت معزالدین حسین بن ملک غیاث الدین کا

بعد مارے جانے اپنی بہائی کی باتفاق امراء غور کی سریر جہانبانی پر بیٹہا اور حسن تدبیر سی سب چہوٹی اور بڑون کو مطیع و منقاد اپنا کر لیا اور رعایا کی حال پر بنظر انصاف و عدل اوسنے توجہ کرکی ظلم یکسر موقوف کردیا بعد وفات پانی سلطان ابوسعید خدا بندہ کے اوسکی دولت اور اقبال نے ترقی پائی چنانچہ خطبہ بہی اوسکے نام کا پڑہا گیا اور سکہ اوسکی لقب کا جاری ہوا اوایل ۷۴۳ھ مین امیر وجیہ الدین مسعود سربداری باتفاق شیخ حسن جوزی کی قصد دار السلطنت ہرات کا کرکے آیا تہا ملک حسین مذکور بہی اوسکی مقابلہ کے واسطی نکلا جانبین کا مقابلہ ہرات سی دو فرسخ پر ہوا پہلے شکست غوریون کو ہوئی اسی اثنار مین ایک سربداری نی امیر وجیہ الدین مسعود کی اشارہ کی بموجب شیخ حسن کو قتل کیا سپاہ ملک حسین نی دوسری دفعہ حملہ سخت کیا وجیہ الدین مسعود اوسکی حملہ کی طاقت نہ پاکر بہاگ نکلا اوسکے بہاگنی ہی کوکب عظمت اور شوکت ملک حسین کا ذروہ عز و شرف پہ چمکا ایک فاضل اوس واقعہ کے بیان مین کہتا ہے ؎

گر خسرو گرشت بر دلیران نزدی — وز تیغ سیاہ گردن شیران نزدی
از بیم سنان سربداران تا حشر — یک ترک دگر خیمہ بایران نزدی

بعد اس فتح کی معزالدین نی چند بار لشکر کشی کی اوس ولایت مین کرکی بہت لوٹ اور تاراج اور غارت کی امرار الات اور یزد نی اس سبب سی تنگ ہوکر ملک حسین کا تہوڑا سا حال ظلم اور زیادتی کا امیر قزغن کے روبرو پیش کیا یہہ شخص اون ایام مین امیر الامرار الوس چغتای خان کا تہا — درمیان ۷۵۲ھ ہجری کے امیر قزغن

بیان حکومت ملک معزالدین حسین کا

۴۲ تیس ہزار مرد صف شکن اپنے ہمراہ لیکر متوجہ دارالسلطنت ہرات کا ہوا اسجانب ملک
حسین نے بعد مشورت ارباب جنگ کی ایک گانو پوی مرغ سی النگ کوہستان تک
ایک دیوار کہنچواسے اور اوس مقام پر چار ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیادے لیکر مستعد
حرب ہوکر مقیم ہوا امیر قزغن درہ بادستان کی راہ سے جنگل مین آکر گادرگاہ مین پڑا جانبین
کا مقابلہ اوسی میدان مین ہوا لڑائی ایسی بہاری ہوئی کہ بسبب غبار معرکہ جنگ کی آسمان
نہ دکہلائی دیتا تہا اور زمین بسبب بہنی خون مقتولون کی برنگ لعل بدخشان ہوگئی انجام کار
یہہ ہوا کہ غوریون نی شکست کہائی درمیان اوس دیوار کی آچہپی اور دوسری دفعہ ایسی مستعد
ہوکر مقابلہ پر آئی کہ نزکوت کو شہر مین گہسنی نہ دیا ؎ بدین گونہ چل روز پیکار بود ؎ زمین ز
خون وہوا تار بود ؎ بعد ازان جانبین کے قاصد ایک دوسری طرف آئی گئی طرفین
کے صلح اس طور پر ٹہیری کہ امیر قزغن ماوراءالنہر کو مراجعت کر جاوے دوسرے سال
ملک مذکور امیر قزغن کے ملازمت مین حاضر ہوویگا اس پر عہد و پیمان جانبین سی ثبت
ہوگئی اوسوقت ملک حسین نی تبرکات لایقہ امیر قزغن کے پاس بہیجی اور امیر مذکور نے
ماوراءالنہر کو مراجعت کی بعد اس واقعہ کی شان وشوکت ملک مذکور کی کم ہوگئی غوریون نے
اس ملک پر استیلا پاکر یہہ ارادہ کیا کہ ملک حسین کو پکڑ کر اوسکے بہائی باقر کو تخت پر بٹہلادین
جب راز ملک پر کہل گیا فرصت پاکر پہاڑ پر بہاگ گیا اور بموجب وعدہ کی امیر قزغن
کے پاس درمیان سنہ ۷۵۳ھ سات سو تیرپن ہجری کے جانب ماوراءالنہر کے گیا بعد پہنچنی
کے مشمول نظر شفقت و مرحمت امیر مذکور کا ہوا ہرچند کہ بعض امرا نے جو کینہ ملک
حسین کا دل مین رکہتی تہے امیر قزغن کو ملک حسین مذکور کے پکڑنے اور قتل کرنی پر برانگیختہ کیا
لیکن اوسنی نہ مانا اوسوقت اون امرا نے یہہ تجویز کی کہ بوقت فرصت ملک حسین کو ہم
لوگ قتل کرین امیر قزغن نے یہہ حال اون امرا کا اور ارادہ بنیتی سب ملک حسین سی آگاہ کر
اطلاع کردی اور کہا کہ جسطرح بنی تم ہرات کی جانب چلے جاؤ اوسی شب کو ملک حسین

بیان حکومت ملک غیاث الدین پیر علی کا

ملک حسین اسپ تازی پر سوار ہوکر ہرات مین آ داخل ہوا اور بی دغدغہ قلعہ مین جاکر حکومت
کرنے لگا اور جاتی ہی اپنی بہائی باقر کو پکڑکر ایک قلعہ مین حبس کیا القصہ دوسری دفعہ
پہر ملک حسین نے بند وبست اور انتظام جیسا چاہئی قرار واقعی اپنا کرلیا — اور
درمیان ۷۵۹ ہجری مین امیر سلیمش بیگ بن عبد اللہ — اور امیر محمد خواجہ ایزدی دونو
متفق ہوکر بقصد جنگ ملک حسین پر چڑہائی کر آئی ملک مذکور ہی سپاہ جمع کرکی دشمنونکی
استقبال کی واسطی باہر آیا دره باخرزان کی جنگل مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا جب
میمنہ اور میسرہ لشکر مخالفین کا آراستہ ہوچکا اوسوقت امیر سلیمش بیگ اور امیر خواجہ
معرکہ جنگ مین تلوارین ہاتہہ مین لیکر باین خیال آئی کہ جبتک ملک حسین کو قتل نکرین میدان
سی نہ پہرین جب درمیان قلب سپاہ بادشاہ ہرات کی آ پہنچی اوسوقت بسبب تقدیر
آسمانی دو تیر اون دونو امیرون کی ایسی آکر لگی کہ گہوڑے کی زین پر سی زمین مین گر پڑے
اور کوئی لشکر جانبین کا ہلاک نہ ہوا سے نہ خاکی بخون کس آغشتہ شد ٭ نہ یک مور
درزیر پا گشتہ شد ٭ ایک شاعر اوس واقعہ کی تاریخ مین کہتا ہی سے ز ہجرت
ہفتصد و پنجاہ و نہ بود ٭ ربیع الاول از ماہ خجستہ ٭ کہ شد روز دوشنبہ نہم ماہ
سلیمش با محمد خواجہ کشتہ ٭ اور ملک حسین معز الدین درمیان ۷۷۱ سات سو اکہتر
ہجری کے مرض صعب مین گرفتار ہوکر فوت ہوا ملک غیاث الدین پیر علی جو اوسکا
بڑا پیارا بیٹا تہا دلی عہد اوسکا تہا وہ اوسکی جای قایم مقام ہوا ملک حسین تیسری ماہ
ذیقعدہ ۷۷۱ ہجری مین فوت ہوا جامع مسجد ہرات کی گنبہ مین اپنی باپ کی پہلو مین
مدفون ہوا سے تو گفتی کہ از شاہ والا نژاد ٭ خود از مادر دہر ہرگز نزاد ٭

بیان حکومت ملک غیاث الدین پیر علی کا

وہ بعد فوت ہونی اپنی باپ ملک حسین کی حاکم ہرات کا ہوا اوسنی اپنی ایام حکومت مین

بیان اولاد یافث بن نوح عم کا اور نکلنا چنگیز خان کا

۷۳ تین دفعہ لشکرکشی نیشاپور پر جو کہ تحت حکومت خواجہ علی مویکہ سرداری کی تھی کی اور ہر دفعہ بے نیل مقصد مراجعت کر آیا تھا چوتھی دفعہ وہ شہر فتح کیا اور حکومت وہان کی امیر اسکندر شیخی کو سپرد کر کی دارالسلطنت ہرات کو مراجعت کی اور درمیان ۷۷۸ھ سات سو اٹھتر ہجری سے ایک ایلچی صاحب قران گیتی ستان امیر تیمور گورکان کا ہرات مین آیا اوسنی اپنی بادشاہ کیطرف سے سخنان محبت انگیز اور کلمات مودت آمیز ملک غیاث الدین کو سنائے سے غیاث الدین مذکور سنے بہی اخلاص اور انقیاد جتلایا اور ایک لڑکی مخدرات سراپردہ سلطنت سی اپنے بیٹے کے نسبت چاہی امیر تیمور نی اوسکی التماس قبول کی چنانچہ مسماۃ سونج قتلق آغا بیٹی شیر بین بیگ آغا کی نسبت بادشاہزادی سی کردی اور پیر محمد سنے سمرقند کو جاکر بعد چند روز کی بسبب اسکے کہ منظور نظر حضرت امیر تیمور کا تہا رخصت پاکے مراجعت کر کی جب آیا اوسوقت حضرت صاحب قران سنے سونج قتلق آغا کو تجمل تمام اور حشمت تمام سے ہمراہ ایک جماعت امرار عظام کے پیچہی بادشاہزادی کی روانہ کے ملک غیاث الدین پیر علی کی بسبب اوسکی زیادہ ترقی پائی بعد چند روز کے اون امرار اور سردارون کو جنکو امیر تیمور سنے اوس لڑکی کی ساتھہ بہیجی تہی خرسندل اور مسرور کرکے روانہ کئے ۔۔۔ انشاء اللہ تعالی اب سب حال ملک غیاث الدین پیر علی کا اور اوسکے اولاد کا درمیان ذکر صاحب قران امیر تیمور کے بیان کرونگا فقط

فصل

اس فصل مین ذکر اولاد یافث بن نوح عم کا اور نکلنا چنگیز خان کا و سلطنت کرنی اوسکی اولاد کی اطراف و اقطار مین بیان کیجاتی ہی

مخبران تاریخ اور دانندگان حال سلاطین خوزمین یون بیان کرتے ہین کہ جب کشتی

بیان اولاد یافث بن نوح علیہ السلام کا اور نکلنا چنگیز خان کا

کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی پہاڑ جودی پر آکر ٹھہری اور زمین پھر آباد ہوئی اوسوقت حضرت
نوح علیہ السلام نے اپنے بڑے فرزند لئق کو جسکو یافث کہتے ہین اور بموجب روایت صحیح کے وہ بھی
پیغمبر مرسل تھا ملک ترکستان کا سپرد کیا اور اسم اعظم اوسکو تبلادیا بلکہ اسم اعظم ایک
پتھر پر لکھو دکر یافث کو دیدیا یافث مذکور اوس پتھر کی برکت سے جب چاہتا مینہہ برسوا
لیتا چنانچہ پتھر آجکے زمانہ تک ترکون مین موجود ہے جو باعث مینہہ کے برسنے کا حالت قحط
مین ہوتا ہے اوس پتھر کو ترک لوگ سنگ یدہ جدہ تاش کہتے ہین یہہ نام اوس پتھر کا
مشہور ہے المختصر یافث مذکور مثل صحرا نشینون کی ولایت مشرقیہ مین جاکر رہا اور اچھی
خصایل و رسوم استعمال مین لاتا رہا یہانتک کہ اوسکی اجل آئی تقضاے الہی فوت ہوا
اوسکے گیارہ فرزند تھے اونکے نام یہہ ہین — ترک — خزر — سقلاب — روس
— منسک — چین — کمارئ اسکو کیمال بھی کہتے ہین — تارخ — خلج — غز —
سدسان — بعد وفات یافث کی اوسکا بیٹا ترک بن یافث قایم مقام اور جانشین
اپنے باپ کا ہوا ترکون نے اوسکا خطاب یافث اعلان رکھا تھا یہی شخص دیار مشرقیہ کا
اول بادشاہ ہوا ہے جسطرح کہ کیومرث اول بادشاہ فارس کا دنیا مین ہوا اسی طرح یہہ
یہہ دیار مشرق کا اول ہی اول بادشاہ شمار کیا گیا اسی شخص نے رسمین خاندان خانی
کے اور آئین جہانبانی کی ایجاد کئے اور دوسو چالیس برس وہ زندہ رہا اوسکے پانچ بیٹے
تھے جنکے یہہ نام ہین — الخبہ — تونک — چکل — برسخار — ایلاق — بعد وفات
یافث اعلان کے اوسکے بیٹے الخبہ نے سلطنت کی جب الخبہ بھی فوت ہوا اوسکا جانشین
اوسکا بیٹا دیب باقوی خان ہوا بعد اوسکے وفات کی اوسکا بیٹا کیوک خان تخت سلطنت پر
بیٹھا اسنے اپنی آخر عمر مین النجہ خان کو اپنا ولیعہد کردیا تھا بعد اوسکی وفات کی [illegible]
تخت نشین ہوا جب النجہ خان تخت نشین ہوا اوسنے رسمین عدل اور انصاف کی زندہ
کین اوسکی ایام سلطنت مین ترکون کو جب بہت عیش و عشرت نصیب ہوا تو وہ لوگ

بیان حکومت قرا خان کا

۶۷ مغرور ہو گئی اور انہون نی کفر اور ضلالت کی راہ اختیار کر لی کہتی ہین کہ النجہ خان سکے دو بیٹے
اوسکی بیگم سسی ایکدفعہ ہی پیدا ہوئی تہے اون لڑکون مین سسی ایک کا نام تاتار رکہا —
دوسری کا مغول — بعد وفات النجہ خان کی وہ دونون لڑکے اپنی اپنی ولایت مین حکومت
کرنی لگی طبقہ تاتار کے آٹہہ نفر تہی جنکی یہہ نام ہین — تاتار خان — بوقا خان — بلنجہ خان
— آتسیز خان — اردو خان — بایدو خان — سونج خان — ایسل خان —
اور مغول کی اولاد سسی نو نفر گذری جنکا حال مفصل لکہتا ہون اول مغول خان یہہ شخص
جب تخت پر بیٹہا اوسسنی مراسم عدل اور انصاف کی قایم کین اور چار بیٹے اوسسی ہوئی
جنکی یہہ نام ہین — قرا خان — اذر خان — کر خان — اور خان

بیان حکومت حال قرا خان کا

بعد وفات مغول خان کی اوسکا بیٹا قرا خان تخت سلطنت پر بیٹہا اوسسنی اپنی رہنی سکے جاے
مقام قراقرم مین جسکو ازتاق بہی کہتی ہین اور وہ درمیان دو پہاڑون سکے واقع ہی اختیار کی
خدا کی عنایت سسی ایک فرزند دلبند قرا خان کی چاند کیسی صورت نہایت حسین اور نیک سیرت
پیدا ہوا حسن اوسکا زیبا تہا — بحسن خویش ہر کہ کردی نگہ + شدی خوار در چشم او
مہر و مہ + کہتی ہین کہ یہہ لڑکا جب پیدا ہوا اوسسنی تین رات اور تین دن تک اپنی والدہ کا
دودہ نہ پیا اور ہر شب کو اوسکی والدہ خواب مین یہہ دیکہا کرتی کہ یہہ لڑکا مجہسی یہہ کہتا ہی
کہ اسے مادر مہربان اگر تو خدا پر ایمان نہ لاوی گی تو مین تیرا دودہ ہرگز نہ پیون گا اگرچہ عورت
بسبب خوف اپنی خاوند قرا خان کی ایمان نہ لا سکتی تہی جب محبت مادری سنی جوشش زنی
کی اور دیکہا کہ بدون اس ترکیب کی چارہ نہین چہپی چہپی راہ خدا پر مشغول ہوئی اور خاوند سی
خفیہ ایمان لائی اوسوقت اس لڑکی نے اوسکی چہاتیان مونہہ مین لین — اون ایام
مین ایک رسم مغلون مین یہہ تہی کہ جبتک ایک برس کا لڑکا نہ ہو لیتا نام اوسکا نہ رکہتی جب ایک

بیان حکومت قراخان کا

ایک برس اس لڑکی کی ولادت پر گذر چکا اوسوقت اوسکی باپ قراخان نے ایک
مجلس عام آراستہ کرکی سب اشرافون اور اعیان سلطنت کو بر سبیل مشورہ جمع کرکے یہہ پوچھا
کہ اس لڑکی کا کیا نام رکہون کیونکہ اب ایک برس کا ہو چکا ہی — لڑکے نے فی الحال بزبان
فصیح مقال یہہ کہا کہ میرا نام اغوز ہی حاضرین مجلس یہہ گفتگو اوس ایک برس کی بچے
کی سنکر بہت متعجب ہوئی اور اسلئی سبھی وہی نام جو اوس لڑکے نے آپ بتلایا تہا رکہا
اغوز خان لوگ اسکو کہنی لگی جب وہ لڑکا حد بلوغت کو پہنچا اور بالغ ہو گیا اوسوقت قراخان
نے اپنی بہائی کرخان کے بیٹی سی اوسکا نکاح کر دیا چونکہ وہ لڑکی مثل اپنی ماں باپ کی
کافر تہی نور ایمان سی اوسکا دل روشن نہ تہا اسواسطی اغوز خان نے کبہی اوسکی طرف
آنکہہ بہی اوٹہا کر نہ دیکہا — قراخان نے جب یہہ دیکہا اوسنی ایک اور لڑکی بیٹی اورخان
کی بیٹی سی جو اوسکا دوسرا بہائی تہا اپنی بیٹی سی منسوب کر دی چونکہ یہہ لڑکی بہی کافر
تہی اسلئے اوسسی بہی متوجہ ہو کر کبہی نہ بولا اس امر سی اوسکا باپ بہی نہایت حیران تہا
اسی اثنا میں ایک روز اغوز خان شکار کہیل کر مراجعت کری ہوئی آتا تہا راہ میں اپنی
چچا اورخان کی گہر گیا اوسکے بیٹی کو دیکہہ کر اوس لڑکی سی یہہ کہا کہ اگر تو ایمان وحدانیت
خدا سبحانہ وتعالی پر لاوے تو میں تجہسی اپنا نکاح کرلون اور جان سی زیادہ تجہکو دوست
رکہون اوس لڑکی نے کہا کہ مجہکو تمہاری اطاعت اور فرمان برداری سب طرح سی منظور ہے
بعد اجازت اپنی والد کی اغوز خان نے اوسکو حرم سرا میں بلوالیا اور نکاح ہو گیا
اون دونون میں بڑی محبت اور الفت ہو گئی اس محبت کو اور بیگمون نے دیکہہ کر رشک
سے کہا کر اوس لڑکی سی یہہ پوچہا کہ تجہسی زیادہ محبت کرنیکا کیا باعث ہی اوسنی بیان کیا
کہ مین وحدانیت خدا پر ایمان لائے ہون اسواسطی میرا خاوند مجہکو زیادہ پیار کرتا ہی
تم کافر ہو تمکو اسواسطی وہ نہین لگاتا اسواسطی بسبب حسد کی اون بیگمون نے بادشاہ کو
اس امر کی اطلاع دی اور کہا کہ اغوز خان سی اور خدا پرستار تمہاری بتون کی ایمان

بیان حکومت کورخان کا

۷۸ لایا ہی قراخان یہہ بات سنتی ہی بیٹی کی قتل کرنی کی واسطی لشکر لیکر اوسکی شکارگاہ پر جا چڑہا وہ شکار کہیلتا پہر رہا تہا اوسکی بیوی مومنہ نی جو خدا پر ایمان لائی تہی اور بہت اوسکی پیاری تہی ایک آدمی کی زبانی بہت جلد اغورخان کو خبر بہیجی کہ تمہاری والد نے تمہاری مار ڈالنی کا قصد کر کی تمہارے اوپر چڑہائی کی ہی اغورخان بہی معہ اپنی مردمان شکاریون کی باپ سی بہڑہ گیا دونون کا مقابلہ سخت ہوا ــ دو لشکر خیابان در ہم آمیختند ٭ کہ از آہن آتش فرد ریختند ٭ اس لڑائی مین قراخان مارا گیا تمام اعیان دولت و امراء سلطنت نی متفق ہوکر اغورخان کو تخت پر بٹھلایا

بیان حکومت اغورخان کا

جب اغورخان تخت سلطنت پر متمکن ہوا اوسنے تہوڑے عرصہ مین تمام ولایت ترکستان سرحد بخارا تک مسخر اور مفتوح کیا ایک روایت مین یہہ ہی کہ دریا جیحون سی عبور کرکے بعض مملکت ایران کی بہی اوسنے اپنی حکومت مین ملالی تہی اوسکے چہہ بیٹے تہی جنکے یہہ نام ہین ۱ کورخان ــ ۲ ای خان ــ ۳ ملدز خان ــ ۴ کرک خان ــ ۵ تاق خان ــ ۶ تنگر خان دیگر روایت ان لڑکون نی شکارگاہ مین ایک کمان زرین اور تین تیر پڑی ہوئی پاکر اپنی باپ کے پاس اٹہا کر لائے اغورخان نے کمان سب سی بڑی بیٹی کو دیدے اور تینون تیر سب سی چہوٹی بیٹی کو دیئے اسواسطی جو اولاد اس بڑے فرزند سی پیدا ہوئے اوسکا نام بوزوق رکہا گیا ــ اور چہوٹے لڑکے سی جو اولاد پیدا ہوئے اوسکو اوجوق کہنے لگی مغلون مین بوزوق خاندان بڑا ہے کیونکہ کمان کو انہون نے تشبیہ بادشاہت سی دی ہے جو اونکی جد کو ملی تہی ــ اور تیر کو مشابہت ایلچی سی دی گئی حاصل کلام جب اغورخان مر گیا بڑا بیٹا اوسکا کورخان بجائے اپنی باپ کی تخت نشین ہوا

بیان حکومت کورخان کا

بیان حکومت منگلی خان کا

کورخان بعد وفات اپنی والد انور خان کے تخت حکومت پر بیٹہا اسنے سنتر برس تک حکومت کی ۷۱

بیان حکومت ای خان کا

ای خان بعد وفات اپنی بہائی کورخان کے تخت سلطنت پر بیٹہا اور ابہی وہ فوت نہوا تہا کہ اوسکا بیٹا یدز خان اوسکا جانشین ہو گیا

بیان حکومت یدز خان کا

یدز خان اپنی باپ کی قایم مقام اوسکی عین حالت حیات مین ہوا جب وہ مرگیا اوسوقت اوسکا بیٹا منگلی خان بادشاہ ہوا

بیان حکومت منگلی خان کا

منگلی خان بعد وفات اپنی باپ یدز خان کی تخت پر بیٹہا اور وقت وفات شکر خان کو اپنا ولی عہد کر گذرا تہا منگلی خان نے ایکسو ۱۰۲ دو برس بادشاہت کی اور حالت ضعیفی مین وہ منصب اپنی بیٹی ایلخان کے سپرد کیا — ایلخان کی زمانہ مین تور بن فریدون نے جسکی سلطنت دیار ما ورار النہر کی متعلق تہی باتفاق سونج خان کے جوکہ پہلا بادشاہ ملوک تاتار کا تہا قصد ایلخان کی استیصال کا دلمین مصمم کر کی چڑہ آیا خدا تعالی کی شان سے انکی بر غلبہ پاکر اکثر مغلون کو قتل کیا بلکہ سوای قیان ابن ایلخان کے اور اوسکی بہتیجی نکوز خان کے اور دو لڑکیان جو اونکی بہنین تہین کسیکو قوم مغل سے زندہ نہ چہوڑا یہہ چار شخص بہی اسطرح بچی تہے کہ اونہون نی مردون مین اپنی تئین چہپا کر تمام روز میدان جنگ مین مغل مردون کے بیچ بیحس و حرکت ڈالے رکہا رات کو گہوڑون پر سوار ہو کر تمام شب بہاگی صبح کے وقت ایک ایسی پہاڑ کے نیچی پہنچی جہان بڑا سلسلہ پہاڑونکا ملا ہوا تہا اور آسنے جانیکا راہ الگ

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

٨٠ پہر ایک کو معلوم نہتہا ان چارون نفرون نے بتقبت تمام ایک ٹیلہ پر چڑہ کر آرام کیا وہان
ایک مرغذار بہت سبز اور مقام خوشگوار پاکر اقامت اختیار کی غرضکہ اوسیجای پہاڑ پر رہنا
اور بسنا شروع کیا یہانتک کہ اون دونون سے بچے پیدا ہوئے اور بہت قبیلی تہوڑی عرصہ مین
اونکی اولاد کی پہیل گئی جو اولاد قیان ابن ایلخان سے پیدا ہوئی اوس قبیلہ کا نام قیات رکہا گیا
اور جو نکوز خان سے پیدا ہوئی اونکو درلیکین کہنی لگی ـــ اور اوس پہاڑ کا نام جہان یہہ بستی تہی
ارگنہ قوت رکہا گیا المختصر جبکہ قوم درلیکین کی بہت پہیل گئی اور گنجایش اونکی رہنی کی اوس
پہاڑ مین نہ رہی اوسوقت وہ لوگ اوس پہاڑ سے اوتر کر مغلون کے شہرون مین ہسکے اون
لوگون سے جو ناحق اونکے ملک پر متصرف ہوگئی تہی لڑائی کرکے اپنا ملک پہر فتح کیا اور بادشاہ
مغلون کا یولدوز بن منگلی خواجہ بن تیمور تاشش جو کہ نسل قیان سے تہا مقرر ہوا اس یولدوز خان
کے ایک بیٹیا تہا اوسکا نام جوینہ ہے اوس جوینہ سے ایک لڑکی حور خصلت پری تمثال
پیدا ہوئی اوسکا نام الانقوہ رکہا گیا ـــ نہ دختر اختری از برج شاہی ٭ گرامی گوہری از درج شاہی

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

یہہ عفیفہ خاتون الانقوہ ابتداء حال مین اپنی چچا کی بیٹی کی نکاح مین تہی اوسکے خاوند کا نام
دویون بیان تہا یہہ شخص اون ایام مین حاکم مغلون کا تہا اوسکی نسبت سے اور اس عورت کی
پیٹ سے دو بیٹی پیدا ہوئے ایک نام بلگدی ـــ دوسری کا بکجدی تہا ـــ جب دویون
بیان مرگیا الانقوہ بجاے اپنی خاوند کی سسردار ہوئی اور اپنی بچون کی پرورش مین مصروف
رہنی لگی اسی اثنا مین ایک روز وہ عورت پہلوی بستر راحت پر پڑی ہوئی سوتی تہی کہ دفعتہً خانہ
تاریک اوسکا اسطرح پر روشن ہوگیا جسطرح اچہی روشنی کی چمک ہوتی ہے وہ یہہ حال دیکہہ کر
متحیر ہوئی کہ ناگاہ وہ روشنی اوسکی حلق مین اوتر گئی اوس روشنی کے اوترتی ہی حمل نمودار ہوا
اس مقام پر خلاصہ الاخبار والے یہہ شعر لکہتا ہی ـــ حکایت مریم اگر شنوی ٭ بالانقوہ ہمخوان

بیان حکومت بوقا خان کا

پہنچا ن بکروہی تہا جب لوگون کو اوس ملکہ کی حمل کی خبر ہوئی صاف ثابت ہوا کہ اوسنی زنا کروایا ہی سبنی طعنی اور تشنیع اور سخنان سخت ملکہ سی کہی اور کہا کہ ہمکو یقین کامل ہوا کہ آپنے زنا کروایا ہی ملکہ نے اپنی بریت اور عفت کی باب مین بہت فہمایشیں کی جب کسیکو یقین اوسکے پاک ہونیکا نہوا اوسوقت ملکہ نے کہا کہ آجکی شب تم میرے مکانا ہین رہو بچشم خود ملاحظہ کرو اگر مین سچی ہون تو تمکو وہ نور معلوم ہوگا اور خدا مجھکو سچی کریگا سبکو یہہ بات پسند آئی تہا بچہ اشراف اور اعیان اوس سرزمین کے رات کو ملکہ کی پاس رہی اور اونہونی بچشم خود دیکہا کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سی اوترکر ملکہ کی خیمہ مین جاتی ہی اور پہر ایک شعلہ وہان سی نکلکر آسمان کو چلا جاتا ہی سبنی آمنا صدقنا کی تمام بدگویون کی زبانین بند ہوئی اوسوقت سبکو یقین ہوا کہ ملکہ روح قدس سی حاملہ پائی گئی کہتی ہین کہ ملکہ النقواہ کی پیٹ سی بسبب برکت اوس نور کی تین بچی پیدا ہوئے ایک لڑکے کا نام بوقون تیقی رکہا گیا قوم قیقین اسی بچہ سی پیدا ہوئی ہی دوسری بچی کا نام بوسین سالجی رکہا گیا قوم سالجیون کی اوسکی طرف منسوب ہی تیسری بچی کا نام بوزنجر قاآن رکہا گیا تمام خان ترکستان کی اوس بوزنجر کی نسل سی ہین اونکو مغل بہی کہتی ہین

بیان حکومت بوزنجر قاآن کا

جب بوزنجر قاآن حد بلوغ کو پہنچا باتفاق جمیع اعیان اور اشراف ولایت کی تخت سلطنت پر اوسنی جلوس کیا اوسیکی وقت مین ابومسلم مروزی تہا مدت مدید تک وہ داد اور عدل کرتا رہا جب اوسنی وفات پائی بعد اوسکے دو لڑکے اوسکی نسل سی رہے تہی ایک کا نام بوقا خان تہا اوسکے آٹہوین پشت مین چنگیز خان اور قراچار نویان ہے دوسرا لڑکا بوقیا خان تہا اوسی ایک بیٹا پیدا ہوا تہا جسکا نام ماچین تہا

بیان حکومت بوقا خان کا

بیان حکومت قایدو خان کا

۸۲ بعد وفات اپنی والد کی بوقا خان تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی وقت وفات اپنی بیٹے دوتومنن کو ولی عہد اپنا کر دیا تھا

بیان حکومت دوتومنن خان کا

جب بجای اپنی باپ کی تخت شاہی پر بیٹھا داد وعدل اوسنی خوب کیا اوسکی ایک بیوی بہت بڑی عقلمند ذی شعور تھی اوسکو منولون کہتی تہے اس عورت کی پیٹ سے نو بچے پیدا ہوئے بعد وفات دوتومنن کی وہ عورت اپنی بچون کی پرورش اور سیاست ملک مین مصروف ہوئی اسی اثنا مین قوم جلایر نزدیک تورت منولون کے جاکر مقیم ہوئے اور اپنی تو ست زمین کندہ کرکی پیدا کرنی لگی اس قوم کی اقامت سے منولون مانع آئے قوم جلایر کو یہہ بات ناگوار گذرے ایکروز وقت فرصت کا پاکر اونہون نی منولون کو قتل کیا اور اوسکے لڑکے بہی اوسکی مار ڈالے ایک بچہ نو اون یعنی قایدو خان جو اوس وقت وہان موجود نہ تہا وہ ایک لڑکی کے خواہش کی واسطی اپنی چچا مسمی باچین کی پاس گیا تہا وہ بچ رہا اور باقی اوسکے آٹھون بہائی معہ اوسکے والدہ منولون کے دار فانی کو کوچ کرگئے جب باچین سنے یہہ حرکت بد سنی ایک ایلچی قوم جلایر کے پاس اوسنے بہیج کر خون کی خواستگاری کی بزرگ لوگ جو اوس قوم مین تہی اونہون نے عذر کیا اور کہا کہ یہہ قصہ بدون ہماری رائی کی وقوع مین آیا ہے اب معاف کیجئے اور ستر آدمی جو منولون کی قتل مین شریک تہی قتل کئے گئے

بیان حکومت قایدو خان کا

خایدو خان بسبب سعی باچین کے سردار ایل الوس کا ہوا اوسکی تین بیٹے پیدا ہوئے بایسنغر اور جرقہ لنکوم اور جارجین قوم سجوت نسل جارجین کی پیدا ہوئے اور قبیلہ تاجیوت جرقہ لنکوم کی اولاد سی ہی جرقہ لنگوم کے ایک بیٹا تہا اوسکو

بیان حکومت نومنہ خان کا

اوسکو سسروقند کہتی تہی سسروقند کی ایک بٹیا تہا اوسکو ہمیقا کہتی تہی یہہ ہمیقا ایام جوانی مین ۸۳
اہل خطا کے پنجہ مین پہنس گیا اوسکو التان خانی نے ایک دیوار مین چنوا دیا

بیان حکومت باسنغر خان کا

باسنغر خان بعد وفات اپنی والد کے مدت تک سلطنت کرتا رہا آخر عمر مین اپنے بیٹے
نومنہ کو ولیعہد اپنا بناکر عالم بقا کو راہی ہوا

بیان حکومت نومنہ خان کا

نومنہ خان جب سریر سلطنت پر بیٹہا اوسوقت تہوڑا سا ملک ترکستان کا بہی اوسنے
فتح کرکے مملکت موروثہ اپنی مین ملا لیا اوسکے دو جوروان تہین ایک کی پیٹ سی
سات لڑکے پیدا ہوئے اور ایک سی دو لڑکے جوڑوان ایک ہی دفعہ پیدا ہوئے
یہہ دو لڑکی جو توام پیدا ہوی تہی انمین سی ایک کا نام قبل تہا دوسری کا نام قاجولی
— ایک شب کو قاجولی نے خواب مین دیکہا کہ تین ستارہ ایک پیچہی دوسری کی دامن
قبل سی نکلکر آسمان پر بلند ہوئے پہر غروب ہو گئے — چوتہی بار ایک ستارہ نہایت
چمکتا ہوا اوسکے دامن کی نیچی سی نکلا اوسنے اسطرح کی روشنی دنیا پر کی کہ تمام اطراف
و اقطار مین اوسکے چمک پہیل گئی پہر اوس ستارہ مین سی سات ستارہ اور نکلی ہر ایک اونمین
سی ایک ایک ولایت پر روشن تہا بعد غروب ہونے اوس ستارہ کی اطراف جہان
کی اسیطرح پر روشن تہی یہہ خواب دیکہکر چونک پڑا ایک لحظہ اوسکے تعبیر مین رہا
پہر آنکہہ جہپک گئی اوسوقت ایک اور خواب یہہ دیکہا کہ اوسکی گریبان سی سات
ستارے چمکدار طالع ہوئی ایک پیچہی دوسری کی غروب ہو گئی آٹہوین دفعہ ایک
بہت تابندہ ستارہ نکلا اوسنے تمام اطراف جہان پر اپنی روشنی ڈالی پہر اوسمین

بیان حکومت قبل خان کا

سے گئے ستارہ پہوٹ کر پہیلی ہر ایک ستارہ ایک ایک ملک پر روشن تہا بعد غروب ہونے
اوس بڑے ستارہ کی اون چہوٹی ستارون کی اوسیطرح پر روشنی باقی تہی جیسی اوسین
روشن تہے یہہ خواب دیکہہ کر قاجولی بیدار ہوا اور باپ کی خدمت مین آکر حاضر ہوا سب
حال خواب کا بیان کیا تومنہ خان نے فرمایا کہ بٹیا دوسری بہای کو بہی اپنی بلا لاو جب
قبل خان حاضر ہوا اوسوقت تعبیر خواب کی بیان کی اور کہا کہ اس خواب کی تعبیر یہہ ہے
کہ قبل خان کی پشت سے تین پچی بادشاہون کی پہر اوسکی اولاد سے ایک شخص ایسا بادشاہ
ہوگا کہ تمام ملک اور اکثر ملک دنیا کی اوسکے تابع ہوگئی اور بہت ملک فتح کر کی اپنے
بیٹون کو تقسیم کریگا بعد اوسکے مرنی کی سلطنت اوسکی بیٹی کرتی رہینگی مدت تک اوسکی اولاد
سلطنت کرہی گی — دوسری خواب کی تعبیر یہہ ہی کہ قاجولی کی نسل سے ہشت نفر سلطنت
کرین گے اور ایک شخص آٹہوین اوسکی پشت کا اکثر بلاد دنیا کی فتح کریگا اور بہت ملک اپنی
قبضہ مین لاوی گا — اور اوسکے اولاد ہر ایک ملک مین ایک ایک بچہ سلطنت حکومت
کریگا جب تومنہ خان تعبیر خواب کی کہہ چکا اوسوقت دونو بہای یعنی قبل خان — اور قاجولی
خان نے باہر آکر آپسمین عہد کیا اور قول و قرار اسبات کی ہوئے کہ تومنہ خان کی بعد قبل خان
بادشاہ ہوکر تخت نشین ہوا اور قاجولی سپہ سالار لشکر کا رہی اور یہی عہد و پیمان نسلاً بعد نسلٍ
باقی رہی اس واسطی ایک اقرار نامہ دونو بہائیون نے لکہہ کر ایکدوسری کو دیدیا

بیان حکومت قبل خان کا

قبل خان بسبب اوسی عہد اور اقرار نامہ کے بعد تومنہ خان کی وفات پانی کی تخت خانی پر
جلوہ فرما ہوا اور سکو ترکان النجیک کہتی ہین اسکے چہہ بیٹی تہی تین کے نام یہہ ہین — اوکین
برقاق — قوبلہ خان — برتان بہادر — اور تین بچون کے نام معلوم نہین ہوئی —
کہتی ہین کہ اوکین برقاق صاحب جمال اور خوبصورت تہا ایک روز تن تنہا جنگل مین گہومتا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

گہومتا پہرتا تہا ایک جماعت تاتاریون نے اوسکو پکڑکر التان خان کی پاس لیجاکر اوسکی ۸۵
حوالہ کیا التان خان نی بسبب عداوت دیرینہ کی ایک دیوار مین گہر اکر کی چنوادیا

بیان حکومت قوبلہ خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی قوبلہ خان مالک تخت و تاج کا ہوا اوسنے لشکر جمع کرکی التان خان پر اپنی بہائی کے خون کا قصاص لینی کے واسطی چڑہائی کی انجام اسکا یہہ ہوا کہ التان خان شکست کہاکر بہاگا اور اوسنی اوسکے ملک کو خوب لوٹا تمام ملک اوسکا غارت و تاراج کرکی مراجعت کر آیا

بیان حکومت برتان بہادر کا

بعد وفات قوبلہ خان کی اوسکا بہائی برتان بہادر تخت نشین ہوا یہہ شخص مردانگی اور قوت اور شجاعت مین سب سے افضل تہا بعد وفات اپنی چچا قاجولی کے سرداری لشکر کی اوسنے اپنی بیٹی ایردمجی کو سپرد کی اور خطاب اوسکا ایردمجی برلاس رکہا سب برلاسی قوم اوسکی نسل سی پیدا ہوئے برتان بہادر کی اولاد بہت تہی مگر بیسوکا بہادر اون سب مین شجاع اور دلاور تہا بعد وفات اپنی باپ کی وہ حاکم اور بادشاہ ہوا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

بیسوکا بہادر جب تخت خانیت پر جلوہ افروز ہوا ایردمجی برلاس فوت ہو گیا تہا اوسکے انتیس ۲۹ بیٹیان تہی سب سی زبان دار اور عقلمند سونچیجن تہا سو اسطی بیسوکا بہادر نے اوسکو بیچا کے اوسکے باپ کی منتین کیا اور بمقتضای حدود ادب دیدکی سونچیجن نے لشکرکشی قوم تاتاریہ پر کرکے مال اور ملک اوس قوم کا لوٹکر تاراج اور غارت کیا پہر وہان سی دیلون بلدوق کو گیا بیسوکا بہادر تاریخ ماہ ذیقعدہ سنہ ۵۴۹ پانسو انچاس ہجری مین مطابق نیکوزیل کے

بیان حکومت چنگیز خان کا

سه دران بورت فرخنده خاتون نژاد ٭ بچنگیز خان شاه والا نژاد ٭ مران طفل را
بدبشت اندرون ٭ بقدر یکی کعب افسرده خون ٭ که بر کشتن دشمنان بد دلیل
شد اندر کفش غیر نیزه دان ذلیل ٭ سونغوجیجن نے بیسوکا بہادر کی خدمت مین عرض کی
کہ یہہ لڑکا وہ پیدا ہوا ہی جو اکثر ملکون عالم کو فتح کریگا اور بسبب اسکے کہ اوس زمانہ مین
دولت تاتار بہو چین کی آخر ہو چکی تہی اسواسطی اوس لڑکی کا نام تیمور چین رکہا گیا جب
تیرہ برس کا ہوا اوسوقت ماہ سکوزیل مین درمیان ۵۶۲ سنہ ہجری کے بیسوکا بہادر فوت ہوا
اور اوسی زمانہ مین سونغوجیجن عالم بقا کو سدہارا چونکہ اوسکا بیٹا قراچار نویان خورد سال
تہا اسواسطی لشکری لوگ اور تمام خدمتگار بیسوکا بہادر کی تیموچین سی پہر گئی اور قوم تائجوت
سی مل گئی

بیان حکومت چنگیز خان کا
جسکو تیمور چین بن بیسوکا بہادر کہتی ہین

واضح ہو کہ چنگیز خان نے بعد وفات اپنی باپ کی واسطی قصد دشمنون اور ملازمت امرار
اور ملازمون کی محنت اور مشقت بہت اٹہائی اور کئی دفعہ اپنی جان پر کہیل گیا اور مہلکات
مین واقع ہوا مگر بسبب تقدیر ایزدی کی اوسکی جان کو صدمہ نہ پہنچا آخر الامر باتفاق
قراچار نویان بن سونغوجیجن کے پناہ اونگ خان حاکم قوم کرت سی چاہی یہہ شخص
ان ایام مین بڑا حاکم حکام ترکستان کا تہا آٹہہ برس تک اوسکی خدمت مین بسر کئے
اون ایام مین بڑے بڑے کار ادرجہین اوسی ظاہر ہوئین اور بہت دشمن اونگ خان کے
اوسکی تلوار کی دہار مین کو نکل لی اسواسطی اونگ خان نے تیموچین کو اپنا منظور نظر عاطفت کا
کیا اور فیصلات اور مہمات ملکی اور مالی دونو مین اوسکو اپنا شریک کر لیا انجام کار
یہہ ہوا کہ بسبب چغل خوری اپنی بیٹی سنگون دل کے قصد اوسکے پکڑنے کا کیا اور حکم
دیا کہ تیموچین کو پکڑکر قتل کر ڈالو یہہ خبر ایک امیرنی رات کو اپنی جورو سی بیان کی اوسکا بے

بیان حکومت چنگیز خان کا

اوسجائی دو لڑکی صغیر سن موجود تہی ایک کا نام — باتا — دوسرا قیشلیق اونہونے
یہہ ذکر اوس عورت سی سنکر فوراً تیموچین کو جا کہا تیموچین نی بعد لینی مشورت کے
ذا چار نویان سی راتون رات خالی خیمہ ایک جائی پر کہڑے کرکی معہ اپنی توابع
اور لواحق کی ایک پہاڑ کے نیچی جا پڑا دوسرے روز اونگ خان لشکر بیکران لیکر
چنگیز خان کے لشکر پہ پہنچا حکم دیا کہ تیر باران کرو جب یہہ جانا کہ اون خیمون مین کوی
بہی نہین شرمندہ ہوکر تیموچین کا تعاقب کیا جب فریقین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری
لڑای ہوی شام کی وقت دونو گروہ اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے رات کو تیموچین
معرکہ سی بہاگ کر چشمہ بالجونہ پر پہنچا اوسجا سے بسبب استصواب ذا چار نویان کے
ان لوگون کے نام جو اوسکے ہمراہ تہی دفتر مین لکہی اور ہر ایک کا ایک ایک عہدہ اور منصب
موافق لیاقت کی مقرر کیا اور اون دونون لڑکون کو جنہون نے اونگ خان کے
چڑہای کی خبر تیموچین کو دی تہی عہدہ ترخانی کا دیا — چنین داد فرمان کہ تا نہ نژاد
ہر آنکس کہ از نسل ایشان نژاد ❊ گنہ شان ببخشند تا سے نہ ❊ کزین پس بشنید رجا کے
تمام ترخانی رہین دونون لڑکون کی اولاد سی ہین غرضیکہ تیموچین نے چشمہ بالجونہ سی
سفر کرکی سرحد خطا پر پہنچکر ایک ندی کی کنارہ ڈیرا کرکے سپاہ جمع کی چار ہزار
چہہ سو نفر اوسکے ساتہہ جان دینی پر مہیا ہوگئی اس سپاہ کو ہمراہ لیکر منزل نادر پر پہنچا
اور اس مقام سی اونگ خان کی استیصال کا قصد کرکے کوچ کیا — جہان تاختن
کرد بر لشکرش ❊ کرد ویران شد آباد بوم و برش ❊ اونگ خان معہ اپنی بیٹے
سنکون کے معرکہ جنگ سی جان بچاکر کاشغر کی جانب بہاگ گیا مگر وہ اوسجای مارا
گیا — اور تیموچین بعد فتح پانے کے بہت مغلون کا لشکر لیکر اپنی ملک اصلی پر آیا
ماہ تنکوز ییل مین درمیان سنہ ۵۹۹ پانسو ننانوین کے موضع نمان گہرہ مین مسند خانی اور
تخت جہانبانی پر بیٹہا اور درمیان سنہ ۶۰۰ چہہ سو ہجری ماہ جماد الاخر کے پندرہوین تاریخ کو

بیان حکومت چنگیز خان کا

۸۸ درمیان تایانک خان کی کہ حکومت قوم نایمان سے اوسی متعلق تہی اور تموجین کی لڑائی اتفاق
ہوئی تایانک خان مع اکثر لشکریون کے اس معرکہ مین مقتول ہوا اور بیٹا اوسکا کوشلک بہاگ کر
اپنی چچا بویروق کے پاس گیا بعد اس فتح نامدار کی تموجین نے اکثر قوم مغل کو بزور شمشیر
اپنا تابع اور منقاد کیا اور ماہ رجب ۶۰۲ھ چہ سو دو ہجری مین تموجین نے حکم دیا کہ تمام امرا
اکابر اور روسا مغل جمع ہوں ایسی جمعیت اور جشن کو ترکی زبان مین قرلتای کہتی ہین جیسا کہ
ایک شاعر اسمقام پر یہہ کہتا ہی ؎ قرلتای فرمود شاہ جہان ٭ بدرگاہ حاضر کہان و مہان ٭
اور فرمایا کہ توق سفید نہ پایہ کہڑا کرو یعہ منصوب کرنے توق مذکور کی تموجین
باکر و فر نہایت شان و شوکت سی مسند جہانبانی پر بیٹہا حضار مجلس نے زبان دعا اور ثنا
کی کہولی اوس محفل مین ایک عابد و زاہد قوم مغل کا حاضر تہا اوسکو بت تنگری کہتی تہے
اوسنے آگے بڑہ کر تموجین سی کہا کہ حق سبحانہ و تعالے شانہ نے مجکو فرمایا کہ روی زمین
یعنی تموجین کو دی اسواسطی اب مین تیرا لقب چنگیز خان رکہتا ہون اور یہہ شعر کہی ؎ نہادیم
نام تو چنگیز خان ٭ از این پس تو خود را تموجین مخوان ٭ ہمہ کس ورا ہمچنین خواندند ٭ بدان
نام تو آفرین خواندند ٭ از انرو کہ معنی چنگیز خان ٭ بود شاہ شاہان بتوزی زبان ٭
القصہ چنگیز خان نے بعد فراغت قرلتای یعنی جشن کے چڑہائی بویروق پر کی اوسکو
شکارگاہ مین اکیلا پاکر قتل کیا کوشلک ابن اونگ خان نے جب یہہ خبر پائی کہ چنگیز خان
نے چچا کو قتل کیا اوسوقت وہ اپنی جان بچانے کیواسطی ایک حاکم تکریت کی پاس
جسکو توقتا بیگی کہتے تہے بہاگ کر گیا چنگیز خان نے بہی اوسی موسم جاڑے مین اوسی سبب
لشکرکشی کرکے توقتا بیگی کا بہی کام تمام کیا ۔ کوشلک وہان سی بہی بہاگ کر
حاکم قرا ختای کے پاس چلا گیا اوس حاکم کا نام گورخان تہا ؎ ورا گورخان
خواند فرزند خویش ٭ ببخشید و جا بخشش پیوند خویش ٭ جب چنگیز خان نے تمام
ولایت مغلستان مسخر اور تابع کرلے اور انتظام ان ممالک سی فراغت پا چکا اوسوقت

بیان متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ایران کی

اوسوقت اوسنی فراختائی پر لشکرکشی کی اور بیس برس کی عرصہ مین وہ تمام مملکت بہی اپنی زیر حکومت کرکے اثنا اسی حال مین یہہ واقع گذرا کہ کوشلک خان نی کورخان سی مخالفت ظاہر کرکے اوس سی دو دفعہ لڑا اول لڑائی مین بہاگ گیا دوسری دفعہ غالب آکر سلطنت فراختائیون پر مستولی ہوگیا کوشلک چونکہ کافر تہا اسلئے اہل اسلام سی وہ بہت رنجیدہ خاطر تہا اور مسلمانون پر طرح طرح کی عذاب روا رکہتا تہا مثنوی سے اساس مسلمانی ازوی خراب شدہ بت پرستان ہمہ کامیاب ٭ زجور شش جہانی بجان آمدند ٭ زن و مرد از و در فغان آمدند ٭ چنگیز خان نے یہہ حال سنکر ایک لشکر جرار اوسکے استیصال کی واسطے بہیجا وہ تاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگ گیا چندمدت جنگل جنگل پہرا کیا آخرالامر لشکریون کے ہاتہہ آیا فوراً مقتول ہوا

بیان متوجہ ہونی چنگیز خان کا جانب ممالک ایران سے

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۶۱۵ ہجری کی چنگیز خان سنے بلاد توران سی مع لشکر خراوان سے جانب ایران کی کوچ کرکے نواحی انزار پر پہنچ گیا اوکدائی اور چغتائی کو واسطی محاصرہ اوس شہر سے کے مامور کیا اور جوجی کو جانب جند سے روانہ فرمایا اور اولاق نویان کو جانب تناکیہ اور خجند سے بہیجا اور آپ بنفس نفیس خود بہمراہ تولی خان کی متوجہ جانب بخارا کے ہوا درمیان سنہ ۶۱۷ چہہ سو سترہ ہجری کی مطابق ماہ ئیلان ییل یت باہر اوس شہر سے جاکر خیمہ ڈالا اول ہی روز ایک جماعت امرا سلطان محمد خوارزمشاہ کی جو اوس شہر مین رہتی تہی بارادہ شبخون لشکر چنگیز خان پر آئے مغلون سنے اونکو تہ تیغ کرکی مہم حسب دلخواہ تمام کی دوسری روز تمام علمار بخارا کی چنگیز خان کی خدمت مین جاکر حاضر ہوئے اور سب نی انقیاد و اطاعت و فرمانبرداری ظاہر سے کے چنگیز خان درمیان شہر کی آیا سپاہیون سنے شہر خوب لوٹا جو کچہہ جسکے ہاتہہ آیا وہ لیگیا ارباب تمول اور مالدارون

بیان چوچی خان کا

نے اپنی جان بچانے کے عوض ہزارہا روپیہ دیا ہے بابنا رمال بخروار زر ما بداند
دار جان خرید ند سر ما اسی اثنا رمین جب چنگیز خان نے سنا کہ لشکری آدمی
خوارزم شاہ کے اس شہر مین آچہپی ہین فوراً حکم دیا کہ تمام شہر کے رہنے والی قتل
کئے جاوین ہے بیک روز شد سوختہ خشک و تر ما نہ بجان بجا ماند نے جانور
بعد ازان قلعہ بخارا کا فتح کر کے ڈہا کر زمین کے برابر کردیا اور قلعہ کے رہنیوالون کو قتل
کر کے دوسری جہان کو بہیجدیا

بیان اوکدائی اور چغتائی دونو شہزادون کا

اوکدائی اور چغتائی کو جو وسطی محاصرہ انزار کے حکم دیا تہا بعد پانچ مہینے کی اونہون نے
یہہ شہر فتح کیا غابر خان جو کہ حاکم آنجا کا اور باعث اس فتنہ اور غوغا کا تہا قلعہ شہر
مین متحصن ہوا ان دونو شہزادون نے پہلی وہان کی باشندون کو قتل کیا پہر قلعہ کا محاصرہ
کیا تہوڑے عرصہ مین وہ قلعہ بہی فتح کیا غابر خان کو پکڑ کر قید کیا قلعہ کی رہنیوالون کو
تلوار کے دہار کا مزہ چکہایا اون ایام مین چنگیز خان درمیان سمرقند کے تہا اوسکی خدمت مین
جا کر حاضر ہوئی اور بموجب حکم اپنی باپ چنگیز خان مذکور کے غابر خان کو بہی شربت
موت کا پلایا

اب حال چوچی خان کا سنو

چوچی خان جب جند کی پاس پہنچا امیر قتلق جو وہان کا حاکم تہا وہ بہاگ گیا پہلی ہی
روز وہ شہر فتح ہوا مغلون نے شہر مین گہس کر وہان کی باشندون کو طرف جنگل کے
نکالدیا اور سب مال اور دولت لوگون کی لوٹ کر شہر کو غارت کر کی اور ڈہا کر زمین کے
برابر کردیا اب شہر جند مین کوے گہر رہنا کا نا ہیت نرہا بعد اس فتح کی چوچی خان سمرقند کو

روانہ ہوا

بیان مسخر ہونی سمرقند کا

حال اولاق نویان کا یہہ ہی

کہ اولاق نویان نی جب باہر بناکتہ کی ڈیرا کیا حاکم وہان کا ایلنکو ملک اور قتلیان قلعہ مین
متحصن ہوا ــ نظم ــ سہ بہ پیکار رستہ روز بر خاستند ٭ بروز چہارم امان خواستند
ز شہر فناکت برون آمدند ٭ ہمہ غرق در موج خون آمدند ٭ بعد اوسی لڑائی کے
اولاق نویان شہر خجند کی جانب گیا وہان کا والی تیمور ملک کا وہ اوس قلعہ مین جو
درمیان آب خجند کی بنا ہوا تہا جا چہپا مدت تک لڑائی ہوتی رہی جب بہت تنگ
آگیا اپنی خواص اور متعلقون کی ایک کشتی مین سوار ہو کر جسکا سر اوپر سی پوشیدہ تہا
اور باہر اوسکے سرکہ اور مٹی لتہڑی ہوئی تہی بیٹہکر شتل ہوا کے پانی پر روانہ ہوا مغلون
نی بہی خبر پا کر کناری کناری دریا کے لڑتی ہوئی چلے جاتی تہے اور تیمور ملک تیر باران
کرتا ہوا کنارہ نجات پر پہنچا کشتی سی اوتر کر زمین پر آیا مغلون نے اوسکا تعاقب کیا
اوسکا یہہ حال تہا کہ ہر ساعت کہڑا ہو جاتا تہا ایک لڑائی لڑتا تہا پہر بہاگتا تہا آخر الامر
اکثر اوسکی آدمی مقتول ہوئی اور مال اوسکا سب دشمنون نے چہین لیا وہ تن تنہا تیر ہاتہہ
مین لئے ہوئی جنمین سی ایک بی پیکان تہا چلا تین مغل نگاشتی اوسکی پیچہی دوڑی تیمور ملک
نے وہ ایک تیر بے پیکان کا ایک مغل کی آنکہہ پر مارا وہ اندہا ہو گیا باقی دو تیر اون
دونون کے ماری اور آپ بہاگ کر خالی ہاتہہ خوارزم مین پہنچا پہر وہان سی جانب
عراق کی چلا گیا تمام حال اوسکا روضۃ الصفا مین لکہا ہے اسکا ہی بسبب خوف تطویل
اسی پر انحصار کیا جاتا ہی بعد ازان اولاق نویان بعد فتح خجند کی سمرقند مین پاس
چنگیز خان کے حاضر ہوا

بیان مسخر ہونی سمرقند کا اور پہنچنا جبہ اور سوبدائی کا جانب خوارزمکی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

پوشیدہ نرہی کہ جب چنگیز خان کی جانب بخارا سے فراغت پائی مانند بلائی ناگہان کے
جانب سمرقند کی گیا باوجود اسکی کہ ایک لاکھہ دس ہزار مرد نامدار اور لڑاک اوس شہر مین
تہی کسی سی کچھہ نہوا تین روز تک لڑائی رہی آخر کار اختلاف رائے مین ہو گیا بعضی مایل
طرف صلح کی ہوئے اور بعضون نے بادشاہ کا حق جانکر لڑنا مناسب جانا مگر قاضی شہر کا
اور شیخ الاسلام ہمراہ ایک فوج اعیان اور اشراف شہر کی شہر کے باہر نکلکر چنگیز خان
کے خدمت مین واسطی طلب امن کی حاضر ہوا چنگیز خان نے اونکو معہ اوسکے تابعین کے
پناہ دیکر رخصت کیا اون لوگون نے سمرقند مین جاکر دروازہ نمازگاہ کو کہولدیا مغلون کا
لشکر اوس راہ کو شہر مین جا گہسا قاضی اور شیخ الاسلام کو معہ اوسکی متعلقین کے شہر کی باہر
نکالکر شہر کو خوب طرح پر لوٹکر غارت کیا دوسری روز قلعہ کو بہی مسخر کرکی جسکسیکو وہان
پایا تہ تیغ کیا اسی اثنا مین جب چنگیز خان نے حال ضعف اور عجز سلطان محمد خوارزمشاہ
کا سنا فوراً جبہ نویان سے اور سو بیدای بہادر کو معہ تیس ہزار سواران نگاہ بستی کی جانب
خوارزم کے روانہ کیا وہ دونون کافر بد اختر معہ اوس لشکر قیامت اثر کے جس شہر مین
پہنچتی تہے وہان کی باشندون کو تہ تیغ کرتے ہوئی چلے جاتی تہی اور جس دیار مین پہنچتی تہے
کوئی اثر اوسکا چہوڑتے تہی بعد اسکی کہ بعض ولایات خراسان اور اکثر بلاد عراق اور
اذربیجان اور سبزوار کو لکہ کر سب محنت و مشقت اور بربادی کا کرچکی اوسوقت راہ دربندی کا
مراجعت کرکے تورمت اصلی یعنی پاس چنگیز خان کے آئی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ترمذ اور بلخ کی

جب چنگیز خان کی تسخیر ولایت ماوراء النہر سی فراغت پائی جوجی اور چغتای اور
اوکدی کو معہ فوج گران کی جانب خوارزم کی روانہ کیا اون ایام مین درمیان خوارزم کے
ہمار تکین جو کہ ایک اعیان خوارزم شاہ سی تہا حکومت کرتا تہا اور بہت لشکر اوس بلدہ مین

بیان لڑای خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

اوس بلدہ مین خود رہتا تہا اور بہت عالم و فاضل اوس شہر مین رہتی تہی حاصل کلام کا
یہہ ہی کہ جب یہہ شاہزادی اوس شہر کی نواح مین پہنچی محاصرہ اور محاربہ شروع کیا
مگر بسبب کسی اختلاف کی جو درمیان جوچی اور چغتای سے ہوگیا تہا سات مہینی محاصرہ
کو گذر گئے خوارزم فتح نہوی جب چنگیز خان کو اس امر کی اطلاع ہوی کہ درمیان
دونون بہائیون سے اختلاف ہو رہا ہی اوسوقت ایک ایلچی بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ لشکری
لوگ مطیع اور منقاد اوکدای کی ہون اور جوچی اور چغتای کا کوئی کہنا نہ مانی اوسوقت
بسبب سعی اوکدای کی درمیان دونون بہائیون کی صلح اور صفائی ہوئی جب یکتن ہوکر
خوارزم کی فتح کرنی پر مہیا ہوئی سہ چو کردند گرم آتش رزم را ٭ فکندند بازو
خوارزم را ٭ بعد فتح شہر کے وہان کے باشندون کو جنگل مین لیجا کر ایک لاکہہ آدمی
اہل حرفہ اور ہنرمند علیحدہ کئی اور جوان جوان عورتین خوبصورتین علیحدہ کر کے لڑکون
سمیت ...سون کی حالت اسیری مین قید کین اور باقی آدمیون کو لشکریون کے حوالہ
کئے اور حکم دیا کہ سب لشکری اپنی اپنی حصہ مین لگا کر ان مردون کو قتل کر دیتی ہین
کہ ایک ایک قاتل کے حصہ مین چوبیس[۲۴] چوبیس[۲۴] آدمی آئے تہے یعنی ایک ایک
لشکری نی چوبیس چوبیس آدمی قتل کئے اور وہ قاتل ایک لاکہہ ایکہزار آدمی سی
زیادہ تہے اس پر شمار کرنا چاہی کہ پچیس[۲۵] لاکہہ سی زیادہ آدمی مقتول ہوئے
اونہین مقتولونمین شیخ نجم الدین کبری بہی مارا گیا — مگر چنگیز خان بعد پہنچی بادشاہ
زادون کے جانب خوارزم کے آپ جانب نخشب کے چلا گیا تہا پہر وہان سی
جانب ترمذ کی گیا اور لشکری لوگ آتش جدل و جنگ کی بہڑکانے مین مشغول ہوئی
سہ بعد روز کردند ترمذ خراب ٭ فکندند بازو ی ترمذ بآب ٭ اور دسوین روز
ترمذ کو فتح کیا تمام ساکنین اوس شہر کو تلوار کی دہار مین لگا لینا کیا بڑا اور چہوٹی
اور فقیر سبکو قتل کیا کوئے نہ بچا جب شہر کی گلیان مردون کی لاشون سی بہر گئین اور

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

کوئی زندہ نہ بچا اوسوقت ترمذ سی نکلکر بلخ مین آیا باوجودیکہ وہان کی سب امیرون نے
بطور رسم استقبال آکے چنگیز خان کا استقبال کیا اور سب نے عرض کی کہ ہم لوگ خواہان امن ہین
اور آپکی اطاعت اور فرمانبرداری سی کسی طرحکا قصور نکرینگی مگر اوس مردم کش اور سفاک
بے رحم نے کسیکا کہنا نہ مانا متوطنان قبۃ الاسلام کو دریاے خون مین غرق کیا اون کو بھی
جب قتل کر چکا اوسوقت تولی خان کو جانب خراسان کی روانہ کیا اور بنفس نفیس خود عازم
قلعہ طالقان کا ہوا اوس قلعہ کے باشندہ برسر مقابلہ پیش آئے لڑائی ہوئی پھر قلعہ مین
محصور ہوئے سات مہینے تک محاصرہ کئی ہوئی چنگیز خان پڑا رہا جب تولی خان خراسان سی
مراجعت کر کی حاضر ہوا اور لشکر وافر جمع ہوگیا اوسوقت اوس قلعہ کو فتح کیا اور اوس قلعہ کے
رہنیوالون کو بھی قتل کیا کسی کو نہ چھوڑا — اسی اثنا مین یہہ خبر پائی کہ سلطان جلال الدین
منکبرنی موضع بارانی پر اوس سپاہ پر جو اوسکے مقابلہ پہنچی تھی فتحیاب ہوگیا ہی
فوراً یہہ خبر سنتی ہی چنگیز خان نے بذات خود طرف غزنین کی آیا راہ مین جس شہر پر گذرتا
تھا باشندون کو وہان کی قتل کرتا تھا اور شہر کو ڈہا کر نیست و نابود کرتا جاتا تھا جب
سلطان جلال الدین کی مہم سی بھی فراغت پا چکا اوسوقت بلا نوبان کو لشکر کثیر دیکر جانب
ہندوستان کے روانہ کیا وہ مثل بلائی ناگہان کے مضافات لاہور اور ملتان مین پہنچا
یہان کے لوگون اور باشندون کو نیست و نابود کر کے پھر چنگیز خان کی خدمت مین جا حاضر ہوا

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

اون ایام مین کہ جب چنگیز خان نے مہم بلخ سی فراغت پائی تولی خان بموجب اشارہ
اپنی باپ کی اسی ہزار سوار ہمراہ لیکر کہ دسوان حصہ لشکر مغل کا تھا جانب خراسان کے
گیا پہلے اوسنی شہر مرو پر مہم کے جب باہر اوس شہر کے خیمہ ڈالکر علم تسلط اور اقتدار کا
بلند کیا مجیر الملک جو اون ایام مین اوس بلدہ کے حکومت کرتا رہا تھا اوسنے دست بردی مخالفان

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

مخالفون کی خبر سن رکہی تہی اور وہ جانتا تہا کہ اگر مین انقیاد اور فرمانبرداری کرونگا تو بہی
جان پر بہی وہ ہی بنی گی جو اور ون پر گذری اسواسطی وہ بطریق عجز اور اضطرار کی شہر سے باہر
نکل آیا اور مغلون نے شہر مین گہس کر چاردیواری شہر کی اور تمام مکانات لوگون کے
گراکر زمین کی برابر کردی اور سوای چار سو پیشہ ور مردون اور دختران ماہ پیکر کی کسیکو
زندہ نہ چہوڑا سبکو قتل کیا کہتی ہین کہ بعد مراجعت لشکر مغل کی سید عزالدین نسابہ ہمراہ اون
چند لوگون کے جنکی اجل ابہی نہ آئی تہی زندہ تہا اوسنی شمار مقتولون کی کی صرف باشندگان
شہر کی جو مقتول ہوئی وہ کچہہ اوپر تیرہ لاکہہ آدمی تہی بعد اس واقعہ کی بہی مغلون کو چین
نہ آئی یعنی تین چار دفعہ نوبت بنوبت اوس بلدہ مین جاکر جسکو باقی قتل کرآتے چنانچہ تین
یا چار آدمی باشندگان اوس شہر سی باقی رہی تہے بعد فتح مرو کی تولی خان نے قصد
نیشاپور کا کیا ایک ہفتہ کے عرصہ مین اوس شہر کو بہی فتح کرکی کوئی جاندار وہان زندہ نچہوڑا
بسبب اس انتقام کی جو طغاچار جب تسخیر نیشاپور پر مامور ہوا تہا اور وہ وہان کی مہم مین
مارا گیا تہا اوسنی کسیکو زندہ نہ چہوڑا — اور برج — اور بارہ — اور تمام عمارات
اوس بلدہ کی جلاکر خاک سیاہ کردی — تاریخ خراسان مین لکہا ہی کہ بارہ روز تک
مقتولین نیشاپور کی شمار کئی گئی سوای عورتون اور بچون کی دس لاکہہ اور سات سو ننانوی ہزار
مرد مقتول شمار کئی گئی بعد فراغت مہم نیشاپور کی معہ لشکر فراوان گردون شکوہ کی جانب
ہرات کی گیا اور ان ایام مین ملک شمس الدین محمد جرجانی سلطان جلال الدین منکبرنی کے
طرف سی فرمانفرمائے اوس ملک کا تہا اور قریب ایک لاکہہ سپاہ کی اوسکے زیر حکم تہی
المختصر تولی خان نی ہرات پر پہنچکر سات روز تک لڑائی رکہی ان ایام مین بڑے بڑے
لڑائیان ہوئین آٹہوین روز ملک شمس الدین کے ایک تیر ایسا آکر لگا کہ روح اوسکی قفس
جسم سی پرواز کرگئی اس سبب سی بعض آدمی ہرات کی مایل بصلح ہوئی اس اثنا مین
تولی خان نے معہ دو سو سوار کے نزدیک دروازہ فیروز آباد کی جاکر لوگون کو کہا کہ تم

بیان آنے تولیخان کا جانب ایران کی

میری اطاعت منظور کرو اور قسم کہائی کہ ہرات کی باشندہ میری تابعداری کرینگے اور بر سر فساد نہوینگے تو مین اونکی جان و مال بخشی کرونگا اور کسی کچہہ تعرض نہ کرونگا اور جو کچہہ مال آمدنی ہر سال سلطان جلال الدین کا ہوگا نصف اسسی زیادہ نہ لونگا باشندگان شہر نے جب یہہ باتین بگوش خود سنین اوسوقت دروازہ کہولدیا سب سرداروں سی اول امیر عز الدین چودہری جولاہون کا تہا اوسنے تہان بیش قیمت واسطی نذر تولی خان کے لیکر گیا بعد اوسکی اکابر اور اشراف شہر کی اوسکی خدمت مین آکر حاضر ہوئی سب پر نظر رحمت فرمائی مگر بارہ^{۱۲} نفر تابعین سلطان جلال الدین کو تولی خان نے قتل کیا اور کسی آدمی کے ساتہہ تعرض نہین کیا اور ملک ابوبکر کو عہدہ کوتوالی کا دیا بعد ازان جانب طالقان کے لشکر چنگیز خان مین حاضر ہوا مگر چونکہ قلم تقدیر کا اوس ولایت کی بربادی پر جاری ہوچکا تہا اسلئے بعد گذرنے چند روز کی یہہ خبر پہنچی کہ سلطان جلال الدین نے نواحی غزنین مین بعض امراء چنگیز خان کو شکست دی اور مردمان ہرات نے ملک ابوبکر اور منکیامی کو معہ اونکی توابعین اور لواحقین کی قتل کرڈالا ہی اور ملک مبارز الدین کو اپنا والی بنا لیا ہی جب خبر چنگیز خان نے سنی تولی خان پر عتاب صادر ہوا کہ تمسی اچہا بندوبست نہوسکا اگر تم وہانکی ساکنین کو یکقلم قتل کرڈالتی تو یہہ فتنہ نہ اوٹہتا بعد ازان چنگیز خان نے ایلچیکدای نویان کو اسی ہزار سوار جرار دیکر ہرات پر بہیجا اوسنے چہہ مہینی تک اوس شہر کا محاصرہ کرکی فتح کیا اور سات روز تک بعد فتح ہونی شہر ہوئی قتل عام اور جلائی اور گہر ڈہوائی اور کہدوائی کی اور کام نکرتا تہا سات روز مین سکو تہ تیغ کرکی برباد کرکی نیست و نابود وہان کی لوگونکو کردیا یہہ واقع درمیان سنہ ۶۱۹ چہہ سو انیس ہجری کی ہوا سولہ لاکہہ ۱۶۰۰۰۰۰ آدمی قتل ہوسکے اور جب وہان سی اوسنے مراجعت کی تو کوئی آدمی شہر کی زندہ نہ تہا مگر ایلچیکدای نے پہر حکم دیا سرہ ہنگلو نویان ہی جاکر تلاش کرو کوئی جیتا پہرتا اس نواح مین ہی اگر پاؤ تو اسکو بہی قتل کرو روایت ہی کہ سوائے مولانا شرف الدین خطیب جو باقی اور پندرہ نفر کی ہرات مین کوئی

بیان مراجعت کرنی چنگیز خان کا جانب ترکستان کی

کوئی زندہ نہ بچا تہا بعد مدت چار شخص اور کسی ملک کی غریب لوگ بلوکات کی زمین والے
اونسی آکر ملی جب وہ سب ملکر ہرات مین رہنے لگی

بیان مراجعت کرنی چنگیز خان کا جانب مملکت ترکستان کی اور وفات پانا اوس موذی کشندہ عالم کا

جب چنگیز خان نی سلطان محمد خوارزم کی طرف سی فراغت پائی بعد لینی مشورہ کی عازم
تورت رصلی کا ہوا ماہ ذوالحجہ سنہ ۶۲۱ ہجری مین اپنی تختگاہ مین نزول فرمایا اسی اثنار
مین یہہ خبر سنی کہ حاکم شیداقو نی جو قاشین پر حکومت کرتا تہا گردن اطاعت کی پہیر کر
مخالفت اختیار کی ہے اسلئی بہت لشکر لیکر اوس جانب روانہ ہوا اور شیداقو بہی پانچ
لاکہہ آدمی لیکر مقابلہ پہ آیا سہ بران ہر دو لشکر زمین تنگ بود + کہ پہنار ستان بست
در سنگ بود + بعد مقاتلہ اور جنگ عظیم کے شیداقو کو شکست ہوئے وہ بہاگ گیا بعد اوسکے
شیداقو کے چنگیز خان نی قصد جورجہ اور سکتاش کا کیا وہان کے بادشاہ نی تضرع اور
زاری کی راہ لایق بادشاہون کے پیشکس بہیجی اسی اثنا مین شیداقو نی جو درمیان ارباقیا
کے متحصن ہوگیا تہا ایلچی بہیجکر عہد و پیمان چنگیز خان سی چاہی تاکہ بعد امین ہونے کے حاضر
خدمت مین ہو چنگیز خان نے سوگند اور قسم اوسکی واسطی کہائی اور کہا کہ کبہی اوسکو کسیطرح
کی تکلیف نہ پہنچی گی جب چنگیز خان کی اجل قریب آئی اور حالت نزع کی ہوگئی اوسوقت
تمام اپنی اولاد کو یعنی جغتائی اور اوکدائی اور تولی خان اور اولاد جوجی خان کو
حاضر کیا کسواسطی کہ جوجی خان اون ایام مین دشت قپچاق مین فوت ہوگیا تہا اور قراچار
نویان کو بہی بلایا بعد تقدیم مشورہ کے اوکدائی کو سلطنت خانیت پر ممتاز کیا
اور بلاد اور ماوراء النہر اور سواری اوسکے اور ولایت اولاد کو بخشی اور وہ عہدنامہ قبل خان
اور قاجولی خان کہ وہ تمغا تومنہ خان کا تہا اپنی اولاد کو دیا اس عہدنامہ کا ذکر اوپر درمیان

بیان اولاد چنگیز خان کا

۹۸ ذکر تومنہ خان کی ہو چکا ہی بعد ازان اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہوکر اور متوجہ ہوکی یہہ شعر پڑہا
* چو مدت نماندہ حیات مرا * زبان داشت باید ممات مرا * چو از شہر شنیدا
تو آید برون * مرا در الماندم برنیید بخون * یہہ کہکر آنکہین بند کرلین * بگفت این
دو دیدہ بہم برنہاد * تو گفتی کہ چنگیز خان خود نزاد * یہہ واقعہ درمیان چوتہی تاریخ ماہ
رمضان سنہ ۶۲۴ چھ سو چوبیس ہجری مین گزرا ۔ چنگیز خان نے بہتر برس کی عمر پائی
پچیس برس سلطنت کی اوسکے چار بیٹے مشہور ہین ۔ جوجی ۔ چغتای ۔ اوکدای ۔ اوسکے
۔ تولی ۔ ان چارون کا ذکر عنقریب آگے کرونگا انشاء اللہ تعالے بعد وفات
چنگیز خان کے تمام امرا اور نوئینون نے بموجب اوسکی وصیت کی یہہ خبر فاش نہونے
دی ۔ جب شاہ شہیدا اقوا باہر نکلا اوسکو قتل کرکے اوسوقت سبھی مراجعت کی جسم چنگیز خان
اوس درخت کی نیچے کہ ایک روز شکار کہیلتا ہوا وہان جا بیٹھا اور یہہ اوسنے کہا تہا
کہ یہہ درخت اور مقام میری مقبرہ کی لائق ہے اوسکے نیچے دفن کیا بعد چند روز کی اوس
مقبرہ پر صدہا درخت بدون بونے کی اُگ آئی اور ایسی گنجان ہوگئی کہ ہر ایک شخص وہان کو
گذر نہ سکتا تہا ۔ چنگیز خان بہت غصہ رکہتا تہا مزاج کا بدخو اور قاتل اور سفاک خونریز
آدمی تہا اوسنے لاکہا آدمی قتل کئے ہین

اسامی اون بادشاہون کی جنہونے الغ تورت مین
مسند خانی اور سریر جہانبانی پر قدم رکہا ہی

واضح ہو کہ وہ بادشاہ جو الغ تورت چنگیز خان مین تہی جسکو کلوران اور قراقرم کہتے ہین
اور نام اردو بالغ بہی مشہور ہین اونیس ۱۹ آدمی تہے اونمین سی

اول اوکدا قاآن ابن چنگیز خان سے

بیان اولاد چنگیز خان کا

۹۹ یہہ بعد وفات اپنی باپ چنگیز خان کی دو برس پیچھی درمیان سنہ ۶۲۶ ہجری مین باتفاق جمیع بہائیون اور ردوسار کے تخت نشین ہوا تخت پہ بیٹھتی ہی ابواب عدل اور انصاف خلق کی کہولی اور ظلم یکقلم موقوف کیا وہ صفت جود اور سخاوت سی موصوف تہا اور تمام خلق کو خصوصاً مسلمانون کی ساتہہ بہت نیکی کرتا رہتا تہا اوکدای قاآن نی اپنی اوایل ایام سلطنت مین جرماغون نویان کو تین تومان لشکر کی دیکر درسطی دفع سلطان جلال الدین منکبرنی کی بہیجا اوسکی وسیلہ سی وہ مہم فتح ہوئی نویان مذکور سب بہائیون مین بڑا شجاع اور بہادر اور دل چلا آدمی تہا منصب لشکرکشی اور ضبط و انتظام توریت اور خزانہ کا اوسکی باپ کی زمانہ مین متعلق اوسیکی رہتا تہا — اور تولیخان آٹہہ بیٹی تہی جنکی یہہ نام مین منگو قاآن — قوبلای قاآن — وارنق لوکا باقیون کا نام معلوم نہین درمیان سنہ ۶۳۳ چہہ سو تینتیس ہجری کی اوکدای قاآن نے ارغون آقا کو حکومت ولایت خراسان کے دی اور جب یہہ خبر پائی کہ ہرات ہنوز ویران پڑی ہوئی ہی امیر عزالدین ہروی جامہ باف کو حکم تولیخان نی ایک سو آدمی دیکر ترکستان کو بہیجا تہا جانب ہرات کی درسطی تعمیر ہرات کی روانہ کیا اور قریق نامی کو داروغہ بناکر عزالدین کی ساتہہ کیا عزالدین نی ہمراہ داروغہ اور اسیران ہرات کی درمیان سنہ ۶۳۶ چہہ سو چہتیس ہجری کے اپنی وطن مالوف مین پہنچکر امر زراعت اور عمارت مین بہت سعی اور کوشش کے درمیان سنہ ۶۳۹ چہہ سو انتالیس ہجری کی اوکدای قاآن جہان فانی سی رحلت کر گیا اوسکی سلطنت کی مدت چودہ ۱۴ برسکی تہی

دوسرا کیوک خان ابن اوکدای قاآن ہی

والدہ اوسکی توراکینہ خاتون تہی جسنی بعد وفات اوکدای قاآن یعنی اپنی خاوند کے ... نہ موجود ہونی بیٹی کے انتظام مملکت اور بندوبست سپاہ کا قرار واقعی کیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

جب کیوک خان اپنی باپ کی اردو مین پہنچا قرلتای عظیم یعنی جشن بڑا کرکے بموجب رائے
امرا اور نویان کی ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۴۳ چہ سو تنتالیس ہجری مین مطابق ماہ ہنبیل
کی مسند خانی اور سریر جہانبانی پر بیٹھا اوسنے بہی مثل اپنی باپ کی انعام واکرام لوگون
کو دئے مگر افسوس کہ ایک ہی سال بادشاہت اوسکو نصیب ہوئی تہی کیونکہ درمیان
سنہ ۶۴۵ چہ سو پینتالیس ہجری سرحد سمرقند مین فوت ہوا

تیسرا منگو قاآن ابن تولیخان ہے

یہہ شخص بعد وفات کیوک خان کی تین برس پیچھی درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴۸ چہ سو
اڑتالیس ہجری کی مطابق تنکوزییل کی بسبب سعی اور اہتمام باتو بن جوجیخان کی تخت
جہانبانی پر بیٹھا بعد سات برس کی درمیان سنہ ۶۵۵ چہ سو پچپن ہجری کی وہ بہی فوت ہوا

چوتھا قوبلا خان بن تولیخان ہے

یہہ وقت وفات منگو قاآن کے ولایت ختا مین تہا جب اوسنی منگو قاآن کی مرنی کی
خبر سنی خنکبد و مین اوپر تخت سلطنت او مسند خانی کے بیٹھا چھوٹا بہائی اوسکا ارتق توکا
جو درمیان ارلغ تورت کی تہا اوسنی اوسکی اطاعت نہ منظور کی بلکہ مخالفت سی مقابل
ہو کر بڑا چند نوبت درمیان اونکی لڑائی ہوئی آخر الامر ارتق بوکا کو طوق و زنجیر باندہ کر
لشکر نے حاضر کیا قوبلا قاآن نے بعد لینی مشورت کی اوس اپنی بہائی ارتق بوکا کو
ایسی چار دیواری مین قید کیا جسکی دیوارین خار مغیلان سی بنائی گئی تہین اور پہرہ سپاہیونکا
اوسکے چوگرد لگا دیا کہ بہاگ نہ جاوی ارتق بوکا ایک سال تک اوس وحشت آبادمین
زندہ رہا بعد ازان بزم بستر لحد پر سویا ـــ اور قوبلا قاآن پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کرکی
سنہ ۶۹۳ چہ سو ترانوین ہجری مین فوت ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

پانچوان تیمور قاآن بن حکیم بن قوبلای قاآن ہی

اسکو ایام بادشاہی مین اولجایتو کہا کرتی تہی تیمور قاآن فی بارہ برس سلطنت کی وہ صفت نصفت اور عدالت سی متصف تہا —

۶ قوشلای بن خیسک بن تربہ بن حکیم بن قوبلای قاآن ہے

۷ بودقیای بن قوشیلای

۸ تاییری بن تولک جسکو زمان حکومت مین بیلکتو خان کہتی تہے

۹ انوشیروان بن دارہی جو اخلاق حمیدہ نرکہتا تہا اور اوسیکی سببسے قاآنی مین فتور ہوا تہا

۱۰ توقیمور بن تیمور قاآن تہا

۱۱ بیسور دار

۱۲ اینکہ ابن بیسور دار

۱۳ ریلیک قاآن

۱۴ کیتیمور

۱۵ ارکتیمور

۱۶ ایلچی تیمور قاآن جو ملازمت مین صاحب قران امیر تیمور گورکان کی حاضر ہوا تہا اور بعد وفات بانی تیمور کی باغ تورت مین جاکر مسند خانی پر بیٹہا

۱۷ دالتای خان جوکہ نسل ارتق بوکا سی تہا

۱۸ اوردای بن ادردای بن ملک تیمور

۱۹ اورای بن ارکتمور یہہ دو شخص بہی نسل ارتق بوکا سی ہین یہان تک انیس بادشاہ تمام ہوئے

بیان اولاد چنگیز خان کا

بیان جوجیجان اور اوسکی اولاد کا جنہونی دشت قبچاق مین حکومت کی ہی

روضة الصفا مین لکہا ہی کہ ایک دفعہ قوم ترکیت نی فرصت پاکر اردو چنگیز خان پر چڑہائی
کرکے لشکر کو لوٹا بلکہ چنگیز خان کی ایک جورو کو بہی پکڑ کر لیگئی سنہے وہ عورت پیٹ سی
تہی اوسکو لیجاکر اونگ خان دشمن چنگیز خان کے حوالہ کی خان مذکور نے تہوری عرصہ
اوس عورت کو قید رکہا آخر الامر اوسکے خاوندینی چنگیز خان کی پاس اوسکو بہجوا دیا
جب چنگیز خان کی گہر مین آئے یہان آکر اوسنی ایک بیٹا جنا چنگیز خان نی اوسکا نام
جوجیجان رکہا کیونکہ جوجی زبان ترکی مین مہمان کو کہتی ہین تو اوسنے اوس لڑکی کو گویا مہمان
سی تشبیہ دیکر یہہ نام رکہا تہا اسی سبب سی چغتائی — اور اوکتائی جو دو بیٹی چنگیز خان
کے تہی جوجیجان کے نسب مین اختلاف کیا کرتے تہی اور اوسکو کہا کرتے تہی کہ تو ہمارے
باپ کی پشت سی نہین ہی کیونکہ تیری مان بگڑی گئی تہی خدا جانی کس خان کا تخم ہی اسلئے
سب بہائیون مین صفائی نرتہی تہی اور سب لڑکون سی بڑا بیٹا یہی جوجیجان تہا بعد فتح
خوارزم کے وہ بموجب وصیت اپنی والد چنگیز خان کے دشت قبچاق مین جابسا وہ ولایت
سب اوسکے زیر حکم تہی اور قبل وفات چنگیز خان کی جوجیجان چہہ مہینی پیشتر مر چکا تہا
اوسکی اولاد اور احفاد سی اٹہتیس ۳۸ نفر دشت قبچاق کی بادشاہ ہوئے اور تخت نشین
گذرے ہین جنکی تفصیل یہہ ہے

باتو خان ابن جوجیجان جو بعد وفات اپنی پدر بزرگوار کے بموجب حکم چنگیز خان
کی تخت شاہی پر بیٹہا یہہ بادشاہ بلاد آلان اور آس اور روس اور
بلغار وغیرہ اپنی تحت تصرف مین لایا اور مقلد کسی دین و مذہب کا
وہ نہ تہا سوای یزدان پرستی کی کچہہ نہ مانتا تہا سخاوت اوسکی نہایت
تہی درمیان ۶۵۴ چہہ سو چون ہجری کی وہ فوت ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

برکہ خان بن جوجی یہہ مرد مسلمان تہا

مولکا تیمور بن طوغان بن باتو یہہ اپنی زمانہ بادشاہی مین ملقب بکلک ہوا

تودمنکا بن طوغان

بوقیا خان بن کلک

اوزبک خان بن طغرل بن کلک ـــ الوس ازبک اوسیکی طرف منسوب ہین

جانی بیگ خان عادل بادشاہ اور مسلمان تہا اوسنی جب یہہ خبر سنی کہ اشرف بن تیمور تاش بن چوبان ولایت ایران مین ظلم کر رہا ہے راہ دربند سی بہت جلد جاکر اوسکو قتل کیا اور مال اوسکا سب لی آیا ایک شاعر اسباب مین یہہ کہتا ہی سہ دانی کہ چہ کرد اشرف خر ظلم او مظلمہ برد جان بیگ زر بعد مقتول ہونی اشرف کی اپنی بیٹی بیردی بیگ کو تبریز مین چہوڑ کر آپ متوجہ جانب دشت کی ہوا اور تہوڑی عرصہ سی ہلاک ہوا

بردی بیگ ابن جانی بیگ خان جب اوسنی باپ کی مرنی کی خبر سنی تبریز سی جاکر دشت قپچاق کا بادشاہ ہوا

کلیدی بیگ

نوروز جو سلک اولاد جانی بیگ سی شمار کیا گیا ہی

جرکش خان اوسکو سبب مصلحت وقت کی جانی بیگ کا فرزند شمار کرتی تہی

خضر خان

مردو ابن خضر خان

بازارچی

بیان اولاد چنگیز خان کا

۳۴ محمد خان

۳۵ دولت بردی بن تاشی تیمور

۳۶ براق بن قرجق

۳۷ غیاث الدین شادی بیگ

۳۸ محمد بن تیمور خان

بیان ہلاکو خان بن تولیخان بن چنگیز خان کا اور حال اوسکی سلطنت کرنیکا ایران مین

مورخین بیان کرتے ہین کہ جب منگو قاآن نے موضع قراقرم مین تاج بادشاہی کا سر پر رکھا
اور اوسوقت تاجو نویان کو معہ سپاہ بیکران واسطے ضبط ولایت ایران کے مامور کیا مقصد کو
پہنچکر اور باوجود اقامت عرصہ دراز کے کچہ بند وبست نکرسکا ایک عرضی شکایت مستعصم باللہ خلیفہ
عباسی کی اور چند ملحدین اسماعیلیہ کی شکایت لکہکر بادشاہ کی خدمت مین بھیجا اسلئے منگو قاآن
نے اپنے بھائی ہولاکو خان کو پانچوان حصہ لشکر چنگیز خانی کا دیکر واسطے ضبط اور حفاظت
مملکت ایران کے روانہ کیا ہلاکو تاریخ دویم ربیع الاول سنہ ۶۵۱ چہ سو اکاون ہجری کو
قاآن سے رخصت ہوکر اپنے اردو مین آیا اور اسی سال کے ماہ شعبان مین جانب مقصد کے کوچ
کیا سنہ ۶۵۳ ہجری مین ایران مین پہنچا اور ماہ ذوالحجہ سنہ مذکور مین دریا جیحون سے اوترکر ذیقعدہ
سنہ ۶۵۴ ہجری مین اسماعیلون کو قتل کیا انہین ایام مین خواجہ نصیر الدین طوسی بسبب اوس
سبب کے جو تواریخون مین لکہا ہے قلعہ میمون مین رہتا تہا ملازمت ایلخان مین جاکر منظور نظر
[illegible] ہوا اور [illegible] کا ہوا اور ہلاکو نے بہی سنہ ۶۵۶ ہجری مین مہم بغداد سے فراغت پاکر راہ [illegible]
سنہ ۶۵۷ ہجری مین جانب دیار شام کے گیا اثنائے راہ مین اپنے بیٹے یشموت کو واسطے محاصرہ
میافارقین کے متعین کیا اور آپ بذات خود جانب نصیبین کے چلا گیا بعد تسخیر اوس بلدہ کے

بیان بادشاہزادی شمون کا

اور لوٹ وغارت کرکی حلب کی جانب گیا وہان جاکربہی اوسنی کوئی شہر ثابت نچہوڑا جب یہہ خبر محشر اثر تخریب اور غارت بلاد کی والی دمشق کو پہنچی وہان کی سب باشندون نی ایلچی بہیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کیا ہلاکو خان نی بطور امتحان کی کیتبو قاآن کو اوس ولایت مین روانہ کیا اکابر اور اشراف اوس بلدہ کی برسم استقبال پیش آئی اور اوسکو معزز اور محترم کرکے شہر مین لیگئی اسی اثنا مین ہلاکو خان کو یہہ خبر پہنچی کہ منکو قاآن فوت ہوا یہہ خبر سنتی سبے پریشان ومضطرب ہوکر انتظام مملکت شام کا کیتبو قا رنویان کو سپرد کرکی آپ مراجعت کر آیا اور کیتبو قا وہان حکومت کرنے لگا بعد تہوڑی عرصہ کی سیف الدین فیروز بادشاہ مصر نے معہ لشکر فراوان حدود بعلبک مین پہنچکر اوسکو معہ اکثر مغلون کے جہنم واصل کیا جب ایلخان نے اس واقعہ کی خبر پائی فوراً عازم شام کا ہوا مگر بسبب مخالفت بعض خویشون اور اقارب کے جلدی کی اس مقصد کو حیز تاخیر مین ڈالدیا

حال بادشاہزادی شمون کا جو جانب میا فارقین کی گیا تہا

اور شاہزادہ شمون جو جانب میا فارقین کی گیا تہا اوسنی وہان جاکر دو برس تک اوس قلعہ کا محاصرہ کرکے اپنی تحت وتصرف مین لاکر وہان کی حاکم ملک کامل کو اردوی ایلخان مین بہیجدیا اور تمام رسوم قتل اور غارت او تاراج کے ادا کین بعد ملک کامل اردوی ہلاکو مین بڑی عذاب سی مارا گیا اور شمون میا فارقین سی فراغت پاکر ماردین مین پہنچا ملک سعید جو حاکم اوس سرزمین کا تہا وہ ملازمت اس شاہزادی کی مین حاضر ہوا شمون نی اوسکو دوسری جہان کو چلتا کیا اور اوسکے بیٹی ملک مظفر کو اوسکا قایم مقام کیا اوسوقت اردوی ہلاکو خان کے جانب مراجعت کرکے آیا ـــ ہلاکو خان نی آثار رشد اور نجابت کے ناصیہ احوال فرزند بزرگتر اپنی کی مین جو اباقا خان تہا مشاہدہ کرکے ولایت عراق اور مازندران اور خراسان کی اوسکو سپرد کی اور مملکت دیار بکر اور دیار ربیعہ کی توران نویان کو دی اور مملکت روم کے

بیان حکومت کرنے اباقاخان کا

سکے معین الدین پروانہ کو سپرد کی — اور سیف الدین بتکچی کو جو کہ منصب وزارت کا رکہتا تہا ۱۰۷
شہید کر کی خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بجای اوسکی مقرر کیا اور حکومت بغداد کی اوسکی
بہائی علاء الدین عطا ملک کو جسکی تاریخ جہانگشای ہے سپرد کی — ہلاکو خان شب
یکشنبہ انیسوین ربیع الاخر سنہ ۶۶۳ ہجری مین فوت ہوا اڑہتالیس ۴۸ سال شمسی زندہ رہا —
اپنی ایام سلطنت مین آٹھہ سال تک تعمیر بتخانون اور محلون کی اوسنی کی اور اہل علم
اور حکمت کی صحبت کی بہت رغبت رکھتا تہا اوسکے آثارات سی ایک رصد شہر تبریز مین
ہے جو خواجہ نصیر الدین طوسی نی مراغہ تبریز مین بنای ہے

بیان حکومت کرنی اباقاخان بن ہلاکو خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی باتفاق تمام امرا اور نوینون کے درمیان ماہ رمضان سنہ ۶۶۳ چہ سو تریسٹھہ
ہجری مین مسند خانی اور سریر جہانبانی پر بیٹھا اور دربند شیروان کی بندوبست کی والی
اپنی بہائی یشمت کو مقرر کیا — اور دوسری بہائی تبشین اغل کو خراسان کی جانب
بہیجا — اور سونجاق نوین کو نیابت حکومت اور مملکت کی سپرد کی اور منصب وزارت پر
بدستور سابق صاحب عادل خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بحال رکہا — اور اصفہان
کی ولایت کی سرداری خواجہ بہاء الدین محمد ولد خواجہ شمس الدین محمد کو سپرد کی —
اور خواجہ علاء الدین عطا ملک بموجب حکم کے دار السلام بغداد کی تسخیر کی درپی ہوا
یہہ صحبت کو پہنچا ہی کہ خواجہ شمس الدین محمد عادل اور منصف اور سخی تہا ہمیشہ طبیعت اپنی
متوجہ انتظام امور دین اور دنیا پر رکہتا تہا اباقا خان کے وقت مین مشایخ اور سادات
اور علما اور فضلا کے بہت بڑی قدر تہی اور رعیت بہی بہت رفاہیت اور آسودگی
سی گذران کرتے تہی خواجہ علاء الدین عطا ملک نی بہی شہر بغداد مین طریق اجتہاد
اور اہتمام کا مرعی رکہہ کر تہوڑی ہی زمانہ مین دار السلام کو آباد اور معمور کر دیا اور ساکنین

بیان حکومت کرنی اباقا خان کا

١٠٨ اوس سرزمین کو طرح طرح کی انعام اور احسان سے مالامال کیا ۔ مگر خواجہ بہاء الدین محمد نے
اصفہان میں جاکر بہت ظلم کئے اور سیاست بھی نہایت خارج از اندازہ ایسی کرنی شروع
کیں کہ صدہا غریبوں اور بیگناہوں کی جان پر آ بنی اور صدہا بیگناہ مار ڈالے ہرچند کہ
خواجہ شمس الدین محمد نے مکتوبات مشفقانہ دلدہی اعزا مینی کو بھیجکر خونریزی سے ممانعت کے
مگر اوس سے کچھہ فایدہ مترتب نہوا آخرکار مظلوموں کی آہ کے تیر نے اوسکا کار تمام کیا یعنی
وہ بھی اپنی جوانی سے بے بہرہ گیا ۔ کہتے ہیں کہ اوایل سلطنت اباقا خان کے میں یوقا کو
ہمہ سپاہ بھی انتہا کی راہ دربند سے جانب آذربیجان کی گیا تھا اور بیسویں صفر سنہ ٦٦٤ ہجری
میں لڑائی ہوئی لشکر قبچاق کو شکست ہوئی جب یہہ خبر برکہ خان کو پہنچی تین لاکھہ سوار ساتھہ
لیکر تسخیر ایران کے واسطے گیا اور اباقا خان بھی سپاہ لیکر اوس جانب لئی ہوئی پڑا تھا
سبد منبہ رود کے برکہ خان نے جانب تفلیس کی کوچ کیا چاہتا تھا کہ پار اوس سے اوتر کر گذرے
کہ ناگاہ صیاد اجل نے کمین گاہ سے کود کر اوسکی روح کی مرغ کو گرفتار کیا اسلئے اوسکی لشکری
تتر بتر ہوگئے سب اپنی اپنی مکانوں کو چلے گئی اور درمیان سنہ ٦٦٦ ہجری کے براق اغلان
جو کہ اون ایام میں الوس جغتای خان کا بادشاہ تھا اوس نے مسعود بیگ بن محمود براج کو
خدمت اباقا خان میں واسطے اظہار دوستی اور اتحاد کے بھیجا اور غرض اصلی اوسکے بھیجنے سے
سرلشکر اور کثرت مردان جنگی کا اخبار اور سب کیفیت سے دریافت کی اطلاع ہوکر چلا آوے
جب مسعود بیگ اباقا خان کے اردو میں پہنچا خواجہ شمس الدین محمد صاحب دیوان نے شرط
استقبال کی بجالایا بوقت ملاقات نہایت ادب اور انسانیت سے رہ پیادہ ہو گیا
اور مسعود بیگ بسبب کمال نخوت کے اوسیطرح سوار رہا حالت سواری ہی پر خواجہ کو
سے ہمکنار ہوا یہہ بات گرچہ صاحب دیوان پر گران گذری مگر بسبب اسکے کہ وہ مقام
اوسکے اظہار کا نہ تھا چپ ہو رہا جب مسعود بیگ ایلچی اون کے دربار میں پہنچا تمام امرا
سے اول رتبہ اور صدر کی مقام پر جا بیٹھا اور کلمات خوب اور عبارات مرغوب سے

بیان سلطنت نکوداران کا

مرغوب سی بنا بنا کر بتکلف تمام اوار رسالت کرنی لگا بعد دو تین روز کی جب بتور سکی بہری
ہوئے پائی جسطرح ہو سکا بلطایف الحیل رخصت لیکر بہاگا ایک گہوڑی تیز رفتار پر سوار ہوکر
ماوراءالنہر کی جانب چلا دوسری روز اباقا خان نی یہہ سنا کہ مسعود بیگ بفریب میری
لشکر کی خبر سُنی اور حال دیکہنی بطور جاسوسی کی آیا تہا اور مخالفین یورش ایران پر مستعد ہین
اسلئے چند ایلچی بہیجی مسعود بیگ کی پیچہی کہ جہان اوسکو پاؤ پکڑکر لاؤ مگر مسعود بیگ نے وقت جانے
آذربیجان کی بسبب رعایت اور محافظت اپنی جان کی گہوڑون کی ڈاک اول بٹہلا دی تہی
ہر ایک منزل پر ایک گہوڑا چہوڑتا ہوا چلا گیا تہا اسلئے وہ ایلچیون کی ہاتہہ نہ آیا غرضیکہ جب
مسعود بیگ ملازمت براق مین حاضر ہوا اور جو کچہہ دیکہا یا سُنا تہا بیان کیا براق نے ایک
لاکہہ سوار جمع کرکی درمیان ۶۶۷ سنہ چہہ سو سڑسٹہ ہجری مین اموبہ سی گذر کر مقابلہ کیا تمام مملکت
خراسان کی حدود آذربیجان تک پر فتنہ اور آشوب سی ہوگئی تہی اور دوسری جانب سی اباقا خان
نے بہی مع سپاہ فراوان کی جانب خراسان کی کوچ کیا ماہ ذی الحجہ ۶۶۸ سنہ ہجری مین پانچ
فرسنگ پر ہرات سے کے باہر جانبین کا مقابلہ ہوا براق شکست کہاکر بہاگا اباقا خان نی سب
اسباب اوسکا اپنی تحت تصرف مین لاکر جانب آذربیجان کی مراجعت کی — بوداران درمیان
ملوک مصر اور اباقا خان سے کے لڑائیان بہت ہوئین اونکو ہم اسواسطی چہوڑ دیتی ہین کہ ابو الفدا
نے کچہہ کچہہ حال اونکا لکہا ہی — اباقا خان بیسوین ماہ ذالحجہ ۶۸۰ سنہ ہجری کو
درمیان ہمدان کی فوت ہوا سترہ برس اوسنی سلطنت کی

بیان سلطنت کرنے نکوداران بن ہلاکو خان کا

باتفاق اشراف اور اعیان سلطنت کی بروز یکشنبہ تیرہوین تاریخ ماہ ربیع الاول ۶۸۱ سنہ
ہجری کو موضع الاتاق مین تخت بادشاہی پر نکوداران جلوہ آرا ہوا اوسنی باب عدل اور
انصاف کا ساکنین ولایت آذربیجان اور عراق پر کہولا لقب اس بادشاہ کا سلطان احمد

بیان سلطنت کرنی تکوداران کا

رکہا گیا سلطان نے وزارت اپنی سلطنت کی خواجہ شمس الدین محمد کودی اور عطاء الدین عطا ملک
کو بھی منظور نظر تربیت اور عنایت کا کیا اور مجد الملک کو پکڑ کر اسکی سپرد کیا اوسنی
اوسکو قتل کر ڈالا اور خواجہ علاء الدین نے بھی چوتھی تاریخ ذی الحجہ مذکور کو انتقال پایا
پس بادشاہ کے حسن سعی اور اہتمام خواجہ شمس الدین محمد کی سعی اہل اسلام کو قوت پیدا ہوئی
یہ حال دیکھکر اور بادشاہزادے جو کہ بیگانے تھے اور مسلمان نہ تھے رشک کرنے لگے
از انجملہ ارغون خان نے ولایت خراسان میں جا کر ترتیب اسباب سلطنت کی اور تمہید رباط
مخالفت کی اور لڑائی کرنی شروع کی سنہ ۶۸۳ چھ سو تراسی ہجری میں جانب دامغان کی
گیا یہاں ایک لڑائی بھاری ہوئی وہاں بھی شکست کہائی پھر سلطان احمد نے طرف خراسان
کی کوچ کیا شاہزادہ ارغون خان قلعہ کلات میں جا چھپا اور لشکر الیناق نے اوسکا
تعاقب کیا خوشنکاہ الیناق نے وہاں جا کر بادشاہزادے کو کلات فریندہ کہکر امین اور
بے خوف کرکے اردوی احمد خان میں پہنچایا بادشاہ اہل اسلام نے اوسکو ایک خیمہ میں قید کیا
اور [illegible] اروق برادر بوقا کو مع چار ہزار آدمی کی اوسکے محافظت کی واسطے مقرر کیا اور آپ
پنجشنبہ عشرین [illegible] تن تنہا جانب عراق کے قصد کیا اور حکم دیا کہ تم لوگ بعد ایک ہفتہ
کے ارغون کو یاساں میں پہنچا دینا مگر بعد جانی سلطان احمد کے ایک جماعت اون امراء کے
جو بادشاہ کے اسلام نہ رکھتی تھے اور موافق مزاج سلطان احمد کی نہ تھی اونہوں نے باہم متفق
ہوکر آدھی رات کو ارغون خان کو قید سے خلاصی دی ارغون خان نے اوسی شب کو مثل
بلائے ناگہانی کے تخت لاکر الیناق کو مع چند مقربان سلطان احمد کی جان سے قتل کیا
دوسرے روز بوقا نے ساتھ [illegible] سوار ایل قراولنا [illegible] کے پاس بھیجا تا کہ وہ سلطان احمد کے
راہ نہ پکڑیں اور چند روز میں ارغون خان نے بھی سلطان احمد کا تعاقب کیا سلطان احمد نے
درمیان نواحی اسوداین کے ارغون خان کی خلاصی کی خبر پاکر اپنی والدہ مسماۃ قوتی خاتون
کے لشکر میں جا کر پناہ لی وہ لوگ جو اوسکے مطلع اور خادم تھے راہ سے کھینچا تین کو بھاگ گئے

بیان سلطنت ارغون خان کا

سگئے جب سلطان احمد سر آب پر پہنچا قوم قراوتاش نی لشکر پر ہاتہہ غارت اور لوٹ کا
بڑہایا اسی اثنا مین ارغون خان بہی اوس نواح مین آپہنچا — بوقا اور سنکور جو ملازمان
قتلمی مادر سلطان احمد کے تہی اوسکی والدہ سی ملکر اور حیلہ کرکے سلطان احمد کو ارغون
خان کے پاس لیگئی سچ ہے ❊ بیک ساعت بیک لحظہ بیک دم ❊ دگرگون میشود
احوال عالم ❊ ارغون خان نے بلا توقف سلطان احمد کو قنغرتای کی بیٹون کے حوالہ کیا
کنکا باپ سلطان احمد کے ہاتہہ سی مقتول ہوا تہا اونہون نے اپنی باپ کی قصاص مین
سلطان احمد کو قتل کیا ❊ چنین است رسم سرای درشت ❊ گہی پشت زین و گہی زین
بر پشت ❊ سلطان احمد نے دو برس تین مہینے سلطنت کی

بیان سلطنت ارغون خان بن اباقا خان کا

وہ صبح ہوکر ساتوین جمادی الاخر سنہ ۶۸۳ چہہ سو تراسی ہجری باتفاق خواتین اور امرا اور
شاہزادگان والاتبار کے تاج سلطنت ارغون خان کے سر پر رکہا گیا ارغون خان نی تمام
مقدمات کلیات اور جزئیات ملکی اور مالی بوقا کے سپرد کی صاحب سعید خواجہ شمس الدین محمد
وقت بادشاہی ارغون خان کے بارادہ فرار جانب اصفہان کی آیا اور یہہ ارادہ رکہتا تہا
کہ اسجای سی دریا کی راہ ہندوستان کو بہاگ جاون مگر پہر توکل اور صبر کی لشکر ایلخان
کی جانب گیا اثنا راہ مین ایک استمالت نامہ بادشاہ کا اوسکے نام پہنچا اسلئی وہ بر سبیل
تعجیل بادشاہ کی خدمت مین بہاگ کر چلا گیا اور ماہ رجب سال مذکور مین مجلس ارغون خان
مین پہنچا سنہ ۶۸۶ چہہ سو چہیاسی ہجری مین مارا گیا اسی سال مین ایک یہودی سعد الدولہ
نامی طبیب ندیم بادشاہ کا ہوا روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی اور اوسکو تمام مہمات
ملک اور مال مین ایسا دخل ہوا کہ اوسنی سب امرا اور اعیان کو بے اختیار کر دیا اور
اوسکی قوم کی یہودی لوگ بہت اچہی رتبہ اور مسند عزت مین متمکن ہوگئے تہی اسلئی

بیان سلطنت کیخاتوخان کا

اکثر یہودیوں نے مسلمانوں کی شریعت پر طعن اور تشنیع کرنی شروع کی بلکہ اونکی بہکانی
سے ارغون خان نے بہی یہہ حکم دیدیا تہا کہ کوئی مسلمان کسی عہدہ جلیلہ پر ممتاز نہو اور اردو
اعلی میں بہی مسلمان لوگ نہ آنے پاویں بلکہ اون لوگوں نے ارغون خان کو یہہ صلاح دی
کہ کسی تجویز سے یہہ کرنا چاہیے کہ کعبۃ اللہ میں بہی بت رکہوا دو اور کوئی شخص نماز مسلمانوں کے
طور کی نہ پڑہے بجائے عبادت رحمان کی پرستش بتوں کی جاری ہوجاوے تو سب سے بہتر ہی
اس عزم کی پورا کرنے کی ارادہ میں تہا کہ خدا نے مسلمانوں کی دعا سن لی یعنی ارغون خان
بیمار سخت ہوا غرضیکہ اوسکی بیماری کے دفعیہ میں بہت تدبیریں کیجاتی تہیں جو جو علاج کرتے
تہے مرض زیادہ ہوتا جاتا تہا اور سعد الدولہ یہودی کو یہہ خیال بہت تہا کہ اگر بادشاہ مرجاوے
گا تو میرا کوئی حامی اور مددگار نہوگا اور یہہ جو میں نے تشدد اور تعصب کی راہ سے مسلمانوں پر زیادتے
کی ہیں خدا جانے بعد مرنے بادشاہ کے میری جان پر کیا بنے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابہی بادشاہ
نزع کی حالت میں تہا کہ طغاچار نویان اور بعض امرا مسلمانوں نے بادشاہ سے ناامید ہوکر بسبب
اوس کینہ دیرینہ اور عداوت مذہبی کے سعد الدولہ کو سلخ صفر سنہ ۶۹۰ چہہ سو نوے ہجری میں
پکڑکر قتل کیا ارغون خان نے وقت نزع یہہ حال سنا تیسری تاریخ ربیع الاول سال مذکور میں
ارغون خان بہی سعد الدولہ کے پیچہے پیچہے جہنم واصل ہوا اس بادشاہ کے مرنے سے مسلمانوں
کے چہرہ حال پر بشاشت اور تازگی پیدا ہوئی

بیان سلطنت کیخاتوخان بن اباقاخان کا

کیخاتون ایام سلطنت ارغون خان میں درمیان روم کی روزگار بسر کرتا تہا جب اوسنے ارغون کے
مرنے کی خبر سنی بسبب طلب امرا سلطنت کی متوجہ اردو کا ہوا اور ماہ رجب سنہ ۶۹۰ ہجری میں
اوسجا سے پہنچا جاتے ہی تخت نشین ہوا اونہیں ایام میں جانب روم سے خبر پریشان کیخاتون
کے سننے میں آئے سعد السلطنت جانب روم کی کوچ کیا ماہ جمادی الاخر سنہ ۶۹۱ چہہ سو اکانوے ہجری

بیان سلطنت کیخاتو خان کا

ہجری مین روم سے مظفر اور منصور ہوکر مراجعت کی پہر اپنی سلطنت کی انتظام اور ضبط سکے ۱۱۳

درپی ہوا چنانچہ منصب امیر الامرائی کا قوتوقا کو دیا اور عہدہ وزارت پر صدر الدین خالد زنجانی کو سرفراز کیا خلاصہ اس بادشاہ کی حال کا یہہ ہی کہ کیخاتو خان مذکور اکثر اوقات شراب خواری اور صحبت نیان سیم اندام مین گذارتا تہا یعنی رات دن اوسکو یہہ خیال رہتا تہا کہ اشرافون اور اعیان سلطنت کی بیٹون کی چہرہ شگفتی کیجی چنانچہ دوتین لڑکیون پری چہرہ کی چہرے سے اونسنی توڑے اور تمام ہمت اسی کام پر مصروف ہوگیا اوسکو سلطنت کی کار سے کچھہ بہی خبر نہ تہی اسلئی طغاچار نویان — اور طولادای اور بعض اور امرا اوسسی دل برداشتہ ہوگئے اور سبہی یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ چہرہ شکن کو تخت سے اوتارہ بایدو خان کو تخت پر بٹہلاوے بایدو خان اون ایام مین حاکم بغداد کا تہا جب کیخاتو خان نے اس امر کی اطلاع پائی قبچوق مال اور طولادی کو معہ بعض امرا کے بندیخانہ مین قید کرکے — طغاچار نے یہہ حال دیکہہ کر ایک ایلچی خفیہ بغداد کو بہیجکر بایدو خان بادشاہزادی کو پیغام یہہ کہلا بہیجا کہ جتنی تم سے جلدی ہوسکے اس جانب چڑہ آؤ ہم کیخاتو خان کو پکڑکر تمہارے حوالہ کردینگے اور آپ بادشاہی کیجیو اسلئی بایدو خان لشکر زادوان ہمراہ لیکر بغداد سے آیا — کیخاتو خان نے واسطی مقابلہ دشمن کی آقبوقا — اور طغاچار نویان کو انہی سے اول بہیجا اور آپ بہی بروز سہ شنبہ جمادالاول سنہ ۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری مین دشمن کی طرف چڑہ کر گیا — اثنا راہ مین طغاچار آقبوقا سے جدا ہوگیا اور کیخاتو خان کی مخالفت اوسنی ظاہر کی اور لشکر کی بہی اکثر اوسکے ساتہہ ہوکر بایدو خان سے مل گئی آقبوقا تہوڑے سے آدمی ساتہہ لیکر کیخاتو خان کی لشکر مین آیا کیخاتو خان نے جب یہہ حال دیکہا بادل غمناک دردمند نمناک کی موغان کی جانب بہاگ گیا اسی اثنا مین قبجوق مال — اور طولادی معہ اون امیرون کے جو بندیخانہ مین قید ہوئے تہے بایدو خان نے چہوڑ دئی دہ

بیان سلطنت بایدو خان کا

۱۱۴ لوگ قتل بلائی ناگہانی کی سوغات مین پہنچی وہان جاکر کنجا تو خان چہرہ شکن کا چہرہ
حیات کا توڑا یعنی قتل کیا ـــــ کیجا تو خان تمام اولاد ہلاکو خان مین سنجی سب سی بڑا تھا
اور ایام دولت مین عدالت اور انصاف کرتا رہتا تھا بگیناہ کے قتل کو اوسنے کبھی حکم
نہین کیا کیجا تو کا نام عنقا تو بہی لکھتی ہین

بیان سلطنت بایدو خان بن ہلاکو خان کا

بایدو خان نے آخر ماہ جمادی الاول سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری مین درمیان حدود ہمدان
کے باتفاق امراء اور اعیان کی سریر خانیت پر جلوہ افروز ہوا اوسنی منصب امیر الامرای کا
طغاجار نویان کو جو اوسکی سلطنت کا بانی اور اساس رکہنی والا تھا دیا اور کار مہمات
وزارت اور امور دیوانی کا کفایت جمال کو مرحمت ہوا جب خبر مقتول ہونے کیجا تو خان
کی اور بادشاہ ہونی بایدو خان شاہزادہ غازان کو جو کہ اون ایام مین اپنی باپ ارغون خان
کے وقت سی حاکم خراسان کا تھا پہنچی اوسنی ارادہ انتقام لینے کا مصمم کرکے امیر نوروز
غازی سی مشورت لی یہہ امیر نوروز ارغون آغا کا بیٹا تھا جو کہ زمانہ چنگیز خان سی تیس[۳۲] برس
تک خراسان کی حکومت کرتا رہا بعد وفات اپنی باپ کی ملازمت ارغون خان مین بسر کرتا
تھا کہ جب کہ ارغون خان نے بوقا کو باسا قہ مین بہیجا یا تھا یہہ بہاگ کر طرف دیار مشرق
کے چلا گیا تھا چونکہ وہ مقلد دین اسلام کا تھا اسلئے اوسنے جہاد کرنے پر کمر باندہ کر بہت
مشرکون کو قتل کیا اور مدت تک درمیان امیر نوروز غازی اور شاہزادی غازان کے
لڑائی اور خصومت قایم رہی آخر الامر درمیان سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری کی صلح ہوگئے
امیر نوروز شاہزادی کی خدمت مین واسطی پابوسی کے حاضر ہوا اور رتبہ تقرب اور
ندیمی کا پایا القصہ جب شاہزادے نے قصد یعنی عراق اور آذربیجان کا کیا اسباب مین
نوروز غازی سی صلاح لی نوروز غازی نے جواب دیا کہ مین آپ کو مسند سلطنت اور بادشاہی

بیان سلطنت بایدو خان کا

بادشاہی کی تخت پر بہٹلا دنگا اور بایدو کو اوسکی بد عملی کی سزا دونگا مگر ایک شرط
یہہ ہی کہ تم ہماری پیغمبر خدا یعنی محمد مصطفی پر ایمان لاؤ اور کفر اور بت پرستی سی ہاتہہ اوٹہاؤ
شاہزادی نی اقرار مسلمان ہونیکا کیا اور مقام فیروزکوہ پہ کلمہ جاکر پڑہا اوسی روز صدہا آدمی
اوسکے ساتہہ کی مسلمان ہوگئی بعد ازان غازان خان متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا جب حدود
آذربیجان پہ جا پہنچا اوسوقت ایک ایلچی سخن دان کو بایدو خان سکے پاس بہیجکر یہہ کہلا بہیجا
کہ گنجاتو خان سکے قاتلون کو ہمارے حوالہ کردو وہان سی قاصد بے مراد پہر آیا غازان سنے
باتفاق امیر نوروز کی مخالفت ظاہر کی دوسری طرف سی بہی بہت لشکر مقابلہ پر آیا قاصد
جانبین سکے ایک دوسرے کی پاس پہنچی اور لڑائی شروع ہوگئی شاہزادے غازان سنے
قراول بایدو خان کو شکست دیکر ایک اور ایلچی پاس بایدو خان سکے بہیجکر سخنان محبت آمیز
کہلا بہیجین اور کہا کہ جنگ قراولان کے سبب بیوقوف قراولون سکے ہوا والا نہ ہمکو تسی محبت اور
دوستی سے لڑائی ہونی کی کیا معنی جواب مین اوسکے اوسنی بہی کلمات مشفقانہ زبان پر لاکر
مقرر ہوا کہ بالمشافہ ہماری تمہاری ملاقات ہو جو بات ولین ہو وہ سبب دسیلہ غیر سکے آپسین کہہ سن
لین بعد ازان ایکروز معین مین دونون بادشاہ معہ لشکر سکے وعدہ گاہ پر سگئے اور دونو بادشاہ
تہوڑسے تہوڑسے آدمی لیکر باعزاز و احترام تمام ملے بعد ملاقات غازان نی التماس فارس
اور عراق کی جو ارغون خان سسی متعلق تہی سکے بایدو خان سنے یہہ التماس اچہی طرح پر قبول
فرمائی اور یہ بات پر قرار ٹہرا کہ کلکی روز دونو بادشاہ اپنی اپنی اردو کو کوچ کر جاوین لیکن
چونکہ بایدو خان سکے امیرون سکے دل مین یہہ خیال تہا کہ کلکی روز وقت مراجعت کی مہم غازان
کی منقطع کرنے چاہیی یعنی غازان کو مار ڈالیے اس امر کی اطلاع شاہزادے کو اوسکے لوگون
کی تیور پہرسے ہوئی دیکہہ کر ہوگئی فوراً اشتعل زمانہ کی تیرہ و تار دمین غبار بہت تمام جاتے
خراسان کی کوچ کر گیا دوسرے روز بایدو خان سنے جب یہہ خبر سنی بہت افسوس کیا
دوسری روز غازان نی ایک ایلچی بایدو سکے پاس بہیجکر یہہ اطلاع کی کہ مین آغاسی خیالی

بیان سلطنت بایدو خان کا

دوستی کا رکہتا تہا لیکن شباب کے امیرون کی دلنشین رنگ عصیان پاکر بی رخصت مراجعت
سرآیا ہوا بایدو نے حسب ظاہر تملق اور چاپلوسی کی اور حکم دیا کہ ملک اسلام جمال الدین مع مولات
رنجہ اور فارس کو غازان خان کی گماشتون کے حوالہ کردیوے بعد ازان شاہزادے کے
نوکرون نی وہ فرمان شاہی فارس مین پہونچایا جمال الدین نے اوسپر کچہہ عمل نکیا ملازمان غازان
بے مراد پہر آئے اسی اثنا مین امیر نوروز نے واسطے اطلاع ضمایر اور اسرار امرا آذربیجان اور عراق
بطور ایلچی گری کے پاس بایدو خان کی گیا مگر خفیہ امیر طغاچار سے عہد و پیمان اس مضمون کے کرلی
سر تہم سعادت غازان کے گرہا اور بایدو کو تخت سے اوٹہادو اور غازان کو تخت پر بٹہلاو اور
بایدو خان نے امیر نوروز کو چند روز قید رکہا آخر کار نوروز نے قسم کہائی اور کہا کہ اگر تم حکم
دو ہان مین جانی دو تو مین غازان کو باندہ کر آپکی ملازمت مین حاضر کرونگا اس فریب سی
خلاص پاکر نوروز نوکر خدمت شاہزادے مین حاضر ہوا اور یہان آکر ایک ہانڈی باندہ کر
بہیجدی تا کہ قسم سی بری ہو جاوی کیونکہ غازان ہانڈی کو کہتی ہین جیسا کہ ابو الفدا نے لکہا ہے
اس مقام سے تا تسلط ہونی تیمور لنگ کی ہم سب بادشاہون چنگیز خانیون کے ذکر چہوڑ دیتی
ہین کسواسطی کہ ابو الفدا نی علی سبیل الاختصار سبکا حال لکہا ہے مگر بہت اختصار کی ساتہہ کہتی ہین
کہ بعد بایدو کے سلطان محمود غازان خان بن ارغون خان درمیان ماہ ذالحجہ سنہ ۶۹۴ چہ سو
چورانوی ہجری کی بیچ تخت خانی پر بیٹہا اسنی بنیاد کفر کی مغلون مین سی بالکل موقوف کرکے
شریعت محمدی کی بنیاد ڈالی اور ملوک مصر کا حال ابو الفدا مین ہے اس ذکر کی کہ غازان
خان سی ملک ناصر بادشاہ مصر کی لڑائی ہوئی گذر چکا وقت وفات اپنی چہوٹی بہائی اولجایتو
سو اوسنی اپنا ولی عہد کر دیا تہا روز یکشنبہ دسوین ماہ شوال سنہ ۷۰۳ سات سو تین ہجری مین
فوت ہوا اولجایتو سلطان بعد اوسکے تخت پر بیٹہا یہہ بصحبت علما اور سادات اور بزرگون کا
تہا مذہب اثنا عشری اعتقاد کامل رکہتا تہا سنہ ۷۱۷ سات سو سترہ ہجری مین فوت ہوا
سنہ ۷۱۷ ہجری مین سلطان ابو سعید بن اولجایتو ماہ صفر مین تخت خانیت پر بیٹہا اسکے ایام سلطنت

بیان نکاح بغداد خاتون کا

سلطنت کا حال چونکہ ابو الفدا لکھہ چکا اور جوبان کا حال بہی اوسمین مندرج ہی اسلئے چہوڑا جاتا ہی ۱۱۷

بیان نکاح بغداد خاتون کا

جب امیر جوبان نویان مارا گیا اوسوقت بادشاہ سلطان ابو سعید نے قاضی مبارک شاہ کو طلب
کرکے کہا کہ امیر حسن کے پاس جاکر جسطرح ہوسکے مسماۃ بغداد خاتون کو طلاق دلوادی یہہ
عورت چونکہ خوبصورت تہی بادشاہ اوسپر بہت مفتون تہا قاضی نے یہہ بات شیخ حسن سی
جاکر کہی شیخ حسن نے بسبب خوف بادشاہ کی اپنی جورو بغداد خاتون سی مفارقت اختیار کرکے
بعد گذرنی ایام عدت کی بادشاہ نی اوس سی اپنا نکاح کیا اور اس عورت کو امور ملکی اور مالی
مین دخیل کرلیا درمیان ۷۳۲ سات سو بتیس ہجری کی چند لوگون نی بادشاہ سی یہہ کہا
کہ درمیان شیخ حسن اور بغداد خاتون کے مراسلات خفیہ جاری ہوگئی ہین اسواسطی بادشاہ
نے شیخ حسن کو جانب قلعہ کاخ کی روانہ کردیا اور بغداد خاتون سی وہ محبت جانی رہی
اوسکا رتبہ بہی کم کرکی دل سی اوسکو اوتار دیا جب بعد تحقیق یہہ ثابت ہوا مفسدون نی یہہ مضمون
بناکر اوڑا دیا تہا ان اصلمین یہہ جہوٹ تہا اوسوقت منظور نظر عنایت کی مسماۃ بغداد
خاتون ہوئے ــ اور امیر شیخ حسن سلطنت روم کا بادشاہ ہوا اور آخر سال سات سو پینتیس ۷۳۵
ہجری مین بادشاہ اوزبک نے قصد اران اور آذربیجان کا کیا ــ اسلئے بادشاہ اوایل ۷۳۶
سات سو چہتیس ہجری مین عازم اران کا ہوا جب حدود شیروان مین پہنچا اوسجا کے بسبب
حرارت اور عفونت ہوا کی مرض سخت مین مبتلا ہوا بعد پندرہ روز کے جب کچہہ تخفیف ہوئی
حمام کیا وہ ہی مرض پہر عود کرآیا تیرہوین تاریخ سال مذکور مین فوت ہوا ــ کہ گویا تاریخ
گشت تاریکی آفتاب عیان ــ بر زوال دولت سلطان اعظم بو سعید ــ اوسکا تابوت سلطانیہ
مین لاکر جانب غرب دفن کیا جن ایام مین کہ مرزا امیر شاہ بن امیر تیمور نے واسطی خراب اور
برباد کرنی اوس گنبذ کی حکم دیا اوسوقت وہان سی اوسکی تابوت کو اوٹہا کر اوسے الگ رکہی

بیان حکومت اربہ خان کا

118 اوسکے باپ کے پاس دفن کیا بتیس[32] برس وہ زندہ رہا اور انیس[19] برس اوسنی سلطنت کے

ظفرنامہ مین لکہا ہے کہ سلطان ابوسعید نے اواخر ایام حیات اپنی مین بسماۃ دلشاد خاتون

بنت دمشق خواجہ بن جوبان سے نکاح کر لیا تہا بسبب اوس کی دوہن کی محبت کی بغداد خاتون

سے کم التفاتی کرنے لگا تہا اسواسطے اوس خاتون بیمروت نے یعنی بغداد خاتون نے اوسکو

زہر کہلایا ابن یمین نے تاریخ اوسکے وفات کی یہہ کہی ہے ٭ چون گذشت از سال ہجرت

ہفتصد و باسی و شش ٭ و ز ربیع الآخرین ہم سیزدہ بگذشتہ بود ٭ در فراغ از سر

سلطان اعظم بوسعید ٭ دست تقدیر الٰہی افسر شاہی ببرد ٭

بیان سلطنت کرنی اربہ خان کا

واضح ہو کہ اربہ خان نسل ارتق بوکا بن تولیخان سے ہے وہ بعد وفات سلطان ابوسعید کی

بسبب سعی خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کے سریر سلطنت خانیت پر بیٹہا اوسنے بغداد خاتون

کو جو بڑی نظر سے اوسکو دیکہتی تہے اور برا جانتی بسبب زہر دینے سلطان ابوسعید کی قتل کیا

بعد ازان لب آب پر پہنچ کر اوزبکون کو شکست دی اور چونکہ امیر علی پادشاہ نے جو کہ ماموں سلطان

ابوسعید کا تہا اور اون ایام مین حکومت دیاربکر کے اوس سے متعلق تہی سلطنت اربہ خان

سے مطلع ہو کر علم خلافت کا بلند کیا تہا اور موسی خان بن علی خان بن بایدو خان کو

بادشاہ بنا لیا تہا اسواسطے بسبب حسن اہتمام کے خواجہ غیاث الدین محمد نے لشکر بیحد

جمع کرکے جانب دشمنون کی کوچ کرکے روز چارشنبہ سترہوین[17] رمضان سنہ[736] سات سو

چہتیس[36] ہجری کو نواحی تغتو پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا تلوار اور خنجر کی لڑائی رہے

آخرکار اربہ خان کو شکست ہوئی خواجہ غیاث الدین محمد ایک لحظہ ثابت قدم رہا جب

اوسنے دیکہا کہ میدان ہاتہہ سے جاتا رہا وہ بہی جنگل کی جانب بہاگا امیر علی نے لوگونکو

اوسکی تعاقب مین بہیجکر اوسکو پکڑا اکیسوین[21] رمضان کو خواجہ فاضل نیکو اخلاق مذکور کو بہشت

بیان حکومت محمد خان کا

شربت شہادت پلایا اونہین ایام مین ارپہ خان بہی امیر علی بادشاہ کے ہاتھ آگیا معہ ۱۱۹
اپنی لشکریون کی مارا گیا

بیان سلطنت کرنی موسی خان کا

موسی خان نی ماہ شوال سنہ مذکور مین مقام اوجان مین تاج خوانی کا سر پر رکہا اور مہمات
ملکی اور مالی کا اختیار امیر علی بادشاہ کی سپرد کیا — امیر شیخ حسن بن امیر امبوقا جلایر
جو سلطان ابو سعید کا چچی زاد بہائی تہا اون ایام مین دیار روم پر حکومت کرتا تہا اوسنی جب
اس واقعہ کی خبر سنی فوراً محمد خان بن یولقتلغ بن ایلس تیمور بن انبارجی بن منکا تیمور بن ہلاکو خان
کو تخت بادشاہی پر بٹہلایا اور اوسکو بادشاہ قرار دیکر جانب تبریز کی آیا موسی خان
اور علی بادشاہ دونو برسم استقبال اوسکے پاس گئے چودہوین ذوالحجہ سنہ مذکور مین مقام
بوش ہیر پر تلاقی طرفین ہوئے — علی بادشاہ نی امیر شیخ حسن کے پاس ایک قاصد کی زبانی
یہہ کہلا بہیجا کہ دو بادشاہ ایک تخت سلطنت پر نہین بیٹہہ سکتی ان دونو کو آپسمین لڑنی
دو ہمین اور نہین کہا ضرورت پڑی ہی جو درمیان مین سر پہٹول کرین اب مصلحت یہہ ہے
کہ اپنی اپنی منتخبین کو لیکر ہم تم چلدین ان دونون کو سر پہوڑنے دو — امیر شیخ حسن نی اس
بات کو مان لی دو ہزار آدمی لیکر چلا گیا اور دونون بادشاہون مین لڑائی ہونی شروع ہوگئی
اسی اثنا مین امیر علی بادشاہ ایک جای چشمہ پر بفراغ خاطر بیٹہا ہوا وضو کر رہا تہا امیر
شیخ حسن نی اوسکو دیکہہ کر معہ سواران جرار کی وہان آپہنچا اور فوراً اوسکو قتل کیا موسی خان
نے جب یہہ خبر سنی کہ امیر علی بادشاہ مر گیا اوسکے پیر بہی اوکہڑ گئے فوراً بہاگ گیا

بیان سلطنت محمد خان کا

بعد شکست دینی موسی خان کی محمد خان باتفاق شیخ حسن نویان کے اوجان مین گیا وہان پہنچکر

بیان سلطنت امیر شیخ حسن کا

۱۲۰ تخت سلطنت پر بیٹھا اور امیر شیخ حسن امور مملکت کی بند و بست اور استمالت سپاہ اور رعیت مین مشغول ہوا وہ لوگ جو خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کی پیچھی ہوئی تھی اونکو پناہ شفقت اور رعایت مین جائی دی ـــ مسماۃ دلشاد خاتون بنت امیر دمشق خواجہ بن چوبان کو جو سلطان ابوسعید کی جورو تھی اپنی نکاح مین لایا

حال سلطنت طغاتیمور خان کا

واضح ہو کہ طغاتیمور خان چنگیز خان کی بہائی کی نسل سی تہا درمیان ۷۳۶ھ سات سو چھتیس ہجری کی بسبب سعی امیر شیخ علی قوشچی جو بعضی بلاد خراسان کا حاکم تہا اور بسبب تحریک امیر علی جعفر کی جو شیخ حسن سی بہاگ کر چلا گیا تہا تخت سلطنت پر بیٹھا بعد ازان تسخیر عراق کا قصد کر کی جب حدود آذربیجان مین پہنچا موسی خان مع اپنی تابعین کی اوسکی پیر تاخت لایا ـــ اور محمد خان اور شیخ حسن نویان بہی مخالفین کی استقبال کو بڑہی درمیان پندرہوین ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور کی صحرای گرہ رود مین دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا ـــ طغاتیمور نی قبل لڑنے اور جنگ کرنی کے ہاتہ سی ہاتہ اوٹھا لیا تہا اور خراسان کی جانب چلا گیا تہا اسلئی موسی خان ایک لحظہ لڑتا رہا آخر کو وہ بہی منہزم ہوا بعد چند روز کی شیخ حسن نویان کی آدمیون کی ہاتہ لگ گیا پکڑ آیا برور عید یاسا کو روانہ ہوا

حال سلطنت امیر شیخ حسن بن تیمور تاشش کا

واضح ہو کہ شیخ حسن کو چلک اسی کو کہتی ہین یہہ شخص ولایت روم مین رہتا تہا ۷۳۸ھ ہجری مین سنجر اہتیں حکومت اور بادشاہ کی ہوسنی ایک فریب بنایا کہ ایک غلام ترکی نژاد کو جسکا نام قراجری تہا اپنی باپ کی شکل کا ڈہونڈہ کر اپنی پاس لایا اور یہہ آوازہ تمام ملکون مین پہیلا دیا کہ میرا باپ تیمور تاشش جو بعد قتل کرنی امیر چوبان کی مصر کو چلا گیا تہا اب آگیا ہی سب لوگون کو یقین

بیان شاہزادی ساتی بنت اولجایتو کا

یقین ہو گیا کہ تیمور تاش زندہ ہی اور اپنی والدہ بہی اوس غلام کی حوالہ کی کہ یہہ آپ کی جورو
ہی اور یہان تک اوسکی عزت کی کہ اوسکی گہوڑی کی رکاب پکڑ کی پیدل اوسکی ساتہہ چلا کرتا
جب یہہ حال سب لشکریون اور ساکنین بلاد نی سنا سب منقاد ہو گئی ــ اوسوقت شیخ حسن کوچک
نے اسباب لڑائی اور آلات حرب مہیا کر کی جانب آذربیجان کی کوچ کیا ــ اور محمد خان
اور امیر شیخ حسن بزرگ مخالفین کی دفعہ کی واسطی متوجہ ہوئی بیسوین تاریخ ماہ ذوالحجہ کو حدود
الاتاق مین لشکر روم اور لشکر عراق کا مقابلہ ہوا شیخ حسن کوچک نی فتح پائی شیخ حسن ایلکانی
جانب تبریز کی چلا گیا اور محمد خان دشمنون کے ہاتہہ مین گرفتار ہو کر مارا گیا ــ اب اوس غلام
ذراجوری کی قسمت کہل گئی مفت مین شیخ حسن کوچک کی والدہ زوجیت مین ملی اور بادشاہت
اور حکومت کرنی کی قدرت خدا نی دی اوسوقت اوس غلام کی نیت مین فرق آگیا شیخ حسن
کوچک جسنی کہ یہہ تدبیرین کر کی سلطنت کی بنیاد اپنی واسطی ڈالی تہی اوسکی ایک چہری ماری
مگر وہ کارگر نہوئی اسلئی وہ بچ کر جانب گرجستان کی بہاگ گیا اوسوقت اوسنی وہان جا کر بیان
کیا کہ وہ میرا باپ نہین ہی نہی صرف ملک اور حکومت لینی کے واسطی ایک غلام ترک اپنی باپ
کے شکل کا ڈہونڈ کر یہہ کہدیا تہا کہ میرا باپ ہی اور واسطی یقین لوگون کی اپنی والدہ کو بہی اوسکی
حوالہ کر دیا تہا مین نہ جانتا تہا کہ وہ غلام بدذات میری ساتہہ یہہ سلوک کریگا شیخ حسن کوچک
شاہزادی ساتی بیگ بنت اولجایتو سلطان کی خدمت مین آ رہنی لگا اور تیمور تاش حیلی بقصد
جنگ شیخ حسن ایلکانی کے متوجہ جانب تبریز کی ہوا بعد تلاقی جانبین کے شکست کہا کر بہاگا تہا
قوم روبرات کی جانب بغداد کی گیا اور امیر شیخ حسن جانب سلطانیہ کی چلا آیا

حال شاہزادی ساتی بیگ بنت اولجایتو سلطان کا

در صبح ہو کر درمیان ۷۳۹ سنہ سات سو انتالیس ہجری مین امیر شیخ حسن جوبانی مسند جہانبانی پر
بیٹہا جب وہ سلطانیہ مین پہنچا امیر شیخ حسن ایلکانی یہہ خبر سنکر جانب قزوین کی چلا گیا قبل

بیان حکومت جہان تیمور خان کا

۱۲۲ جنگ کی ایک گونہ صلح ہوگئی تھی اور شاہزادی مسماۃ ساتی بیگ اور امیر شیخ حسن کوچک اران
اور آذربیجان کو چلی گئی — اور امیر شیخ حسن بزرگ درمیان سلطانیہ کی مقیم ہوا — ماہ رجب
سنہ مذکور مین طغا تیمور خان نی دوسری دفعہ قصد چھوڑ دانی عراق اور آذربیجان کا کیا
جب وہ سادہ مین پہنچا امیر شیخ حسن بزرگ اوسکے دفعیہ کی واسطی نکلا اور شاہزادی
مسماۃ ساتی بیگ معہ امیر سیورغان اور شیخ حسن کوچک کی اران سسی اوجان مین آئی اسی
اثنا مین قوم اوبران نے اوس غلام قراجری تیمور تاش مجعول کو قید کرکی اس شاہزادی کے
لشکر مین بھیجا مسماۃ ساتی بیگ بادشاہزادی نی حکم دیا کہ اس کا سرتن سسی جدا کر ڈالو چنانچہ
وہ مارا گیا — بعد ازان امیر شیخ حسن جوبانی نے پھر مکر اور فریب کرنا شروع کیا یعنی طغا تیمور
خان کو یہہ کہلا بھیجا کہ اگر قصد بادشاہ کا امیر شیخ حسن ایلکانی کے پکڑنے کا ہو تو چاہئی کہ مجھسی
ملجائے مین مسماۃ ساتی بیگ بادشاہزادی سسی اوسکا نکاح کروا دونگا اور مثل غلامون
کی اوسکی خدمت کرتا رہونگا طغا تیمور نے اس فریب مین آکر ایک خط مشتمل اوپر موافقت بادشاہزادی
ساتی بیگ اور شیخ حسن جوبانی کے اور مخالفت اور قصد شیخ حسن ایلکانی کے لکھہ کر پاس
امیر شیخ حسن کوچک کی بھیجدیا — جب امیر شیخ حسن بزرگ نی یہہ باتین سنی بہت متحیر اور
پریشان خاطر ہوکر ایک شخص کو جو طغا تیمور کا مقرب اور مخصوص تھا بلاکر وہ عہدنامہ کہ اون کی
درمیان ہوگیا تھا دکھلایا وہ شخص بہت خجل ہوکر بادشاہ کے پاس گیا اور کیفیت تمام واقعہ کے
بیان کی طغا تیمور نے شیخ حسن جوبان کی حیلہ پر مطلع ہوکر انگشت تعجب کی دانتون سسی کاٹی
اور نہایت شرمندہ ہوکر اوسی شب کو جانب خراسان کی چلا گیا

بیان حکومت جہان تیمور خان بن الافرنگ بن کیخاتو خان کا

بعد مراجعت طغا تیمور کے امیر حسن ایلکانی نی جہان تیمور خان کو تخت پر بٹھلایا وہ جانب بغداد
کی آیا اور اکثر ولایت عراق اور عرب کی اپنی تصرف مین لاکر خطبہ اور سکہ اوسکی اپنے نام کا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

نام کا جاری کروادیا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

واضح ہو کہ سلیمان خان بن یسبوت ابن ہلاکو خان کی نواسون مین سی ایک شخص تہا آخر سنہ ۷۳۹
سات سو انتالیس ہجری مین بسبب سعی شیخ حسن جوبانی کے شاہزادی ساتی بیگ سی اوسکا نکاح
ہوا اور تخت سلطنت پر بیٹھا اور ماہ شوال سنہ ۷۴۰ سات سو چالیس ہجری مین باتفاق امیر شیخ
حسن کے اوجان مین گیا اور سپاہ نے بہت خلق اللہ اوسکی جہنڈی کی نیچی جمع ہوگئی — اسی اثنا
مین امیر شیخ حسن بزرگ نی ہمراہ جہان تیمور خان کے قصد آذربیجان کا کر کی گیا اور سلیمان خان
اور امیر شیخ حسن اوسکی مقابلہ پر آئی لڑائی بہاری ہوئی لشکر بعد اوکو شکست ہوئی امیر شیخ حسن
ایلکانی جب دار السلام مین پہنچا تیمور خان کو جو نہایت ناقابل تہا موقوف کیا اور درمیان سنہ ۷۴۱
سات سو اکتالیس ہجری کی امیر شیخ حسن علی کاون بموجب حکم اپنی بہائی طغا تیمور خان کے
متوجہ تسخیر عراق اور آذربیجان کا ہوا اور سپاہ نے سی ملک اشرف بن تیمور تاش بن چوبان بموجب
اشارہ اپنی بہائی شیخ حسن کی مقابلہ پر آیا شیخ علی کاون کو شکست ہوئی بہاگ گیا بعد اپنی بہائی
کی خدمت مین پہنچی کی سرداروں سی لڑنے گیا وہان مارا گیا — اور سنہ ۷۴۵ ہجری مین طغا تیمور خان
بہی خواجہ یحیی سربدار کی ہاتہ مقتول ہوا القصہ امیر شیخ حسن جوبانی بعد شکست دینی شیخ علی کی جانب
دیار بکر اور بلاد روم کی گیا وہان جاکر قتل اور غارت اور شہرون کو بہت خراب اور ویران کیا اور
صحیح و سالم وہان سی مراجعت کی — اور درمیان سنہ ۷۴۴ سات سو چوالیس ہجری کی سلیمان
اور امیر یعقوب شاہ کو مع ایک جماعت امرا کی جانب روم کی بہیجا وہ لوگ وہان سی شکست کہا کر
آئے اسلئے امیر شیخ حسن یعقوب شاہ کو بسبب اوس تقصیر کے جو اوسنی لڑائی مین کی تہی مقید کیا
— امیر شیخ حسن کی جورو جسکو خاتون عزت ملک کہتی تہی یعقوب شاہ سی محبت رکہتی تہی
اوس عورت نی یہہ خیال کرکے کہ میری خاوند کو اس موذی کی بسبب اسبابات کی کہ جسکی وہ محبت
رکہتا ہی مقید کیا ہی دو تین عورتون سی ملکر منگل کی رات ستائیسوین رجب کو شیخ حسن کی پاس سا

بیان حکومت ملک اشرف کا بن تیمور تاش کا

گئی اور اوسکی خصیہ پکڑ کر ایسی کھینچی کہ وہ تڑپنی لگا آخرکار خصیہ پکڑے رہی بہت اوسنی زور اور ملکہ چہڑانی کا کیا مگر خصیہ نچھوڑے یہانتک کہ وہ مرگیا خواجہ سلیمان نے اس مقام پر یہہ تاریخ لکھی ہے ٭ ز ہجرت نبوی رفتہ ہفتصد وچہل وچار ٭ درآخر رجب افتادہ اتفاق حسن ٭ زنی چگونہ زنی فرخ است حسان ٭ بزور بازوی خود خصیتین شیخ حسن ٭ گرفت محکم وبیداد تا برود برفت ٭ زہی خجستہ زنی خایہ دار مرد افکن ٭ دوسری روز وہ قحبہ نابکار معہ اپنی اعوان اور انصار کی چہپ کر محل سی نکلکر بہاگی دو دن تک یہہ حال کسی پر نہ کہلا تیسری روز تمام امیروں کو اس امر کی خبر پہنچی بعد جستجو اوس رنگا پو کی عزت ملک اور تمام قاتلین بادشاہ کو پکڑ کر ہلاک کیا

بیان حکومت ملک اشرف بن تیمور تاش کا

واضح ہو کہ وقت مقتول ہونے اپنی بہائی کے ملک اشرف اپنی چچا یاغی باستی کی ساتہہ حدود شیراز میں تہا جب اوسنے یہہ خبر سنی تبریز میں آیا اسی اثنا میں امیر سیورغان نے جو کہ درمیان قلعہ حصار رفم کے محبوس تہا نکلکر شہر کی کوتوال کو قتل کر کی ملک اشرف اور یاغی باستی سے جا ملا اور سلیمان خان نے جب جمعیت امرا اور مردمان سپاہ کی دیکہی جانب دیار بکر کے چلا گیا مدت معتد درمیان اونکی طریق اتفاق کا جاری رہا آخر الامر اونمیں بہی اختلاف ہو گیا ایک رات کو یاغی باستی اور سیورغان تبریز سے نکلکر جانب خوی کی بہاگ گئی ملک اشرف نے بہی اونکی تعاقب میں حرکت کی صحرای اغبادین جا کر دونو لشکروں کا مقابلہ ہوا سیورغان اور یاغی باستی کو شکست ہوئی اوس وقت ملک اشرف نے موضع تاویل پر نزول کر کی ایک شخص مسمی نوشیروان کو تخت پر بٹہلایا اور حکم دیا کہ اسکو نوشیروان عادل کہا کریں یہہ منادی پہروادی جب سنگہہ میں پہنچی قاضی محی الدین بردعی واسطی صلح کروانی کی یاغی باستی کی طرف سے اوسکے پاس آیا ملک اشرف نے صلح مان لی سیورغان کو یقین تہ آیا امیر الکان ولد امیر شیخ حسن بزرگ کی ہاتہہ سے مارا گیا ــــ اور یاغی باستی اپنی چہوٹی بہائی کے پاس گیا وہ ان دونو جانب تبریز کے

بیان حکومت ملک اشرف کا

تبریز کی متوجہ ہوئی جب تبریز مین آئی ملک اشرف نی اپنی چچا بزرگوار کو اسیطرح پر
قتل کیا کہ کسی کو اطلاع اس امر کی نہوئی کہ کسطرح مارا بعد اوسکے قتل کرنی کی مستقل ہو کر حکو
کرنے لگا اور ظلم اور بی انصافی ایسی کی کہ جس کسی سی ہو سکا اران سی اور آذربیجان سی
بہاگ کر جہان امن پایا وہان جا بسا — اول موسم بہار ۷۴۸ھ سات سو اٹہتالیس ہجری
مین ملک اشرف سنے قصد جنگ شیخ ایلکانی کا دلمین کرکے جانب بغداد کی کوچ کیا —
امیر شیخ حسن شہر مین محصور ہوا ملک نی محاصرہ چند روز کی ہراسان ہو کر جانب تبریز کی مراجعت
کی اور محرم ۷۵۱ھ سات سو اکیاون ہجری مین اصفہان پر گیا پچاس روز تک اصفہان سے
لوگ لڑتے رہی آخر کار خطبہ نوشیروان عادل کی نام کا پڑہا اور دو ہزار دینار نقد زر سرخ
معہ رخیاس ایک لاکہہ دینار کی ملک اشرف کی خدمت مین اصفہانیون سنے بہیجی اوس وقت
مراجعت کی اور ظلم اوسنے بیشمار کئی مین چنانچہ اوسکی ظلم دیکہہ کر شیخ صدرالدین صدر نے
جانب گیلان کی — اور خواجہ شیخ کجی شام مین گئی اور قاضی محی الدین بردعی دشت قبچاق
مین گیا اوس شہر کے سرای مین جا کر ٹہرا — اور جانی بیگ خان حافظ اوس بادشاہ کی وعظ
کرنے کو حاضر ہوا تہا اثنار وعظ مین شرح ظلم ملک اشرف کی اسطرح پر تقریر کی کہ بادشاہ
اور اہل مجلس کو طاقت کچہہ پوچہنی کی نہ تہی ظلم سنکر سن ہو گئی تہی بعد ازان جانی بیگ
خان سنے دو مہینی سے کے عرصہ مین لشکر جمع کر کے ۷۵۸ھ ہجری مین وہ عادل مسلمان ملک
اشرف کی ظلم کی خبر سنکر دشت قبچاق سی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا بعد پہنچنے کے
ملک اشرف خبر بر ظفر پائی اوسکو قتل کیا چار سو قطار اونٹون کی جو لدی ہوئی جواہر اور زر
اور رخیاس سے کے تہی ملک اشرف کی خزانہ سی جانی بیگ خان کی نصیب کی تہی جو اوسکو ملے
— پہر دس ہزار آدمی لیکر تبریز مین آیا لشکری اوسکے راہ مین جو فرو کش ہوتے ہوئے
اور رسد پانی ہوئی آتی تہی کسی کی مجال اتنی نہ تہی کہ ایک مٹہی گہاس کی بے دینی قیمت کے
کسی کسان سے لیا ہوئے ایسا عادل بادشاہ بعد چند روز کی اپنی بیٹی بردی بیگ کو معہ پچاس

بیان وفات پانی شیخ حسن ایلکانی کا

۱۲۶ ہزار سوار کی تبریز مین چہوڑکر آپ بنفس نفیس خود مراجعت کر گیا بعد تہوڑے زمانہ کی بزرگی کا دختر نے آکر خبر دی کہ باپ مرض الموت مین گرفتار ہی اسلئی واخی جق کو اپنا نائب بناکر خود متوجہ دشت قبچاق کا ہوا اور اخی جق اوس ولایت پر مستولی ہوکر ملک اشرف کے طریقہ پر چلنے لگا یعنی وہی ظلم جاری کیا

بیان وفات پانی شیخ حسن ایلکانی کا اور بیٹھنا تخت سلطنت پر اوسکی بیٹی سلطان اویس کا

واضح ہو کہ ۷۵۷ سات سو ستاون ہجری مین امیر شیخ حسن بزرگ درمیان بغداد کی فوت ہوا اوسکا بیٹا سلطان اویس مسند سلطنت اور جہانگیری پر درمیان سنہ مذکور کی بیٹھا اور درمیان ۷۵۹ سات سو انسٹھ ہجری کی اوسنی قصد تسخیر آذربیجان کا فرمایا اخی جق اوسکے مقابلہ پر آیا لیکن شکست کہاکر تبریز کو چلا گیا سلطان اویس بہی اوسکے تعاقب مین اوس شہر مین پہنچا پہر وہان سی اخی جق نخجوان کو چلا گیا اور سلطان عمارت رشیدی مین داخل ہوا ماہ رمضان ۷۶۷ سات سو سنتالیس ہجری مین چند امرا کو جو برسر خلافت تہی پا سامین مقید کیا اسلئی ایک جماعت امرا اور اعیان اوسکا ساتھ دی کی اخی جق سی ملگی سلطان نی امیر علی کو اونکی دفع کی واسطی روانہ کیا امیر علی بسبب اوس کینہ دیرینہ کی جو سلطان سی رکہتا تہا اخی جق سی جا ملا آپ جان کر شکست کہاکر بہاگ آیا اور بادشاہ نی جانب بغداد کی مراجعت فرمائی ۷۶۰ سات سو ساٹہہ ہجری موسم بہار مین امیر محمد مظفر نی لشکر لیکر آذربیجان پر چڑہائی کرکے اخی جق کو شکست دی چند مدت تبریز مین مقیم ہوا اسکی بعد آوازہ سلطان اویس کا سنکر پہر اخی جق نی مراجعت کی اگلی دفعہ اخی جق کو بادشاہ نی قتل کیا اور ۷۶۵ سات سو پینسٹہہ ہجری مین خواجہ مرجان نے جو کہ جانب سلطان اویس سی حاکم بغداد کا تہا راہ مخالفت اور عصیان کی اختیار کی اسلئے سلطان جانب دار السلام کی گیا خواجہ مرجان شکست کہاکر

بیان سلطنت سین بن سلطان اویس کا

کہا کر محصور ہوا پہر بطور عجز و انکسار کی پیش آکر دروازہ بغداد کی کہول دئے سلطان اویس نے اوسکا گناہ معاف کیا بعد گیارہ مہینے کے دیار بکر کی راہ جاکر موصل کو فتح کیا پہر جانب ماردین کی گیا وہان سے تبریز کو مراجعت کی اور ۷۷۲ سات سو بہتر ہجری مین سلطان اویس نے امیر ولی کی مہم پر توجہ کی یہہ امیر ولی بعد قتل کرنے طغا تیمور خان کی ولایت مازندران پر مستولی ہوگیا تہا غرضیکہ جانبین سے مقابلہ سخت ہوا آخرکار شکست امیر ولی کو ہوئی اور سلطان نے سمنان تلک دشمنون کا تعاقب کر کے مراجعت کی آخر ماہ ربیع الاول ۷۷۶ سات سو چہتر ہجری مین سلطان اویس کو بیماری صعب پیدا ہوئی تمام امرا اور ارکان دولت اور قاضی شیخ علی کجانی نے بادشاہ کی سرہانی بیٹہکر وصیت طلب کی اسنے کہا کہ سلطنت حسین کری اور حکومت بغداد کی شیخ حسن سے متعلق رہے اون لوگون نے عرض کی کہ شیخ حسن شیخ حسین سے بڑا ہے ایسا نہوکہ انمین جنگ و جدال اٹہی یہہ قایم رہے بادشاہ نے نزع کی حالت مین یہہ کہا کہ تمہین اختیار ہے اس لفظ کو سنکر اجازت تصور کی شیخ حسن کو قید کیا پہر سلطان اویس کو بولنی سکے تاب طاقت نرہی تہی کیونکہ بیماری شدید ہوگئی تہی دوسری تاریخ جمادالاول کو فوت ہوا اوسیرات کو شیخ حسن کو بہی عمارت دولتخانہ مین لیجاکر زمین مین کام اوسکا تمام کیا اور سلطان اویس کو سردان مین دفن کیا۔

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

واضح ہو کہ سلطان حسین بن سلطان اویس دوسری روز بعد انتقال شاہ اویس کی باتفاق جمیع امرا اور ارکان سلطنت کی تخت نشین ہوا حسین نے اوایل بہار ۷۷۹ سات سو اناسی ہجری مین جانب تبریز حسین کی حرکت تصرف قرا محمد ترکمان سکے تہا لشکرکشی کی انجام مہم کا صلح پر منتہی ہوا اور محمد بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوکر مشمول نظر عاطفت کا ہوا اور درمیان ۷۸۱ سات سو اکاسی ہجری سکے ایک جماعت امرا کی سلطان حسین سے پہر گئی تہی

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

۱۲۸ وہ لوگ نسل سرائیل — اور عبدالقادر مجان شاہ کی تہے غرض ان باغیون کی یہہ تہی کہ عادل آغا کی حکومت اور استیلا جاتا رہی اسلئے وہ بغداد کو چلے آئے عادل آغا حسب الامر بادشاہ کے سلطانیہ سی جانب مخالفین کے گیا اب کرکان کی نواح مین سی ان لوگون کو پکڑکر سلطانیہ مین مقید کیا اور اسی سال مین درمیان بغداد کے ایک جماعت امرا نے امیر اسماعیل بن امیر زکریا کو جو کہ جانب سلطان حسین کی سی وہان کا حاکم تہا قتل کیا اور شیخ علی بن شیخ حسن کو تخت حکومت پر بٹہلایا جب یہہ خبر سلطان حسین کو پہنچی بموجب صلاح وقت کی ایک فرمان اوسکے نام بہیجکر اوسکو اوس عہدہ پر بحال کیا — اور پیر علی نے بغداد مین آکر تمام امور ملکی اور جنگی مین بطور استقلال اپنا دخل کرکی اکثر ولایت عرب کو تحت و تصرف اپنی مین لایا — جب سلطان حسین اور عادل آغا نی پیر علی کی استیلا اور فساد کی خبر پائی سپاہ کثیر لیکر دارالسلام کے جانب گئے — اور شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بسبب نرکہتی طاقت جنگ کی جانب تستر کے بہاگ گئی عادل آغا نی اونکا تعاقب کیا بعد محاصرہ قلعہ تستر کے شاہزادی شیخ علی سی صلح استبائیہ کی کہ در صلاع تستر مین حکومت وہ کرتا ہے دارالسلام بغداد سی کچھہ تعرض نکرے بعد ازان بغداد کو مراجعت کی وہان سی لشکر بہت سا لیکر سلطانیہ کو گیا اور عین موسم جاڑے مین شیخ علی اور پیر علی نی بسبب مستدعای بعضی مردمان بغداد کی اوس جانب کو کوچ کیا سلطان حسین نے بہی محمود دوانی اور عمر قپچاقی کو اونکی مقابلہ کے واسطی روانہ کیا وہ دونو امیر علی کے پنجہ مین قید ہوکے اور خلق کثیر بادشاہ کی لشکر سی ماری گئی سلطان حسین یہہ خبر سنکر جانب تبریز کی بہاگ گیا راہ مین بہت صدمہ اوٹہاکر بہزار خرابی بلدہ تبریز مین داخل ہوا اردبیل سنہ ۷۸۴ سات سو چوراسی ہجری مین عادل آغا قلاع رے کی فتح کرنے پر تمام ہمت مصروف تہا اور سلطان حسین نے بہت لشکر اوسکے مدد کو بہیج دیا تہا اسلئے فرصت غنیمت جانکر سلطان احمد بن سلطان اویس نے جسکی برابر کوئی شخص روی زمین پر سفاک بیباک نہ تہا بخیال مخالفت اپنی بہائی کے تبریز سی جانب اردبیل کی گیا ہرچند

بیان سلطنت سلطان احمد کا

ہر چند کہ سلطان حسین نی اوسکی پاس کئی قاصد بھیجکر مراجعت کرنی کی خواہش کی اوسنی ہرگز
منظور نکیا بلکہ اوسنے وہان جاکر لشکر فراہم کرکی مثل بلائی ناگہانی تبریز پر چڑہائی کی سلطان حسین
متحیر اور سراسیمہ ہوکر کسی گوشہ مین جان بچاکر چھپگیا لیکن قضا نی چھپنی نہ دیا اوسی رات کو
اوسکی لشکری کہین سی ڈہونڈ کر پکڑ لائی اوسنی فوراً قتل کر ڈالا کہتی ہین کہ سلطان حسین
ایک جوان صاحب جمال عشرت دوست آدمی تہا گاہی گاہی وہ افعال جوالیق مردون کی سی
کیا کرتا تہا

بیان سلطنت سلطان احمد بن سلطان اویس کا

بعد قتل کرنی اپنی بہائی سلطان حسین کی احمد مذکور تخت پر بیٹہا مگر دوسرا بہائی اوسکا سلطان
بایزید بہاگ کر عادل آغا کی پاس چلا گیا اوسنی سلطان بایزید کو بادشاہ بنایا پہر عادل آغا
تبریز مین آیا ــــ اور سلطان احمد بسبب اسکی کہ ابہی اوسنی کچہہ مضبوطی اور تمکین اور قوت پیدا
کی نہ تہی جنگل کی جانب بہاگ کر تندمین چلا گیا پہر عادل آغا جانب سلطان احمد کی گیا اثنا
راہ مین بعضی امرا نے بسبب ہوا خواہی سلطان احمد کی عادل آغا سے خلاف جب پیدا کیا
اوسوقت اوسنی صلاح وقت تعاقب کرنا جانکر سلطانیہ کی طرف مراجعت کی اور سلطان احمد
دوسری دفعہ پہر تبریز مین آیا اسی اثنا مین سلطان احمد نی یہہ خبر پائی کہ شاہزادہ شیخ
علی اور پیر علی بادوک بارادہ جنگ جانب تبریز کی آتے ہین اسلئی سلطان احمد نے اوسکی
لڑائی کا قصد کرکی اونکی طرف کوچ کیا نوح ہفت رود مین دونون لشکروں کا مقابلہ ہوا
عمر قپچاقی جو سلطان احمد سے کینہ رکہتا تہا شاہزادہ علی سی ملگیا اسلئی سلطان احمد معرکہ سی بہاگ
کر راہ خوی سی نخچوان کو چلا گیا وہان جاکر قرا محمد ترکمان سی جا ملا ــــ قرا محمد واسطی معاونت
سلطان احمد کے پانچ ہزار مرد لیکر جانب شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک کی آیا سلطان
احمد کو ایکی دفعہ فتح نصیب ہوئی اور شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک مقتول ہوی ترکمان
لوگ بہت مال اور دولت لیکر اپنی وطن کو مراجعت کر گئے اور سلطان احمد تبریز کو چلا گیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۲۳ بعد ازان درمیان سلطان احمد اور عادل آغا کی بہت لڑائیان اور وقایع ہوئے ہنوز لڑائیان دونون مین ہو رہی تہی کہ تیمور صاحب قران عراق اور آذربیجان مین پہنچا اوسکی مہم کی اور بہی مشکل ہوگئے کچہہ اور حال سلطان احمد کا اور کیفیت اوسکے مقتول ہونے کی انشاء اللہ تعالی آگی بیان کرونگا اب دل یہہ چاہتا ہی طایر قلم کو ایران سی جانب توران کے اوڑاون یعنی حال چغتائی خان کا معہ اوسکے اولاد کی جو چہٹ گیا ہے بہت مختصر کرکے لکہون تاکہ کتاب نہ بڑہ جاوے اور مطلب بہی نہ رہ جاوے

ذکر سلطان چغتائی خان معہ اوسکی اولاد اور اقربای اوسکی کی جو مملکت توران مین تہی

واضح ہو کہ چغتائی خان چنگیز خان کا دوسرا بیٹا تہا وہ بسبب عقلمندی کے تمام اپنی بہائیون پر شرف و امتیاز رکہتا تہا چنگیز خان نی وقت تقسیم کرنی اپنی سلطنت کی حکومت دیار ماوراء النہر — اور بلاد غور — اور کاشغر — اور بدخشان — اور بلخ کی اوسکو دی تہی اور اوس لڑکی کو قراچار نویان بن سوغو چیچن کو جسکی پانچوین پشت مین حضرت صاحقران تیمور مین سپرد کیا تہا جب چنگیز خان فوت ہوگیا چغتائی مذکور اکثر اوقات ملازمت مین اپنے بہائی اوکتائی قاآن کی مشغول رہتا اور حتی الوسع اوسکی تعظیم اور تکریم مین مبالغہ کرتا رہتا اور بدون مشورت اور بے استصواب قراچار کی کسی کار مین دخل نہ دیتا نادرست وقایع اوس زمانہ کے سی ایک یہہ ہی کہ درمیان ۶۳۰ ہجری کی موضع تاراب مین جو کہ ایک گانو تین فرسخ پر بخارا سی واقع ہے ایک شخص محمود تارابی نام شقاوت فرجام پیدا ہوا اوسنے چند شعبدی لوگون کو دکہلا کر بہت خلق اللہ کو اپنا مرید کرکے بخارا اور ماوراء اوسکے اور شہرون کو حلقۂ گوشش اپنا کر لیا جب اتنی بہیڑ بہاڑ مریدون کی اوسکی پاس ہوگئی اوسوقت وارد خدمت چغتائی خان کو معہ اوسکی انصار اور اعوان کے بخارا سی نکال کر آپ بخارا کا حاکم

بیان اولاد چنگیز خان کا

حاکم ہو بیٹہا اوسنے تارابی کی نام کا خطبہ بہی بخارا مین پڑہا گیا بعض اکابر اور علما اور امرا کو ۳۱
اوسنے قتل کیا اوسکی مستولی ہونی سی اوباشون کی بن آئی چوریان اور لوٹ بہت ہوئی
روز روشن مین متمول لوگ لٹ گئی اوباشون اور بدمعاشون کی یہہ حالت تہی کہ جس دولتمند
کے گہر مین جا گہسی جو چاہا سو لیا بادشاہ کی طرف سی کچہہ مانعت سپاہ کی نہ تہی — وہ
داروغہ اور امرا چغتائی کی جو بہاگ گئی تہے اونہون نے سپاہ جمع کرکے پہر بخارا پر چڑہائی
کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا اوسوقت مغلون کے دیمین اوسکی کرامات کی باتین سنکر جنگ
کرنی کا ارادہ نہ تہا بلکہ کسیکا ہیاؤ نہ پڑتا تہا کہ اوسی لڑے اتفاقاً اسی اثنا مین ایک
تیر غیبی اوس شیخ تارابی کی ہاتہی مین کسی مخالف کا آکر لگا اوسکا تو فوراً کام تمام ہوا مگر بسبب
کثرت غبار کی کسی نے نہ جانا کہ پیر جی کی جان پر کیا بیتی اور مغلون کے دیمین جو دہشت اوسکی
کرامات کی چہا گئی تہے وہ بہی شکست کہا ئی ہی بہاگے شیخ تارابی کے مریدون نی اونکا
تعاقب کرکی قریب دس ہزار مغل کی قتل کئے جب اپنی لشکر کو مراجعت کرکی پہر سے محمود
تارابی کی لاش کہین لاشون مین ملگئی تہی کسیتی اوسکو تلاش نہ کیا سب مریدون نے یہہ تجویز
کی کہ شیخ غائب ہوگیا ہے اسلئے سب نی متفق ہوکر اوسکا محمد علی کو قایم مقام کیا القصہ جب
یہہ خبر بادشاہ قراچار کو پہنچی اوسنے ایلدر نویان — اور چکمن قورچی کو اس فتنہ کی دفع کرنی
کے واسطی نامزد کیا وہ لشکر فراوان لیکر طرف بخارا کی گئے مہم حسب دلخواہ اونہوں نی بانی کے
کرکی قتل اور لوٹ کا ارادہ کیا اکابر اور اشراف بخارا نی یہہ عرض کی کہ ابہی قتل اور غارت
کرین ہم ایک عرضی قراچار نویان کے پاس بہیجتی ہین بعد اوسکے جیسا حکم صادر ہوگا
وہ آپ کیجئی گا اونہونی منظور کیا قراچار نے عرضی پڑہ کر حکم عفو جرایم کا دیا چغتائی خان
ماہ ذیقعدہ ۶۳۸ ہجری مین فوت ہوا اتیس آدمی اوسکے اولاد سی تخت سلطنت توران پر
راج کر گذرے ہین جنکی تفصیل یہہ ہے

۱ اول بیسو منگا بن چغتائی خان

بیان اولاد چنگیز خان کا

قرا ہلاکو بن منوکا بن چغتائی خان بعد فوت ہونے بیسو کا کی سبب
سے قراچار نویان کی وہ بادشاہ ہوا تہا نویان مشار الیہ سے
اوسکی ایام دولت مین درمیان سنہ ۶۵۲ چھ سو باون ہجری کے
عالم جاودانی سے رحلت کی عمر اوسکی نو اسی ۸۹ برس کی ہوئے
ارغنہ خاتون بنت تورالچی گورکان منکوحہ قرا ہلاکو کی اوسکی ایک
بیٹا قرا ہلاکو کی نسل سے مبارکشاہ تہا چونکہ وہ بچہ تہا اسلئے وہ عورت
بعد فوت اپنی خاوند کی خود سلطنت کا بندوبست کرتی تہی
بایغو بن نامدار بن چغتائی خان مورخ لوگ اسکو بایغو کہتے ہین
مبارک شاہ بن قرا ہلاکو بعد وفات بایغو کی تخت کا وارث ہوا
براق خان بن بیسو منتوار بن بیتوکان اسنے اپنی ایام دولت
مین خراسان پر لشکر کشی کی تہی جب اباقا خان بن ہلاکو سے شکست
کہا کر بہاگا بخارا مین جاکر مسلمان ہوگیا تہا بعد مسلمان ہونے کی سلطان
غیاث الدین اوسکا نام رکہا گیا آخر سنہ ۶۶۸ چھ سو اڑسٹھ ہجری مین
فوت ہوا

بیکی ابن سارابان بن چغتائی خان

بوقاتیمور بن قلاعی بن بوری بن مسوکان

دو اسحان بن براق خان یہہ عادل اور بلند مرتبہ بادشاہ تہا

کوچک خان بن دو اسحان

بایغو بن قلاعی بوری بن بیتوکان

السبوقا خان بن دو اسحان

کبک خان بن دو اسحان کہ بادشاہ نیک خلق اور عادل تہا بلخ مین

بیان اولاد چنگیز خان کا

بلخ مین قبتہ الاسلام اوسنی نیوایا ہی ۔

ایلچیکدای خان بن دواسچان

دوا تیمور بن دواسچان

سسر بن دواسچان ہندوستان پر بہی اوسنی لشکر کشی کے تہی

خبکتی بن ابوکان بن دواسچان

بیسو بن تیمور بن ابوکان اسنی اپنی بہائی پر خروج کرکے اوسکو قتل کیا اور اپنی والدہ کی دونون چوچیان کٹوا ڈالین تہین یہہ پاگل اور دیوانہ تہا وہ بی قصور تہے کیونکہ والدہ کو یہہ کہا کہ تونی مجکو باغی ہونی کی صلاح دی تہی اسیو اسطی تیری چوچیان کٹوا ڈالین

علی سلطان جوکہ نسل اوکدائی قاآن سی تہا

محمد خان بن بولاد بن کوبجک خان

قزان سلطان بن بیسور بن اور کبیور بن بوقا بن تیمور بن بوری بن منتوکان جو درمیان ۷۳۴ ہجری کی تخت نشین ہوا

دانشمند خان اوسکا نسب بہی اوکدائی قاآن تک پہنچا ہی بعد مقتول ہونی قزان سلطان کی امیر قزغن نی اوسکو بادشاہ بنایا بعد گذرنے دو سال کی اوسکو بہی قتل کیا

بیان قلیچان بن سورغاد بن دواسچان سے امیر قزغن نے دانشمند کو قتل کرکی بیان قلی کو بادشاہ بنایا اوسنی اچہا بندوبست اور عدل کیا درمیان ۷۶۰ ہجری کی قتلق

بیان اولاد چنگیز خان کا

تیمور نامی ایک مغل نے جسکی نکاح مین امیر قزغن کی بہن تہی بسبب کینہ دیرینہ کی فرصت پاکر شکارگاہ مین اوس امیر ملکانت پناہ کو شہید کیا اور آپ جانب قندز کی بہاگ گیا مغلون نے بہی اوسکا تعاقب کرکی قندز مین جاکر اوسکو پکڑ کر پرزی پرزی کیا بعد ازان امیر قزغن کی بیٹی امیرزادہ عبداللہ کو اوسکی قایم مقام کیا اوسنے سمرقند کو دار السلطنت بنایا اور بسبب طمع خاتون بیان قلی کی جو بیہ حرکت کی تہی اوسی نامراد ہی گیا

تیمور شاہ بن بیسور تیمور بن ابوکان بن دوا آسکان امیرزادہ عبداللہ نے کی بعد قتل کرنے بیان قلیخان کی اوسکو بادشاہ بنایا — اور امیر بیان سلدز نے طریق اطاعت سی انحراف کرکی باتفاق امیر حاجی برلاس کی جو کہ اولاد بیسو منکا بن قراچار نویان سے تہا جانب امیرزادہ عبداللہ کی خروج کیا جانبین سے لڑائی ہوئی امیر بیان سلدز نے فتح پائی تیمور شاہ اور امیرزادہ عبداللہ کو قتل کیا — اور دیار ماوراء النہر مین جہنڈا بادشاہی کا بلند کیا وہ شخص سلیم النفس کم آزار آدمی تہا اور اکثر اوقات شراب خواری مین رہتا تہا اسلئی خلل توران مین بہت آگیا تہا

تغلق تیمور خان بن ایلخواجہ بن دوا آسکان — بعد شہادت امیر قزغن کی الوس جغتائی مین وہ حاکم ہوگیا تہا جب اوسنی خبر پریشانی ماوراء النہر کی سنی درمیان سنہ ۷۶۱ ہجری کی

بیان اولاد چنگیز خان کا

ہجری کی وہان گیا اکثر امرا کو اپنا مطیع و منقاد کر کی مراجعت
کر آیا اوسکی آنے کی بعد جب امیرون مین پھر نزاع اور اختلاف
پڑا اسلئی درمیان ۷۶۳ھ سات سو ترسیٹھ ہجری کے پھر
لشکر کشی کی امیر بایزید جلایر اور امیر بیان سلدز کو قتل کیا
اور اپنی بیٹی خواجہ خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کرکے
مراجعت کر آیا

الیاس خواجہ بن تغلق تیمور خان ہی کہ بعد مراجعت اپنی باپ
کے ماوراء النہر مین بادشاہ ہوا اور درمیان ۷۶۵ھ سات سو
پینسٹھ ہجری کے مقتول ہوا

عادل سلطان بن محمد بولادین کو نجل خان اسکو پانی مین اوسکی
وزیر نی ڈبو کر مار ڈالا تھا

قبول سلطان بن دورجی بن ایلجکدای

سیورغتمش خان بن دانشمندجہ خان جسکو حضرت صاحبقران
امیر تیمور گورکان نے تخت خانی پر بحال رکہا

سلطان محمود خان بن سیورغتمش خان کہ امیر تیمور نی بعد فوت
ہونے اوسکے باپ کی بسبب مواثیق اور عہود کی حکم دیا کہ
اوسکا نام فرمانون کے سر پر لکھا جایا کری — واضح ہو
کہ اسجا ئی تک مرزا الغ بیگ گورکان کی رسالہ سی لکھا گیا یہ
رسالہ اوسنی خانان الوس اربعہ کی ذکر مین تصنیف کیا ہے
— اب ہم آگے ہی حال امیر تیمور گورکان صاحبقران کا لکھتی ہیں
اور اوسکی اولاد کا بہی حال مختصر اپنی وقت تک لکھینگے فقط

فصل

اسمین ذکر فرمانفرمائی اور کشور کشائی امیر تیمور صاحب قران اور اوسکی اولاد کا آجکی زمانہ تک لکھا جاتا ہی

بیان نسب امیر تیمور گورگان کا

واضح ہو کہ مورخون نے نسب امیر تیمور گورگان کا اسطور پر لکھا ہی کہ امیر تیمور بن امیر ترا غان — بن امیر برکل — بن امیر ایلنگر — بن انجل — بن قراچار نویان — بن سوغوچین — بن ایردمچی برلاس — بن قاچولی بہادر — بن تومنہ خان — بن بایسنقر خان — بن قایدو خان — بن دوتومن خان — بن بوقا خان — بن بوزنجر قاآن — بن الانقوا ہی جو کہ نسل قیان سی تہی اور قیان کی نسل حضرت آدم علیہ السلام تک اوپر لکھہ چکا ہون اوسکی بیان کرنی کی کچھہ حاجت نہین

بیان ابتدا حال امیر تیمور کا مرتبہ سلطنت کی پہنچنی تک

امیر تیمور صاحبقران ایام صبا مین اور اوائل جوانی مین اچھی طرح پر ایام بسر کرتے تہی درمیان سنہ سات سو اکسٹھہ ہجری کی کہ تو قلقتیمور خان نے جب قصد تسخیر ماوراءالنہر کا کیا اور جب آب خجند سی لشکر عبور کر گیا اور صلاح ہو چکی اوسوقت امیر تیمور نی بسبب مصلحت کی اون امرا کی اجازت مراجعت کی لیکر ارادہ کی امرا خان مذکور مین آکر تقریر کلمات دلپذیر کی اونکو مقام خشنود کین سی عبور کروایا امرا مذکور نے آثار رشد اور نجابت کی اوسکے ناصیہ مین پاکر حکومت تومانات منصب کیش کے امیر تیمور کو دے امیر تیمور نی اوس ولایت مین جاکر تہوڑے سے عرصہ مین بہت سا لشکر جمع کرلیا اسی اثنا مین امرا تو قلقتیمور خان کے اوس سی پہر گئے اور بادشاہ بہی شکست کہا کر بہاگ گیا بعد ازان امرا ماوراءالنہر سی امیر تیمور لڑا اکثر اوقات شکست مخالفون کو

بیان امیر تیمور کا

مخالفون کو ہوتی رہی ان لڑائیون کا حال تاریخون مبسوطہ مین لکہا ہوا ہی اختصاراً چہوڑا جاتا ہے
غرضیکہ درمیان ۷۶۳ سات سو ترسیٹہہ ہجری کی دوسری دفعہ پہر متوجہ جانب ماوراء النہر کی
ہوا ـــ امیر حاجی برلاس جو جانب خراسان سی آیا تہا وہ بہی باتفاق امیر تیمور کی ماوراء النہر پر
گیا جب تو تغلقتیمور نے امیر بایزید جلایر کو قتل کر ڈالا امیر حاجی نے خوف کر کی جانب
خراسان کی بہاگنا اختیار کیا گا نو خورا ثنا پر وہ بہی مقتول ہوا ـــ اور امیر تیمور صاحب قران
بسبب سعی امیر حمید مقرب تو تغلقا تیمور خان کے منظور نظر بادشاہ کا ہوا بدستور سابق بادشاہ
نے حکومت تومانات شہر سبز کی امیر تیمور کو مرحمت کی ـــ اور عین قلب موسم زمستان مین
خان مذکور بارادہ عزم استیصال امیر حسین کی چونکہ خوش ہو رہا تہا حکم دیا کہ اوس پر چڑہائی
کیجاوی ناگاہ کیخسرو ختلانی امیر حسین سی باغی ہو کر مخالفین سی آملا اسی امیر حسین نی ارادہ
بہاگنی کا کیا اسواسطی تو تغلق تیمور خان نے بہی قصد مراجعت کا کر کے اپنی بیٹی الیاس خواجہ
خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کیا اور ایک جماعت امرا اور کچہہ سپاہ اوسکی نگاہبانی
کی واسطی چہوڑ کر چلا آیا اور یہہ حکم دیا کہ امیر تیمور گورکان بہتیہ الیاس خواجہ خان کی لشکر
مین رہی اور بیکچک ساری لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا ـــ بعد جانی تو تغلقتیمور خان کی بیکچک
نے ہاتہہ ظلم اور بیدادی کا بلند کیا یہہ امر سب امرا پر گران گذرا خصوصاً امیر فرخندہ ماثر پر
بہت شاق ہوا اسلئے عنان عزیمت واسطی طلب شیخ امیر حسین کے منعطف فرما کر بیابان جیحون پر
اوپر ایک کوئی سانچ کی ملاقات ہوئی ۷۶۵ سات سو پینسٹہہ ہجری مین الیاس خان سی لڑنے
کا ارادہ کیا موضع قبامین مین دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہونی لگی انجام کار
فتح و نصرت امیر حسین اور امیر تیمور نے فتح پائی اور مخالفین کی آدمی بہت مارے گئی
اور الیاس خواجہ اور امیر بیکچک نی بہاگ جانا اور بعضی امرا جو مقید ہوئے اور امیر حسین
اور صاحب قران کامیاب ہو کر اپنی مقام کو مراجعت فرما آئے ـــ آخر فصل بہار مین
الیاس خواجہ بعزم انتقام ماوراء النہر پر پہر چڑہہ کر گیا امیر حسین اور امیر تیمور پہر مقابلہ پر آئی

بیان امیر تیمور کا

نواح آب یینا لڑائی ہوئی یہہ لڑائی بنام جنگ لائی مشہور ہی اس لڑائی مین چند حرکات
امیر حسین سی مخالف طبع امیر تیمور کی سرزد ہوئین اسواسطی امیر تیمور نے اوسکی سپاہ کو قتل
کرنا شروع کیا قریب دس ہزار آدمی کی سپاہ امیر حسین سی مارا گیا اور وہ بھاگ کر موضع
سبز تو پہ جا پڑا صاحب قران نے بہی اونکا تعاقب کر کے قبۃ الاسلام بلخ پر جا کر ڈیرا کیا
بعد ازان لشکر جنہ جانب سمرقند کی گیا مگر بسبب مخالفت مولانا زادہ سمرقندی ـــ اور مولانا
خوردک بخاری کے اور بسبب موافقت رعایا اون دونون کی کی اوس شہر مین کو لشکر کو
راہ نہ دی بعد ازان درمیان چارپایون لشکریون کے وبا پہیل گئی اسلئے لشکر کی جانب جتہ
کی مراجعت کی ـــ اور امیر حسین اور امیر تیمور نی یہہ خبر بہجت اثر سنکر حدود نخشلان پر باہم ملاقات
کر کی مراجعت کی امیر حسین سالی سرای کو چلا گیا اور امیر تیمور شہر سبز کو مراجعت کر آیا اور درمیان
۷۶۷ سات سو سڑسٹھ ہجری کی بسبب چغل خوری بعض مفسدین کی درمیان امیر حسین اور
صاحب قران کی پہر مخالفت اور نزاع قایم ہوئی قریب دو برس تک لڑائی ہوتی رہی اکثر
معرکون مین امیر تیمور گورگان کو فتح ہوتی رہی درمیان ۷۶۹ سات سو انہتر ہجری کے اتفاق
صلح کا ہوا صاحب قران خطہ کش کو چلے آئی اور امیر حسین قبۃ الاسلام بلخ کو چلا گیا اور اوس
شہر کو دار الملک بنایا درمیان آخر ۷۷۰ سات سو ستر ہجری کی امیر حسین نے امیر تیمور
کو لکہا کہ اپنی لشکر کا کوچ کروا کی بہت جلد خدمت مین حاضر ہووی کیونکہ بعضی مہمات کا سرانجام
کرنا بہت ضرور ہے اور لکہا کہ تمہاری ہمشیرہ شیرین بیگ آغا کا خاوند مسمی امیر موید ارلات
کسیکو مار کر بہاگ کر بلخ مین چلا گیا ہے اوسکو بہی سزا دینی ہی سوای اسکی اور افعال ناہنجار
اوسکی بہت سی اس طرح کی سرزد ہوئی کہ امیر تیمور کو پہر کر مخالفت کرنی اور لڑنا اوس سی مناسب معلوم ہوا
امیر تیمور نے شہرت اور آوازہ چڑہائی اور حکم کوچ کا جانب قبۃ الاسلام بلخ کے دیا
اکثر امرا اور لشکری الوس ضیافی کی جو بسبب خباثت امیر حسین کی اور اسکی اتباع سی متنفر
تہی صاحب قران کی جہنڈی کی نیچی آ جمع ہوئے امیر تیمور درمیان ۷۷۱ سات سو اکہتر ہجری کی

بیان امیر تیمور کا

ہجری کی سپاہ موفور لیکر شہر سبز سی نکلکر جانب قبۃ الاسلام بلخ کی روانہ ہوا جب موضع بیالکر ۱۳۹
پر جو نو فرسخ ترمذ سی واقع ہے وہان امیر سید برکت سی ملاقات ہوئی چونکہ واسطی موقوفات
حرمین شریفین کی امیر حسین کی پاس گیا تہا اور اوسنی اوسکے حال پر کچہہ التفات نہ کی تہی
وہ بہی امیر تیمور سی ملگیا اور اس باکمال نے یہہ فرمایا (ترجمہ حیث ماشئت فانک لمنصور
امیر تیمور نی بسبب برکت بیمی اوس جناب کی اور نیک فال پانی کی تمام اوقاف حرمین کے
وقف کر دئے اور سب چہوڑ دئے اور اوسکی بہت عزت اور تعظیم کی غرضیکہ باہر بلخ کے
لڑائی بڑی ہوئی امیر حسین کو شکست ہوئی اسی اثنا مین صاحب قران نی سیورغتمش اغلان کو
تخت خانی پر بٹہلایا اور بلخ کی باہر چہاونی ڈالدی اور آپ نہایت جنگ و جدل اور حرب
و قتال مین مشغول ہوا بعد چند روز کی امیر حسین نی ایلچیون کے زبانی یہہ پیغام دیا کہ آپ سی میری
یہہ عرض ہی کہ میری جان بچ جاوی تاکہ مین بیت اللہ کی زیارت کو جاؤن امیر تیمور گورکان نے
اس عرض کو قبول فرماکر حکم دیا کہ کوئی آفریدہ متعرض امیر حسین کا نہو جدہر اوسکے دلمین
آوے جاوی دو ایک امیر حسین کو صاحب قران کی عہد و پیمان کا یقین نہوا اسلئے صبح کی وقت
شہر بلخ سی باہر نکلکر پرانی شہر مین در کہنڈرات کی چلاگیا اور قریب طلوع صبح کی ایک
مینار مین چہپ گیا اتفاقات سی جس رات کو امیر حسین نکلا اوسی دن کسی شخص کا ایک گہوڑا
جاتا رہا تہا اوسنی یہہ تصور کیا کہ اوس مینار پر جسمین امیر حسین چہپ رہا تہا چڑہ کر دیکہون شاید
کہین جنگل مین میرے نظر چڑہ جاوی اوسنی امیر حسین کو دیکہہ لیا امیر حسین نے بسبب خیال جان
بچانے کی ایک مٹہی مروارید کی بہرکر اوسکو دی اور کہا کہ کسی سی میرے حال کی اطلاع مکرنا
اوس شخص نے یہہ بدی کی کہ اوسکی خاطر سی ظاہر قسم کہا کر اطمینان اوسکے کرکی فوراً امیر
تیمور کی خدمت مین حاضر ہوکر سب حال کہدیا حسب الحکم ایک فوجی جانب مینار کے روانہ
ہوئی امیر حسین نے گہوڑون کی سمون کی آواز سنکر وہان سی نکلکر ایک اور غار مین چہپ
گیا جب لشکریون نی مینار مین اوسکو نہ پایا اوس غار تک کہوج لگاکر اوسکو پکڑا لشکریون

بیان امیر تیمور کا

۱۴۱ باندھ کر امیر تیمور کی خدمت مین حاضر کیا صاحب قران نی فرمایا کہ مینی اوسکی جان بخشی کا حکم
دیدیا ہی اپنی بات سی مین ہرگز نہ پہرونگا تجاوز کرنا اپنی بات سی مردمیت کی بات نہین
ہی ـــ جب امیر حسین کو مجلس امیر تیمور سی باہر لاے امیر کیخسرو ختلانی نی صاحب قران سی
عرض کی کہ امیر حسین نی میری بہائی کیقباد کو بیجرم قتل کیا تہا اوسکو آپ میرے سپرد کردیجی
تاکہ اپنی بہائی کا قصاص لون امیر تیمور نے امیر کیخسرو کو سخنان نصیحت آمیز فرماکر یہہ کہا کہ امیر حسین
کی مصاحبت کی تیرے اوپر بہت حق ہین اون حقوق کو یاد کرنا چاہئے اور یہہ کہکر امیر تیمور
اوسکی بیکسی پر بہت روے یا امیر ایلجا تیوا بیردی نی امیر کیخسرو کی طرف آنکہہ سی اشارا کیا کہ
اب باہر جاکر امیر حسین کو قتل کر ڈال اوسنی بدون اجازت امیر تیمور کی اوسکو قتل کیا بلکہ
اوسکی دونو بیٹون کو بہی اوسکے ساتہہ قتل کیا ـــ اسمقام پر گرچہ بعض مورخ اوسکی
قاتلین مین امیر تیمور کو نہین شمار کرتی مگر اور تاریخون معتبر سی امیر تیمور کا شریک ہونا قتل امیر
حسین مین ثابت ہی سچ ہی ـــ صدای خطبہ درین گنبد است بر یقنہ ❊ بنام شاہ
دگر گوش کن چو داری ہوش ❊

بیان جلوس فرمانی صاحبقران امیر تیمور گورکان کا اور تسخیر کرنی بعض ممالک اور امصار کا

واضح ہو کہ بعد فوت ہونے امیر حسین کی ـــ امیر تیمور صاحب قران باتفاق اکابر امرا مثل
امیر شیخ محمد بیان سلدوز ـــ اور امرا اولجا تیوا بردی اور امیر کیخسرو ختلانی اور امیر جاکو برلاس
وغیرہ اور باتفاق اعاظم سادات مثل سید برکت اور خانزادہ ابوالمعالی اور خانزادہ
علی اکبر کی بارہوین تاریخ ماہ رمضان ۷۷۱ سات سو اکہتر ہجری کو تخت سلطنت پر جلوہ
فرما ہوا ـــ امیر تیمور نے تمام امرا اور ارکان دولت کو بہت انعام دئی اور لایق
حسب حال ہر ایک کی روزینہ اور منصب مقرر کیا اور حکومت بلخ کی مراد بن سہر جو عم برلاس
کو دیکر جانب سمرقند کی گیا وہان جاکر عدل اور احسان باشندگان سمرقند پر کیا اسیطرح پر چند

بیان امیر تیمور کا

چند دفعہ جانب خوارزم کی نہضت فرماکر اون دیارکو بہی بضرب شمشیر آبدار کی تسخیر فرماکر اوایل
۷۷۹ھ سات سو اوناسی ہجری مین جہانگیر ابن امیر تیمور گورکان نے وفات پائی ۱۴ جودہوین
ربیع الآخر سنہ مذکور مین مرزا شاہرخ پیدا ہوا آخر ۷۸۲ھ سات سو بیاسی ہجری مین
صاحب قران نی باراده خراسان کی جیحون سی عبور کیا بعد قطع منازل کی ماه ذالحجہ سنہ مذکور
مین باہر قصبہ خوشنج کی نزول اجلال فرمایا تین روز کی عرصہ مین سپاہیون نی قلعہ کو تسخیر کیا
اور حسب الحکم اہل فتنہ اور غوغا پکڑ پاسا کو پہنچائی گئے بعد ازان صاحب قران نی نواحی
ہرات پر چہاونی فوج سے ڈالی اور ملک غیاث الدین پیر علی شہر مین محصور ہوا تین
چار روز لڑائی رہی آخر کار ماه محرم ۷۸۳ھ مین ازراه عجز و نیاز کی حاضر ہوا باغ زاغان مین
خدمت امیر تیمور مین آکر حاضر ہوا لشکریون نی ہرات کی تمام برج اور شہر کے اندر گہس کر
تمام لوگون کے گہر مسمار کر ڈالی اور آدمیون کو قتل کیا پہر وہان سی کوچ فرماکر الناک
کوہستان کی نیچی اوترکر حکم دیا کہ جتنی خزانی سلاطین غور اور ملوک کرت کی ہین سب نکال
لاؤ بعد ازان جانب ولایت جرجان کی کوچ فرمایا نواحی نیشاپور مین خواجہ علی موید سربدار
اور علی بیگ جونی خدمت عالم پناه مین حاضر ہوکر مشمول نظر عنایت ہوئے پہر حضرت
صاحب قران نے ایک ایلچی امیر ولی حاکم مازندران کے پاس بہیجکر حکم فرمانبرداری
اور انقیاد کا دیا اوسنی وعده کیا کہ عنقریب ملازمت حضور مین حاضر ہونگا اسلئے صاحبقران
نے جانب سمرقند کی مراجعت فرمائی اور ملک غیاث الدین پیر علی اور تمام حکام خراسان
کو اونکی ولایت کی جانب بہیجدئے اور درمیان ۷۵۴ھ سات سو چون ہجری کی حضرت
صاحب قران نے بسبب مخالفت علی بیگ جونی کی دوسری دفعہ پہر خراسان پر لشکر کشی
کی اور قلعہ ترشیز اور حصار کلات کو بعد محاصره اور محاربہ کی تسخیر فرماکر چونکہ ملک غیاث الدین
سی حرکات نالایق سرزد ہوئی تہین اسلئے اوسکو معہ اوسکی اولاد کی اور علی بیگ
جونی قربانی کو قید کرکی ہمراه اپنی ماوراء النہر مین لے آیا اور درمیان ۷۸۵ھ سات سو پچاسی

بیان امیر تیمور کا

۷۸۲ ہجری کی جب داروغہ ہرات نی وفات پائی بعضی غوریون سنے فتنہ و فساد وہان برپا
کرکے بہت مغلون کو قتل کیا اسلئے لاچار امیرزادہ میران شاہ گورگان نی کہ اون ایام مین
کنارہ آب مرغاب پر تہا ہرات مین آکر بہت خلق اللہ کو قتل کیا —— اور حضرت
صاحبقران نی بہی سمرقند مین جاکر جانب ملک غیاث الدین پیر علی اور تمام ملوک
کرت سی جو اون دیار مین محبوس تہی خاطر جمع فرماکر آب اموئیہ سی عبور کرکی ماہ رمضان
مین درمیان ہرات کی پہنچکر وہان جانب فراہ ..... اور سیستان —— اور قندہار اور
افغانستان کی لشکرکشی سے اور تمام اوس ولایت کو بضرب تیغ اور سنان کی مسخر کے
اور شاہ قطب الدین حاکم سیستان کو مقید کرکی سمرقند مین بہیجدیا اور شاہ شاہان کو
وہان کا حاکم بنایا پہر موسم جاڑے کی قندہار مین تمام کرکی فصل بہار مین اپنی دارالسلطنت کو
مراجعت فرمائی —— اور درمیان ۷۸۶ھ سات سو چہیاسی ہجری کی صاحبقران ولایت
مازندران پر لشکرکشی فرمائی جب قریب استرآباد کی ڈیرا کیا امیر ولی بادشاہ مازندران
کا مقابلہ پر آیا قریب ایک مہینی کی لڑائی ہوتی رہی آخرالامر امیر ولی عاجز اور سراسیمہ ہوکر
جانب ری کی بہاگ گیا پہر وہان سی جانب استندار کی چلا گیا اور حضرت صاحبقران نے
حکومت مازندران کی لقمان بادشاہ پسر طغا تیمور خان کو مرحمت فرمائی اور آپ
جانب ری اور سلطانیہ کی آیا اوس مقام کو بہی اپنی تحت و تصرف مین لاکر عادل آقا اور
محمد سلطان شاہ کی سپرد کی پہر راہ مازندران سی سمرقند کو مراجعت کی اور درمیان ۷۸۸ھ
سات سو اٹہاسی ہجری سکے جانب فارس اور آذربیجان اور عراق کی کوچ فرمایا اس
یورش مین کہ قریب دو سال کی مدت ہوگئی تہی تمام وہ ولایت مسخر اور مفتوح سکے
اور امیر شیخ ابراہیم والی شیروان ازراہ عاجزی درگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوا انواع
الطاف سی مخصوص ہوا اور درمیان ۷۸۹ھ سات سو اونواسی ہجری کی کہ شیراز مین امیر تیمور
کی جہنڈی جہاونی پڑی ہوئی تہی ایک ایلچی نے جانب ماوراءالنہر سی آکر یہہ خبر دی کہ توقتمش خان

بیان امیر تیمور کا

توقتمش خان بہت لشکر لیکر جانب شیران کی آیا چاہتا ہی اسلئی صاحب قران نی اوسکا مقابلہ ۹۳
اہمیات سی شمار کر کی جانب دار السلطنت شیراز کی لشکر کشی کی ــ بات یہہ ہی کہ توقتمش خان
کا نسب جوجی خان بن چنگیز خان تک پہنچتا ہی وہ اوایل سلطنت امیر تیمور کے میں اروس سی
بہاگ کر امیر تیمور کی ملازمت میں حاضر ہوا تہا اوسکی مدت اور عنایت سی دشت قپچاق
کی تخت پر وہ بیٹہا جن ایام میں کہ امیر تیمور بلاد فارس و عراق مین جہانگیری اور کشور کشائی
مین مشغول تہا توقتمش خان نے اوسکی حقوق اور عنایات کو نابود تصور کر کی لشکر کثیر ماورا النہر
پر روانہ کیا اور امیر سلیمان شاہ بن امیر داود اور امیر عباس برلاس کہ جانب حضرت صاحبقران
کی سی واسطی ضبط اور انتظام سمرقند کی مامور تہی یہہ خبر سنکر امیرزادہ عمر شیخ بہادر سی ملکر
مخالف کی لشکر پر گئی لیکن بسبب سستی بعضی امرا کے مخالفون کو فتح ہوئے امیرزادہ عمر شیخ
حصار اندکان مین محصور ہوا ــ اور امیر سلیمان شاہ اور امیر عباس جانب سمرقند کی بہاگ گئے
وہان جاکر اونہون نی شہر کی محافظت کی تدبیر کی ــ اور لشکر قپچاق نے ماورا النہر مین
آکر غارت اور لوٹ اور قتل شروع کیا القصہ جب یہہ خبر بلدہ شیراز مین امیر تیمور صاحب قران
تک پہنچی حکومت فارس اور عراق کی آل مظفر کو مرحمت فرماکر آپ دار الملک کی طرف حرکت
فرمائی اور دار و غکی قم اور کاشان اور قزوین کے پیر محمد ساوہ کو دی ــ اور حکومت
ری کی موسی سپہر حسن جوکار کو مرحمت کی ــ اور امیر جمشید قارن کو مملکت دامغان پر مقرر کیا
ــ اور امارت استرآباد کی پیر بادشاہ نواسہ طغا تیمور کو سپرد کی ــ بعد ازان قطع منازل
اور مراحل کرتا ہوا آپ جانب مخالفون کی کوچ فرمایا اثنا راہ مین سنا کہ مخالفین
اپنی ولایت کو مراجعت کر گئی ہین سمرقند مین پہنچکر اوس جماعت امرا کی جو خنک جو کلاک مین
مقصر رہی تہی باز خواست کی اور جن لوگون سے آثار مردانگی ظہور مین آئے تہی بہت خوش ہوا
ــ اسی سال مین سیورغتمش خان روضہ رضوان کو راہی ہوا حضرت صاحب قران نی اوسکی
اوسکے بیٹی سلطان محمود خان کو بجائے اوسکی منصوب کیا اور اوایل سنہ ۷۹۱ھ سات سو اکانوین

بیان امیر تیمور کا

ہجری میں توقتمش خان نے پہر آب خجند سے عبور کیا یہانتک کہ مقدمہ لشکر اوسکا اوپر زرنوق کے پہنچا اور صاحب قران عین موسم زمستان میں متوجہ جانب مخالفین کے ہوا ایک ہی حملہ میں اون سبکو شکست دی وہ لوگ بہاگ کر لشکر توقتمش خان میں حاضر ہوئے سب حال عرض کیا فوراً وہ بہاگ گیا اسی اثنا میں حاجی بیگ جونی قربانی نے جوکہ بموجب حکم حضرت صاحب قران کے حاکم ولایت طوس کا تہا علم مخالفت کا بلند کیا اور امیرزادہ میران شاہ حسب فرمان جانب ولایت خراسان کی باتفاق داروغہ ہرات امیر اقبوقا کی جاکر بہت لوگون کو قتل کیا اور چندروز دار السلطنت ہرات میں بعیش و عشرت تمام گذران کرماہ شوال سنہ مذکور میں متوجہ جانب سمرقند کی ہوا اور ماہ ذی قعدہ میں اپنے باپ نامدار کی ملازمت میں حاضر ہوا

بیان جانی صاحب قران کا دشت قبچاق میں اور محاربہ فرمانا ساتھ توقتمش خان اور لشکر اوغلان کی

جب توقتمش خان نے ذکر احسانات امیر تیمور کو طاق نسیان پر رکہہ کر مخالفت ظاہر کی چند نوبت ممالک محروسہ امیر پر لشکر کشی کی صاحب قران جمیع علماء نے بعد جمع ہونی سپاہ ظفر پناہ کے بارہویں ماہ صفر سنہ ۷۹۳ سات سو ترانوین ہجری کو جانب دشت قبچاق کی نہضت فرمائے بعد قطع مسافت پنج ماہ کی درمیان لشکر امیر تیمور کے قحط بہت پڑ گیا یہانتک کہ ایک گوسپند کی قیمت سو دینار ہوگئی اور ایک من اناج سمرقند کی من کے برابر سو دینار کو بکتی لگا اس مصیبت سے قطع مسافت کر کی جب آپ ایک سے عبور کر چکا اوائل ماہ رجب سال مذکور میں قراولان امیر نے شخص مخالفین کی گرفتار کے صاحب قران نے اوسی حال توقتمش خان کا دریافت کیا اونہون نے بیان کیا کہ خان مذکور نے آپکی آنے کی خبر سنکر سپاہ جمع بہت کی ہے امیر تیمور نے اس شب کو اوسی موضع پر توقف فرما کر حکم دیا کہ ایک خندق لشکر کی گرد اسی مقام پر کہودو اور دوسرے روز آپ وہان سے جانب دمشق کی چلا گیا پہر قراولان نے ایک اور گرفتہ کو پکڑ کر حاضر کیا

بیان امیر تیمور کا

حاضر کیا اوس شخص نی بیان کیا کہ توقتمش خان نے یہہ سنا ہی کہ آپکی لشکر مین قحط ہوگیا ہی
تاخت کرنیکا ارادہ رکہتا ہی صاحب قران نی اوسکو قتل کروا ڈالا منشر بہادر نے معہ
جمعیت سپاہ کی مخالفین پر حسب الامر چڑہائی کی ایک جماعت لشکر نقان کی جنگل مین
مل گئی چالیس آدمی اونمین کی پکڑکر امیر تیمور کے سامنی حاضر کئے امیر نے اوس جماعت
سسی حال توقتمش خان کا پوچہا اونہون نے یہہ بیان کیا کہ خان مذکور نی ہمکو یہہ حکم دیا
تہا کہ سب لشکری لوگ کول پر جمع ہووین ہم اوسجا نے گئی تہی وہان کسی کو نہین پایا
معلوم نہین بسبب خلاف وعدہ کا کیا ہوا صاحب قران نے اون اسیرون کو پاسابین
روانہ کیا — اور مذبلہ ترخان — اور جلال پسر امیر حمید — اور ہندولی اور صاین تیمور
کو معہ ایک جماعت پہلوانون کے واسطی قراولی بہیجا اونہونے قراولان سپاہ توقتمش خان
کو دیکہا مولی نے بازگشت کرکے امیر تیمور سے خبر کی کہ دشمن قریب آگئی ہین اوسوقت
صاحب قران ظفر پناہ نی امیر ایکو تیمور برلاس کو معہ چند نفر بہادرون کے واسطی قراولی کے
متعین کیا — امیر ایکو تیمور امیر جلال الدین سے ملکر دونو آگے بڑہے ایک ٹیلہ پر چند آدمی
مخالفین کی اونہون نے دیکہی جب اوس ٹیلہ پر چڑہے وہان جاکر دیکہا کہ چند قشون لشکر
کے آراستہ ہوئی پڑے ہین امیر ایکو تیمور نے مراجعت کرنا مصلحت جانا مگر بسبب ازدحام
قراولان مخالفین کے اوسکو مراجعت میسر نہ آئی دشمنون نے اون تک پہنچ کر آتش
قتال کے بہڑکادی امیر ایکو تیمور نے شربت شہادت پیا مگر بعد پہنچنی چند امرا باقیکی
لشکر امیر تیمور مین ہر ایک چہوٹی اور بڑے کی دل پر دہشت غالب آگئی کیونکہ چہہ مہینی سی
لشکر دیا مستاثر باغی کی تعاقب مین تہا اور توقتمش خان کہین ایک مقام خاص پر نہ ٹہرتا تہا
جو مہم انجام کو پہنچی غرضیکہ صاحب قران نے یہہ چالاکی کے کہ امیرزادہ شیخ عمر بہادر کو
بیس ہزار سوار جرار دیکے حکم دیا کہ بہت جلد گہوڑی اٹہائی ہوئی توقتمش خان پر چلی جاو
تاکہ توقتمش خان ٹہہر جاوی شاہزادہ حسب الحکم متوجہ جانب دشمنون کی ہوا دوسری روز

بیان امیر تیمور کا

اردو اعلی میں یہہ خبر پہنچی کہ قراولان جانبین نے اور سپاہ دیکھی ہی صاحب قران نے
روز دوشنبہ پندرہویں ماہ رجب سنہ ۷۹۳ سات سو ترانویں ہجری کو موضع قندزچہ میں لشکر
کی آراستہ کرنی کی واسطی قیام کیا کہ ناگاہ اثر لشکر لقمان کا نمودار ہوا اور توقتمش خان نے
بھی بہت لشکر لیکر برابر صاحب قران کے سمت پہنچی اسی اثنا میں امیر صاحب تدبیر نے
حکم دیا کہ سپاہ ظفر پناہ ٹیلہ سے نیچی اوترا وی خیمی کھڑے کرنی اور کہانا پکانی کہانے میں مشغول
ہوں اوسوقت توقتمش خان کو بھی امیر تیمور کی بہادری پر نہایت تعجب آیا کہ اسی مقابلہ پر
کچھہ خوف یا گھبراہٹ اسکی مزاج پر نہیں بلکہ لشکر کو حکم کیا کہ کہانا پکاؤ کہاؤ بعد ازان
جانبین سے بہادر میدان جنگ میں ظاہر ہوئے تیر باراتی اور تیغ زنی سے لڑائی ہونی
لگی اوس روز بہت بہاری لڑائی ہوئی سہ ز تیر و ز پیکان ہوا تیرہ گشت + بہان
چشم خورشید ازان خیرہ گشت + بر از نالہ کوس شد گوش میغ + بر از آب
شنگرف شد جوی تیغ + نگردید روشنائی نماند + ز خورشید شب را جدائی نماند
آخرالامر فتح اور ظفر پرچم امیر تیمور پر نمودار ہوئے اور توقتمش خان نی معرکہ کو پشت دکھلائی
تمام اوس جو جہان کا متفرق و پریشان صحرا و بیابان ہوکر پراگندہ ہوگیا اور صاحبقران
ظفر قرین نے با صد حشمت و آئین اوسی سرزمین پر نزول اجلال رکھہ کر شاہزادگان بلند
نوئنان کو بلکہ تمام بہادران اوس معرکہ کی آثار شجاعت کی دیکھہ کر انعام و اکرام مرحمت فرما
بعد ازان لشکری لوگ مال غنیمت کے لینی کی واسطی اطراف اوس ولایت میں پھیل گئی اور
حضرت صاحبقران نے کنارہ آب آل پر پہنچ کر درمیان مرغزار رود نوبہ کے چھبیس روز
چین اور مزے اوڑائی کہتی ہیں کہ جس سفر میں امیر تیمور اوس مقام پر گیا تھا کہ ان ملکوں میں
ایک سال میں چالیس روز قبل غایب ہونی شفق کی اور طلوع صبح صادق کا ظاہر ہوتا ہے
اور باتفاق تمام ائمہ اہل اسلام کی نماز پر عدم وقت کے اوس مقام میں عشا کی نماز کی
فرض نہیں ہی الغرض بعد جمع ہونے تمام لشکران اور مال غنیمت کی صاحب قران مظفر اور

بیان امیر تیمور گورکان کا

اور منصور ہوکر اوس مقام سے اپنی دار السلطنت کو آیا سنہ ۷۹۳ سات سو ترانوی ہجری مین درمیان ماہ ذیقعدہ کے سمرقند مین داخل ہوا بعد مراسم جشن وغیرہ کے امیرزادہ میران شاہ بموجب فرمان کے جانب خراسان کے متوجہ ہوا اور اوایل سنہ ۷۹۴ سات سو چورانوی ہجری مین صاحب قران نے مملکت کابل اور غزنین کی امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو عنایت کی شاہزادے نے سرداران اور لشکریون کی اوس جانب کوچ کیا

بیان اوس یورش امیر تیمور کا جو پانچ برس تک رہی تھی

جب امیر کشورستانی یورش قبچاق سے فراغت پاکر دار السلطنت سمرقند کو مراجعت کی اور قشلاق سنی مین آیا کہ بعد غیبوبت امیر مذکور کے بعض حکام ولایت ایران کی وادی خلافت اور طغیان مین چلنی لگی مین اسلئے دوسری دفعہ پہران ملکون پر چڑہائی کرنی کا ارادہ ہوا چنانچہ بیندرہوین رجب سنہ ۷۹۴ سات سو چورانوی ہجری کو طرف ایران کی روان ہوا اور راہ استرآبادکی جانب آمل کی جاکر ساتہ قوت بازو جلادت آئین کی قلعہ ماماندہ سر کو فتح کیا وہان کی حاکم سید کمال الدین اور سید رضی الدین کو قلعہ ساری مین مقید کیا اور اوس قلعہ کی داروغگی جمشید قارن کو عنایت کی ـــ اور حکومت آمل کی سکندر شیخی پسر افراسیاب جلادی کو تفویض کی جاڑی کی موسم گذارکر اوایل فصل بہار مین عنان عزیمت جانب ولایت فارس اور عراق کی منعطف کی جب شیراز مین پہنچا اکثر آل مظفر کی واقعات امیر تیمور سے واقف ہوکر اردوی ہمایون مین آملے اور اوس نے اونکی مملکت لیکر اونکو یاسا مین پہونچادیا ـــ اور بخیال تسخیر بغداد کی سلطان احمد جلایر سے لڑنے کی واسطی مستعد ہوا سنہ ۷۹۵ ہجری کے نوین تاریخ شوال کو نواح بغداد پر پہنچا سلطان احمد نے تمام اسباب اور رجال اور اثقال اور خزاین راہ دجلہ سے روانہ کرکے آپ بہی ہزیمت کہاکر بہاگا لشکر تیمور نے بہی اوسکا پانی ہی مین اوسکا تعاقب کیا دشت کربلا مین جاکر لڑائی ہوئی سلطان احمد کی

بیان امیر تیمور کا

۱۴۸ اپنی جان مکر سے بچائی لشکر نے منصور و مظفر ہو کر مراجعت کی پھر صاحب قران نے چوبیسویں
تاریخ ماہ ذی الحجہ کو قصد تسخیر قلعہ تکریت کا کرکے بغداد سے کوچ فرمایا اوایل محرم سنہ ۷۹۶ سات سو
چھیانوے ہجری میں وہان پہنچکر بعد جد و جہد کے اوس قلعہ کو فتح کیا اور امیر حسن حاکم اوس
سنہ میں کو پاسا میں بھجوا دیا — اور غرہ صفر میں جانب دیار بکر کی کوچ کرکے تھوڑی ہی عرصہ
میں دیار بکر اور ماردین کو بھی فتح کیا — اسی اثنا میں امیرزادہ شیخ عمر بہادر کہ ولایت
فارس سے حسب الحکم متوجہ اردوی ہمایون کی ہوا تھا باہر قلعہ خرماتو کے ایک زخم تیر کا کھا کر
راہی ملک بقا کا ہوا یہہ خبر سنکر مزاج عالی امیر تیمور کا مکدر ہوا اوسکے بڑے بیٹے مرزا پیر محمد کو
حکومت فارس کی مفوض کی — اور بروز یکشنبہ انیسویں ۱۹ جمادی الاول سنہ مذکور کو حق تعالی
نے امیرزادہ شاہرخ مرزا کو درمیان قلعہ سلطانیہ کی ایک لڑکا خورشید منظر عطا کیا جب
یہہ خبر صاحب قران کو پہنچی اوس مولود کا نام محمد ترغائی — اور لقب الغ بیگ مقرر کیا
— بعد ازان بادشاہ ممالک ستان جانب قلعہ حامد کی گیا اوس قلعہ استوار کو تین چار روز کی
عرصہ میں لیکر جانب الاداق کی کوچ کیا پھر وہان سے قلعہ اینک کو نہضت فرمائی چالیس روز تک
محاصرہ رہا اٹھارویں ماہ شعبان کو وہ قلعہ بھی فتح کیا — اور دوسری تاریخ ماہ شوال کو
اوس قلعہ کا حاکم امیر مصر بیر قرا محمد ترکمان ایک تلوار اور کفن لیکر درگاہ بادشاہ میں حاضر ہوا
صاحب قران نے اوسکو جانب سمرقند کی روانہ کیا پھر اوسکا حال معلوم نہوا کہ کیا گذرا —
بعد ازان وہان سے صاحب قران نے ایک جماعت ہمراہ امرا لشکر کے جانب گرجستان کی روانہ
کی اور آپ بھی اونکی پیچھے روانہ ہوا جب صحرای فارس میں نزول اجلال فرمایا روز سہ شنبہ
چھبیسویں ۲۶ ماہ شوال کو امیرزادہ شاہرخ مرزا کے ایک بیٹا اور پیدا ہوا امیر تیمور نے اوس
بچہ کا نام ابراہیم سلطان رکھا وہ سپاہ جو گرجستان پر گئی تھی منصور و مظفر ہو کر آئی صاحب
قران نے بنفس نفیس خود تفلیس میں جا کر بہت گرجیوں کو تیغ کین سے ہلاک کیا پھر جب یہاں سے
مراجعت کی امیرزادہ شاہرخ کو جانب سمرقند کی روانہ فرمایا اور امیر تیمور نے اس جاڑے کی

بیان امیر تیمور کا

جاڑی کی موسم کو علت زار محمود آباد مین بسر کیا وہان یہہ خبر سننی مین آئی کہ پیادہ توقتمش خان
سکے راہ دربند سے ولایت شیروان مین آگئی ہے فتنہ و فساد اون لوگون نے برپا کر رکھا
ہے اسلئے صاحب قران نے جمادی الاول ۷۹۷ھ سات سو ستانوے ہجری مین راہ دربند
سے جانب دشت قپچاق کے نہضت فرمائی اسدفعہ بھی توقتمش خان کو بڑی طرح
بھگا کر اکثر ولایت جوجیان کو لوٹ کر برباد کر دیا ۷۹۸ھ سات سو اٹھانوے ہجری مین
اوسی راہ سے گذر کر کے موضع آق تام پر خیمہ ڈالا اور امیرزادہ میران شاہ کو واسطے انتظام
مملکت آذربیجان کے اور دربند سے سمرقند کی بنیاد تک اور ہمدان سے سرحد روم تک
مقرر کیا اوسنے کوچ کیا — اور امیر تیمور نے آق تام سے کوچ کرکے جانب ہمدان کے کوچ
کیا وہان پہنچکر لشکریون کو رخصت مراجعت کی دیکر آپ جانب سمرقند کے مراجعت کی
اور بہت جلد کوچ کرتا ہوا اوس شہر مین آیا

بیان سپرد کرنے خراسان کا امیرزادہ شاہرخ سلطان کو اور متوجہ ہونا صاحب قران کا جانب ہندوستان کے

واضح ہو کہ درمیان ۷۹۹ھ سات سو ننانوے ہجری کے صاحب قران درمیان سمرقند کے
عیش و عشرت مین مشغول تھا — ولایت خراسان اور سیستان — اور مازندران کی حدود
رے تک معین الدین والدنیا شاہرخ بہادر کو مفوض کی — اور امیر سلیمان شاہ —
اور امیر مضراب ولد امیر جاکو برلاس اور سید خواجہ بن شیخ علے بہادر — اور علی ترخان
— اور حسن صوفی ترخان کو جو دونون بیٹے غیاث الدین ترخان کے تھے ان سب امرا کو
ملازمت شاہزادہ شاہرخ مرزا مین متعین کر کے درمیان اسعد ساعات اور اشرف اوقات
کے عازم دار السلطنت ہراۃ کا ہوا ماہ شعبان مین درمیان عین فرح اور سرور کی آب آمویہ
سے عبور فرما کر ماہ مبارک رمضان مین الکہ کیدستان پر نزول اجلال کیا اسی سال کے

بیان امیر تیمور گورکانکا

۸۱۵ھ اکیسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو ولادت مرزا بایسنقر کی ہوئی شاہرخ بہادر کو اسکی سبب سی
انواع انواع نشاط اور خرمی ہوئے اور درمیان ۸۰۰ھ آٹھ سو ہجری کی صاحب قران نے
ارادہ جہاد کفار کا قصد کر ماہ رجب مین جانب ہندوستان کے کوچ کیا اثنا راہ مین ہزارہا
کفار کو قتل کیا جب دیار ہند مین پہنچا ہزارہا کفار کو قتل کرکے خون کی نالہ بہا دیے آخر
ماہ صفر ۸۰۱ھ آٹھ سو ایک ہجری مین باہر شہر نظر کے نزول اجلال فرمایا والی اوس قلعہ کا
الدو جین جسکو کہتی ہین بسبب کثرت اعوان و انصار کی مغرور ہوکر لڑنے کی ارادہ مقابلہ پر
آیا لشکر اسلام نے تمام سعی محاصرہ اوس قلعہ کار کے تہوڑی ہی زمانہ مین قلعہ چھین لیا اور
پہونک اور ڈہاکر زمین کی برابر کر دیا اور کئی ہزار آدمی بزخم تیغ آبدار کی جہنم واصل کئی بعد ازان
غازیان دین جانب دہلی کی روانہ ہوئے جب لشکر باہر شہر دہلی کی جاکر پڑا حاکم اس
سرزمین کا یعنی سلطان محمود پوتا سلطان فیروز شاہ کا باتفاق ملو خان کے جو ایک بہادر
بہادران ہندوستان سی تہا لڑنے کی واسطی نکلا روز سہ شنبہ ساتوین ربیع الآخر سنہ مذکور
مین لڑائے عظیم ہوئی صاحب قران نے فتح پائی سلطان محمود اور ملو خان با اہل کفر اور
طغیان بہاگ گئی ـــ بعد فتح کرنے دارالسلطنت دہلی کی صاحب قران نے اور بہی غزوات
اور فتوحات بہت کین اور بہت جواہرات اور اجناس گران بہا اور سونا اور چاندی لشکریون
کے ہاتھ آیا بعد فتح ہندوستان کے بادشاہ جم جاہ نے اپنی دارالسلطنت کو مراجعت
کی روز سہ شنبہ اکیسوین ماہ شعبان سنہ مذکور کو مظفر اور منصور ہوکر دارالسلطنت سمرقند مین پہنچا

بیان تہوڑا سا حال مرزا میرانشاہ گورکان کا
اور یورش ہفت سالہ صاحب قران کا

درمیان ۷۹۸ھ سات سو اٹھانوی ہجری کی شاہزادہ جمجاہ مرزا میرانشاہ کہ درپی انتظام
ممالک ہلاکو خان کی تہا بہ نیت صید و شکار سمند باد رفتار پر سوار ہوکر صحرای ترمذ مین شکار

بیان امیر تیمور گورکان کا

شکار کھیلنے گیا تھا سر کی بل گھوڑے پرسے گر پڑا اوسی حالت کی صعوبت سے بیہوش ہو گیا بعد مدت
کے کچھہ افاقہ اوسکو ہوا مگر بسبب سقطہ کی خلل فاحش دماغ مین پہنچا ہر چند علاج معالجہ کیا گیا
کچھہ فایدہ نہ ہوا اسیواسطے افعال اور اقوال جو لایق عاقلون کے ہوتی ہین اوسسی ظہور مین نہ آتی
تھے — ازانجملہ ایک یہہ ہی کہ اوایل فصل تابستان مین بے تقریب متوجہ جانب بغداد کی
ہوا اور نہایت تعجیل سے دور دور کی راہ کو ایک دن مین طی کیا اور سلطان احمد جلایر نے
جو کہ بعد مراجعت امیر تیمور گورکان کے یورش پنجسالہ سے مدد بادشاہ مصر کی دوسری دفعہ
اون دیار پر استیلا پایا تھا چونکہ وہ جانتا تھا کہ اس فصل مین محاصرہ کرنا بغداد کا بہت
مشکل ہی اسلیے اوسنی کسی طرف حرکت نہ کی اپنی جاے پڑا رہا جب شاہزادہ مذکور باہر
دار السلام کی پہنچا ایلچیون نے جانب تبریز سے آکر عرض کی کہ ایک جماعت اشراف اور اعیان
آذربیجان کی باہم عہد باندہ کر غدر خواہی کیا چاہتی ہین اسلیے بادشاہ زادہ نے دو روز
بعد نواح بغداد سے مراجعت کرکی تبریز مین جاکر اہل فتنہ اور سرکشون کو پکڑ پکڑ یاسا کو پہنچوا کر
شراب پینی اور رنڈی بازی کرنی شروع کی اسی اثنا مین جب گرجیون کو یہہ خبر پہنچی کہ بادشاہ
زادہ مخبوط العقل ہو گیا ہی اور رات دن عیش و عشرت مین زندگانی کرتا ہے اونہون نے
بہی کمر بہادری کی باندہ کر بعض قریات اور قصبات آذربیجان کی غارت کی جب یہہ خبر درمیان
سمرقند کی امیر تیمور کو پہنچی آٹھوین محرم سنہ ۸۰۲ اٹھہ سو دو ہجری مین عنان عزیمت جانب ایران
کے منعطف کی جب ملک ری سے آگے رایات اور نیر سے امیر تیمور کی پہنچی شاہزادہ میرانشاہ
تبریز سے باہر آکر اردوی اعلی مین ملحق ہوا پہلے روز امیر تیمور نی بادشاہ زادے کو اپنے
لشکر مین گھسنے کا حکم نہ دیا دوسری روز گرچہ میرزا میران شاہ مذکور نے باپ کی پابوسی
حاصل کی مگر پرتو عنایت و التفات صاحب قران بدستور سابق اوسپر نہ پڑا اور سبب اسکے
صاحب قران کی خدمت مین لوگون نی یہہ عرض کی تہی کہ شاہزادہ عیش و طرب مین بسبب
اغوا رندیمون اور ہم جلیسون اپنے کی گذرانتا ہے اسواسطے مولانا محمد کاہلی سے اور استاد

بیان ۱۰۰ سیر تیمور گورگانکا

۱۵۴ قطب ثانی — اور حبیب غوری — اور عبد المومن گو نبیدہ ہو سالک خواص میرزا میران شاہ مین
منسلک تہی ان سبکو صاحب قران نے شربت شہادت کا پلوایا — اور اعلام ظفر فرجام نواح
رستے سی جانب سلطانیہ کی روان ہوئی وہانسی جانب قرا باغ کی کوچ فرمایا پہر بادشاہ
دین پناہ نی گرجستان پر لشکر کشی کی اور بہت قلعی کفار کی فتح کرے اسی اثنا مین —
سلطان احمد جلایری نی درمیان بغداد کی بعضی امرا مقربین اپنی سی متنفر اور متوہم ہوکر بہت لوگونکو
قتل کیا اور عام و خاص سی اختلاط موقوف کرکی سات نفر ہمراہ لیکر آدہی رات کو دجلہ سی
پار جاکر قرا یوسف ترکمان کی پاس درمیان دیار بکر کے جا ملا — اور دونون ملکر جانب روم
کی متوجہ ہوئے مگر راہ مین ان دونون مین بہی اختلاف ہوگیا اسلئے قرا یوسف سلطان احمد کی
جدا ہوگیا اور سلطان احمد روم مین پہنچا ایلدرم بایزید کہ قیصر روم تہا شرط ضیافت کی بجا لایا
آخرکار قرا یوسف بہی ملک روم کی خدمت مین جاکر مشمول نظر نوازش کا ہوا —
درمیان ۸۰۳ھ آٹھسو تین ہجری کی صاحب قران نی عزم تسخیر سیواس کا فرمایا بعد پہنچنے کے
تہوڑی زمانہ مین اوس قلعہ محکم کو فتح کیا چار ہزار آدمی لشکریان ایلدرم بایزید کے جو کہ
اوس قلعہ مین تہی اور اکثر اہل اسلام نہ تہی پکڑ کر یا سا مین بھیجے گئے اور جتنی نصاری تہے اونکو
اسیر کرا اونکو بہی مقید کیا پہر جانب ملطیہ اور ابلستان کے گیا اوس موضع کو بہی فتح کر کے
یورش روم کی موقوف رکہکر جانب شام کی مراجعت کی بعد پہنچنے مملکت شام کی قلعہ بہسنی
— اور عنتاب — اور حلب — اور حمص — اور حمی — اور بعلبک کو فتح کیا — اور بروز
یکشنبہ تیرہوین تاریخ جماد الاول کو سال مذکور مین بقصد رزم حاکم مصر اور شام کا جانب
دار الملک دمشق کی حرکت مین آئے اور ملک فرج بہی کہ بعد وفات اپنی باپ کی منصب سلطنت
کے درپی تہا بعد پانے خبر ورود صاحب قران کے لشکر کثیر لیکر مملکت مصر سی جانب دار السلطنت
دمشق کی گیا اور برج اور بارہ کو مضبوط کر کی مستحکم کیا اور ارادہ محاصرہ اور محاربہ کا کیا اور
صاحب قران درمیان جماد الاول کی [illegible] پہنچا قراولان جانبین کے ملاقی ہوئے تلوار اور نیزہ

بیان امیر تیمور کا

نیزہ کی لڑائی ہوئی لشکر صاحبقران نی دشمنون کو شکست دی سب بہاگ گئی جب رات ہوئی
ایک امر عجیب وقوع مین آیا تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ امیرزادہ سلطان حسین پسر محمد بیگ بن امیر
موسی جو کہ نبیرہ دختر صاحبقران کا تہا اور بہادری مین اپنی امثال و اقران سی امتیاز
تمام رکہتا تہا بسبب اغوا کرنے فتنہ پردازون کی اردوی ہمایون سی بہاگ کر دمشق مین
آیا شامیون نے اوسکی آنی کو مقدمہ نصرت اور فتحمندی کا تصور کرکی کوئی دقیقہ دقایق
تعظیم اور تکریم سی فروگذاشت نکیا — دوسری روز اس حادثہ عجیبہ کی خبر صاحبقران کو
ہوئی اوس منزل سی کوچ کرکی اوس جنگل مین جو طرف کنعان اور مصر کی واقع ہی خیمہ ڈالا
اسی اثنا مین گفتگو صلح کی درمیان آئی بعد چند روز کے جب اوس سرزمین مین گہانس
نرہی روز سہ شنبہ انیسوین جمادالاخر کو صاحبقران نے وہان سی کوچ کرکی جانب شرقی
شہر کی شہر غوطہ پر لشکر کو ڈالا اسی اثنا مین سپاہ مصر اور شام نی پس پشت لشکر سی
آکر لڑائی شروع کی حضرت صاحبقران نی اوپر خیال محال شامیون کی مطلع ہوکر فرمایا
کہ گہوڑ دوڑی ہونی لگی اہل شام بہاگ گئی اسی اثنا مین امیرزادہ سلطان حسین کی گہوڑی کو نبیرہ
لشکر دشمنون کا اوسکے اہتمام مین تہا باگ ایک کسی ملازم نی جو ملازمان مرزا شاہرخ
سی تہا پکڑ کر اردوی صاحبقران مین لا حاضر کیا حکم ہوا کہ اسکو قید کرو بعد چند روز کے
اوسکو بید سی مار کر نکالدیا القصہ دوسری روز بادشاہ بحر و بر نی علم نصرت پیکر بلند کرکے
فوج دمشق مین آکر لڑائی شروع کی ملک فرخ نی بعد مشورہ لینی اور استخارہ دیکہنی کے
ایک ایلچی حضرت صاحبقران کی پاس بہیج کر یہہ التماس کی کہ آج کی روز جنگ موقوف
رکہو کل کے دن مین تابعداری اور فرمانبرداری قبول کرونگا یہہ التماس قبول ہوئی جب رات
ہوئی اور اندہیرا ہوگیا ملک فرخ نی مع اکثر امرا اور خواص کی آدہی رات کو دار السلطنت سی
نکلکر جانب مصر کی بہاگ گیا دوسری روز حضرت صاحبقران کو اس حال کی اطلاع ہوئی
دمشق کے باہر آکر ڈیرا کیا — سادات اور علما شہر نی باہر آکر پناہ اور امن طلب کی

بیان امیر تیمور کا

اور دروازون کی کنجیان ملازمین امیر تیمور کی سپرد کرین اونہین ایام مین قلعہ دمشق بہی فتح ہوا
پہرہ دار کوتوال کو یاسا مین بہیجدیا اور بہت آدمی مقتول ہوا بلکہ بعضی بعضی محلہ جلاکر خاک سیاہ
کردے القصہ بعد فتح کرنے اکثر بلاد کی مال غنیمت بہت ہاتہہ آیا — اور اوایل ماہ شعبان مین
رایات ظفر قرین نی جانب ماردین کی نہضت فرمائی اور صاحب قران مظفر اور منصور ہوکر جانب
دار السلام بغداد کی گیا فرخ نام شقاوت فرجام جو اون ایام مین جانب سلطان احمد جلایر سے
حاکم اوس خطہ کا تہا شہر مین متحصن ہوا اور لڑائی شروع کی چالیس روز محاصرہ رہا ستائیسوین
تاریخ ماہ ذیقعدہ کو بغداد فتح ہوا امیر تیمور نے حکم قتل عام کا دیا سب باشندہ وہان کے
مقتول ہوئے بلکہ لشکریون نی اکثر عمارات اور باغ جلاکر خاک سیاہ کردئے — ماہ ذالحجہ
سال مذکور مین صاحب قران منصور و مظفر ہوکر جانب آذربیجان کی آیا — اوایل سنہ
سات سو چار ہجری مین صاحب قران نے عنان عزیمت جانب گرجان اور قراول تپہ کے
منضبط کی اور وہان سے قراباغ کو جاکر موسم جاڑے کی وہان گذار کر تیرہوین تاریخ ماہ
رجب سال مذکور کو بقصد جنگ ایلدرم بایزید کے جو ایام یورش شام مین بسبب اغوار قرا یوسف
ترکمان متعرض بعضی ممالک محروسہ کا ہوا تہا طرف بلاد روم کی کوچ کیا — بعد تسخیر قلعہ ترتوم
اور قلعہ کماخ اور ناردک کی براہ قیصریہ اور نکوریہ سے جانب بادشاہ روم کے متوجہ ہوا
اور اوس جانب سے ایلدرم بایزید جو کہ نہایت تجمل اور حشمت اور کثرت لشکر اور بسط مملکت
مین تمام سلاطین روم سے امتیاز تمام رکہتا تہا سپاہ کثیر اور اسباب و آلات حرب بیشمار ہمراہ
لیکر دار السلطنت اپنی سے باہر آیا صاحب قران کے مقابلہ کا ارادہ کیا بروز جمعہ انیسوین تاریخ
ماہ ذالحجہ کو نواح انگورہ مین دونو سپاہ کا مقابلہ ہوا اور جانبین سے مردان دلیر اور بہادران
صف شکن نے آتش جنگ اور جدال کی روشن کی — ز بس ہوگشتہ خنجرہای خونریز
بخون چون غمزہ کافر دلان تیز ✽ خدنگ شیر مردان سینہ خستہ ✽ ز قتل سرکشان
درخون نشستہ ✽ اوس روز صبح سے شام تک ملک الموت کو سر کہجانی کی فرصت نہ تہی

بیان امیر تیمور کا

نہ تہی رو مین قبض کرتی کرتی تہک گیا تہا قیصر ملک روم نی پاون ثبات اور وقار کا استوار
رکہکر جتنا ہو سکا حتی الوسع دشمن کی لشکر کی دفعیہ مین مصروف تہا مگر جب شام ہوئی وقت
ایلدرم بایزید نی آثار ضعف اور انکسار کے اپنی زمانہ کے رخسارون پر ہویدا پائی اسکی ارادہ
بہاگنی کا کیا — سلطان محمود خان نے فوج لیکر قیصر مذکور کا تعاقب کیا اور اوسکو پکڑ کر
امیر تیمور کے سامنے لا حاضر کیا امیر تیمور نے پہلی کلمات تحقیر زبان خجستہ بیان سے فرمائے
پہر لطف اور رحمت بیدریغ کا امیدوار اوسکو کر کی حکم دیا کہ واسطی قیصر کے بڑا خیمہ بہت اچہا
کہڑا کروا دو — اور حسن پر لاس — اور بایزید جتنا کی حسب الحکم بادشاہ روم محافظت مین
مشغول ہوئی اور منشیان بلاغت شعار اور دبیران فصاحت آثار نے فتح نامہ ہر دیار و بلاد کو
لکہکر روانہ کئے — بعد ازان حضرت صاحب قران نی یکو تامیہ پر ڈیرا کر کی شاہزادون اور
امیرون کو واسطی تاخت مملکت روم کی حکم دیا ایک ماہ وہان ٹہہر کر تنک زلغ کے جانب
ارادہ کوچ کر نیکا ٹہان کر اثنا راہ مین نواحی الغون تاش پر ڈیرا کر کی قیصر روم کو جو قید
ہتہا طلب کیا چند نصایح مشفقانہ فرماکر اوسکے آئینہ دل سی زنگ کو دور کیا اسی اثنا مین
سلطان محمود خان فوت ہوا حضرت صاحب قران کو بہت رنج اور الم اوسکے وفات سی
پیدا ہوا اول فصل خریف مین درمیان تنغوزلوق کے نزول اجلال فرما کر پہر وہانسی کوچ
کر کے ازمیرہ مین جو منتہای بلاد روم سی ایک شہر ہی ڈیرا کیا — وہان جا کر یہہ سنی مین
آیا کہ دریا کی کنارے پر ایک قلعہ بہت مضبوط نہایت حصین ہے اوس قلعہ مین فرنگی لوگ
رہتی ہین اہل اسلام سی بغض اور عداوت بہت رکہتی ہین اسلئے مسلمانون کو اکثر ضرر پہنچاتی
رہتی ہین اوسکو قلعہ میر وکہتی ہین اسلئے صاحب قران نے یہہ خبر سنکر بتاریخ چہٹی روز شنبہ کو
ماہ جمادی الاول سنہ ۵ سات سو پانچ ہجری مین ارادہ جہاد کا کر کے اوس جانب کو
کوچ کیا اور اوس قلعہ کو دو ہفتہ مین فتح کیا قیصر روم کو سات برس مین بہی وہ فتح نہوا تہا
جسکو امیر تیمور نے دو ہفتہ مین فتح کیا غازیون نے اندر قلعہ کی گہس کر سب فرنگی کو زندہ

بیان امیر تیمور کا

چہوڑا اور اوس قلعہ کو بہی ڈہا کر زمین کے برابر کر دیا — بعد ازان واسطی فتح کرنی دزد کشین کے
متوجہ ہوا ایلدرم بایزید کو بسبب اوس مرض کی جو اوسکو ہو گیا تہا جانب آق شہر کی بہیجدیا
جب باکری ذرشی مین پہنچا اون دونون قلعون کو بہی مسخر کر کی جانب اغراق کی کوچ کیا — روز
پنجشنبہ چودہوین شعبان کو ایلچی نے آق شہر سی آکر عرض کی کہ قیصر سعید ایلدرم بایزید نے بسبب مرض خناق
اور ضیق النفس کے انتقال پایا صاحب قران اوسکی وفات کی خبر سنکر ملول ہوا اور یہہ کلمہ زبان
سی کہا کہ (عرفت اللہ بفسخ العزائم) یعنی پہچانا مینی خدا کو سبب فسخ ہونی ارادون کی —
جب آق شہر مین لشکر امیر تیمور کا آکر پڑا اوسوقت اردوی محمد سلطان بن مرزا جہانگیر سی کہ
بعضی موضع روم پر چڑہائی کر کے گیا تہا یہہ خبر آئی کہ شاہزادہ مذکور مرض صعب مین گرفتار ہی بسبب
اسکے کہ حضرت صاحب قران اوسکو اور اولادسی زیادہ چاہتی اور محبت کرتے تہی کیونکہ وہ جانتے
تہے کہ میرے بعد منصب ولیعہدی کا اوسکو ہو یہہ خبر سنکر نہایت مشوش اور پریشان خاطر ہوکر
جانب بادشاہزادہ کی جاکر دیکہا تمام قوی ضعیف ہو گئے تہے اوسی وقت محافہ مین ڈالکر اوس
مقام سی کوچ کیا جب نواحی قراحصار مین پہنچی مرزا محمد سلطان فوت ہوا بادشاہ کو کمال رنج
اور غم ایسا ہوا کہ عنان تحمل اور صبر کی ہاتہہ سی چہوڑکر ماتم داری کی اور نعش اوسکی ہمراہ الیاس
خواجہ بن شیخ علی بہادر کے جانب سلطانیہ کی روانہ کر دے تاکہ وہان خاک مین سپرد کر دین
پہر وقت فرصت کی سمرقند مین بہیجا دین — اسی اثنا مین ملک فرج سلطان مصر نے خطبہ
اور سکہ امیر تیمور کی نام کا جاری کر داکی قاصدان چرب زبان عالم پناہ کی خدمت مین بہیجکر
اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور صاحب قران گیتی ستان نی بعد اسکی کہ اکثر ممالک روم کو
جولان گاہ سپاہ ظفر پناہ کا کر لیا تہا اسکے جانب آذربیجان کی مراجعت کی — جب حوالے
فارس کی لشکر پڑا امیرزادہ مظفر الدین ابابکر بن میرزا میرانشاہ کو واسطی تعمیر بغداد اور سرحدار
عراق عرب اور واسطی دفع قرا یوسف ترکمان کی کہ اون ایام مین روم سی آکر اون دیار پر مستولی
ہو گیا تہا مامور کیا — دربیان ۸۰۶ کی حضرت صاحب قران نی دوسری دفعہ بہی گرجستان پر

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

گرجستان پر لشکرکشی کرکی بہت قتلی اور جبل اور بلاد گرجیون کو ویران و منہدم کرکے تہی چودہوین
تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکورمین جانب سمرقند کی کوچ فرماکر آب ارس سی گذر کر نواح قریہ
نعمت آباد مین جو کہ ایک گاؤن قریات نہر برلاس سی ہی نزول جلال فرماکر اوس مقام مین
بڑا جشن کیا — ممالک آذربیجان معہ اوسکی توابع و لواحق کے حدود روم اور شام تک
امیرزادہ عمر بن میرانشاہ کو سپرد کئے — اور حکم دیا کہ تمام بادشاہزادے جو کہ درپے
حکومت فارس اور عراقین کے ہون اوسکے حکم سی تجاوز کبہی نکرین اور امیر جہانشاہ
بن جاکوی برلاس کو شاہزادی کی ملازمت مین چہوڑا اور امور ملک داری مین بہت
نصیحتین کین — بعد ازان صاحب قران سمرقند مین بہت جلد درمیان ششہ اٹہ سو
سات ہجری کی داخل ہوا

بیان سفر کرنی صاحب قران کا جانب ملک ختا کی

جب صاحب قران سعادتمند نی چند روز مشقت سفر سی آرام سے لیا اوسوقت یہہ خیال
آیا کہ باشندگان ختا سی جو کافر ہین لڑائی کیجی مگر قبل اس مہم کی بادشاہزادی کی
شادی نکاح کی کرنی منظور تہی اسلئے حکم دیا کہ اشراف و اعیان اطراف اور ولایات
اور بلدون سی موضع سمرقند مین آکر جمع ہون اور ملازمان آستان اقبال نشان کو حکم دیا
کہ تیاری جشن اور شادی کی کرین خلق بسیار سمرقند مین آکر حاضر ہوئی اور فراشان چابک
دست نی مرغزار کان گل مین خیمہ بیشمار کہڑے کئی — روز یکشنبہ غرہ ربیع الاول
سال مذکور کو خسرو منصور نے اوس منزل نزہ کو تشریف لاکر رشک گلستان ارم کیا
ساعت سعید مین علما اور ائمہ اور سادات اور قضاۃ بلدون کے نی اپنی اپنی جگہ پر
قیام کیا — امیرزادہ الغ بیگ — اور امیرزادہ ابراہیم سلطان — اور امیرزادہ
... امیرزادہ بایقرا پسران امیرزادہ عمر شیخ کا نکاح دختران حسب نشست کی کرکی ہزار روپیہ

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

نثار اون پر کیا بعد ازان حضرت صاحبقران تخت جہانبانی پر جلوہ افروز ہوا اشراف
اور اعیان اور اولاد اور نوئیان اور امرا اور وزرا اور ایلچیان مصر و شام اور فرنگ
اور سوار ادکنی اور وہان کی خلعت نے اپنی اپنی مقام مین آرام کیا بعد عیش و عشرت
تین روز کے حسب الحکم یورش خطا اور عزیمت جہاد کا حکم ہوا تیسری جمادی الاول سنہ ۸۰۷
آٹھ سو سات ہجری کو کوچ کر کے اقتولات پر لشکر ظفر پیکر پہنچا شدت برودت کی ہوا پر
ایسی مستولی ہوئی کہ ہاتھ پیر سپاہیون کے بیحس و حرکت ہو گئی باوجود اسحال کی بہی
صاحبقران نے اتنا توقف نہ کیا کہ شدت سرما کی کم ہو جاوی عین زمستان مین کہ آفتاب
آخر جدی مین تہا عنان عزیمت جانب اترار کی منعطف کی روز چہارشنبہ بارہوین رجب کو
اترار مین پہنچا سنادرات سی یہہ اتفاق ہوا کہ جو سرای واسطی نزول امیر تیمور کے متعین
کی گئی تہی دو روز بعد پہنچنے کے ایک بخار آتش سقف خانہ مین لگا تہوڑا سر خیمہ کا جل گیا
یہہ لوگون نے فال بد تصور کی اور ان ایام مین لوگون نے خواب بہی بہت پراگندہ دیکہی
تہے اسلئے تمام وضیع و شریف سخت حیران اور متفکر تہے کہ کیا واقعہ گذرا چاہتا ہے
اسی اثنا مین قرا خواجہ ایلچی ہوکر توقتمش خان کی پاس سی جو سبیل سرو سامان قطع بیابان
کرتا پہرتا تہا آیا اور بوسیلہ امرا اور مقربین کی شرف اندوز ملازمت سی ہوکر توقتمش خان
کی طرف سی یہہ عرض کی کہ اوسنی یہہ کہا ہے کہ مینی بدلا اور جزا کفران نعمت کی دیکہہ لے
مشقت بہت اوٹہا لے اب امیدوار ہون کہ بادشاہ ہفت اقلیم اپنی لطف عمیم سی میرے
دفتر جرایم پر قلم عفو کہینچی تاکہ مدت العمر مقام کی اور نیازمندی مین گذارون اور پہر کبہی
بد عہدی اور بیوفائی نہون امیر نے منظور کیا اور فرمایا بعد فراغت اس یورش کے اگر مین صحیح
و سالم مراجعت کرونگا تمام دشت قپچاق اور الوس جوجیخان کو خاشاک طغیانی
کی لغیر سی پاک کر کے اوسکو دونگا امیر تیمور کے دلمین اوس روز یہہ تہا کہ قرا خواجہ
کو رخصت معاودت کی معہ تحایف لایقانہ کی توقتمش خان کے پاس جانیکی دون مگر پردہ

پردہ غیب سی تقدیر نی اور ہی کچھ صورت دکہلائی جسکا بیان یہہ ہی

بیان وفات فرمانا امیر تیمور کا اور بعض وہ وقایع جو بعد اوسکی گذری

واضح ہو کہ مطابق تجربون امم اور حسب تواتر انقلاب عالم کے ہر ابتدا کی ایک انتہا ہی اور ہر کمال کی
واسطی ایک زوال ہی — وہ کونسا صاحب دولت گذرا ہی جسنے علم کامرانی کا اس
عالم فانی مین بلند کیا ہی کہ بعد تہوڑے عرصہ کی قلم تقدیر نی اوسکی نقش وجود کو لوح ہستی سی
محو نہین کیا سچ ہی ؎ زرفعت گرہی برآسمان پائے ٭ بود زیر زمینت عاقبت جائے
غرض وارد کرنے ان کلمات سی یہہ ہی کہ روز چارشنبہ دسوین ماہ شعبان سنہ ۸۰۷ ہجری کو
مزاج صاحب قران کا سرحد اعتدال سی نکل گیا اور لحظہ لحظہ صعوبت مرض کی زیادہ ہوتی گئی
اور ساعت بساعت شدت حالت بیماری کی بڑہتی جاتی تہی اسلئے لاچار تن بتقدیر سپرد کرکے
اپنی گناہون سی استغفار زبان دل سی کہی اور تمام خواتین عصمت شعار اور امرا رفیع مقدار کو طلب
فرماکر کلمات دلپسند اونکی گوش ہوش مین پہنچائے اور بعد وصایای سودمند اور نصایح بیحد
محصور کی امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو ولی عہد اور قایم مقام کیا جب وصیت تمام کر چکا
حالت نزع کی ہوگئی حکم دیا کہ تمام حفاظ اور موالی جو قراءت کلام اللہ مین مشغول اونمین
سی مولانا ہبۃ اللہ کو اندر بلاو جب وہ اندر آیا حکم ہوا کہ تلاوت قران مجید کی اور کلمہ توحید کا
ذکر کرے سترہوین ماہ مذکور کو بادشاہ مویدہ منصور زبان کلمہ توحید سی گویا کرکی جنت اعلی کو
انتقال کر گیا ؎ دریغ ان شہنشاہ صاحب قران ٭ جم تاج بخش ممالک ستان ٭ دریغ
انکہ دیگر نہ بیند سپہر ٭ نظیرش در آئینہ ماہ و مہر ٭ عمر صاحب قران کی اکہتر برس کی ہوئی
چہتیس ۳۶ برس بادشاہت کی بعد وقوع اس حادثہ عظیم کی امیر شاہ ملک اور امیر نورالدین نے
باتفاق جمیع خواتین کے ایلچیون کو اطراف ممالک محروسہ مین واسطی اطلاع اس واقعہ شاہ
جہان کے بہیجا تا کہ سب بادشاہزادون کو خبر ہوجاوے اور محافظت ولایات مین مشغول

بیان وفات فرمانا امیر تیمور کا

۱۶۰ مبالغہ کے بجا لادین بعد نیز مشورت اور اذکار کے رسومات تعزیت کی نعش اوس بادشاہ کی
ہمراہ یوسف اور علی قورچین کی جانب سمرقند کی بھیجی وہ بہت جلد شب دوشنبہ بائیسوین ماہ
شعبان کو وہان پہنچی بطریق اہل سنت و جماعت اوس گنبد مین جو اسی واسطے بنایا گیا تھا درمیان
خاک کے سپرد کیا — بعد روانہ کرنے نعش کی امیرزادہ ابراہیم سلطان اور امرا اور تومانیان
نے مع سپاہ ظفر پناہ کے بہ نیت جہاد و غزا کفار ختا کی انزار سے کو کوچ کیا قریب ایک فرسنگ کے
چلکر فروکش ہوئی — مگر امیرزادہ سلطان حسین نے جو سب مین بہادر تصور کیا گیا ہے خبر اس
واقعہ کی سنکر اپنی سپاہ کو پراگندہ کر کے ایک ہزار سوار لیکر جانب سمرقند کی کوچ کیا اوسکا ارادہ
یہہ تھا کہ سمرقند مین جاکر بجائی امیر تیمور کی مین بادشاہت کرون اور تخت پر جا بیٹھون — امرا
اور دولت علی نے جب یہہ خبر سنی فوراً جانب سمرقند کی اونہون نے بھی مراجعت کی اور ایک ایلچی
میرزا خلیل سلطان کے پاس بھیجکر اس امر کی اطلاع کی کہ اسطرح سے سلطان حسین لشکر سے جدا ہوکر
بارادہ بادشاہت یہان آیا ہے وہ تخت پر نہ بیٹھنے پاوے — جب یہہ خبر خلیل سلطان کو ہوئی
خداداد حسینی اور اور امرا نے جو اوسکی ملازمت مین تھے اونہون نے خلیل سلطان ہی کو بادشاہ
بنا لیا — جب امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین نے یہہ خبر پائی کہ خلیل سلطان ہی بادشاہ بن گیا
اور وہ ارادہ سمرقند مین جانیکا رکھتا ہے مکرر اونہون نے خطوط شاہزادی اور اوسکے متعلقین کو
لکھکر یہہ اطلاع کی کہ حکومت سمرقند کی بموجب وصیت صاحبقران میرزادہ پیر محمد بن
جہانگیر کو پہنچی ہے مناسب یہہ ہے کہ وصیت پر امیر تیمور کی عمل کرو لیکن اس پر بھی کچھہ فایدہ مترتب
نہوا — جب مرزا الغ بیگ نے اور میرزا ابراہیم سلطان نے اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ
نورالدین نے خواتین حشمت آئین کی موضع [illegible] پر جاکر اونسے [illegible] تمام امرا اور شاہزادون
کے امیر شاہ ملک سب سے پیشتر روانہ ہوکر سمرقند کی قریب آیا دیکھا کہ سمرقند بہت مضبوط
اور مستحکم ہو گئی ہے کیونکہ ارغون شاہ بسبب دوستی میرزا خلیل سلطان کے بہت فراہم تھا اور بادشاہزادون
کی مخالفت پر مستعد ہو رہا تھا اوسنے خوب بند و بست کر رکھا تھا کہ کوئی اندر نہ آنے پاوے

غرضیکہ امیر شاہ ملک نی دروازہ چہار راہہ پر جاکر ہر چند ارغون شاہ کو نصیحت کی تاکہ وہ اوسکو شہر مین آنے دی اوسنی ہرگز نہ مانا شہر مین بہی گہسنی ندیا لاچار نا امید ہوکر پہر گیا اردو معلی مین پہر مراجعت کرآیا سب صورت حال وہان کی بیگمات کی خدمت مین عرض کی اونہونے امیر شیخ نورالدین کو بہی اوسکے ساتہہ کرکی پہر دوسری دفعہ روانہ کیا کہ شاید اوسکے جانے سی شہر کہولدین امیر شیخ نورالدین بہی مایوس ہوکر پہر آیا شہر کا دروازہ نہ کہولا اتفاقات اس حال کی رستم طغا بوغانی اردوی مرزا خلیل سلطان سی آکر عرض کی کہ تمام امرا اور لشکریون مرزا خلیل سلطان کی بیعت کرلی ہی وہ سمرقند کی جانب روانہ ہوگیا ہی یہہ خبر سنکر اغایون اور خاتونون نی باستصواب امرا سمرقند کی جانب سمرقند کی کوچ بہت جلد کیا اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین ملازمت ابراہیم سلطان ــ اور مرزا الغ بیگ کی مع اکثر خواص اور مقربان حضرت صاحب قران سکے جانب بخارا کی چلی گئی اور ماہ رمضان سال مذکور مین اپنی مقصد کو پہنچکر برج اور بارہ اوس بلدہ کے مضبوط

بیان تعداد اولاد اور نواسون صاحبقران کا

بیٹی یعنی مرد اولاد صاحب قران منصور سی بروز وفات چہتیس ۳۶ بچہ بیٹے اور پوتی اور پڑپوتی تہے ــ امیرزادہ جہانگیر کے گیارہ ۱۱ بچہ موجود تہے ــ محمد ــ جہانگیر ــ سعد ــ وقاص ــ یحیی انبار شاہزادہ مرحوم محمد سلطان بن جہانگیر اور مرزا پیر محمد بن جہانگیر مع سات بیٹون سکے حیات تہا ــ قید ــ خالد ــ بوزنجر ــ سعد وقاص ــ سنجر ــ قیصر ــ جہانگیر ــ اور اولاد شاہزادہ شہید عمر شیخ بہادر سکے سی نو بیٹی اور پوتے تہی ــ پیر محمد بن عمر شیخ ــ بایک بن عمر شیخ عمر ــ رستم بن شیخ عمر مع دو پسر کی یعنی عثمان اور سلطان علی ــ اسکندر بن عمر شیخ ــ امیرزادہ بایقرا بن عمر شیخ ــ مرزا میرانشاہ سات بیٹی اور نو پوتی رکہتا تہا ابابکر مع دو پسر ایلنگر اور

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

۱۶۲ غنان عمر بن میران شاہ خلیل سلطان بن میرانشاہ اجل بن میران شاہ — مرزا شاہرخ کی
سات بیٹے تہے الغ بیگ ابراہیم سلطان بایسنقر سیورغتمش محمد جوکی خان اعلان باردری

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

جب لشکریون نے تاشکند مین مرزا خلیل سلطان کو بادشاہ بنایا اور بادشاہزادون کو نابود
تصور کیا اوسوقت وہ کامیاب اور کامران ہوکر جانب سمرقند کی آیا تمام اکابر اور اشراف
شہر نے استقبال کیا اور ارغون شاہ آب کوہک تک استقبال کرکے کنجیان شہر اور
دروازون کی حوالہ کین شاہزادہ نے سولہوین رمضان سنہ ۸۰۷ اٹہسو سات ہجری مین درمیان
شہر کے آکے افسر بادشاہی کا سر پر رکہا اور فقرا سنے حضرت صاحب قران کی کہول کر
جود وسخا کرنے لگا لیکن وصیت صاحب قران پر بہی کچہہ عمل کیا وہ یہہ میرزا محمد جہانگیر کو
جوکہ پسر مرزا محمد سلطان کا اور برادرزادہ میرزا پیر محمد کا اور ولیعہد صاحب قران کا تہا
تخت خانی پر بٹہلایا اور حسب رسم فرمانون کے سرون پر اور احکام کی پیشانیون پر اوسکا
نام لکہا اور چند روز واسطی ثواب رسانی روح حضرت صاحب قران کی فقرا اور مساکین کو
کہانا بہی دیا — اور شعرا اور فضلا کو جنہون اوسکی تحسین قصاید کہی تہے انعامات بیغایات
مرحمت کی — پوشیدہ نرہے کہ اوس زمانہ مین خطہ سمرقند بسبب کثرت علماء بزرگوار
اور فضلاء رفیع المقدار اور پیشہ ور اور ہنرمندون بی مثل کی تمام عالم کی شہرون سی ممتاز
تہا — اور زر نقد اور جواہر زواہر اور نفائس قیمتی اور طرح طرح کے اسلحہ اور خیمہ و خرگاہ
اور اسباب بادشاہی سی بہرا ہوا تہا گویا سب سامان بادشاہی معہ زر و دولت کی موجود تہا
اور بی مشقت اور بی زحمت مرزا خلیل سلطان کی ہاتہہ وہ ملک بہی آیا اور باوجود اسکی
کہ تمام امرا اور باشندگان شہر اوسکے مطیع و منقاد تہی کوئی باغی بہی نہ تہا مگر چار برس سی
زیادہ حکومت نکر سکا پہر اور ولایت کا فتح کرنا اور مسخر کرنے کا تو کیا ذکر ہی — اور سبب

بیان جلوس سریر سلطنت میرزا شاہرخ کا

سبب زوال سلطنت مرزا خلیل کا یہہ ہوا — کہ یہہ شاہزادہ ایک عورت زن پادشاہ ملک ۱۲۴۳ نامی پر عاشق تہا جن ایام مین کہ امیر تیمور زندہ تہی اوسکو قدرت کہل کہیلنی کی نہ تہی اب جب کہ وہ مستقل بادشاہ ہوا ہر ایک طرحکا خوف جاتا رہا کہل کہیلا یعنی رات دن اوسکی بوس و کنار مین ایسا مشغول ہوا کہ سلطنت کی سب امور سی کنارہ کر کی اوسکی حوالہ کئے اور عورت شاد ملک نے اسکو ایسا اپنا تابع کیا کہ جو وہ کہتی تہی اوسپر عمل کرتا تہا چنانچہ اوسی عورت کی اغوا اور بہکانی سی بعض بیگمات کو جو امیر تیمور کے جو رو بن تہین مردم فرومایہ اور نا جنس سی باکراہ زبردستی اون بیویون کی نکاح کر دئے اور مال بہت بے فایدہ صرف کیا اسلئی اکثر اکابر اور امرا کی طبیعت اوس سی متنفر ہو گئی چنانچہ یہی باعث اون فتنون کا تہا جو ماورا النہر مین برپا ہوئے اوسوقت وہ بیچارہ طوعاً و کرہاً سمرقند سی بہاگ کر مرزا شاہرخ کی خدمت مین گیا اور ولایت رے مین عالم بقا کو کوچ کر گیا

بیان جلوس فرمانی سلطان سعید مرزا شاہرخ کا تخت بادشاہت پر درمیان ولایت خراسان کے

جب خبر فوت ہونی امیر تیمور کی دار السلطنت ہراۃ مین پہنچی مرزا شاہرخ بہادر بعد ادائی رسم ماتم داری کی باستصواب امرا و ارکان دولت کی سریر خلافت پر ماہ رمضان مین بیٹہا اور حکام ممالک خراسان اور سیستان اور مازندران نے اوسکا حکم دل و جان سی قبول کر کی خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری کروا دیا — اوسوقت حضرت خاقان سعید نی امیر مضراب جاکو — اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر علیکہ کوکلتاش کو واسطی انتظام خراسان کے متعین فرمایا اور خود مع تمام امرا کی جانب ماورا النہر کی نہضت فرمایا جب مع جمع در دز کی پر پہنچا اوسوقت امیر سید خواجہ ابن شیخ علی بہادر نے رسم ... خبر جلوس مرزا خلیل سلطان کی عرض کی سلطان مذکور نے بعد لینی مشورت کی امیر جلال الدین

بیان سلطان حسین پوتی صاحبقران کا

۱۶۴ قیرفورشاہ ابن ارغون شاہ کو واسطی تعمیر برج اور بارہ کی ہرات کو اور امیر سید خواجہ کو واسطی
عمارت قلعہ طوس کی روانہ فرماکر تن تنہا بذات خود طرف سمرقند کی گیا جب حدود شیخ زادہ
بایزید مین پہنچا وہان مرزا سلطان حسین ملازمت مین حاضر ہوا نوازشش اور لطف بیکران
اوسپر فرمائی — جب مرزا شاہرخ بہادر نے دریا جیحون سی عبور کیا اوسوقت امیرشاہ
ملک نے بخارا سی آکر اخبار سلامتی شاہزادون کا عرض کیا اسی اثنا رمین ایک ایلچی
مرزا خلیل سلطان کے پاس سی آیا اور عرض کی کہ مجکو اطاعت اور انقیاد اپکا بدل منظور ہی
رسو واسطی خاقان سعید نے مراجعت کی امیرشاہ ملک کو واسطی لانے اولاد امجاد کی درمیان
بخارا کی بہیجا جب اوسی جائمین امرا بخارا نی شنا کہ مرزا خلیل سلطان بہی لشکر لیکر باہر
سمرقند کی آپڑا ہے بسبب وہم کی بخارا چھوڑکر مرزا الغ بیگ — اور مرزا ابراہیم
سلطان سی جا ملے وہ لوگ بہی آب امویہ سی عبور کرکے اردو اعلی مین ملحق ہو گئی — بعد
ازان امیر شیخ نورالدین بموجب فرمانی خاقان گیتی ستان مرزا شاہرخ بہادر کی پاس مرزا
خلیل سلطان کے گیا کچہہ خزانی حضرت صاحبقران کے آگئے امیرزادہ پیر محمد ولیعہد
کے بہیجی اور اوسی کہا کہ سلطنت ماوراءالنہر پر قناعت کرے اسطور پر مرزا شاہرخ بہادر
صلح کرکی عازم دارالسلطنت ہرات کی ہوئے اسی اثنا رمین امیر سلیمان شاہ جوکہ بموجب
فرمان صاحبقران کے مملکت رستمدار اور فیروزکوہ مین حکومت کرتا تہا بسبب قلت
سپاہ مرزا میران شاہ کی بہاگکر اردو اعلی مین جا ملا مرزا شاہرخ بہادر نی چہبیسوین[۲۶]
تاریخ ذی قعدہ کو ہرات مین نزول اجلال فرمایا

بیان حال سلطان حسین پوتی صاحب قران کا
اور بیان مخالفت امیر رکن الدین کا

جب مرزا سلطان حسین نہایت بیوقوفی اور جنون کی باعث اردوی ہمایون سی بہاگ کر

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

بہاگ کر آب اموےسی عبور کرکی سلک مخصوصان مرزا خلیل سلطان مین منتظم ہوا بموجب فرمانی ۱۶۵
مرزا خلیل سلطان کی معہ بعضی امرا کی کنارہ جیحون پر پہنچا تاکہ جانب مرزا محمد جہانگیر کے
سی جو کہ اون ایام مین کابل سی درمیان بلخ کے آ گیا تہا خبردار رہی وہان جاکر اوسکو
یہہ خیال آیا کہ مین خود مستقل بادشاہ ہوکر سلطنت کرون یہہ سوچکر امیر تیمور خواجہ بن آقبوغا
— اور امیر خواجہ یوسف کو شہید کرکی باقی امرا سی عہد و پیمان کرکے دار الملک سمرقند
کو مراجعت کی — ادہرسی امیرزادہ خلیل سلطان نے سپاہ کثیر ہمراہ لیکر بقابلہ دشمن
کا کیا آٹہوین محرم ۸۰۸ سنہ آٹہ سو آٹہہ ہجری مین نواح کش پر مقابلہ جانبین کا ہوا —
بسبب غدر اور سفاکی کے بعض امرا اور لشکری مرزا سلطان حسین کی بہاگ کر اندخواور
شبرغان کی جانب بہاگ کر امیر سلطان شاہ سی جا ملے اور جانبین مین محبت و اتحاد ہو گیا
ناگاہ مرزا پیر محمد جہانگیر نے دونون پر تاخت کی دونو بہاگ کر ہرات مین آئی حضرت
خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر نے امیر سلیمان شاہ کو بسبب بعضی مصالح ملک درمیان
طوس کی بہیجا اور مرزا سلطان حسین کو یاسا کو روانہ کیا جب یہہ خبر سلیمان شاہ نے سنی آغاز
مخالفت کر کی حصار کلان مین متحصن ہوا اور حضرت خاقان یعنی مرزا شاہرخ نی اوسی جانب
نہضت فرمائے ابہی لشکر پہنچنے نہ پایا تہا کہ امیر سلیمان شاہ طرف سمرقند کی بہاگ گیا اور
بادشاہ ظفر پناہ نے صحیح و سالم مراجعت فرمائی ہرات مین آکر مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ
ملک کو واسطی ضبط اندخو اور شبرغان کے روانہ کیا اور فصل بہار مین بنفس نفیس جانب
بادغیس کی لشکر کشی کی

بیان لڑائی مرزا پیر محمد بن جہانگیر اور مرزا خلیل
سلطان کا اور کچہہ حال وقایع خراسان کا

واضح ہو کہ جن ایام مین مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک حدود اندخو اور شبرغان مین تہے

بیان لڑائی پیر محمد او ر مرزا خلیل کا

۱۶۶ مرزا پیر محمد نی ایک ایلچی بہیجکر امیر شاہ ملک کو بلایا اوسنی بلخ مین جاکر مخالفت مرزا خلیل سلطان
کی اختیار کی اور مرزا الغ بیگ بہی اوس سی مل گیا دونون نی متفق ہوکر آب آمویہ سی عبور کیا
دوسری طرف سی مرزا خلیل سلطان بہی دشمنون کے استقبال کو آیا نسف کے پاس فریقین
کی ملاقات ہوئی شکست مرزا پیر محمد کو ہوئی شاہزادہ قبۃ الاسلام بلخ کو چلا گیا اور
مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک بہی آب آمویہ سی عبور کر گئی جب یہہ خبر بادشاہ مرزا شاہرخ
بہادر کو پہنچی متوجہ ماوراء النہر کا ہوا اثناء راہ مین مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک اردوی
ہمایون سی ملحق ہو گئی اونہون نے کیفیت اس لڑائی کی سب مشرح بیان کی اسی اثنا مین
ایک ایلچی مرزا خلیل سلطان کی پاس سی آیا اوسنی بیان کیا کہ بادشاہزادے نی یہہ عرض
کی ہی کہ سبب اسکی کہ مرزا پیر محمد آب آمویہ سی عبور کر کی ماوراء النہر مین چلا آیا تہا اور میری
ملک مین دو تعرض کرتا تہا اسلئی مین اوسکے دفع کرنے کی واسطی مقابل ہوا تہا ورنہ مین اوسی
عہد و پیمان پر ثابت ہون جو اسپی کیا تہا شہریار عالیمقدار نی سخنان شفقت آمیز کہہ کر موضع
ابیدار سی دار السلطنت ہراۃ کو مراجعت کی اسی اثنا مین بعضی ارکان دولت شاہرخ بہادر کے
بلخ کو چلی گئے اور امیر سید خواجہ بن شاہ علی بہادر جو کہ منصب امیر الامرائی کا رکہتا تہا خیال
استقلال کا ذہن لاکر ایک جماعت کو اپنی سی متفق کر کے بوقت نماز مغرب غرہ ذی الحجہ کو
نواح ہرات سی عازم جام کا ہوا اوسی شب کو رایات عالیات نی بہی اوسکا تعاقب
تمام شب کیا علی الصباح اونکو جا لیا مخالفون نے گہوڑون پر سی اوتر کر زمین عجز پر سجدہ
کیا اور زبان تضرع اور عاجزی کی کہولی حضرت خاقان سعید نی اونکے جرم معاف فرمائے
اور مراجعت جانب ہرات کی کی اور سید خواجہ معہ اپنی اتباع کی ملازمت شاہ مین پیل سالار
تک گیا جب شہریار عالیمقدار شہر مین آیا سید خواجہ نے دوسری دفعہ پہر نقارہ
مخالفت کا بجایا اور جانب طوس کی جاکر پہر وہان سی قلعہ کلات کی جانب گیا حضرت
خاقان سعید نے بہی تیئیسوین ۲۳ تاریخ ماہ ذی الحجہ کو تعاقب خواجہ مذکور کا فرمایا جب شہر

بیان حالات مرزا میران شاہ کا

مشہد مقدس پر خیام بادشاہی پڑے سید خواجہ نے قلعہ کلات سے جانب سبزآباد کی کوچ کیا ۱۶۷
سے مرزا شاہرخ بہادر نے بہی اوسی جانب حرکت فرمائی جب بلغر معاج پر پہنچا امیرشاہ
ملک بلخ سے حاضر ہوا منظور نظر التفات کا ہوا اور حضرت خاقان نے وہانسے آگی جاکر
سمنان مین چند روز منزل کی اوس مقام مین مرزا عمر بن مرزا میران شاہ درگاہ عالم پناہ
مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکے حال پر التفات اور عنایت بہت کی

بیان حالات مرزا میران شاہ اور اوسکی اولاد کا

جو بعد وفات امیر تیمور صاحب قران کی گذرا

واضح ہو کہ جب خبر حادثہ وفات حضرت صاحبقران کی ولایت آذربیجان مین مرزا عمر نے
سنی سکہ اور خطبہ اپنی نام کا جاری کروا دیا اور اپنی بہائی اور باپ سے جو درمیان بغداد
کے تہی کچہہ حساب نرکہا — اسی اثنا مین امیر جہان شاہ جاکہ نے بسبب اغوار مفسدون
کے خیال استقلال کا دل مین لاکر بائیسوین [۲۲] تاریخ ماہ رمضان کو ایک جماعت نوابون اور مخصوصون
مرزا عمر کو قتل کرکے سراپردہ شاہزادہ پر چڑہائی کی مرزا عمر نے بہی پاؤن ثبات کا استوار
اور محکم فرمایکے مقابلہ کیا آخر کو وہ بہاگا اور مرزا عمر نے ایک جماعت بہادرون کے
ساتہہ لیکر اوسکا تعاقب کیا ظہر کے وقت دوسری روز اوسکو پکڑا کی حکم دیا کہ قتل کرو
اسی اثنا مین مرزا ابوبکر نے بہی اوسی قصد چڑہائی کا کیا اور ایک ایلچی در رسلی طلب جائز
کے مرزا عمر کے پاس روانہ کیا اوسنے آکر یہہ بیان کیا کہ اسطرح پر ارادہ بادشاہزادی کا
ہی مرزا عمر نے اوسکی بہت عزت کی اور کہاکہ یہہ کہنا کہ بہائی جان جلد تشریف یہان لائے
تاکہ ہم تم دونو متفق ہوکر انتظام مملکت کا کرین مرزا ابوبکر یہہ بات سنکر دو سو [۲۰۰] سوار لیکے
مرزا عمر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسی روز وہ تو گرفتار ہوا اسکی ایک قلعہ مین قید کیا گیا
اور جب مرزا میران شاہ نے اپنی ولد ارجمند کی مقید ہونی کی خبر پائی جانب مازندران کی

بیان تسخیر در الٰہز استرآباد کا

۱۶۸ کوچ فرمایا — بعد ازان درمیان مرزا عمر اور امیر شیخ ابراہیم شیروانی کی مخالفت ہو گئے وہ دونو لب آب پر مقابل ہوئے — اور مرزا ابوبکر نے چند روز قلعہ ندکور مین قید رہکر وہان کے محافظون اور کوتوال قلع سے گٹھہ کر خلاصی پائی باپ کی پیچھے وہ بھی بھاگ گیا دونون نی کابوس مین پہنچکر متفق ہو گئے قلعہ سلطانیہ مین اپنا قبضہ کر لیا اور تمام عیال اور اموال مرزا عمر پر متصرف ہو گئی جب یہہ خبر مرزا عمر کی لشکر مین پہنچی اکثر امرا اور لشکری جانب سلطانیہ کی چلے آئے — اور مرزا عمر نے امیر شیخ ابراہیم سے کچھہ صلح کر کی مراجعت کی — اور یہان مرزا ابوبکر نے مرزا میرانشاہ کو تخت سلطنت پر بیٹھلا دیا تھا آخر یہہ ہوا کہ خطبہ اپنی نام کا پڑہوا کر جانب تبریز کی گیا — اور مرزا عمر نے شہر کو چہوڑ کر اولا مرزا عمر شیخ بہادر کے خدمت مین التجا لیگیا بعد ازان درمیان بہائیون کی بہت لڑائیان ہوئین آخر الامر جانب خراسان کے آیا اور پہر درمیان خدمت مرزا شاہرخ بہادر کی پہنچ کے مورد لطف اور عنایت کا ہوا

بیان تسخیر در الٰہز استرآباد اور بعضے وہ حالات جو اوسکی پیچھے گذری

حضرت خاقان سعید نے بعد پہنچی مرزا عمر کی جانب استرآباد کی کوچ فرمایا جب موضع سیاہ بلاد پر نزول فرمایا بادشاہ استراباد کا جو بسبب التفات حضرت صاحب قران کے مدت سے حکومت مازندران کی کرتا تہا اور کوئی اوسکا خصم کبھی نہوا تھا باتفاق امیر خواجہ کے لشکر فراوان لیکر مقابلہ پر آیا جانبین مین لڑائی سخت ہوئی فتح حضرت خاقان سعید کو ہوئی — اوسوقت وہ بادشاہ طرف خوارزم کی بہاگ گیا اور سید خواجہ جانب مملکت فارس کی چلا گیا تمام ولایت مازندران تحت تصرف بندگان مرزا شاہرخ بہادر کی آگئی اور سکہ اور خطبہ تمام ہر جگہ جاری ہو گیا اوسوقت حکومت مازندران کی امیرزادہ عمر کو بادشاہ جہاہ نے مرحمت کی اور آپ مراجعت فرما کر چوتھی تاریخ جمادالاول ۸۰۹ سنہ ہجری مین نزول اجلال درمیان

بیان تسخیر دار الطرز استر آباد کا

درمیان بلدہ ہرات کی فرمایا اور اسی سالکی ماہ رمضان مین مرزا پیر محمد جہانگیر تیغ ظلم پیر علی سی
مارا گیا مرزا سید احمد میرک نی جو کہ شبرغان مین اقامت رکہتا تہا درگاہ عالم پناہ مین حاضر
ہو کے شرح اس حادثہ کی بیان کی حضرت خاقان سعید نی بعد اظہار تحسر اور تاسف کی
امیر مضراب اور امیر حسن صوفی ترخان سے اور امیر نوشیروان کو ہمراہ سید احمد میرک کی جانب
بلخ کی روان کیا اور چاہتا تہا کہ خود بہی پیچہے سی کوچ فرماوے لیکن دفعتاً یہہ خبر سننی مین آئے
کہ مرزا عمر نے بخیال استقلال آب گرگان سی عبور کر کی خراسان مین فتنہ و فساد برپا کر رکہا ہے
اسلئے خاقان عالی مقام نی اٹہاروین ماہ شوال کو کوچ فرما کر متوجہ جام کا ہوا روز دوشنبہ
نوین ذیقعدہ کو نواحی بردیہ پہ ملاقات لشکرین کی ہوئی لڑائی نیزہ اور تیر کی ہوئی سپاہ
مرزا عمر کی متفرق ہو کر پریشان ہوگئی اور شہزادہ مذکور بسبب بزدلہ ہونے کی بہاگ گیا
اور حضرت خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اونہین ایام مین امیر مضراب سکے
نوکرون نی مرزا عمر کو نواحی آب مرغاب پر پکڑ کر پیرون مین بیڑیان اور سر پر ایک زخم
آیا ہوا تہا اس شکل سی لاکر مرزا شاہرخ بہادر کی سامنی حاضر کیا خاقان سعید نی نظر
عنایت کی اوسکے حال پر مبذول فرما کر ایک جراح کو واسطی علاج زخم سر کی مامور فرمایا
جب مقام رباط پر مرزا عمر پہنچا فوت ہوگیا بیسوین ماہ مذکور کو امام فخر الدین رازی سکے
قبر کی برابر اوسکو مدفون کیا اور خاقان مؤید منصور ہو کر اوایل ماہ ذوالحجہ مین اپنی دار السلطنت
مین آیا درمیان نصف ماہ مذکور سکے بادغیس پر چڑہائی سکے اور وہان سی اٹہوین ماہ محرم
سنہ ۸۱۰ اٹہ سو دس ہجری کو واسطی انتقام سکے پیر علی پر چڑہائی سکے جانب قبۃ الاسلام
بلخ کی گیا جب مقام خواجہ دوکہ پر پہنچا وہان سننی مین آیا کہ پیر علی بہاگ گیا وہان سی
مراجعت فرما کر قلعہ ہندوان کی پہر تعمیر فرمائی اور وہ مملکت مرزا قیدو ولد مرزا پیر محمد
کر دی امیر مضراب اور توکل برلاس کو واسطی استیصال پیر علی سکے روانہ کر کی بنفس نفیس
جانب دار السلطنت ہرات کی آیا گیارہوین ربیع الاخر کو خطہ ہرات مین تشریف لا کر رہا

بیان مجمل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

۱۷ ذریعت فرمائی وہ امرا جو مہم پیر علی پر نامزد ہوئے تہی اوسکو بہگا کر اور شکست دیکر صحیح و سلامت
آئی اور پیر علی نے تازہ پھر لشکر جمع کرکی متوجہ بلخ کا ہوا ۔ اور لشکر کے صدمون سے
مرزا قیدو کو بہگا دیا مگر اوسکے نوکرون نی سر اوسکا کاٹ کر جہان پناہ کی خدمت مین بہیجدیا
۔ اسی سالمین حضرت خاقان سعید نے سُنا کہ پیر بادشاہ نے خوارزم مین بہت سپاہ
جمع کرکی ارادہ مازندران کا کیا ہی اسلئے پھر خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات سے حرکت
کرکی استرآباد مین پہنچ کر پہر نئے سر سے مازندران کو اپنی تحت مین لا کر مرزا الغ بیگ گورگان
کو کہ حاکم بعضی ولایت خراسان کا تہا در سے وہان کا کیا اور آپ جانب ہرات کی مراجعت کر آیا

مجمل احوال سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف ترکمان کا
اور مارا جانا مرزا میران شاہ اور مرزا ابوبکر کا

ان ایام مین کہ صاحب قران گیتی ستان نی قصد روم کا کیا تہا سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف
ترکمان جو بیچ سایہ دولت قیصر روم کے آسودہ تہے بہت خوف اور ہراس کرکی جانب
مصر کی چلے گئے تہے بعد جانے ان دونون کے ولایت مین ملک فرخ نی ایک قاصد
حضرت صاحبقران کے پاس بہیج کر اطلاع اونکی آنے کی کردی صاحب قران نے اوسکے
جواب مین یہہ لکہا کہ اگر بادشاہ کو ہماری محبت مین رسوخ ہے تو چاہیے کہ سلطان احمد کو
قید کرکے ہماری پاس روانہ کردی اور قرا یوسف کو قتل کری جب یہہ نامہ ملک فرخ کی
پاس پہنچا اوسنے دونون کو قید کرلیا اور اون دونون نے حالت قید مین یہہ عہد آپسمین
کر لیا تہا کہ اگر ہم صحیح و سلامت اس مہلکہ سے نجات پاوینگی تو ہمیشہ موافقت اور محبت
مین رہینگے کبھی آپسمین مخالفت نکرینگے اسی اثنا مین جب صاحب قران کی فوت
ہونی کے خبر مصر مین پہنچی ملک فرخ نی سلطان احمد اور قرا یوسف کو منظور نظر التفات اور
محبت کا کیا اور تہوڑی ہی عرصہ مین قرا یوسف نی شوکت اور حشمت پیدا کرکی بے رخصت بادشاہ

بیان مجمل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

بادشاہ کی جانب عراق عرب کی کوچ کیا اور جاتی ہی دیار بکر پر استیلا پایا بسبب اسکی حرکت کی
ملک فرخ نی سلطان احمد سی بہی محبت کم کردی اور بدگمان اوسکی جانب سی بہی ہوگیا سلطان
احمد نی فقیرون کا لباس بدلکر بہت محنت اور مشقت سی اپنی تئین حلہ مین پہنچایا وہان آکر چند
اوباشون سی ملکر ایسی خبرین واہیات درمیان بغداد کی اوڑائین کہ دولت خواجہ بہاق
جو ان ایام مین جانب مرزا عمر کی سی حاکم دار السلطنت بغداد کا تہا متوہم ہوکر شہر چھوڑکر بہاگ
گیا بعد ایک ہفتہ کی سلطان احمد نی بغداد مین آکر جہنڈا اپنی سلطنت کا بلند کیا ــــ اور آخر
سنہ ۸۰۸ اٹھ سو آٹھ ہجری مین کہ مرزا ابوبکر اصفہان کی محاصرہ مین مشغول تہا ــــ اور امیر شیخ ابراہیم
شیروان سی جانب تبریز کی چلا گیا تہا سلطان احمد نے ارادہ تسخیر آذربیجان کا کیا ــــ اور
امیر شیخ ابراہیم نے سلطان احمد کی خبر آنی کی سنکر شیروان سی جانب تبریز کی کوچ کیا
ــــ اور آخر محرم سنہ ۸۰۹ اٹھ سو نو ہجری مین سلطان احمد نی دولتخانہ تبریز مین آکر شراب
خواری اور صحبت امردان سیم تن مین مشغول ہوا جب مرزا ابوبکر نی مہم اصفہان سی فراغت پائی
جانب تبریز کی آیا سلطان احمد بسبب خوف اور وہم وہراس کے جانب بغداد کی چلا گیا اور
مرزا ابوبکر آٹھوین ربیع الاول سال مذکور کو دار الملک تبریز مین داخل ہوا اور رعایا تبریز
سی وعدہ کیا کہ مین ظلم اور اعتساف بالکل دور کردونگا اور انصاف اور عدل کرونگا
ــــ بعد ازان قرا یوسف ترکمان نے قصد مملکت آذربیجان کا کیا درمیان اوسکے اور مرزا
ابوبکر کی لڑائیان ہوئین آخر حملہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۸۱۰ اٹھ سو دس ہجری مین عز الدین میرانشاہ
ہلاک ہوا اور میرزا ابوبکر بہاگ کر متوجہ جانب دار الامان کرمان کے ہوا سلطان اویس ابن
رستم برلاس کہ حاکم اوس مملکت کا تہا جب اوسنی شاہزادے کے آنی کی خبر سنی بطور استقبال
گیا اور مرزا ابوبکر نے کرمان مین آکر خیال استیصال سلطان اویس کا دل مین ٹہرایا اسلئے وہ بہی
بادشاہزادہ کے بگڑنی پر مستعد ہوا آخر یہہ ہوا کہ نقارہ جنگ کا بجاکر مرزا ابوبکر کے محل کا
احاطہ کیا پہر صلح اسطرح پر ہوئی کہ کرمانی لوگ ابوبکر کی بگڑنی کا قصد نکرین وہ شہر سی نکلکر

بیان تہوڑا سا مرزا پیر محمد اور مرزا رستم اور مرزا اسکندر کا

۱۷۲ اکسی اور ولایت مین چلا جاویگا بعد ازان ابوبکر کرمان سے نکلکر سیستان مین آیا درمیان اوسکی
اور حاکم سیستان قطب الدین کی محبت اور اتحاد ہوگیا یہی باعث لشکر کشی خاقان سعید کا جانب
ولایت سیستان کی ہوا چنانچہ خاقان مذکور نے اکثر دہ ولایت مسخر کی اور مرزا ابوبکر نے
دوسری دفعہ پہر بہاگ کر کرمان مین جاکر سلطان اویس سے چند لڑائین کین ایک معرکہ مین
شہید ہوا — اور قرا یوسف ترکمان بعد بہاگنے مرزا ابوبکر کی اور مارے جانے مرزا میرانشاہ
گورگان کے تمام ولایت آذربیجان کا حاکم ہوگیا اور اپنی بیٹی یرنداف کو جلو سلطان احمد
جلایر نے اپنا بیٹا کر لیا تہا تخت سلطنت پر بٹہلا کر خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری کروا دیا

بیان تہوڑا سا مرزا پیر محمد اور مرزا رستم اور مرزا اسکندر کا اور مخالفت واقع ہونے درمیان بہائیون کی گردش فلک سے

واضح ہو کہ جن ایام مین صاحب قران گیتی ستان نے وفات پائی مرزا پیر محمد دار الملک شیراز پر
مستولی تہا — اور مرزا رستم صفہان مین — اور مرزا اسکندر ہمدان مین جب یہہ خبر وحشت
اثر یعنی وفات صاحب قران کے خبر مرزا پیر محمد کو پہنچی بعد بینے مشورہ کے سبب اسکے کہ اوسکی
والدہ ملکہ آغا سلک خواتین حضرت خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر کے مین منسلک تہی
خطبہ اور سکہ بنام مرزا شاہرخ بہادر کے موشح اور مزین کر کی واسطی اطلاع اس نیک
امر کی ایک ایلچی خراسان مین بہیجا اور یہہ شعر اوسنے اپنی عرضداشت مین لکہی — ہم بندگانیم
شہرخ پرست ۞ من و رستم و سکندر و ہر کہ ہست ۞ حضرت خاقان سعید نے اوس ایلچی پر
بہت نوازش اور عنایت فرماکر رخصت کیا اور فوراً مرزا عمر نے امیر جہانشاہ کو قتل کیا اور مرزا
ابوبکر کو قید کیا مرزا اسکندر اوس سے متوہم ہوکر ہمدان سے جانب شیراز کی گیا اور مرزا پیر محمد نے
عنایت فرماکر حکومت یزد کی اوسکو سپرد کی مدت تک درمیان بہائیون کی طریق یکجہتی
اور اتحاد کا سلوک رہا یہان تک کہ درمیان ۸۰۹ آٹہ سو نو ہجری کے بسبب فساد مفسدون

بیان تہوڑا سا مرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور مرزا اسکندر کا

مفسدون کی اتفاق مخالفت کا ہوا مرزا پیر محمد نی مرزا اسکندر کو مقید کر کی جانب خراسان کی ۱۴۰۳
بہیجا دوران سی چہٹکر صفہان مین پہنچا میرزا رستم نی اسکندر کی آنی کو فوز عظیم تصور کر کی
ایکدوسری کی موافقت کر کی قصد شیراز کا کیا مرزا پیر محمد نی اونکا سامنا تو کیا مگر شکست کہا کر
مراجعت کی اون دونون بہائیون نی تعاقب اوسکا کر کی چالیس روز شیراز کا محاصرہ کیا جب
دیکہا کہ فتح میسر نہین ہوتی چند دیہات فارس کی لوٹ کر صفہان مین آ گئے اور درمیان ۸۱۰
آٹھ سو دس ہجری کی مرزا پیر محمد نی لشکر کثیر جمع کر کی اصفہان پر چڑہائی کی اور ادہر سے میرزا رستم
نے کندمان کو لشکرگاہ کے بعد پہنچی مرزا پیر محمد کی جنگ عظیم ہوئی شکست لشکر صفہان کو
ہوئی میرزا رستم اور مرزا اسکندر جانب خراسان کی بہاگ گئی اور مرزا پیر محمد نی صفہان سپرد شیخ
مرزا عمر شیخ کو دیکر آپ منصور و مظفر ہو کر جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی اور
مرزا رستم نی خراسان مین پہنچکر بسبب عنایت خاقان سعید کے پرتو ملاطفت اور مہربانی کا پایا
اور میرزا اسکندر نے حدود بلخ اور شبرغان مین پہنچکر مرزا قیدوار سپاہ کو اوسکی استقبال
کے واسطی روانہ کیا شاہزادہ بہاگ کر جانب ولایت اندخود کی گیا وہان کی حاکم سید احمد ترخان نے
اوسکو مقام مناسب مین اوتار کر کیفیت حال کی اطلاع خاقان سعید کو کی خاقان سعید نی نوازش
لطف اور احسان سی سفارش مرزا اسکندر کی مرزا پیر محمد سی کی اور ایک نامہ سید احمد ترخان کے
نام بہی اس مضمون کا بہیجا کہ مرزا اسکندر کا مزاحم نہووے جہان چاہی جائی و مرزا اسکندر
بامید شفقت برادری کی عازم فارس کا ہوا اور بوقت مغرب چہبیسوین رمضان ۸۱۱ آٹھ سو گیارہ
ہجری کو پاپیادہ شیراز مین آیا مرزا پیر محمد نی بہائی کی آنی کی خبر پاکر فورا اوسکو بلایا اور
طرح طرح کی عنایت اور التفات اوسکے حال پر کی اور درمیان ۸۱۲ آٹھ سو بارہ ہجری کی
مرزا پیر محمد نے مرزا اسکندر کو اپنی ساتہہ لیکر جانب کرمان کی کوچ کیا جب مقام دو چاہ میں
پہنچی سید حسین شربت دار نی جسکو بادشاہزادی سی مرتبہ ملازمت سی درجہ امارت کو پہنچایا
تہا نہایت شقاوت اور بدبختی سی پیش آ کر لطایف الحیل شہزادہ مغفور سی کی نگاہ وہی امارت کو

بیان متوجہ ہونی سلطان احمد جلایر کا جانب آذربیجان کی

17 مرزا پیر محمد کی ویری مین جاکر شربت شہادت کا اوسکو پلایا — مرزا اسکندر یہہ خبر سنتی ہی بہاگ کر جانب شیراز کی چلا گیا امرا اور اعیان سلطنت نے اتفاق کرکی شہر کا بندوبست کر دیا اور برج اور بارہ کا استحکام خوب طرح پر کیا حسین شربت دار نی جب مرزا اسکندر کے بہاگ جانی کی خبر سنی تجمل و حشمت تمام شیراز کی باہر آکر ڈیرا کیا اور دوسری روز صبح سی ظہر کی نماز تک لڑائی رہی اسی اثنا مین میر صدیق جو کہ ملازم مرزا پیر محمد کا تہا حسین شربت دار گرفتار ہوا امیر صدیق نی اوسکو پکڑ کر شہر مین لاکر شیخ سعدی شیرازی کی روضہ مین بہلا کر مونہہ اوسکا زہین کالا کردیا اور ڈارہی اوسکے ترشوا ڈالی اور ایک گدہی پر اوسکو سوار کرکی تمام شہر مین پہرایا بعد ازان اوسکو مرزا اسکندر کی خدمت مین لیگئی تہا ہر ادمی نے اوس سی پوچہا کہ میرے بہائی کو تونے کیون قتل کیا — اوسنی کہا کہ اوسکی نسبت جو مینی عذر سوچا ہے اوسکا جواب تجہسی نہی ہوگا مرزا اسکندر یہہ جواب سنکر خفا ہوا اپنی ہاتہہ سی پہلی آنکہہ اوسکی کٹاری سی نکالڈالی اور فرمایا کہ اس بدذات کو قتل کرو چنانچہ مارا گیا — اسی اثنا مین سلطان معتصم بن زین العابدین بن شاہ شجاع نی درمیان صفہان کی خروج کیا مرزا اسکندر نے اوسکی دفع کی تدبیر کی بعد تلاقی فریقین کے سلطان معتصم منہزم ہوا بہادرون نے تعاقب کرکی پانی کی کنارہ پر اوسکو مار ڈالا — اور مرزا اسکندر نی مظفر اور منصور ہوکر جانب شیراز کی مراجعت کی بعد ازان مرزا رستم بسبب رخصت خاقان سعید کی جانب صفہان کی گیا چند نوبت درمیان بہائیون کے لڑائی ہوئی آخر الامر دوسری دفعہ پہر مرزا رستم جانب خراسان کی گیا درمیان ۸۱۴ آٹہہ سو چودہ ہجری کی پاسے بوس حضرت خاقان سعید کا ہوا — اور مرزا اسکندر نے عراق اور فارس مین استقلال تمام پاکر صفہان کو تخت گاہ اور دار السلطنت بنایا

۸۱۷

بیان متوجہ ہونی سلطان احمد جلایر کا جانب آذربیجان کے اور مارا جانا اوسکا امیر قرا یوسف ترکمان کی ہاتہہ سی

بیان متوجہ ہونے مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۸۱۲ آٹھ سو بارہ ہجری کی کہ تمام ملک آذربیجان کا تحت تصرف قرا یوسف
کے تہا بسبب اسکی کہ قرا عثمان نے درمیان ولایت آذربیجان کی کچھ تعرض کیا تہا اور بسبب اسکے
کہ ظہرتن نے بہی اسکے آنے کی استدعا کی تہی اسلئے وہ اوس جانب گیا سلطان احمد نے اوسکی غیبت
کو غنیمت جانکر لشکر جمع کرکے درمیان محرم سنہ ۸۱۳ آٹھ سو تیرہ ہجری کے آذربیجان پر چڑھائی کی
درمیان غرہ ربیع الاول کی تجمل و حشمت بسیار جانب تبریز کی پہنچا امیر قرا یوسف نے جب
یہہ خبر ناخوش سنی فوراً مراجعت کی اور سلطان احمد نے بہی جھنڈا مخالفت کا بلند کیا روز جمعہ اٹھائیسویں
ربیع الاخر کو اوپر دو فرسخ کی تبریز سی لڑائی ہوئی قرا یوسف غالب آیا شکست لشکر بغداد کو
ہوئی اور سلطان احمد ایک باغ میں جا چھپا کسی رزالی نے قرا یوسف کو اوسکے چھپنے کی خبر دے کے
ایک جماعت اوس جانب گئی اوسکو پکڑ کر ترکمان کی سامنے لا حاضر کیا قرا یوسف نے بعد کلمات
ناسزا کہنے کی نشان حکومت آذربیجان کا بنام ولد مغرا اپنے کی یعنی بنام پیر بداق خان کی اور فرمان
سرداری بغداد کا بنام دوسری بیٹے مسمی سلطان محمد کی سلطان سے طلب کئی اور وہ
چاہتا تہا کہ اوسکو قتل نکرے لیکن امرا عراق عرب نے درباب قتل کرنے سلطان احمد کی
بہت مبالغہ کیا اسلئے قرا یوسف نے سلطان مذکور کو مع اوسکی اولاد کی قتل کیا اب دولت خاندان
امیر شیخ حسن ایلخانی کی تمام ہوئے

بیان متوجہ ہونے خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی اور سپرد کرنا بعضے ممالک کا شاہزادون کو

واضح ہو کہ حضرت خاقان سعید نے پانچویں تاریخ ماہ ذیقعدہ سنہ ۸۱۱ آٹھ سو گیارہ ہجری کو باراده
قصد بادغیس کے لشکر جمع ہونے کا حکم دیا اوس مقام پر جب یہہ خبر متواتر پہنچی کہ درمیان مرزا
خلیل سلطان اور خداداد کی مخالفت واقع ہوگئی اور خداداد نے فتح و نصرت پائی اور
شاہزادہ کو اپنا مطیع و محکوم کر لیا ہے اسلئے خاقان سعید مؤید و منصور اکیسوین ماہ مذکور کو

بیان متوجہ ہونے مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

۱۷۶ جانب ماوراءالنہر کے نہضت فرماہوئے جب دریای جیحون سی عبور کیا اوسوقت خبر آئی کہ خداداد نے
مرزا خلیل کو مقید کیا اور آپ بہاگ گیا القصہ خاقان سعید بیسوین ذی الحجہ کو دارالسلطنت سمرقند مین
تشریف لاے اور ماہ محرم سنہ ۸۱۲ آٹھ سو بارہ ہجری مین علم ظفر پیکر تعاقب مین خداداد کی جانب
مغولستان کی روانہ کئے اور امیر شاہ ملک معہ بعض امرا اور فوج کثیر کے متحرک ہوا اسی
اثنا مین ایسی صورت دیکہنے مین آئی کہ کسیکی آئینہ خیال مین متصور نہوئی تہی بیان اسکا یہہ ہے
کہ جن ایام مین کہ خداداد حسینی نے بادشاہ مغولستان سے مدد طلب کی اوسنے اپنے بہائی شمع جہان کو
اس مہم کے واسطے متعین کیا جب خداداد اوس سے ملا اوسنے اپنے خواص اور مقربین سے کہا کہ خداداد
حسینی مردنا سپاس اور بیمروت اور کم ذات ہے کیونکہ اوسنے ذرہ حقوق تربیت صاحب قران کو
طاق نسیان پر رکہہ کے اوسکے اولاد امجاد کی نسبت راہ مخالفت اور عصیان کی چلا ایسے شخص
کی موافقت کرنی اور مدد دینی بیہودہ ہے یہہ سوچکر سر اوسکا تن سے جدا کرکے امیر شاہ ملک کی
پاس بہیجدیا امیر شاہ ملک نے بدون لڑائی اور محاربہ کی بے جوکہون شمشیر دشمن سر لیکر مراجعت کی بعد ازان
حضرت خاقان ممالکستان نے حکومت خطا اور جند کی مرزا میرک احمد بن عمر شیخ کو تفویض کی
اسی اثنا مین امیر شیخ نورالدین رخصت طلب کرکی جانب اترار کی گیا اور وارد ہوئے اوسکے بعد یہہ خبر پہنچی
کہ مرزا خلیل سلطان نے بعد مقتول ہونے امیر خداداد کی محافظین سے متفق ہوکر اوس قلعہ مین متحصن ہوگیا
ہی حضرت خاقان سعید نے امیر شاہ ملک کو اوس جانب روانہ کیا اوسنے جاکر اوس قلعہ کا محاصرہ کیا
جب کئی روز گذر چکے اوسوقت مرزا خلیل سلطان نے پیغام بہیجا کہ مجکو راہ دو تاکہ مین قلعہ کے باہر
آون اور ملازمت حضرت شاہرخ بہادر کی مین حاضر ہون امیر شاہ ملک نے منظور کیا وہ وہان سی
نکلکر امیر شیخ نورالدین کے پاس گیا اوسوقت حضرت خاقان سعید نے آپ اوسطرف کوچ
کیا اثنا راہ مین جانبین سی قاصد آئے گئے میرزا خلیل سلطان نے بعد لینے عہد و پیمان کی ملازمت
عم بزرگوار مین حاضر ہوا طرح طرح کی مراحم خسروانہ سی معزز و ممتاز ہوا اور حضرت خاقان
سعید نے جانب خراسان کی مراجعت کی ولایت ترکستان اور ماوراءالنہر کے مرزا الغ بیگ کو دے

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان سعید کی

کو دی اور مملکت حصار شادمان کی مرزا محمد جہانگیر بن میرزا محمد سلطان کو دیدی — جب سواری
ہمایون آب جیحون سے عبور کر چکی اوسوقت حکومت قندہار اور کابل اور غزنین کی مرزا قیدو بن
مرزا پیر محمد ولی عہد کو عنایت ہوئی — اور ابوالفتح مرزا ابراہیم سلطان کو والی ملک بلخ اور
طخارستان کا کیا سولوین شعبان کو دار السلطنت ہرات مین بادشاہ داخل ہوئے — اور
ماہ ذیقعدہ مین مرزا خلیل سلطان نے بموجب حکم اور فرمان شہریار گردون وقار کی دس ہزار
سوار جرار لیکر عراق پر چڑہائی کی جب مملکت ری مین پہنچا چندروز فراغت سے اقامت کے
بعد ازان امیر شیخ نور الدین نے ولایت اترار مین کہ وطن قدیم اباو اجداد اوسکے کا تہا
جہنڈا مخالفت اور عصیان کا مرتفع کیا اسی واسطہ دفع خاقان عالی مرتبت نے اوسپر ایک
بڑا لشکر کشی کی درمیان سنہ ۸۱۴ ہجری کے امیر شیخ نور الدین اوپر دروازہ قلعہ [illegible] کے
پشت زین سے گر پڑا اگرچہ ہی جان بحق ہوا — اور سولوین رجب بسال مذکور کو مرزا خلیل
سلطان ولایت ری مین فوت ہوا حضرت خاقان نے یہہ خبر سنکر بہت رنج کیا

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان سعید کی اور پانا فتح و نصرت اوس حضرت کا حکم و تائید ملک مجید سے

جب قرا یوسف نے مملکت آذربیجان پر استیلا پایا اور حضرت خاقان سعید نے اوسکی استیصال کی
خیمہ عزیمت بارادہ تسخیر عراق اور آذربیجان کی بہت لشکر جمع کیا اٹہارہوین رجب سنہ ۸۱۶
آٹہہ سو سولہ ہجری کو کوچ فرمایا جب بلدہ نیشاپور پر خیمہ سپاہ خاقان منصور کے پڑے
اوسوقت ایک مکتوب بدین مضمون مرزا اسکندر کو لکہا کہ رایت عالیہ واسطی دفع فتنہ
و فساد قرا یوسف ترکمان کی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوئی ہین اوس فرزند کو چاہیے
کہ طریق اتحاد اور موافقت کا مسلوک رکہکے فارس اور عراق کی لشکر لیکر نواح ری پر
ہمسے آملے — بعد ازان یہہ خط روانہ فرماکر آپ مازندران مین پہنچا جا رستمدار کی ...

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادون کو

۱۷۰ دیار مین گذاری جب وہ خط مرزا اسکندر کی مطالعہ مین آیا اوسنی یہہ تصور کیا کہ حضرت خاقان
سعید قصد ملک فارس کا رکہتی ہین اسلئے جواب باصواب بہیجکر علم مخالفت اور عصیان کا بلند
کیا اور جابجا ایلچی بہیجکر صفہان مین لشکر جمع کیا بادشاہ جہانے جب یہہ خیال فاسد مرزا اسکندر سی
واقف ہوکر یورش آذربیجان کی موقوف رکہکر جانب اصفہان کی چڑہائی کی اور اوایل فصل
بہار مین مرزا بایسنقر کو مازندران سی طرف خراسان کی روانہ کیا اور آپ بنفس نفیس [illegible] ہوین
محرم ۸۱۷ اٹہ سو سترہ ہجری کو طرف ری کی گیا جب اوس مملکت مین پہنچا ایک جماعت امرار
اسکندر کی شاہزادی سی روگردان ہوکر اردوے اعلی مین آملے اور جب صفہان کی قریب
پہنچا مرزا اسکندر لشکر قیامت اثر لیکر برابر مقابلہ پر آیا بہادران دونو جانب نی تیر و خنجر کی
لڑائی مین داد مردانگی دی اور شجاعت اپنی اپنی دکہلائی خاقان سعید نی فتح پائی مرزا اسکندر
نی سلطان یعنی اسمعیل اپنی تئین شہر مین ڈالا اور لشکر نے اصفہان کا محاصرہ کیا اسی اثنا محاصرہ
مین اکابر اور اعیان شیراز کی متعلقان مرزا اسکندر کو مقید کرکے خطبہ اور سکہ بنام شاہرخ بہادر
سے مزین کرکے اس خبر کی بشارت ایلچی کے زبانی حضرت خاقان سکے پاس بہیجی خاقان
نے یہہ خبر سنکر خوشی بہت کی اور لطف اللہ بہادر تمور کو واسطی ضبط اموال فارس کی متعین
فرمایا اور چونکہ محاصرہ اصفہان کو قریب دو مہینے کے ہوچکی تہے دوسری تاریخ ماہ جمادی الاول
کو جنگ سخت واقع ہوی صبح سی شام تک لڑائی ہی اوسی شب کو مرزا اسکندر نے علامت عجز
اور انکسار کی اپنی حال پر ظاہر دیکہہ کر ارادہ بہاگنی کا کیا ایک فوج نے اوسکا تعاقب کیا
پکڑا ہوا حضرت خاقان کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت خاقان نے اوسکا خون معاف
فرماکر اوسکو مرزا رستم کے سپرد کردیا اوسنی آنکہون مین اوسکے تیل کے سلائی پہروادی
مصرعہ بسنگ کشتن و کر بودن آرزومند ست * زبان و گوش کسی کین حدیث گفت و شنید

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادون کو

بیان وقایع خاقان منصور کا

۱۸۹ حضرت خاقان عالیمکان نے بعد فتح اصفہان کی سرداری اوس بلدہ کی مرزا رستم کو دی اور حکومت
ولایت ہمدان اور قلاع رود جرد اور نہاوند کی شاہزادہ سعادت انتما مرزا ابابکر کو دے
اور امارت مملکت ری کی مرزا اجیل کو سپرد کی اور حکومت دیار قم کی مرزا سعد وقاص کو
عنایت کی اوسوقت اعلام ظفر پناہ جانب شیراز کی آی بعد وہان کے پہنچنے کے حاکم شیراز کا
مرزا ابراہیم سلطان کو کیا اور آپ جانب خراسان کی مراجعت کی بائیسوین رجب سنہ مذکور مین
بلدہ ہرات مین داخل ہوا اور مرزا بایسنغر نے دیدار والد بزرگوار سی مشرف ہوکر نذر گذرانی
اسی اثنا مین درمیان مرزا الغ بیگ اور مرزا امیرک احمد بن عمر شیخ بہادر کی مخالفت اور منازعت
ہوگئی بعد جنگ جدال کی مرزا امیرک احمد طرف مغولستان کے چلا گیا

بیان اون وقایع کا جو بعد مراجعت خاقان منصور کی ولایت عراق اور فارس مین ظاہر ہوئی اور حال متوجہ ہونیکا جانب شیراز کی

بعد معاودت خاقان سعید کی ملک شیراز سی جو حالات گذری ایک اونمین سی یہہ ہی کہ مرزا
اسمعیل پہلوے بستر ناتوانی پر پڑ کر عالم جاودانی کو انتقال کر گیا جب یہہ خبر حضرت خاقان نی سنی
مرزا ایلنگر کو ایک فوج دیکر جانب مملکت ری کی روانہ کیا دوسرا حادثہ یہہ ہوا کہ قرا یوسف
ترکمان نے قصد قلعہ سلطانیہ کا کیا امیر بسطام جاگیر جو اوس قلعہ مین تہا اور دم اخلاص اور ہوا خواہی
کا بہرتا تہا بہاگ کر قم مین چلا گیا وہان جا کر امیرزادہ سعد وقاص کے ملازمت مین حاضر ہوا اوس
شاہزادہ نے امیر بسطام کو مقید کر کی صورت حال واقعہ کے عرض کر بہیجی خاقان روشن ضمیر کو
امیر بسطام کا قید کرنا موافق مزاج کی نہ آیا حکم دیا کہ اوسکو چہوڑ دو لیکن مرزا سعد وقاص نے
اوس حکم کے تعمیل نہ کی بسبب اغوا اور بہکانی بعض مفسدون کی امیر بسطام کو ہمراہ لیکر قرا یوسف
کے پاس گیا اور منظور نظر عنایت اور اعزاز و احترام کا ہوا ادہر یہہ ہوا کہ شاہزادہ
مرزا ابابکر نے بسبب تحریک اپنی بہائی مرزا اسکندر کی جسکی ظل عاطفت مین بسر کرتا تہا خیال

بیان وقایع خاقان منصور کا

استقلال کا اپنی دہین ٹہراکر جانب شیراز کی چڑہائی کی — اور میرزا رستم نے کیفیت اس واقعہ
سے وقوف پاکر ایک جماعت سپہ راہ بہیجکر مانع اوسکا ہوا قضارا میرزا اسکندر مخالفین کی ہاتہہ
آگیا اوسکو اصفہان مین لیجاکر قید کیا اسواسطے تہوڑا سا فتور عزیمت میرزا ابابقرا مین بہی پیدا ہوا
چند روز کندمان مین توقف کیا مگر بہر حرص جہانگیری اور کشورکشائی کی اوسکے دلپر غالب آنسے
جانب شیراز کی گیا — جب ابراہیم سلطان نے میرزا ابابقرا کی آنیکی خبر سنی فوراً سپاہ
آراستہ کرکی مقابلہ پہ آیا — میرزا ابراہیم سلطان بعد لڑنے کی جانب ابرقوہ کی بہاگ گیا
اور میرزا ابابقرا آخر ماہ ربیع الاول ۸۱۸ھ ہجری مین مظفر و منصور بلدہ شیراز مین داخل ہوا اور
جہنڈا عیش و عشرت کا بلند کیا اسی اثنا مین میرزا رستم نی درمیان اصفہان کی میرزا اسکندر کو جوکہ
منشاء اور بانی اس فتنہ کا تہا عالم آخرت کو روانہ کیا جب یہہ خبر حضرت خاقان نے سنی بعد بینی
مشورہ کے اور جمع کرنے لشکر کی ستر وین جمادالآخر سنہ مذکور کو جانب شیراز کی متحرک ہوا
جب رایات عالیات اوس مملکت مین پہنچ گئے اوسوقت میرزا ابابقرا کہ خاقان سعید کی متوجہ ہونے
کی خبر کا یقین نکرتا تہا متحیر اور پریشان ہوا — لاچار جب کوئی صورت نہ بن پڑی اپنے دوست
میرزا بایسنقر کے پاس بسبب رشتہ داد و اخلاص کی امیر جلال الدین ابوسعید کو بہیجکر توقع شفاعت جرائم
اور عفو مظالم کی درخواست کی — میرزا بایسنقر نے اوس ایلچی نامبردہ کو ہمراہ لیکر بارگاہ خاقان
مین حاضر ہوکر صورت حال کی عرض کی خاقان نے امیر جلال الدین ابوسعید پر نظر عنایت اور مہربانی
کی فرماکر گناہ شاہزادہ کا بخشا جب امیر حسب خواہش مطلب پورا کرکی جانب شیراز کی آیا میرزا
ابابقرا نی شب پنجشنبہ پانچوین رمضان کو بلدہ مذکور سی باہر نکلکر عم بزرگوار کی دست بوسی کی بادشاہ
نی بسبب عہدہ کی کچھہ تعرض بادشاہزادی سی نہ کیا — مگر پہلے جن لوگون پر اعتماد تہا اونکی مصاحبت
مین بہیجدیا یعنی میرزا قید وسکے پاس — اور بادشاہ نے ماہ رمضان شیراز مین گذار کر دو سری جگہ
سرداری دہان کی میرزا ابراہیم سلطان کو سپرد کی — اور مملکت قم اور کاشان اور ری اور
سمنار کی حدود گیلان تک امیر الیاس خواجہ بہادر کو دی بعد ازان بقصد تسخیر کرمان کی روانہ ہوا جب

جلوس فرمانا میرزا بایسنقر کا مسند دیوان پر

جب قصبہ سیرجان مین پہنچا سیادت پناہ ارشد دستگاہ امیر شمس الدین علی نی والی کرمان سلطان اویس کی پاس سی آکر حاضر ہوا اور واسطی شفاعت اہالی اوس مملکت کی زبان کہولی بادشاہ نی عرض اوسکی قبول فرمائی اور مراجعت فرماکر درمیان محرم سنہ ۸۱۹ آٹہہ سو انیس ہجری سکی دار السلطنت ہرات مین داخل ہوا

بیان جلوس میرزا بایسنقر کا مسند دیوان پر اور بیان مآل حال بعض بادشاہزادون کا

جب خاقان بلند مکان دار السلطنت ہرات مین تشریف لائی منصب امارت دیوان اعلی کا قرۃ العین میرزا بایسنقر بہادر کو سپرد ہوا اور شاہزادی نی اوس عہدہ کو لیکر بساط عدل اور انصاف کا پہیلایا اسی اثنا مین میرزا میرک احمد بسبب نزاع میرزا الغ بیگ کی جو طرف سیوستان کی چلا گیا تہا آکر مشمول عنایت اور التفات کا ہوا اور انہین ایام مین باتفاق میرزا ایلنگر کی خیال مخالفت اور عصیان کا لوح ضمیر پر منقش کیا حضرت خاقان کو اس حال کی اطلاع ہو گئی تہی میرزا قیدو کی طرف سی ایک عرضی اس مضمون سکی آئی کہ میرزا بایسنقر معہ جماعت مردمان متفقہ اپنی کے قصد اس فقیر کا رکہتا تہا اسلئی مینی اوسکو گرفتار کر لیا ہی جسطرح ارشاد ہو تعمیل اوسکی بجا لائی حضرت خاقان سعید نی حکم دیا کہ میرزا قیدو میرزا بایسنقر کو آب سندہ سی اوتر جانی دی جسطرف اوسکا دل چاہی وہ چلا جاوی میرزا میرک احمد جانب کعبہ کی چلا گیا اور میرزا ایلنگر کشتی مین بیٹہکر معبر دریا سکی کرنی پر متفق ہوا اور میرزا قیدو نی میرزا بایسنقر کو آب سندہ سی نہ اوتارا درمیان سنہ ۸۲۰ آٹہہ سو بیس ہجری کی کہ شہریار رعایت قرار متوجہ قندہار کا تہا حسب الحکم اوسکو اردوی ہمایون مین بہیجدیا حضرت خاقان نی شاہزادی کو معہ ملازمین متفقہ اوسکی کی جانب سمرقند کی روانہ کیا پہر اوسکی خبر نہ آئی کیا ہوا

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا اور بعض حالات جو بعد اوسکے وقوع مین آئے

سید شمس الدین نی جو کہ مہم کرمان کی سرانجام کرنی پر مامور تہا جب سیرجان سی جانب اوس
بلدہ کی مراجعت کی ہرچند سلطان اویس کو اوپر متوجہ کرنے پایہ سریر اعلی کی ترغیب فرمایی لیکن
سعی اوسکے رایگان گئی اسواسطی جناب نقابت مآب نی درمیان ہرات کی آکر کیفیت حال کی
معروض رای خاقان سعادت انتما کی سنتے ہی آتش غضب بادشاہ کی مشتعل ہوئی فرمان عالی نافذ
ہوا کہ امیر ابراہیم جہانشاہ برلاس اور امیر حسین صوفی ترخان اور امیر فرمان شیخ اور حکام ولایت
فراہ اور سیستان کی مع سپاہ فراوان واسطی تسخیر کرمان کی جاوین امرا مذکور سنے تعمیل حکم کی
فوراً کی اوس ولایت مین پہنچی پنتیس روز تک شہر کا محاصرہ رہا بعد ازان سلطان اویس سنے
قاصد بہیجکر عرض کی کہ اگر حضرت خاقان میرے گناہ کو معاف فرماوین اور تم لوگ مراجعت کر جاؤ
تو مین سر کی بل ملازمت آستان فیض نشان مین حاضر ہون امیرون سنے کیفیت حال کی حضرت خاقان
کو لکہکر عرض کی یہہ جواب آیا کہ اگر سلطان اویس اپنی قول مین صادق ہے چاہیے کہ ایک اپنا
معتمد اس جانب روانہ کرے اوسوقت لشکر محاصرہ موقوف کرے ورنہ جب تک شہر کو
فتح نکرین مراجعت نکرنے پاوین امیرون نی سلطان اویس سنے اس امر کی اطلاع دی اوسنی
شیخ حسن کو جو تمام اوسکے نوکرون مین سی نہایت قربت رکہتا تہا درگاہ عالم پناہ مین بہیجا
جب شیخ حسن سنے قدمبوسی بادشاہ کی حاصل کی نہایت مسکینی اور نیاز سی گناہ سلطان اویس کا
معاف کروانی کے درخواست کی حضرت خاقان سعید نی اوسکی التماس قبول فرمائی اور قسم
کہائی کہ مین سر مو اوسکی حق مین بدی نکرونگا بلکہ وہ اپنی حق مین ملحوظ نظر تربیت اور عنایت کا
تصور کرے بعد ازان شیخ حسن سنے جانب کرمان کی مراجعت کی جو کچہہ دیکہا اور سنا تہا سلطان
اویس سی بیان کیا چنانچہ وہ ملازمت خاقان مین حاضر ہوا اضعاف الطاف اور انواع

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا

انواع التفات سے اختصاص پایا اور درمیان سنہ ۸۱۹ آٹھہ سو انیس ہجری کی فرمان فرمائی بلاد
اور عباد کی مرزا سیورغتمش کو حکومت ولایت بدخشان پر روانہ کیا اور شب پنجشنبہ غرہ جمادی الاول
سنہ ۸۲۰ ہجری کو ولادت مرزا علاء الدولہ کی ہوئی اسی سال مین بادشاہ مذکور واسطے گوشمالی
ہزارہ اور افغان کی متوجہ جانب گرمسیر اور قندہار کی ہوا اٹھارہوین رجب کو رایات عالیات
نے دار السلطنت ہرات سے کوچ فرمایا چودہوین شعبان کو کنارہ آب ہیرمند پر لشکر خاقانی
کا ورود اسی منزل پر مرزا سیورغتمش نے معہ امراء بدخشان کے حاضر ہوکر قدمبوسی کی بائیسوین
ماہ مذکور کو قندہار کی پاس ڈیرا کیا تیسری تاریخ ماہ مبارک رمضان کو اشراف اور اعیان
غزنین کی اردوی اعلی مین حاضر ہوئے کسی نے اردوی میں میرزا قیدو سے آکر عرض کی کہ شاہزادہ
بھاگ گیا بادشاہ نے فرمایا کہ شاید ڈر گیا ہوگا کسی کو اوسکی تعاقب مین نہ بھیجا نوین ماہ مذکور کو
اور ایک شخص نے آکر عرض کی کہ کابل اور غزنین مین کوئی شخص ملازمین میرزا قیدو سے نہ تھا اسواسطے
بادشاہ ظفرپناہ نے امیر ابراہیم جہانشاہ کو اوس طرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر قیدو
راہ تمرد سے باز آوے صلح کرکی غزنین اوسکو دیدین اور اگر وہ نہ حاضر ہو تو اوس ولایت کو
ضبط کرنا منظور ہے اسی سال کی امراء اور سرداران ہزارہ نے اسپان بادرفتار اور شتران باربردار
بھیجکر باج اور خراج قبول کیا ــ چتر زرنگار خاقان عالیمقام کے لیے جو کنارہ آب ہیرمند
پر واسطے قشلاق کے مقرر ہوا تھا مراجعت کی اوس سرزمین مین ایک روز خاقان سعید نے
گھوڑے پر سوار ہوکر سیر فرمائی ناگاہ پشت زین سے زمین پر گر پڑے چوٹ ہاتھہ مین آئی
ایلچیون نے دار السلطنت سے ایک کمانگر کو اردوی اعلی مین بھیجا تاکہ اوس ہاتھہ کی ٹوٹنے کی
علاج کرے ــ دوسرا واقعہ اس قشلاق کا یہہ تھا کہ حضرت خاقان سعید نے زمام رتق
اور فتق مہمات وزارت کی خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوافی کو سپرد کی تھی خواجہ ہنیکو
تھا وہ آخر ایام حیات خاقان تک اس عہدہ پر بحال رہا ــ سوا اسکے امیر ابراہیم نے
جانب کابل اور غزنین سے آکر عرض کی کہ میرزا قیدو کابل مین پہنچا اب ارادہ اردوی ہمایون کا

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا

ا رکھتا ہی — علاوہ ازین امیر شیخ لقمان برلاس جب واسطی تحصیل خراج ہزارہ کی مامور ہوا اور وہ
وہان گیا بعد چند روز کے یہہ خبر پہنچی کہ وہ لوگ ادا مال مین درنگ کرتی ہین اسلئی امیر محمد
صوفی اور امیر برسی نے موافق فرمان خاقان مظفر کے ہزارہ پر چڑہائی کرکے اون لوگون کے
ہمسر کی اور مظفر ہوکہ پہر آئے — اور شہریار رفیع مقدار نی اوایل فصل بہار مین میرزا
سنجر اور امیر یادگار برلاس اور امیر علیکہ — اور امیر فیروز شاہ کو واسطی ضبط اون دیار کے
حکم دیا اور فرمایا کہ اگر مرزا قیدو آپ چلا آوی تو ہمراہ اپنی لاکر اوسکو ہرات مین لے آو
اور اگر نہ آوے اوسکا تعاقب کرکی جہان سی ہاتہہ آوی پکڑکر لاؤ اور درگاہ عالمپناہ مین پہنچاؤ
اور لشکر ہمایون نے دار السلطنت ہرات کو نہضت فرمائے دوسری محرم سنہ ۸۲۱ اٹہہ سو اکیس
ہجری کو اوس بلدہ جنت صفات مین نزول فرمایا — اور اوایل ربیع الاول مین یہہ خبر پہنچی
آئے کہ مرزا اسعد وقاص جو شہر قشم کو چہوڑکر چلا گیا تہا اور قرا یوسف سی جا ملا تہا عالم جاودانی
کو رحلت کرگیا اسی اثنا مین امرا نے قندہار سی آکر میرزا قیدو کو ہمراہ لائے حضرت خاقان
نے شاہزادہ کو منظور نظر شفقت اور مہربانی کا فرمایا — اسی اثنا مین خبر متواتر پہنچی کہ شاہان
بدخشان نے جہنڈا عصیان اور طغیان کا بلند کیا ہی خاقان سعید نی ایک جماعت امرا کی مرزا
سیورغتمش کی ہمرکاب کرکی واسطی دفع اوس فتنہ اور فساد کی مامور کی جب بادشاہزادہ مذکور
مع امرا کی کشم پر پہنچا میر شاہ بہاء الدین نے کہ والی اوس سرزمین کا تہا جناب عرفان شعار
خواجہ تاج الدین حسن کو درگاہ شہریار مین بہیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور خراج
دینا منظور کیا خاقان سعید نی شفاعت خواجہ حسن کو قبول فرماکر اون بادشاہون کی جرایم
سے عفو کیا اور امرا مذکورہ نے مراجعت کی شاہان بدخشان پر حکومت سابق دستور بحال رہی
اور جب سال مذکور مین مرزا قیدو نی حقوق تربیت اور نعمت خاقان جمشید مکان کے
نامحدود تصور کرکی ایک جماعت اہل فتنہ اور مفسدین سی ملکر آدہی رات کو جانب قندہار کی بہاگ
گیا مرزا بایسنقر نی حسب فرمان خاقان بلند مکان کی اوسکا تعاقب کیا قصبہ سبزوار مین مرزا قیدو کو قید

بیان جانی لشکر کا جانب آذربیجان کی اور انتقال قرایوسف کا

قید کر کی درگاہ عالم پناہ مین حاضر کیا حضرت خاقان سعید نے اوسکو قلعہ اختیار الدین مین محبوس کیا اور تمام مملکت قندھار اور غزنین اور کابل کی مرزا سیورغتمش کو عنایت کی

بیان جانی لشکر فیروز اثر کا جانب مملکت آذربیجان کے اور انتقال پانا قرایوسف کا

واضح ہو کہ جن ایام مین کہ مرزا میران شاہ گورگان جنگ قرایوسف ترکمان مین شہید ہوا تہا اون دنون سی ارادہ یورش آذربیجان اور دفع فتنہ قرایوسف کا خاقان سعید کو منظور نظر تہا مگر بسبب چند موانعات کی اتبک ظہور مین نہ آیا یہانتک کہ درمیان ۸۲۳ھ ہجری کے جبکہ مملکت خراسان اور مازندران — اور ماوراءالنہر — اور بدخشان — اور کابل — اور غزنین — اور سیستان — اور فارس — اور عراق — خس و خاشاک مفسدین سے پاک ہوگئین اوسوقت حضرت خاقان سعید نی سپاہ بی انتہا اور ہتیار لڑائی کی جمع کرکی بیسوین شعبان کو جانب آذربیجان کی کوچ فرمایا — بعد قطع منازل کی بیسوین شوال کو درہ نمک سی گذر کر نواح ری مین نزول اجلال فرمایا اوس منزل مین مرزا ابراہیم سلطان مع سپاہ فارس کے اور میرزا رستم مع سپاہ اصفہان کے لشکر ہمایون مین آکر ملی بہت اعزاز اور اکرام اونکا ہوا مگر تقدیر الہی سی قرایوسف ترکمان بیمار ہوگیا جمعرات کی روز ساتوین ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور دار فانی سی ملک جاودانی کو کوچ کرگیا اوسکے مرتی ہی لشکری لوگ ایسی تتر بتر ہوگئے کہ ایک کا بہی پتا نہ معلوم ہوا کہ کدہر بہاگ گئی اور ابہی لشکر خاقان سعید کا حدود درے ہی مین پڑا تہا بدمعاشون نے قرایوسف کے ڈیرے لوٹ کر اور دونون کان اوسکی بسبب اسکے کہ دونون کانون مین سونی کی بندی تہی کاٹ لئی — جب یہہ خبر حضرت خاقان سعید کی لشکر مین پہنچی مرزا بایسنقر کو جانب تبریز کی روانہ فرما کر آپ جانب مہم قرا باغ کی تشریف لیگئی بعد تسخیر قلعہ سلطانیہ کے اوس مقام مین مقیم ہو کر موسم جاڑے کی تمام کے

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سی

۱۸ ــ اور میرزا بایسنقر نی نصف ماہ ذیقعدہ مین دولت خانہ تبریز مین نزول اجلال فرما کر واسطی تمہید بساط نصفت اور قواعد معدلت کی قیام فرمایا ــ اوایل فصل بہار مین خاقان عالیمقدار نی اوس منزل سی کوچ کیا جب جلگار پر ڈیرا ہوا اسامع علیہ مین یہہ خبر پہنچی کہ اوس نواح مین ایک قلعہ ہی اوسکا نام قلعہ بایزید ہے اوس قلعہ مین بہت مال اور دولت قرا یوسف کی بہہ ہی جمع ہی پڑی ہی اوسکی بیٹون نی یہان دولت گاڑ رکہی ہی اب وہ قلعہ امیر اسپند کی گماشتون کی قبضہ مین ہے حکم ہوا اوس قلعہ کی طرف کوچ کرو تیئیسوین[۲۳] جمادالاول سنہ ۸۲۴ ہجری کو وہان جا کر قلعہ کا محاصرہ کیا اوسی روز وہ قلعہ فتح ہوا بہت مال اوسمین سی نکلا

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سی اور مراجعت فرمانی بعد فتح پانیکی

جب شہریار متوجہ تبریز کا ہوا اثناء راہ مین یہہ خبر سنی کہ قرا یوسف کی بیٹون یعنی اسکندر اور اسپند نے لشکر بہت جمع کیا ہی اونکا ارادہ تبریز پر لڑائی کا ہی بادشاہ نے یہہ خبر سنتی ہی جانب عادل جوز ــ اور رخلاط کی جہان اونکی لشکر پڑے ہوئے تہی کوچ فرمایا آخر ماہ رجب مین تلاقی طرفین کی ہوئی اون دونون سرداروں نے بہی بڑی بہادری سی مقابلہ کیا اوس روز صبح سی شام تک لڑائی ہوتی رہی رات کو لڑائی موقوف ہوئی دوسری روز بہی بہت بڑی لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بہت لوگ عالم بقا کو چلے گئے تیسری روز کہ غرہ شعبان کا اور وقت زوال ترکمانون کا تہا پہر تیر و خنجر کی لڑائی ہوئی اوس روز ترکمانون نی کئی حملی متواتر کئے بلکہ یہان تک نوبت پہنچی کہ خاقان سعید کا لشکر قریب شکست کہانے اور بہاگنی کی ہو گیا اسی اثناء مین بادشاہ نے حکم دیا کہ میرے خیمہ مین وضو کی واسطی پانی لاؤ نماز چاشت کی ادا کی اور اپنی خدا سی فتح اور ظفر کا سوال کیا بعد ازان گہوڑے پر سوار ہو کر قلب سپاہ مین پہنچا اسی اثناء مین امیر غیاث الدین نے واسطی ہیراگیہ[?] نے مخالفین کی یہہ حیلہ کیا

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

جیلہ کیا کہ نقارہ فتح کا بجوا دیا اور بآواز بلند لوگون سے یہہ کہا کہ امیر اسفندیار مخالف مقید
ہوا اسکندر نے جب یہہ خبر سنی متحیر اور پریشان ہوکر سست ہوگیا ترکمانون کی جب کان مین
یہہ آواز گئی معرکہ سے بہاگی اوسوقت حضرت خاقان سعید کی سپاہ نے بہاگتون کا کام تمام کیا
اور بہت لشکری مخالفین کی مار ڈالی اور سپاہ منصور نے بہت مال غنیمت اور اسباب دشمنونکا
لوٹ لیا — اور قرا یوسف کی بیٹی جانب جنگل کی بہاگ گئی دوسری روز تبریز کی جانب
کوچ کیا پندرہوین شعبان کو تبریز مین داخل ہوئے بعد ازان تبریز سے جانب ہرات کی
کوچ کیا حدود قزوین مین میرزا ابراہیم سلطان اور میرزا رستم مرخص ہوکر جانب شیراز اور
اصفہان کی چلے گئے جب خاقان سعید مملکت خراسان مین پہنچے امیر غیاث الدین شاہ
ملک کو ولایت خوارزم کی طرف روانہ کیا انیسوین شوال کو بلدہ ہرات مین حضرت خاقان
سعید داخل ہوئی

بیان بعض واقعات متفرقہ کا جو درمیان سنہ ۸۲۵ ہجری کی سنہ ۸۳۲ ہجری تک گذری

اسی سال مین حضرت واہب العطایا نے مرزا بایسنقر کو ایک بیٹا عطا فرمایا خاقان عالیشان
نے اوس لڑکی کا نام ابوالقاسم رکہا سنہ ۸۲۶ ہجری مین حضرت خاقان سعید نے ولایت خراسان
مین باسایش تمام بسر کیا — اور درمیان سنہ ۸۲۸ اٹھ سو اٹھایس ہجری کی میرزا مغیث الدین
الغ بیگ گورکان نے لشکر فراوان لیکر جانب جتہ اور مغولستان کی چڑہائی کی اور وہان کی
حاکم شیر محمد اغلان کو بضرب تیغ وسنان بہگا دیا بعد ازان جانب سمرقند کی مراجعت کرکے
وہان سے جانب ہرات کی پندرہوین ذی الحجہ کو داخل ہرات ہوکر دیدار والد بزرگوار اور برادران
نامدار سے مشرف ہوا چند روز وہان ٹہرکر ہمراہ اپنی میرزا محمد جوکی کو لیکے ہوئی جانب سمرقند
کی مراجعت کی اور درمیان سنہ ۸۲۹ آٹھ سو انتیس ہجری کی امیر خیر عادل غیاث الدین شاہ
ملک والی ولایت خوارزم مین فوت ہوا جب یہہ خبر خاقان سعید کو پہنچی اوسکے بیٹے [illegible]

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

امیر شاہ ملک کو عہدہ اوسکے باپ کا نوازش فرماکر بجاے اوسکی گدی نشین کیا ۱۶ اور سوہوین محرم ۸۲۴ھ ۱۰۵۰

ولایت مشہد مین برابر مزار علی بن موسی رضی کی مدفون ہوا ـــ حضرت خاقان سعید نے

آٹھہ سو تیئیس ہجری مین مرزا سیورغتمش خطہ غزنین مین فوت ہوا ـــ حضرت خاقان سعید نے

بعد سننی اس خبر کی رسومات ماتم داری کی ادا فرماکر غربا اور مساکین کو کہانا کپڑا مرحمت فرماکر

اوسکے بیٹی مرزا سلطان مسعود کو حکومت دیار قندہار اور غزنین کے عنایت کی ـــ اور

اسی سال مین بادشاہ الوس ازبک براق اغلان نے جو کہ تربیت یافتہ مرزا الغ بیگ گورگان

کا تہا آغاز کفران نعمت کر کی ولایت سغناق مین گیا ـــ مرزا الغ بیگ براق نی محاربہ کیا اور حضرت

خاقان سعید کو اپنی عزیمت سی آگاہ کردیا خاقان مذکور نے مقابلہ اور مقاتلہ سی ممانعت کی لیکن

مرزا محمد جوکی کو جو سمرقند سی مراجعت کر کی ہرات مین آگیا تہا باسپاہ بیکران آراستہ کر کی دوسرے

دفعہ جانب ماوراءالنہر کی روانہ کیا جب مرزا محمد جوکی آب جیحون سی گذر گیا اوسوقت اوسنی سنا

کہ مرزا الغ بیگ بقصد جنگ براق متوجہ سغناق کے ہوا ہے اسلئی وہ بہی سی بہاگ کر اردوی اعلی

مین جا ملا بعد ازان دونون بہائی جمع ہوکر جانب براق کی روانہ ہوسئے مخالفین نے بہی پای ثبات

کا مضبوط کیا بعد تلاقی طرفین لڑائی بہاری ہوئے اور لشکر ماوراءالنہر کو شکست ہوئی شاہزادی

بہاگ گئے اور ازبکیون نے دست غارت اور تاراج کا دراز کر کے خوب مال لوٹی اور بڑے

وقایع ۸۳۰ھ آٹھہ سو تیئیس ہجری سی وہ واقع ہی جسمین ایک چہری خاقان سعید کی کہائی مفصل

اس حال کا یہہ ہے کہ روز جمعہ تیئیسوین ربیع الثانی کو حضرت خاقان نماز جمعہ سی فارغ ہوکر

مسجد جامع سی باہر آئے ایک شخص نمد پوش احمد لر نام ایک کاغذ ہاتہہ مین لیکر بطریق دادخواہان

کے حضرت خاقان کے سامنی دوڑکر آیا اور چہری خاقان سعید کی پیٹ پر ماری فوراً علی سلطان

قوچین نے اوسکو قتل کیا اور امیر علیکہ اور امیر فیروزشاہ اوسوقت مسجد کی دروازہ پر سوار

ہو رہے تہی بادشاہ عالم پناہ نی امیر فیروزشاہ کو طلب کیا وہ حالت سواری پر مسجد مین آیا

اور وقوع اس حادثہ سی بہت حیران ہوا جب اوسنی دیکہا کہ حضرت خاقان ارادہ بیٹہنی کا

بیان جانی خاقان سعید کا درمیان ولایت آذربیجان کی

بیٹھنے کا رکہتی ہین اوسنی عرض کی کہ حضور گہوڑی پر سوار ہوں والا نہ فتنہ عظیم برپا ہو جاوی گا
کیونکہ لوگون کو حیات اور ممات مین تردد پیدا ہوگا اسلئی تمام شہر مین غدر پڑ جاوی گا سو اوسلی
حضرت خاقان باوجود ضعف کی سوار گہوڑے پر ہوئے جب باغ زاغان مین پہنچی طبیب اور
جراح علاج کی واسطی حاضر ہوئی ـــــ اور مرزا باسنقر نی اس امر کی تحقیقات کرنی شروع کی
غرضیکہ ایک جماعت مردمان مولانا معروف خطاط اور خواجہ عضد الدین کو احمد لر کی دوستی سی
متہم کیا مولانا مذکور کو بعد عذاب اور تکلیف دینی کی قلعہ اختیار الدین مین محبوس کیا ـــ اور خواجہ
مذکور معہ ایک جماعت ندما کی مارا گیا اسی اثنا مین یہہ لوگون نے بیان کیا کہ احمد لر گاہی گاہی
امیر قاسم انوار کی خدمت مین بہی جایا کرتا تہا اسی واسطی مرزا باسنقر نے کہ وہ امیر قاسم انوار
قدس سرہ سی کدورت بہی رکہتا تہا احمد لر کے موافقت کی تہمت رکہہ کر اوسکے ملازمون کو
شہر بدر کروا دیا اور سید بزرگوار مذکور جانب ماوراء النہر کی چلا گیا جناب مرزا الغ بیگ اوسکے
مریدون مین منسلک ہوئی القصہ جب خاقان سعید کو زخم کاردسی صحت ہوئی اوسوقت واسطی
انتقام مراق اغلان کی درمیان غرہ شعبان کے طرف ماوراء النہر کی گیا اور مرزا باسنقر بہی باپ
کے روانہ ہوا جب قبۃ الاسلام بلخ کی پاس پہنچا بسبب التماس مرزا الغ بیگ اور بموجب
حکم پدر بزرگوار کی جانب ہرات کی مراجعت کر آیا اور جب لشکر ہمایون خاقان سعید کا دار السلطنت
سمرقند مین پہنچا بعد چند روز کے براق حکومت سغناق سی دل برداشتہ ہوکر بہاگ گیا اور حضرت
خاقان نے جانب خراسان کی مراجعت کی بیدرہوین محرم سنہ ۸۳۱ اٹھ سو اکتیس ہجری مین کامیاب
وکامران ہوکر باغ زاغان مین پہنچا

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کی سنہ ۸۳۲ ہجری

حضرت خاقان سعید نی جب یہہ سنا کہ اسکندر بن قرا یوسف نے دوسری دفعہ پہر آغاز فتنہ
وفساد کا کیا ہے بلکہ قلعہ سلطانیہ پر بہی قبضہ کر لیا ہی اسلئے خاقان سعید نی رو بر کشتہ بر پا نہیں کیا

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کی

تاریخ ماہ رجب سنہ ۸۳۲ آٹھ سو بتیس ہجری مین بقصد سپاہ کینہ ور کی جانب آذربیجان کی کوچ فرمایا جب مملکت ری مین لشکر قیامت اثر پہنچا مرزا ابراہیم سلطان فارس سی اور مرزا رستم اصفہان سی اور سوار انکی اور حکام بلاد عراق اور آذربیجان کی اردوی ہمایون مین آکر ملے بعد قطع منازل کی جب دیار سلماس مین پہنچی اوس مقام پر اسکندر بھی سپاہ کینہ ور لیکر مقابلہ پر آیا لڑائی اور قتال تمام دن جاری ہی شام کے وقت ہر ایک اپنی اپنی مقام پر فرو کش ہوئے دوسرے دن پہر میدان جنگ مین آئے آج کی روز باوجود اسکی کہ اسکندر نی ایسی لڑائی کی اور ایسی مردانگی ظاہر کی کہ دوست اور دشمن اوسکے دست بازو کی تعریف کرتی تہی مگر کچھہ نہوا آخر کو بہاگا نتیجہ ہے سعی بے سعادت چون سعادت نبود کوشش بسیار چہ سود ہے بسبب اسکے کہ اس معرکہ مین مرزا ابراہیم سلطان سے ہی آثار شجاعت اور مردانگی کے ظہور مین آئے مولانا شرف الدین علی یزدی نی جو کہ شہزادہ کی ملازمت مین تہا ایک تاریخ اس واقعہ کی رباعی مین یہہ لکہی ہے

اسکندر ترکمان چو عصیان ورزید   دارای جہان سزای او در جب دید
زد تیغ ابو الفتح چو بگریخت بجنگ   تاریخ شداو چنانچہ ابو الفتح بدید

القصہ خاقان عالیمقدار نی بعد اس فتح نامدار کی شکر نعمت پروردگار کا بجا لاکر مرزا محمد جوکی کو مع لشکر جرار دیگر حکم دیا کہ مخالفون کا تعاقب کری بادشاہزادہ صحرای روم اور صحرای موش تک گئے ہر چند آیا کہین دشمنون کا پتا نہ ملا — چہٹی محرم کو سنہ ۸۳۳ آٹھ سو تینتیس ہجری کو مقام سلماس سی جانب قلعہ النجق کی کوچ ہوا جب وہان پہنچی متعلقین اسکندر ترکمان کے جو کہ اس قلعہ مین متحصن تہا عجز و نیاز پیش آئے اور نذر و پیشکش بادشاہ کی اونہون نی بہیجی حضرت خاقان راضی ہوکر جانب قراباغ کی نہضت فرما ہوئے انیسوین ماہ مذکور کو اوس منزل پر نزول اجلال فرمایا اسی اثنا مین امیر ابو سعید بن قرا یوسف درگاہ عالم پناہ مین آیا اور سر عنایت اور مہربانی ہوئی حضرت خاقان سعید نے فصل جاڑی کی قراباغ مین گذار کر سرداری ولایت آذربیجان کی بشاہزادہ امیر ابو سعید کو متعلق کی اور کیا روبت

بیان متوجہ ہونی غیاث الدین کا مہم جرجان پر

گیارہوین شعبان کو عنان عزیمت جانب مملکت خراسان کی منعطف کی سترہوین ماہ رمضان کو سلطان میدان پر ڈیرا کیا تمام ماہ رمضان اس مقام پر گذارا — ماہ شوال مین مرزا ابراہیم سلطان اور میرزا رستم اور تمام حکام عراق کو رخصت مراجعت کی دی اور آپ کوچ فرماکر آٹھوین محرم سنہ ۸۳۴ ہجری کو باغ زاغان مین رونق افروز ہوئے

بیان متوجہ ہونی غیاث الدنیا والدین مرزا بایسنقر کا مہم جرجان پر اور وفات پانا اوسکا بعد مراجعت کے ولایت خراسان مین

شاہزادہ عالیجناب مرزا بایسنقر نی بموجب حکم خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر کے معہ ایک جماعت اعاظم اور امرا نامدار کے ماہ صفر سنہ ۸۳۵ آٹھہ سو پینتیس ہجری مین جانب جرجان کی کوچ فرمایا بعد قطع منازل کی استرآباد مین آکر موسم جاڑے کے اوسجاہ گذارے وہان سنی مین آیا کہ اسکندر نے پھر لشکرکشی آذربیجان پر کی ہی اور اپنی چھوٹے بھائی امیر ابوسعید کو قتل کیا جب فصل جاڑے کی پورے ہوچکے مرزا بایسنقر متوجہ جانب خراسان کی ہوا باپ کی قدمبوسی حاصل کی درمیان سنہ ۸۳۶ آٹھہ سو چھتیس ہجری کے امیرزادہ یارعلی پسر اسکندر ابن قرا یوسف ترکمان جنگل کی جانب سی بھاگ کر امیر خلیل اللہ شیروانی کے پاس گیا شیروان شاہ نی امیرزادہ کو قید کرکی درگاہ عالم پناہ مین بھیجا حضرت خاقان سعید نے چند روز مرزا یارعلی کو منظور نظر فرماکر آخرالامر قید کرکی جانب سمرقند کی بھیجدیا ستائیسوین رجب کو مرزا ابراہیم سلطان کے ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام سلطان عبد اللہ رکھا گیا اور درمیان سنہ ۸۳۷ آٹھہ سو سینتیس ہجری کی مرزا بایسنقر بسبب کثرت شراب خوری کی بستر ناتوانی پر پڑا صبح شنبہ ساتوین جمادی الاول کو فوت ہوا حضرت خاقان سعید نے اس واقعہ سی خبر پاکر بہت غم اور رنج کیا اور نہایت رنجیدہ اور حیرت سی باغ سفید مین جو مسکن شاہزادی کا تھا جاکر بعد تقدیم

بیان پھر متوجہ ہونے خاقان سعید کا جانب آذربیجان کی

191 شرائط تجہیز وتکفین سے اوسکی باغ مین نماز جنازہ کی پڑہی خاقان بلند مکان نے اوسی
جا پر توقف کیا امرا اعظام تابوت اوٹہا کر مدرسہ مہدی علیا گوہر شاد آغا مین لیگئے
وہان دفن کیا اوسکی تاریخ وفات کی کسی فاضل نے یہہ کہی ہے ع سلطان سعید بایسنقر
سحرم ۞ گفتا کہ ببر باہل عالم خبرم ۞ من رفتم وتاریخ وفاتم اینست ۞ بادا بجہان عمر
دراز پدرم ۞ سینتیس ۳۷ برس چار مہینے کی عمر اوسنے پائی اوسکی تین بیٹے یادگار رہے
مرزا رکن الدین علاء الدولہ —— مرزا سلطان محمد —— مرزا ابوالقاسم بابر کہتے ہین کہ مرزا
بایسنقر بہت عادل اور منصف تہا اپنی ایام دولت مین تربیت اہل فضل اور اہل کمال پر
بہت مصروف رہتا تہا حضرت خاقان سعید نے بعد اوسکے وفات کی اوسکا منصب مرزا
علاء الدولہ کو دیا اور میرزا سلطان اور میرزا ابوالقاسم کی تنخواہ مقرر کردے

بیان پھر متوجہ ہونے خاقان سعید کا جانب آذربیجان کی واسطے دفع فتنہ اسکندر کے

اوایل ۸۳۸ سنہ آٹہہ سو اڑتیس ہجری مین حضور کے سننے مین یہہ آیا کہ اسکندر نے ضبط آران اور
آذربیجان سے فراغت پاکر اب قصد دیار شیروان کا کیا ہے اسلئے خاقان عالیشان
نے بہت سپاہ جمع کرکے دوسری تاریخ ربیع الثانی کو قصد مملکت آذربیجان کا کیا جب
خطہ ری مین نزول اجلال فرمایا بسبب ہجوم لشکر کے موسم جاڑے کی اوسجا ہی تمام کی
اسکندر ترکمان خاقان سعید کی آنے کی خبر پاکر بہاگ گیا اور بہائی اوسکا امیر جہانشاہ
بن قرا یوسف درگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوا پرتو عنایت شاہی کا اوسکے شامل حال ہوا
—— اور چوتہی شوال سال مذکور مین میرزا ابراہیم سلطان ولایت شیراز مین فوت ہوا
حضرت خاقان نے نواح رے مین یہہ خبر موحش سنکر بہت قلق اور رنج کیا اور مساکین
وفقرا کو خیرات دی اور مملکت شیراز شاہزادہ مرحوم کی بیٹے میرزا عبداللہ کو جو صغیر سال

بیان وفات اسکندر کا

صغیر سال تھا دسی اور تمام وہ مملکت شیخ محب اللہ ابوالخیر کی قبضہ مین کردی — اسی سال مین
درمیان بلدہ ہرات کی وبا کا بہت زور وشور رہا القصہ مرزا شاہرخ بہادر اول بہار مین وہان
سی حرکت فرما کر تبریز مین تشریف لائی بعد گذارنی تابستان اور تیرماہ کی اوایل زمستان مین
قراباغ اران مین آئے اسی اثنا مین مرزا محمد جوکی جو بموجب فرمان پدر بزرگوار کی تعاقب اسکندر مین
گیا تھا آذربیجان تک اسکندر کی تعاقب مین رہا جب کچھہ پتا اور خبر اوسکے نہ ملی مراجعت کی
اور بعد گذرنی موسم جاڑے کی خاقان سعید نی مراجعت کا ارادہ کیا چنانچہ پندرہوین شوال
سنہ ۸۴۰ اٹھہ سو چالیس ہجری مین قراباغ اران سی طرف اوجان کی کوچ فرمایا یہان مقام فرما کر
تمام مملکت ولایت آذربیجان کی حکومت امیر جہانشاہ بن قرا یوسف کو مرحمت کی اور آپ
کوچ فرما کر دوسری تاریخ ربیع الاخر سنہ ۸۴۰ اٹھہ سو چالیس داخل بلدہ ہرات ہوا

بیان وفات اسکندر ابن قرا یوسف کا

تاریخ خلاصۃ الاخبار مین لکھا ہی کہ یہہ بات چند ثقہ لوگون سی سُنی مین آئی اسمین کچھہ شک نہین
کہ اسکندر بن قرا یوسف کی ایک بیٹا تھا قباد نام اور محبوبہ اسکندر کی مسماۃ لیلی تھی یہہ عورت
لیلی چونکہ بہت حسین تھی اسلئی وہ قباد اوسپر عاشق اور فریفتہ تھا اور وہ قمین قباد کے وہ
سوتیلی مان تھے مگر یہہ عشق کا فرکیش ایسا ہی کہ آدمی کو اندھا کر دیا کرتا ہے غرضیکہ جن ایام مین
خاقان عالیشان مرزا شاہرخ بہادر نے یورش آذربیجان سی جانب خراسان کی مراجعت
فرمائی اسکندر قلعہ النجق مین بھاگ کر گیا اور بسبب اسکی کہ قباد اور مسماۃ لیلی اور اوسکی متعلقین
نے ادن ایام مین کہ حضرت خاقان نواحی اوس قلعہ مین فروکش تھی پیشکش اور نذر گذرانی تھے
بدمزاجی سی سبقی پیش آیا اور کہا کہ تمنی کسواسطی نذر اوسکو دی تھی مین تم سبکو قتل کرواؤن گا
سی قباد — اور لیلی نے یہہ خیال کیا کہ سبب بدمزاجی کا یہہ ہی کہ اسکو ہماری تعشق اور محبت
کی خبر ہوگئی ہے اور یہہ جان گیا ہے کہ یہہ دونو اس قلعہ مین چین اوڑا یا کرتے ہین اسلئی قباد

بیان آنی ایلچی چیچک بوقافام کا جانب والی مصر سی

سی لیلی نی کہا کہ اس اپنی باپ کو اگر تو قتل کر ڈالی تو ہم دونو جہان سی کہل کہلین کی اسلئی ایک شب کو کہ اسکندر مست ہو کر قلعہ بام پر سویا لیلی نی سیڑہی نہ لگا ئی اور قباد نی اوس بام پر جا کر ایک خنجر اپنی باپ کی مارا اسکندر خواب سی بیدار ہوا اور اوس نی نشی مین یہہ جانا کہ کسی بیگانہ نی مجکو قتل کیا اسو اسطی اوس نی اپنی بیٹی قباد کو پکارا اوس قباد بد اختر نی ایک ہاتہہ اور مارا کہ کام اوسکا تمام ہو گیا

بیان آنی ایلچی چیچک بوقافام کا جانب والی مصر سی اور حال بعض حوادث کا جو اون ایام مین ظاہر ہوئی

انہین ایام مین حاکم مملکت مصر و شام کا ملک اشرف نامی فوت ہوا بعد اوسکی وفات کی ارکان دولت اور اعیان نی تاج سلطنت کا چقماق بیگ کی سر پر کہ پہلی وہ امیر آخور تہا رکہا اور متفق ہو کر اوسکی خدمت مین سرگرم ہوئی اور ملک الظاہر اوسکا لقب رکہا گیا — جن ایام مین کہ ملک اشرف زندہ تہا اس چقماق بیگ نی خواب مین یہہ دیکہا تہا کہ حضرت خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر نی میری کمر پکڑ کر تخت پر بٹہلا دیا ہی اور یہہ فرمایا کہ جب تو تخت سلطنت پر بیٹہی اور بادشاہت کا رتبہ تجکو پہنچی تو ہم سی طریق محبت اور وداد اور اتحاد کا جاری رکہنا اسو اسطی جب وہ بادشاہ ہوا چیچک بوقا نامی کو ایلچی بنا کر درگاہ خاقان سعید مین اوس نی بہیجا یہہ ایلچی درمیان ۸۴۲ سنہ آٹہہ سو بیالیس ہجری کی دار السلطنت ہرات مین پہنچا بوسیلہ امرا کے قدمبوسی حضرت اعلی کی اونکو نصیب ہوئی اور ہرایا اور تحفی جو واسطی پیشکش کی لایا تہا سب نذر انور سی گذارے اور اچہی اچہی باتین بادشاہ کی خدمت مین عرض کین خاقان سعید نے ایلچی پر نوازش بہت فرمائی اور پانچ جلدین کتابون کی جو سلطان چقماق نی طلب کین تہین اچہی پاکیزہ خط سی لکہوا کر اوس ایلچی کو دین اور پچاس ہزار زر نقد دینار بطور انعام مع خلعت سرفرازی اور چند گہوڑون بادرفتار کے سرفراز فرمایا اور رخصت دی اور ساتہہ اوسکی مولانا

بیان آنی ایلچی چیچک بوقا فام کا جانب والی مصر سی

مولانا حسام الدین مبارکشاہ بروانچی کو جانب مصر کی روانہ فرمایا اون پانچ کتابون کی قیمت
جنکا نام کتب مبسوطہ مین لکہا ہی جناب مولوی صاحب کو جو ہمراہ ایلچی کی گئے تہے بہت روپیہ
بحساب ملا مگر افسوس کہ مولوی مذکور نی اثنا راہ مین سفر آخرت کا اختیار کیا اوسکا بیٹا
وہ ہدایا اور روپیہ لیکر پہر مصر کو گیا وہان سے جانب ہرات کی معزز اور محترم مراجعت کر آیا —
اور ستیسوی تاریخ کی شب کو ماہ شعبان مین مرزا علاء الدولہ کے ایک فرزند پیدا ہوا اوس
لڑکے کا نام سلطان ابراہیم رکہا گیا — اسی سال مین حضرت خاقان سعید نی مرزا سلطان
مسعود کو حکومت کابل سی معزول فرما کر اوسکے بہائی مرزا قراچار کو وہان کی سرداری مرحمت
کی — اسی سال مین امیر فرمان شیخ جو درمیان سلک امراء عظام کی منتظم تہا فوت ہوا —
اور درمیان ۸۴۴ سنہ آٹہ سو چوالیس ہجری کی امیر علاء الدین علیکہ کوکلتاش کہ نوی ۹۰ برس سے
اوسکی عمر تجاوز کرگئی تہی فوت ہوا — اسی سال مین ملکہ آغا بہی فوت ہوئی قبۃ الاسلام
بلخ مین درمیان گنبد مدرسہ کی مدفون کی گئی — اور اوایل ۸۴۵ سنہ ہجری مین مرزا عبد اللطیف
کہ بچہ پن سی جد بزرگوار کی ملازمت مین رہتا تہا بسبب اسکی کہ مہد علیا گوہرشاد آغا دادی
اوسکی — میرزا علاء الدولہ سی بہت التفات رکہتی تہی رنجیدہ خاطر ہوکر جانب سمرقند کے
چلا گیا اور حضرت خاقان سعید بسبب مفارقت جگر گوشہ کی بہت مضطرب ہوئی بیوی کو حکم
دیا کہ اوسکو منا لاؤ چنانچہ سے لے آئی — درمیان ۸۴۶ سنہ آٹہ سو چہیالیس ہجری کی حضرت
خاقان سعید نی سنا کہ ملک کیومرث رستمداری طریقہ اطاعت اور فرمانبرداری سی منحرف
ہوکر طریق مخالفت اور سرداری کی پیش آیا ہے اسلئے اودہر جانب کوچ فرمایا جب خاقان
سعید خطہ نیشاپور سی آگی جائی اوسوقت ملک کیومرث نی پے در پے ایلچی بہیج کر اظہار
اطاعت اور فرمانبرداری کی اوسوقت ارکان دولت اور خاقان سعید کی رای مین یہ آیا کہ کسی
ایک بادشاہزادی کو اوس مملکت مین بہیجنا چاہئی تاکہ پریشانی خاطر دفع ہو — اسی اثنار
مین امیر جلال الدین فیروزشاہ سے عرض کی کہ ان ایام مین جناب ولایتماب شیخ الملۃ والدین

بیان بیماری خاقان سعید کا

١٩٦ عمر قدس سرہ ولایت حجاز سے تشریف لائے ہیں وہ ایسا بیان کرتے ہیں کہ باب الجنۃ میں ہمراہی
تربت قدوہ ارباب کشف و یقین شیخ احمد غزالی رض کی مجکو اسطرح پر کشف ہوا ہے کہ تمام
اولیاء نے مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر کو حکومت عراق دی ہے خاقان سعید نے یہہ بات سنتے
ہی فوراً مرزا سلطان محمد کو باطبل و نقارہ مملکت سلطانیہ اور قزوین اور رے کی مرحمت فرما کر اودہر
روانہ فرمایا اوسنے تہوڑے سے ہی عرصہ میں سب گردنکش لوگون کو مطیع و منقاد کر لیا اور بخلاف حکم
اور ولایتون کی مال پر تصرف اپنا کر کے جہنڈا استقلال کا بلند کیا

بیان بیماری خاقان سعید کا اور چند حادثہ جو گذری

درمیان ۸۴۸ ہجری کی حضرت خاقان سعید کو بیماری سخت ہوئی ہرچند حکیمون نے علاج کیا صحت
نہوئی اوسکی بیماری نہایت اور مضطرب تہی کہ اسی اثنا میں شیخ بہاء الدین عمر قدس سرہ بروز جمعہ بعد نماز
کے واسطے عیادت کی تشریف لائے حضرت خاقان سعید نے باوجود اسکے کہ تین روز سے کسی سے بات
گفتگو نہ کی تہی جناب شیخ الاسلام مذکور کو سلام کیا اوس جناب نے خدا تعالی سے دست بدعا ہوکر
صحت کی دعا چاہی خاقان سعید کو صحت اوسی دم سے ہونی شروع ہوئی بعد فراغت خاقان سعید
نے واسطے خانہ کعبہ کے غلاف نہایت تکلف سے بنوا کر بدست شیخ نور الدین محمد مرشد کے
اور مولانا شمس الدین محمد ابہری کے مکہ کو بہیجا وہ دونون راہ مصر سے کعبہ کو گئے جامہ مذکور خانہ کعبہ پر
پہنا کر صحیح و سلامت پہر آئے ـــ اور اسی سال میں امیر فیروز شاہ جو نہایت عقلمند اور عادل تہا
اور تربیت اہل علم و فضل میں اہتمام و سعی بہت کرتا رہتا تہا فوت ہوا ـــ اور اسی سال میں
مرزا محمد جوکی بہادر جو کہ بسبب کم اتفاقی سماۃ مہد علیا گوہر شاد آغا کی نہایت حزن اور
غم میں اوقات بسر کرتا تہا اندراج سمرحس میں فوت ہوا حضرت خاقان سعید کو یہہ خبر سنکر نہایت
اضطراب اور غم ہوا آخر الامر صبر کیا اور اوسکی نعش ہرات میں منگوا کر برابر قبر مرزا بایسنقر
کے دفن کی

بیان منحرف ہوجانی مرزا سلطان محمد کا

بیان منحرف ہوجانی مرزا سلطان محمد کا

اور کوچ کرنا رایات عالیات کا جانب فارس اور عراق کی

جب مرزا سلطان محمد ولایت عراق کی تخت سلطنت پر بیٹھا بہت خلق اللہ اطراف اور امصار
اور اکناف سی اوسکی پاس آکر جمع ہوئی اور شاہزادی نی سخاوت پر ایسی کمر باندہی کہ آمد
تمام ملک عراق کی اوسکی خرچ کی برابر نہ تہی خرچ بہت کرنی لگا اسلئی جابجا کی خلق اوسکی
پاس آ جمع ہوئی اسی اثنا مین جب حضرت خاقان سعید کی مرض کی خبر ولایت عراق مین پہنچی
بعض مفسدون نی شاہزادی سی بیان کیا کہ حضرت خاقان بسبب بیماری کی ایسی ضعیف ہوگئی
ہین کہ مقدور ہلنی اور طاقت چلنی کی نہین رکہتی اور یقین ہی کہ اس بیماری مین فوت ہو جاوین
اس فرصت کو غنیمت جانکر بلدہ اصفہان اور شیراز کو اپنی تحت و تصرف مین لائی اسواسطی درمیان
سنہ ۸۴۹ آٹہہ سو انچاس ہجری کی مرزا سلطان محمد اصفہان مین گیا — امیر سعادت خاوند شاہ
کہ بعد وفات مرزا رستم کی اوس ملک کی حکومت کرتا تہا اوسکو پکڑکر قید کیا اور بعد ضبط اوس
ولایت کی اور لینی اموال لانہایت کی جانب دار الملک شیراز کی کوچ کیا — مرزا عبد اللہ نے
شہر مضبوط کرکی ارادہ متحصن ہونی کا کیا اور یہہ خبر ایک قاصد تیز رفتار کی زبانی ہرات مین
کہلا بہیجی جب یہہ خبر خاقان عالی نی سنی درمیان سنہ ۸۵۰ آٹہہ سو پچاس ہجری کی جانب عراق
اور فارس کی کوچ کیا اور مرزا علاء الدولہ کو ہرات مین اپنا قایم مقام چہوڑا جب رایات
نصرت ایات مملکت ری پر پہنچی امیر سلطان شاہ برلاس اور امیر شیخ ابو الفضل ولد امیر علیکہ کوکلتاش
— اور امیر احمد فیروز شاہ کو ساتہہ لیا — مرزا سلطان محمد نے جب خبر خاقان عالی
کی تشریف لانی کی سنی بسبب نامردی کی شیراز سی مراجعت کرگیا — اور لشکر خاقان کا جب
بلدہ اصفہان مین پہنچا وہان حکم دیا کہ جو لوگ سادات اور روسا اس ولایت کی مرزا سلطان محمد
کی ہوا خواہ ہین اونکو گرفتار کرو چنانچہ شاہ علاء الدین کو ایک بزرگ سادات حسینی سی تہا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا

۱۹۸ — اور خواجہ افضل ترک وغیرہ انکو پکڑ کر محبت و شفقت گرفتار کر کی یاسا کو روانہ کی اور جناب حقایق مآب بلاغت انتساب مولانا شرف الدین علی یزدی رض کہ داخل ان گرفتار و نمین تہا بسبب حیلہ اور تدبیر مرزا عبد اللطیف کی چہوٹ گیا وہ مخلصی پاکر جانب ہرات کی چلا گیا بعد گذرانی ایام سرما کی خاقان سعید نی امرا عظام مثل سلطان شاہ برلاس — اور شیخ ابو الفضل کو مرزا سلطان محمد کے پاس اسلئی بہیجا کہ شاہزادہ کو جسطرح ہو سکے اردوی ہمایون مین لاوین امیر شیخ ابو الفضل سب امیرون سی آگے مرزا سلطان محمد کی خدمت مین گیا اور نصایح اور مواعظ دلپسند کہکر شاہزادہ کو ملازمت جد بزرگوار مین جلدی کرنے کی واسطی سمجہایا اور کہا کہ سب تقصیر ہماری اسصورت سی معاف ہو جاویگی مگر خدا کو اور ہی کچہہ کرنا منظور تہا کہ وہ کسی کو معلوم نہ تہا جو ظہور مین آیا یعنی حضرت خاقان نے انتقال پایا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا اور جو حوادث پیچہے اس واقعہ کے ظہور مین آئے

کدام دوحۂ اقبال سر بچرخ کشید ۔۔۔ کہ صرصر اجلش عاقبت ز بیخ نکند

سرا نہاد فلک تاج سروری بر سر ۔۔۔ کہ تند حادثہ بر دست و پای او نفکند

واضح ہو کہ جن ایام مین درمیان ولایت ری کی لشکر خاقان سعید کا پڑا ہوا تہا درد معدہ بادشاہ مذکور کے پیدا ہوا اتیوار کی صبح پچیسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۸۵۰ اٹہہ سو پچاس ہجری کو موافق روز اول کے شراب خالص نوش جان کی اور خچر پر سوار ہو کر قصد جانی قلعہ طرک کا واسطی زیارت کرنے وہان کی مشایخ کے گیا اثنا راہ مین خچر نے سرکشی کی اسلئے حضرت خاقان سعید نے نہایت ضعف اور ناتوانی کی باعث سواری محفہ کی منگوا کر سوار ہوئے پینس مین لیٹے تہی درد معدہ بہت شدت سی ہوا اسلئے راہ سی مراجعت شاہ نی مع سپاہ کی ابہی اپنے خیمہ تک نہ پہنچی پائے تہی کہ جان بحق ہوئی سچ ہے

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا

سے دلا نیست دایم بقا و حیات * کہ عالم ندارد قرار و ثبات * رسد تخت و بخت از
باوج کمال * چو خورشید تابندہ یابد زوال * بیا تا بگوییم آواز نے * کہ جمشید
کے بود و کاؤس کی * حضرت خاقان سعید کی عمر بہتر برس کی ہوئی اور سلطنت اس
بادشاہ نے مستقل ہو کر سنتالیس برس سات مہینے کی ناسوا اسکے صاحب قران کی نیابت
مدت تک کی ہے سے اگر صد سال مانی ور یکی روز * بباید رفت ازین کاخ دل افروز
القصہ دوسرے روز بعد وفات بادشاہ ہفت کشور کی اردو کی ساہیون مین شور محشر برپا
ہوگیا سے گردون بدود حادثہ عالم سیاہ کرد * ایام خاک بر سر خورشید و ماہ کرد
باد اجل چراغ امل رہ فرو نشاند * واز دود آن چراغ جہانرا سیاہ کرد * مرزا عبد اللطیف
نے بموجب اشارہ مہد علیا گوہرشاد آغا کی جانب برانغار سپاہی توق ظفر شعار مین پہنچکر
لشکرگاہ بند و بست کیا ـــ اور مرزا ابو القاسم بابر نے ہمراہی مرزا خلیل سلطان بن مرزا
محمد جہانگیر کے جو کہ نواسہ دختر خاقان سعید مغفور کا تہا جانب خراسان کی چلا گیا اور اردو کی
لشکریون نے اردو بازار مین لوٹ اور غارت بہت کی جو جسکے ہاتہہ آیا لے بہاگا تین روز
تک یہہ فتور رہا بعد ازان تین دن پیچہے نعش مرزا شاہرخ بہادر کی ایک ڈولی مین رکہہ کر
طرف ہرات کی لشکر نے کوچ کیا اثنا راہ مین چند مفسدون نے مرزا عبد اللطیف سے یہہ کہا
کہ مہد علیا گوہرشاد آغا باتفاق چند امرا کے کسی اور فکر مین ہے اور شاہزادہ مذکور کو
معلوم تہا کہ دادی مرزا علاء الدولہ سے بہت محبت رکہتی ہے یہہ بات شاہزادہ کو بہت بری
معلوم ہوئی اسواسطے سلخ ذی الحجہ سال مذکورہ کو ڈیرا اوس دادی مسماۃ مہد علیا گوہرشاد
آغا کا لٹوا دیا اور جس امیر سے کچہہ شک وہین پیدا اوسکو قید کیا عبد اللطیف مذکور نے
اس عورت کا تمام اسباب لوٹ لیا یہانتک کہ اوسکے پاس سواری بہی نرہے تاکہ وہ
قطع منازل کرے لاچار ایک کپڑا کمر مین باندہ کر لاٹہی ہاتہہ مین لیکر پا پیادہ وہ جاتی
تہی اس اثنا مین ایک شخص نے جو امرا برلاس کے نوکرون مین سے ایک خادم تہا اپنا

بیان جلوس فرمانی مرزا علاء الدولہ کا تخت پر

گھوڑا اوس عورت کو دیا اوسوقت وہ اوس گھوڑے پر سوار ہوئی اور اوسکے ملک سے اوسکی
پاس کچھہ نرہا المختصر مرزا عبد اللطیف دامغان مین پہنچا وہان کے داروغہ نی شہر بند کر لیا اور
مخالفت ظاہر کی شاہزادہ نے بعد محاصرہ اور محاربہ کے شہر کو فتح کیا لشکریون نے
جو کچھہ اسباب شہر مین پایا سب لوٹ لیا — پہر عبد اللطیف بسطام کو گیا وہان جا کر اوسنے
سُنا کہ مرزا بابر بسبب استدعا والی جرجان کی تخت سلطنت پر بیٹھا — پہر وہان سے لشکر لے
جانب سبزوار کی کوچ کیا اثناء راہ مین خبر پہنچی کہ امیر سلطان شاہ برلاس جو بعضے چند امرا کے
اردوی مرزا سلطان محمد مین گیا تہا وہان سے مراجعت کی ملازمت حضور مین حاضر ہوتا ہی —
اور امیر شیخ ابو الفضل اوسکا بے رہا — اور امیر نظام الدین احمد فیروز شاہ راہ سبزوار سے
ہرات کی چلا گیا دوسرے روز سلطان شاہ لشکر مین آملا — اور مرزا عبد اللطیف سبزوار سے
جانب نیشاپور کی چلا گیا وہان جا کر سنا کہ مرزا علاء الدولہ نے اپنی لشکریون کو بہت سا روپیہ اور
خزانہ تقسیم کیا ہے اور ایک فوج اوسکے مع چند سرداروں کی مشہد مقدس مین آگئی ہے

بیان جلوس فرمانا مرزا علاء الدولہ کی تخت پر
اور گرفتار ہونا مرزا عبد اللطیف کا

مرزا صبح ہو کہ اوایل ماہ محرم سنہ ۸۵۱ آٹھہ سو اکیاون ہجری مین مرزا علاء الدولہ جب خبر انتقال اپنی
جد بزرگوار کی سنی درمیان دار السلطنت ہرات کی تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور انعام و احسان
سپاہ پر بہت کیا اوسکا ارادہ تہا کہ تحفی مناسب اور ہدایا لایق مرزا الغ بیگ گورکان کے
پاس روانہ کرے اور اپنی تئین جملہ مستعین اور موافقین سے شمار کرے مگر جب اوسنی یہہ خبر سنی
کہ مرزا عبد اللطیف نے مسماۃ مہد علیا کی ساتھہ بیحرمتی کی ہے اسلئے مخالفت اختیار کی اور مرزا
پیر محمد شیرازی سے اور امیر اویس ترخانی اور احمد ترخان کی ہمراہ ایک جماعت پہلوانوں کی
واسطے دفع عبد اللطیف کی نامزد فرمائی اون امیرون نے مشہد مقدس مین آکر یہہ خبر سنی کہ شاہزادہ

بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریا رجیحون سی

بادشاہزادہ مذکور کی اردو مین بی سامانی اور حیرانی بہت ہی فوراً ایلغار کرکی ہفتہ کی رات ۲۰۱
تیئیسوین ماہ صفر کو تاخت لاسئے مرزا عبد اللطیف کی پنجہ سی مسماۃ مہد علیا اور امراء ترخانیون کو
خلاصی دی اور اردو سی نکلکر صف آراستہ کی لڑائی ہونی لگی مرزا عبد اللطیف کہ اوس وقت
تک خواب بیہوشی مین سوتا تہا بسبب سی شور و غوغا کی بیدار ہوا تہا اور سامان لڑائی
کا کیا اثنائر گرو فر مین گہوڑا دوڑا کر سری پر آپہنچا فوراً گرفتار ہوا فی الفور نی سب لشکریون
کو لوٹ لیا بعد ازان مرزا صالح اور ترخانی لوگ ہمراہ ڈولی جناب عفت مآب مہد علیا کے
ہوکر جانب ہرات کی گئی مرزا علاء الدولہ نی بہی سعد آباد جام تک استقبال کیا وہ عورت
دار السلطنت مین داخل ہوئی اور عبد اللطیف قلعہ اختیار الدین مین محبوس ہوا

بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریا رجیحون سی اور مخلصی پانی مرزا عبد اللطیف کی قید سی بفضل قادر بیچون

جب مرزا مغیث الدین الغ بیگ نی پدر نامدار کی انتقال پانی کی خبر سنی فوراً بعد ادائے
مراسم تعزیت کی اور بعد قید کرنے مرزا ابو بکر بن مرزا محمد جوکی کے ارادہ تسخیر ممالک حضرت
خاقان منفور کا کیا جب آب اموی سی عبور کرکے قبۃ الاسلام بلخ مین آرام کیا چاہتا تہا
کہ مرزا عبد اللطیف موکب ہمایون سی آکر شامل ہوا اسی اثنا مین اوسکے گرفتار ہونیکی
خبر سنکر بہت رنجیدہ ہوا امرا و اعیان دولت سی اسباب مین مصلحت لی اور مشورہ طلب کیا
سبنی متفق اللفظ والمعنی یہہ عرض کی کہ مرزا علاء الدولہ سی صلح کرنی چاہئی تاکہ شاہزادہ
مخلصی پاوے اور مرزا علاء الدولہ نے جو مرزا الغ بیگ کی آنیکی خبر سنی اوسنی
سپاہ کثیر جمع کرکے آب مرغاب سی عبور کیا اسوقت مرزا الغ بیگ نی مولانا پیر کو محمود
صدر ابراہیم کو جو اتی مذکور کے پاس روانہ کرکے یہہ پیغام دیا کہ طبیعت میری یہہ چاہتی
ہے کہ اوس فرزند کا ملک پایمال حوادث اور آشوب کا ہو اگر اب عبد اللطیف ہو اگر

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی

ہماری پاس تم روانہ کردوگی تو صورت صلح کے ہو جاوی گی جب مولانا نذکور نی اردوی مرزا علاء الدین میں حاضر ہو کر مرزا الغ بیگ کی طرف سی یہہ بات بیان کی مرزا علاء الدولہ نے بسبب سننی اس خبر کی کہ مرزا بابر حدود ولایت خراسان میں پہنچ گیا ہے صلح مان لے اور جانب ہرات کی باز گشت کی اور مرزا عبد اللطیف کو بخوشی تمام خدمت عم بزرگوار میں روانہ کیا شاہزادہ مذکور قبۃ الاسلام بلخ میں درمیان خدمت پدر بزرگوار کے پہنچا سو ولایت الغ بیگ نی اوسکو مرحمت کی اور آپ جانب ماوراء النہر کے کوچ کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب خراسان کی اور صلح ہو جانی درمیان بھائیون کے

مرزا ابو القاسم بابر نی جو بہہ دلبست مملکت جرجان سی فراغت پائی عنان عزیمت جانب خراسان کی موڑی اور کامیاب و کامران ہو کر ولایت خبوشان میں پہنچا وہان بارادہ جنگ و قتال قیام فرمایا مرزا علاء الدولہ بعد فراغ خاطر جانب عم بزرگوار سی باسپاہ کثیر مشہد مقدس مین گیا اور سرداران لشکر بہائی کی مقابلہ پہ بہیجا مید تلافی طرفین بموجب استصواب نیکخواہان ہم سے صلح اسطرح پر ہوگئی کہ فاصلہ درمیان دو مملکت کی موضع خبوشان ہو بعد ازان مرزا علاء الدولہ جانب ہرات سے چلا گیا ــــ اور مرزا بابر استرآباد کو روانہ ہوا اور آخر سنہ ۸۵۱ ہجری مین مرزا ابو القاسم بابر نے لشکر کشی اوس ملک پر کی جناب باری کی تائید سی وہ ملک فتح ہوا حاکم وہان کا شمس الدین محمد نہایت تضرع و زاری سے پیش آیا بادشاہ ظفر پناہ نے پہر دوسری دفعہ وہ ملک اوسکو دیا اور ایک عورت سی جو اوسکی خاندان کی تہی اپنا نکاح کیا اوسوقت جانب استراباد کی مراجعت کی اور سولوین تاریخ محرم سنہ ۸۵۲ ہجری میں مرزا شاہ محمود ابن مرزا بابر پیدا ہوا

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی اور مرزا عبد اللطیف کی ہوئی اور جانا مرزا الغ بیگ کا جانب خراسان کی اور فتحیابی

جن ایام میں کہ مرزا علاء الدولہ نی مرزا عبد اللطیف کو قید سی مخلصی دی تہی یہہ وعدہ کر لیا تہا
کہ جتنی ملازم تمہارے میری پاس مقید ہیں اونکو بہی اوسی مخلصی دیکر تمہارے پاس بہیجدونگا
اور خاقان مغفور کے خزائن سی جو لایق عم بزرگوار کی ہوں گے دونگا مگر ان وعدوں کو
وفا نکیا ہرچند کہ مرزا عبد اللطیف نی اوسکے پاس واسطی چہوڑوانے اپنی ملازمین کی قاصد
بہیجی اوسنی نہ مانا بلکہ مرزا علاء الدولہ نے برخلاف اوسکے مرزا صالح کو فوج دیکر لب آب
مرغاب پر روانہ کیا اسلئی مرزا عبد اللطیف نی یہہ خبر سنکر اوسکی جانب تاخت کی مرزا صالح
نے بہاگ جانا غنیمت جانکر اپنی تئین ہرات میں پہنچایا — اور مرزا علاء الدولہ نی جرات
چچا زادہ سی آشفتہ ہوکر جانب بلخ کی کوچ کیا جب اندخود اور شبرغان کے حدود میں پہنچا
ایک ایلچی مرزا الغ بیگ کا آیا اوسنی بیان کیا کہ مرزا الغ بیگ نے فرمایا ہی کہ اگر
کوئی حرکت عبد اللطیف سی سرزد ایسی ہوئی جو باعث تمہاری چڑہائی کرنی کا ہوئی تو مناسب
ہمکو یہہ تہا کہ پہلے مجکو اوس امر سی اطلاع کرتی تاکہ میں اوسکا تدارک کر دیتا اب صلاح
یہہ ہے کہ تم مراجعت کر جاؤ اور اپنی سپاہ کو منع کرو کہ رعیت کو تکلیف نہ دیں مرزا علاء الدولہ
نے یہہ بات بسمع رضا و رغبت سنکر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی لیکن اوسکے لشکریوں نے
شہر اندخود اور شبرغان کو لوٹ لیا جو کچہہ لشکریوں کی ہاتہہ آیا لے بہاگی جب مرزا علاء الدولہ
اپنی دار السلطنت میں پہنچا اور فصل جاڑی کے تمام ہو چکی تقریب سنت ختنہ مرزا سلطان
ابراہیم کی جشن کیا اور بڑے دہوم کی شادی رچائی اسی اثنا میں مرزا الغ بیگ گورگان
نے واسطی انتقام اور بدلا لینے اوس خرابی اور ویرانی کے جو اوسکے لشکر کی ہاتہہ سی
ولایت اندخود اور شبرغان میں برپا ہوئی تہی سپاہ کثیر لیکر آب آموئیہ سی گذر کر گانو قاضی پر
جو حدود شیخ اندخود سی واقع ہے نزول اجلال فرمایا مرزا علاء الدولہ نے یہہ خبر محنت اثر

بیان مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی

سنکر خوشی اور شادی بڑہا دی اور سپاہ کو بلا کر خزانون کے دروازے کہلوا کر بہت زر دیا ـــ
در گنج بکشاد و لشکر بخواند ✦ بدامن زر و سیم گوہر فشاند ✦ بعد انتظام لشکر کی امیر محمد
صوفی ترخان ـــ اور امیر سلطان ابو سعید کو حکومت اور داروغگی ہرات کی دی اور قلعہ
اختیار الدین کو آقا حاجی کے حوالہ کیا ـــ اور مولانا احمد یساول کو قلعہ عماد پر بہیجا اور آب
کنارہ آب مرغاب کی جانب کوچ کیا جب پنجاب سی گذرا طبیعت مین اوسکے یہہ آیا کہ عم بزرگوار
سی صلح کرلون یہہ سوچکر ایک جماعت اپنی مخصوصون کی حضرت ولایت منزلت ہدایت
منقبت شیخ بہاء الملۃ والدین قدس سرہ کی خدمت مین بہیجی اور کہا کہ آپ مجہہ اور الغ بیگ
کے درمیان پڑکر صلح کروا دیجی اون لوگون نے خدمت شیخ مین جاکر یہہ پیغام دیا اونہون
نے منظور کیا مگر قبل پہنچنی شیخ الاسلام کی مرزا الغ بیگ آب مرغاب سی عبور کرگیا اور نواحی
ترناب مین تلاقی طرفین ہوئے دونون سردار لڑنی پر مستعد ہوئی اسی اثنا مین مرزا عبد اللہ
شیرازی جو کہ مرزا علاء الدولہ کے شاگردون مین منتظم تہا اوسی روگردان ہوکر مرزا الغ بیگ
سی ملگیا اس سبب سی سپاہ خراسان کا دل شکستہ ہوگیا مرزا علاء الدولہ پہلے مقابلہ پر آیا
مگر پیٹہہ پہیر کر دکہلا کر جانب استرآباد کی بہاگ گیا وہان جاکر مرزا بابر سی ملحق ہوا مہد علیا گوہر
شاد آغا ـــ اور بہائی اوسکا امیر محمد صوفی ترخان ـــ اور خواجہ پیر احمد خوافی ـــ اور امیر
ابو سعید داروغہ جو ہرات مین تہی بعد سننی اس خبر کے کہ علاء الدولہ کو شکست ہوئی بہت جلد
متوجہ عراق کے ہوئے امیر ابو سعید راہ مین گرفتار ہوا اور لوگ سب صحیح و سلامت بہاگ
گئے القصہ جب مرزا الغ بیگ نے فتح پائی شکر حق سبحانہ و تعالی کا ادا کیا اور فتحنامہ اطراف
ممالک مین لکہہ کر روانہ کیا اور باوجود اسکے کہ مرزا عبد اللطیف نی اس معرکہ مین بہت شجاعت
اور جوانمردی کی تہی حکم دیا کہ جلدی فتح کا نامہ چہوٹی بیٹے مرزا عبد العزیز کی لکہو یہہ باعث
پریشانی مزاج عبد اللطیف کا ہوا اور کدورت جانب اپنی باپ کی اوسکی طبیعت پر بیٹہہ
گئی اور مرزا الغ بیگ نے جانب ہرات کی کوچ کیا جب مرزا الغ بیگ تخت خاقان سعید پر ہرات

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی بیگ ترکمان کا

ہرات مین ہتھیا زبردستون کا انصاف اور عدل کیا ـــ امیر جلال الدین محمد ولد امیر سلطانشاہ برلاس نی تاریخ اس فتح کی یہہ کہی ہے ـــ خسرو از پی نصرت لشکر کشید تاریخ گفت ان فتحاً قریب سنہ اسی اثنا مین کوتوال قلعہ زتو اور قلعہ اختیار الدین کے دارونغہ نے اطاعت و انقیاد ظاہر کیا اور کنجیان خزانون کے سپرد کین ـــ مرزا الغ بیگ نی امیرزادہ یار علی ولد اسکندر قرا یوسف اور سلطان ابوسعید دارونغہ کو قید کیا اور قلعہ زتو مین ان مقیدین کو بہیجدیا ـــ اور رودسیلی دفع کرنے مرزا بابر اور علاء الدولہ کے جانب استرآباد کی کوچ کیا جب اسفراین مین پہنچا مرزا عبد اللطیف اور مرزا عبد اللہ شیراز کے کو جانب بسطام کی روانہ فرمایا اور آپ بنفس نفیس پل ابریشم تک گیا ہے سپاہ و سپاہی کے سبی مراجعت کی مرزا عبد اللطیف نے بہی سرحد بسطام مین اس حال سے آگاہ ہوکر بسبب اتباع اپنی والد کے مراجعت کی اثنا راہ مین مریض ہوا مشہد مقدس مین حاضر ہوا اور صحت پائی

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی ترکمان کا اور مراجعت فرمانی مرزا الغ بیگ گورگان کے

بعد چند روز کی کہ مرزا یار علی اور سلطان ابوسعید داروغہ جو قلعہ زتو مین محبوس تہی ایک شخص نے جو ہوادارون سلطان ابوسعید سے تہا ایک سوہن چہپا کر سلطان ابوسعید کی پاس بہیجدیا اون دونون نی بوسیلہ اوس سوہن کی اپنی پیر کی بیڑیان کہولکر باتفاق چند قیدیون کی اہل قلعہ کو قتل کیا اور چند محافظین قلعہ کو بہی قتل کیا اور بعض سپاہیون کو اپنا مطیع کر لیا سلطان ابوسعید قلعہ سے باہر نکل گیا اور مرزا یار علی نے جو نقد اور زر قلعہ مین موجود تہا اوسپر اپنا قبضہ کرکے سخاوت ظاہر کی یعنی لوگون کو خزانہ تقسیم کیا اسلئے بہت آدمی اوسکی خدمت مین موجود ہو گئے جب اوسکے پاس آدمی ہوگئی اوسوقت یار علی مذکور نی ارادہ دار السلطنت ہرات کا کیا جب وہان کی حاکم امیر بایزید پروانچی نے جو کہ ایک گماشتہ جناب مرزا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم کا ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

۲۰ الغ بیگ کا تہا کیفیت واقعہ سے اطلاع پائی و اسطی استقبال اس خبر کی ایک قاصد پاس
بادشاہ عالی گہر کے بہیجا اور آپ ایک جمعیت مردان بازاری کی لیکر مقابلہ پر دشمن کی گیا
اور مرزا یار علی نی زدیون پر بوقت صبح تاخت کی اونکی جمعیت کو پریشان کر کی ہرات
کے باہر تک تعاقب کیا اور جب شہر سی باہر آچکا اوسوقت لڑائی ہوئی جبکہ سترہ دن لڑائی کو
ہوچکی اور فتنہ فرو ہوا مرزا الغ بیگ مشہد سی حدود ہرات مین آیا اور یار علی ترکمان ناامید
وحیران جانب قلعہ نرتو کی مراجعت کرگیا مرزا الغ بیگ نی ہرات مین آکر سبب بہگانے
امیر بایزید کے اون لوگون کو جو باہر ہرات کی رہتی یار علی کی دوستی سی متہم کر کے اونکو
غارت اور تاراج کیا اسی اثنا رمین خبر مرزا بابر کی آنے کی متواتر ہوئی مرزا الغ بیگ نے
حکومت دارالسلطنت ہرات کی مرزا عبداللطیف کو سپرد کی اور نعش حضرت خاقان سعید کے
ہمراہ لیکر راہ مرو سی ماوراءالنہر مین آیا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم بابر کا دارالسلطنت ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا اور حادث ہونا اور وقایعات کا

مرزا ابوالقاسم بابر نے جب درمیان حدود بسطام اور دامغان کی سنا کہ مرزا الغ بیگ
پل ابریشم سی مراجعت کرگیا ہے تعاقب اوسکا کیا اور بہت جلد حرکت کر کی امیر ہندوکہ کو
فوج دیگر جانب مرو کی روانہ کیا اور حکم دیا سرراہ مرزا الغ بیگ کے پہنچ کر دست بردی
کرنا اور امیر خلیل ہندوکہ اور بانخواجہ کو اور فوج دیگر دارالسلطنت ہرات پر بہیجا اور آپ جانب
سرخس کی گیا — امیر ہندوکہ اوس نواح مین جہان مرزا الغ بیگ تہا پہنچکر شیر ابراہیم
اور کچو تیمور کو جو سپہ سالار اوسکے لشکر کا تہا اپنا دستگیر بناکر جانب ہرات کی مراجعت کی
اور مرزا الغ بیگ نے آب امویہ سی عبور کر کے بخارا پر نزول اجلال فرمایا اور نعش پدر
بزرگوار کی جانب سمرقند کی روانہ کی اور حکم دیا کہ حضرت صاحب قران کی قبر کے پاس اوسکو

بیان آنی مرزا ابو القاسم کا ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

اوسکو دفن کرنا — اور میر خلیل اور مانخواجہ جب قصبہ خوشنج کے پاس پہنچی مرزا عبد اللطیف
بعد حکومت پندرہ روزہ کے آدہی رات کو بہاگ گیا عین صورت جانکر جانب ماوراء النہر کے
چلا گیا اور امرار مرزا بابر نے درمیان ہرات کی آکر ظلم اور بے انصافی شروع کی — اسی
اثنا مین مرزا یار علی کو پہر ہوس بادشاہت کی ہوئی اوسنی شہر ہرات پر آکر محاصرہ کیا
چند سرداران شہر کی جو بسبب ظلم بابریوں کی نالان تھے صبح کی وقت بروز جمعہ دروازہ عراق
سے یار علی کو شہر مین لاے اور مرزا بابر کی امیر جو اوسمین تھے قلعہ اختیار الدین مین جا چھپی سری
بعد لینے عہد و پیمان کے باہر قلعہ کے آئی پہر بوقت شب قلعہ مین جاکر خزانہ لیکر بہاگ گئی اوسوقت
یار علی ترکمان نی بسبب کم عقلی اور بیوقوفی کے خیال استقلال بادشاہت کا دمین لاکر شراب خواری
اور صحبت معشوقان سمرقند کے کرنی اختیار کی بیس روز تک اسی طرح چین اوڑاتا رہا آخر ماہ
ذی الحجہ سنہ ۸۵۲ ہجری سوا دن چڑہی مین ناگاہ ایک فوج ظفر موج مرزا بابر کے دروازہ ملک سی
آگہسی شہر کی باغ مین آکر اوس فوج نے قیام کیا اور یار علی کو حالت مستی مین کہ شراب پیکر
متوالا ہو رہا تہا پکڑ کر بابر کے سامنی حاضر کیا اوسنے حکم دیا کہ چہار طرف ہرات کی اسکو پہرا کر
گردن مارو چنانچہ مارا گیا — مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت — کہ بسیار کس چون تو پرورد و کشت
اسی اثنا مین امیر ہندوکہ جانب مرو سی حاضر ہوا اور امیر ابراہیم اور تیمور کو ملازمت بادشاہی
حاضر کر کی اوسکے قتل کی درخواست کی موجب حکم فوراً وہ بہی مارا گیا جب مرزا بابر تخت سلطنت
خراسان پر متمکن ہوا سرکاروں کی مرزا علاء الدولہ کو جو معرکہ مرزا الغ بیگ سے آ جنگ بہاگا ہوا
اوسکی ہمراہ تہا عطا فرمائی اور اپنی بیٹی مرزا ابراہیم کو بہی اوسکے ہمراہ بہیجا بعد چند روز کے
مرزا بابر نے بسبب اغوا چند مفسدون کے مرزا علاء الدولہ کو قید کیا اور ایک جماعت فوج
کے تعاقب مین بہیجکر ابراہیم کو گرفتار کروا کے ہرات مین بلا لیا اور دونون کو قید کر دیا بعد ازان
یہہ بادشاہ شراب خواری اور صحبت معشوقان سیم تن مین تمام ہمت مصروف ہوا اور امرار
اکابر و اعیان دولت نی ظلم اور ستم رعیت کی حال پر بہت کیا [illegible]

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مارا جانا اپنے بیٹے کے ہاتھ سے

۲۰ اوسنے اس خصلت بد پر تبرا کیا اور ۸۵۳ آٹھ سو ترپن ہجری میں جانب بادغیس کی گیا درمیان
اسی سال مذکور کے مرزا بابر نے سنا کہ حاکم سیستان کا شاہ حسین طریق مستقیم طاعت سے
منحرف ہو گیا ہے مخالفت میں ایام بسر کرنے لگا ہے اسلئے لشکر فراوان لیکر اوس جانب کوچ کیا
جب قصبہ اسفرار پر پہنچا شاہ حسین نے بسبب نہ پانے طاقت حرب اور پیکار کی عاجزی سے
نامہ اور تضرع نامہ لکھکر عفو جرایم کی درخواست کی اور خراج دینا منظور کیا مرزا بابر نے اوسکا
جرم معاف کر کے دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسی اثنا میں امیر ہندوکہ نے جھنڈا مخالفت
کا بلند کر کے امیر ابراہیم کو جانب سمرقند کی بھیجا اور آپ استر آباد پر چڑہائی کی مرزا بابر نے
اس امر کی خبر پا کر سلطان ابو سعید داروغہ شیخ علی بہادر کو معہ ایک فوج کے واسطے دفع
مخالف مذکور کے نامزد کیا امرا مذکورہ نے حدود خبوشان میں پہنچکر امیر ہندوکہ سے ایک بھاری
لڑائی لڑی پہلے شکست لشکر بابر کو ہوئی سلطان ابو سعید بھی مارا گیا آخر الامر ہندوکہ مغلوب
ہوکر شیخ علی بہادر کے ہاتھ سے مارا گیا — اسی سال میں قلعہ عماد تحت و تصرف بندگان مرزا بابر میں
آ گیا تھا — اور مرزا علاء الدولہ نے فرصت پا کر قید سے رہائی پائی جانب غور اور جبار کی
جا کر سیستان کی راہ عراق میں پہنچا

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا
اور مارا جانا اوسکا اپنے بیٹے کے ہاتھ سے

واضح ہو کہ جناب مرزا الغ بیگ نے بعد امعان نظر کے زایچہ طالع مرزا عبد اللطیف کی میں
جو کہ اوسکا بیٹا تھا یہہ جان لیا تھا کہ مجکو اس بیٹے کے ہاتھ سے کچھہ گزند اور مصیبت پہنچے گی
اور مولانا محمد بدخشانی نے بھی جو کہ اوس جناب کی خدمت میں ایام بسر کرتا رہتا تھا یہہ ظاہر
کر دیا تھا کہ اس سبب سے خصوصی آپکو مصیبت پہنچیگی اسلئے مرزا الغ بیگ گورکان مرزا عبد اللطیف
کی کدورت دلمیں رکھا کرتا اور چھوٹے بیٹے عبد العزیز کو پیار کیا کرتا تھا اس واسطے مرزا عبد اللطیف

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مارا جانا اپنی بیٹے کی ہاتہہ سے

مرزا عبد اللطیف کی بہی ویسی کیفیت نے راہ پائی آخرالامر بسبب اون باعث کی جو کتب مبسوطہ
تاریخ مین لکہا ہے اس باپ اور بیٹے مین مخالفت پیدا ہوے بیان اسکا یہہ ہے کہ جب مرزا
عبد اللطیف نے بسبب آنی مرزا بابر کی ہرات سے بہاگ کر قبۃ الاسلام بلخ مین پہنچکر جو صوبہ تعلق
اوسکا تہا قیام کیا ارادہ باپ سے لڑنے کا دل مین مصمم کرکے لشکر فراہم کیا مرزا الغ بیگ نے
یہہ خبر سنکر کہ پسر بد اختر نے ارادہ مقابلہ کا کیا ہی بطاقت ہوکر مرزا عبد العزیز کو جو چہوٹا بیٹا
تہا سمرقند مین اپنا قایم مقام کیا اور آپ با سپاہ فراوان جانب جیحون کے گیا مرزا
عبد اللطیف نے اوسجانب جاکر باپ کو دریا سے عبور نکرنی دیا دو چار بار آپس لڑای ہوی
اکثر اوقات مرزا عبد اللطیف نے باپ پر فتح پائی چند روز جب اسطرح پر گذر چکی سمرقند
سے خبر آئی کہ مرزا عبد العزیز نے حرکات ناپسند اختیار کین ہین چنانچہ وہ امیرون کی جورون
اور لڑکیون کو تاکتا ہی بلکہ دست درازی امرا کی عورتون پر کرنے لگا ہی مرزا الغ بیگ نے
یہہ خبر سنکر تہدید نامہ اوس اپنی بیٹے عبد العزیز کی نام لکہا مگر اوسنی باپ کے لکہی پر ہرگز عمل
نکیا اوس حرکت بد سے باز نہ آیا امیر لوگ اوسکے باپ کی ہمراہ یہان لڑای مین تہی اوسکو کوئی
مانع مزاحم نہ دکہلاے دیتا تہا سبکی عورتون کو خراب کرنی لگا اس سبب سے اون امیرون نے
تنگ آکر ارادہ کیا کہ اوسکے باپ مرزا الغ بیگ کو پکڑکر مرزا عبد اللطیف کی سپرد کر دین اسی
اثنا مین اور ہی صورت پردۂ غیب سے ظہور مین آئے جو کسیکی خیال مین بہی نہ تہی تفصیل اس
اجمال کی یہہ ہے کہ مرزا سلطان ابو سعید بن مرزا سلطان محمد بن مرزا میران شاہ بن امیر تیمور
گورکان جو مدت سے درمیان ملازمت مرزا الغ بیگ کی گذرانتا تہا اور ہوس بادشاہت
کے رکہتا تہا یہہ وقت مغتنم سمجہکی اوسنی جانکر ان باپ اور بیٹون کو لڑتے ہوئی چہوڑکر
اہل ارغون خان کو اپنی متفق کرکے ارادہ کشورکشائی کا دل مین ٹہانکر جانب سمرقند
کے گیا مرزا عبد العزیز نے اپنی مین طاقت مقابلہ کے نہ لاکر چار دیواری شہر کی بند کرواکے
متحصن ہوا جب یہہ خبر مرزا الغ بیگ کو ہوئے بہت حیران اور پریشان ہوکر جانب سمرقند کی

تہوڑا سا بیان حال مرزا سلطان محمد کا

۲۱۰ آیا جب رایات عالیات مرزا الغ بیگ کی سمرقند کی قریب پہنچی مرزا سلطان ابوسعید نے
محاصرہ ترک کرکی ایل ارغون خان کی حد مین چلا گیا۔ اسی اثنا مین مرزا عبد اللطیف نے
بہی آب آمویہ سی عبور کرکی جانب سمرقند کی کوچ کیا مرزا الغ بیگ نے جب اپنی پسر بد اختر کی
آنے کی خبر سنی مقابلہ اوسکا ایک گانو دمشق پر کیا اوس جاگی پہر لڑائی ہوئی الغ بیگ نے
شکست پائی اور بہاگ کر سمرقند کی طرف گیا میران شاہ قوچین جو نمک پروردہ اس بادشاہ کا
اور اوسکو کوتوال قلعہ سمرقند کا تہا اس محسن بادشاہ کو شہر مین نہ گہسنی دیا اسلئے مرزا الغ بیگ
جانب شاہرخیہ کی گیا وہان کے کوتوال نے بہی نہ گہسنی دیا اوسوقت لاچار ہوکر جانب سمرقند
کے آیا اور اوس بد ذات بیٹی سی ملاقات کی باتین ہوئین آخر الامر مرزا عبد اللطیف نے
ایک شخص عباس نامی کو جسکا باپ مرزا الغ بیگ کی حکم سی مارا گیا تہا یہہ سمجہایا کہ تو خان کے
پاس جا اوسوقت مین سند خانے پر تہا جا اور اپنی باپ کا قصاص طلب کر اوسنی جاکر عرض
کی کہ میرا باپ مرزا الغ بیگ کی ہاتہہ سی مارا گیا ہے مین قصاص چاہتا ہون خان نی یہہ کہا
سو قصاص لینا ہو جب شرع شریف کی در جب ہی اکثر علما سمرقند نے بہی فتوی الغ بیگ
کے قتل کا دیا اوسوقت عباس مذکور نے اوس بادشاہ عادل اور فاضل کو بسبب برانگیختہ
کرنے اوسکے پسر بد اختر کے قتل کیا۔ اور مرزا عبد اللطیف نے قبل اس واقعہ کے
تین روز پہلے اپنی بہائی عبد العزیز کو بہی مروا ڈالا تہا ایک فاضل نے یہہ قطعہ تاریخ مرزا
الغ بیگ کا لکہا ہے قطعہ الغ بیگ ان شاہ جم اقتدار ٭ کہ دین نبی را از و بود پشت
ز عباس شہد شہادت چشید ٭ نہ شش سال تاریخ عباس کشت ٭ حاصل کلام
یہہ ہے کہ مرزا عبد اللطیف نی اپنی باپ کو جو فضیلت اور عدالت مین بی نظیر تہا اور ہمیشہ
تمام ہمت تربیت اہل فضل و کمال مین مصروف رکہتا تہا عالم آخرت کو روانہ کیا اور آپ
مستقل بادشاہ ہوا۔ اور میرزا سلطان ابوسعید کو اہل ارغون خان سی لیکر قید کیا

تہوڑا سا بیان حال مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنغر کا اور

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی
ہونا لڑائی کا درمیان اوسکی اور مرزا بابر کے

مرزا سلطان محمد نی بعد انتقال حضرت خاقان سعید کی تہوڑی ہی عرصہ مین ولایت عراق اور
فارس پر قبضہ پاکر حاکم شیراز مرزا عبد اللہ پر شفقت اور مرحمت فرماکر اوسکو جانب خراسان
کی بہیجا اور آپ سپاہ ظفر پناہ لیکر متوجہ جانب مرزا جہان شاہ کی ہوا اور موافق دستور
اپنی جد مغفور کی اوسکی نام ایک فرمان لکہہ بہیجا مرزا جہان شاہ سنے اس جرأت اور حرکت
سی جیز تمیذ ہوکر لشکر قیامت اثر اپنی ہمراہ لیا اور واسطی مقابلہ مرزا سلطان محمد کے
نکلا جبکہ دونون کا مقابلہ ہوگیا اور سفیر ہر دو جانب کی آنے گئے انجام اس مہم کا صلح پر
ٹہر گیا ان دونون بادشاہون سی ہر ایک اپنی اپنی دار السلطنت کو چلی گئی — مرزا سلطان
محمد نے بعد بند وبست اور ضبط مملکت عراق اور فارس کی حسب منشا مرزا الغ بیگ سمرقند
سی مراجعت کرگیا اوسنی خراسان پر لشکر کشی کی — مرزا ابو القاسم نے یہہ خبر پاکر
بہائی سی لڑنے کی ارادہ پر استقبال اوسکا کیا ولایت جام مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا
بڑی بہاری لڑائی ہوئی سپاہ عراق نے لشکر خراسان کو شکست دی مرزا بابر نے بلطائف الحیل
اس جنگ سی خلاصی پاکر اپنی تئین قلعہ عماد مین پہنچایا اوسوقت مرزا سلطان محمد نے حضرت
خاقان سعید مغفور یعنی مرزا شاہرخ بہادر کی تخت پر بیٹہکر جلوس فرمایا — اور مرزا ابراہیم کو
قید سی رہائی دیکر پاس مرزا علاء الدولہ کے کہ ہمراہ اوسکے عراق سی آیا تہا روانہ کیا
وہ موسم جاڑے کی تہی اور قحط اون ایام مین بہت ہوگیا تہا چنانچہ ایک سیر گیہون چار
دینار کی عوض ملتے تہے

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی جانب ولایت استرآباد
کی اور مراجعت کرنا مرزا سلطان محمد کا خراسان سی

بیان نہضت فرمائی بابر کا قلعہ عماد سی

۲۱۲ مرزا ابو القاسم بابر نی بعد چند روز قیام فرمانی کی قلعہ مین جانب ابیورد کی کوچ کیا اور
وہان سی جانب جرجان کی گیا — ان ایام مین خراسانی لوگ بسبب ظلم اور جور امیر حاجی محمد
غاشیرین کی جوکہ ایک امیر سلطان محمد کی طرف سی مختار کل تہا تنگ ہوکر گروہ گروہ اور فوج فوج
مرزا بابر کے پاس جاتے تہی جب مرزا سلطان محمد نے یہہ حال دریافت کیا ارادہ اپنی دلمین
مرزا بابر کی استیصال کا ٹہرا کر پہلے مرزا علاء الدولہ کو حکومت کرسیر پر روانہ کیا او سوقت عازم
استراباد کا ہوا — اور امیر حاجی محمد غاشیرین کو معہ اور سرداروں کے برسم منقلا سے
پیشتر روانہ کیا — اور مرزا بابر بہی مثل شیر ببر کی مخالفین کی مقابلہ کو آیا مشہد پر لڑائی ہوئے
مرزا بابر کی فتح ہوئی اور عراق کی سپاہ نی شکست کہائی امیر حاجی محمد مقدمہ سپاہ اور مارا کی گرفتار ہوکر
مارا گیا اسلئے مرزا سلطان محمد نی درمیان ولایت طوس کی بندوبست عراق کا خواجہ غیاث الدین
احمد خوافی کو حوالہ کرکے بہت جلد حرکت کی اثناء راہ مین خبر تسلط اور استیلا مرزا بابر کے
سنکر قطع مسافت بہت جلد کرتا تہا چنانچہ سوا ئے تین سو ۳۰۰ سوار کی ہمراہ اوسکا شہر بابر کے
کوئی نرہا اور دفعتاً مرزا بابر کی لشکر پر آ پہنچا مرزا بابر پہر دوسری دفعہ قلعہ عماد کو بہاگ گیا —
مرزا سلطان محمد نے بسبب اس وہم کے کہ مبادا مخالفین کی اسی بہاگ جانی مین کوئی فریب رکہا ہو
مراجعت کرکی اپنے اردو مین آیا جسقدر آدمی کہ وہان چہوڑ گیا تہا اونمین سی ایک کوبہی نہ پایا
اسواسطی کہ لوگون نے امرا کی مقتول ہونی کی خبر پاکر بہاگ جانا اور پریشان ہونا مین صواب جانکر
سب چلدئے اسی اثناء مین یہہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ کرسیر سی ہرات مین جاکر تخت پر
جلوہ آرا ہوا مرزا سلطان محمد یہہ خبر سنکر بہت پریشان خاطر ہوا اور کہنی لگا کہ باشندگان
ہرات مرزا علاء الدولہ کو بالطبع وہان کا بادشاہ بنایا چاہتی ہین اب وہ وہان بادشاہ ہوگیا اسکے
مناسب یون معلوم ہوتا ہے کہ مین جانب عراق کی جاون امراء نے بہی یہہ رای پسند کی اوسوقت
وہ اپنی مملکت کی طرف راہی ہوا — مرزا ابو القاسم بابر نے جب مرزا سلطان محمد کی مراجعت
کی خبر سنی قلعہ عماد سی نکلکر جانب ہرات کی کوچ کیا — مرزا علاء الدولہ نے بہائی کی آنی کے

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللطیف کا

آنی کی خبر سنکر قلعہ اختیار الدین کا مولانا احمد یادل کو سپرد کیا اور آپ طرف ولایت بلخ کے ۲۱۳
چلا گیا اسلئے مرزا بابر دوسری دفعہ خدا تعالی کی مدد سے دار السلطنت ہرات مین اوپر تخت
سلطنت کی بیٹھا اور قلعہ اختیار الدین کو اپنی تحت مین لایا مولانا احمد یادل کو پناہ دیکر
اپنی خدمت مین بلا لیا

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللطیف کا اور جلوس فرمانا مرزا عبد اللہ کا تخت سلطنت پر
اور بیان اوس امر کا جو درمیان مرزا سلطان ابو سعید اور اوس جنگ کی وقوع مین آیا

مرزا عبد اللطیف نی بعد قتل کرنی اپنی باپ الغ بیگ اور بہائی عبد العزیز کی تاج سلطنت کا
اپنی سر پر رکہا اور رعیت پروری اور تربیت ارباب فضایل کی کرنے لگا مگر وہ نہایت
بد خصلت اور تیز خشم اور مغضوب الغضب آدمی تہا تہوڑی گناہ پر عذاب بہت کرنی لگتا تہا
اسلئی ایک جماعت نوکرون مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد العزیز کے نی اتفاق کرکی جمعرات
کی شب چہبیسوین ۲۶ ربیع الاول ۸۵۴ سنہ آٹھ سو چون ہجری مین جسوقت کہ وہ بادشاہ
دیوانہ وار باغ چنار سے سمرقند کو آیا تہا تیر باران اوسپر کی ایک تیر اوسکے لگا کام تمام
ہوگیا اور نوکر اوسکی جو ہمراہ تہے بہاگ گئے مخالفین نے اوسکی پاس پہنچکر سر اوسکا
تن سے جدا کیا اور مرزا الغ بیگ کی قبر کے سامنی لاکر اوسکو ٹانگا شعر کشتی تو دو کشتہ
تر آنکہ تراکشت * ہم کشتہ شد از گردش ایام سرانجام * چہ مہینا عبد اللطیف نے
بادشاہت کی وہ ہمیشہ یہہ شعر جسکی کہ اپنی باپ کو اوسنی قتل کروا دیا تہا پڑہا کرتا تہا
شعر پدر کش پادشاہی را نشاید * اگر شاید بجز شش مہ نپاید * مرزا عبد اللطیف
کو ایک شخص مسمی بابا حسین نے قتل کیا تہا چنانچہ اسی واسطی بابا حسین کشت یہہ اوسکے
مقتول ہونی کی تاریخ ہوئی جیسا کہ یہہ شعر ہے باباحسین کشت شب جمعہ ارش * تیغ تا
تاریخ قتل اوست کہ باباحسین کشت * القصہ بعد اس واقعہ کے تمام اوکا برادر اعیان

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللہ شیرازی کا

 سمرقند نی مرزا عبد اللہ شیرازی کو بادشاہ مجازی بنایا ۔ اور مرزا سلطان ابو سعید جو کہ آخر ایام حیات مرزا عبد اللطیف مین قید سی چہٹ کر بخارا مین چلا گیا تہا بعد مشہور ہونے اس خبر کے وہ شہر اپنی تخت و قبضہ مین لاکر جانب سمرقند کی متوجہ ہوا مرزا عبد اللہ شیہی اوسکے مقابلہ کی واسطی نکلا جانبین مین لڑا ئے ہوئے سپاہ سمرقند کی غالب آئی اور مرزا سلطان ابو سعید جانب ترکستان کی بہاگ گیا اوایل ۸۵۵ھ آٹہہ سو پچپن ہجری مین قلعہ پر مستولی ہوا ۔ مرزا عبد اللہ نے ایک فوج اوس طرف روانہ کی وہ فوج بعد لڑائی کے شکست کہا کر سمرقند کو چلے آئی اوسوقت مرزا عبد اللہ نے خزانہ بہت خرچ کیا لشکرون کو مال بہت دیا اور لڑائی کے آلات بنوائی اور طیاری لڑای کی کی ۔ مرزا سلطان ابو سعید نے یہہ خبر سنکر باستصواب امرا کی بادشاہ اوزبک ابو الخیر خان سی کمک چاہی خان والا شان نے اوسکو کمک دی اور وہ دونو ملکر جانب سمرقند کے آئی

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللہ شیرازی کا اور حال جلوس سلطان ابو سعید کا تخت سلطنت سمرقند پر

مرزا عبد اللہ نی جب یہہ خبر پائی کہ ابو الخیر خان اور سلطان سعید دونو چڑہ کر آتے ہین لشکر کثیر لیکر اونکا مقابلہ کیا اور آخر ماہ جمادی الاول سنہ مذکور مین قریہ شیراز پر جو چار فرسخ سمرقند سی واقع ہے دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا مرزا عبد اللہ کے لشکر کو شکست ہوئی جب وہ شاہزادہ بہاگا بہاگتی وقت سلطان ابو سعید کی نوکرون کے ہاتہہ آگیا اونہون نی اوسکو قتل کیا چونکہ مرزا سلطان ابو سعید جانتا تہا کہ اگر لشکر اوزبک کا سمرقند پر مستولی ہو جاویگا رعیت کو بہت تکلیف پہنچی گی اسلئی اوستی امرا اوزبک کو غافل پاکر خود دروازہ سمرقند پر جاکر نگہبانون کو پکار کر کہا کہ مین سلطان ابو سعید ہون دروازہ شہر کا کہولدو تاکہ اوزبکون کے ہاتہہ سی بچی رہو اہل شہر نے فوراً دروازہ کہولدیا سلطان سعادتمند نے اپنی تئین شہر مین پہنچاکر

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی

پہنچکر برجون اور شہر پناہ وغیرہ کا بند و بست کردیا ابو الخیر خان بابر شہر کی تسخیر اور مہوشی اور پریشان ہوکر متفکر ہوا سلطان ابو سعید نے سخنان سنجیدہ اور کلمات پسندیدہ کہیلا بہیجی اور تحایف اور تبرکات لایقہ بادشاہون کے واسطی خان اور امرا اوزبک کی بہیجی اوسوقت وہ اپنی ولایت کو مراجعت کرگیا اور آدمی وہان اسطرح پر اوس قوم سفاک کی ظلم و ستم سے فارغ ہو

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی

اور گرفتار ہونا مرزا علاء الدولہ کا پاس بلخ کی

جب یہہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ نے بلخ مین جاکر بہت سپاہ جمع کی ہی اوسواسطی مرزا بابر نے لشکرکشی اوس جانب کی مرزا علاء الدولہ نی تاب مقابلہ کی اپنی مین نہ لاکر جانب کوہستان اور بدخشان کی بہاگ گیا اور مرزا بابر نے بلخ مین جاکر حکومت بلخ اور قندز اور بغلان کے امیر پیر درویش ہزار اسپی او ر اوسکی بہائی امیر علی کو جو بصفت انصاف اور سخاوت کی موصوف تہا دی جب مظفر اور منصور ہوکر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسنا ای اوسنی صورت غریب دیکہنی مین آئی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ مرزا بابر نی بروقت جانی کی جانب بلخ کی سے قلعہ اختیار الدین کا اویس بیگ کو سپرد کیا تہا اویس بیگ نی بعد جانے بابر کے خیال حکومت اور غرور کا دماغ مین پکاکر ارادہ استقلال کا کیا اور فسق و فجور اور فساد اور ظلم کرنے لگا اور باوجودیکہ مرزا بابر نے پرورش نمایان اوسکی کی تہی بیسبب نزول رجلال بہی فسر پایا اویس مذکور اگر حاضر ہوا مقام عصیان مین اوسی طرح درمیان اوس قلعہ کے جو نہایت شان اور استواری مین تہا مقیم رہا امرا دولت اوس قلعہ کی تسخیر مین حیران ہوئے کیونکہ بہت مضبوط قلعہ تہا آخر الامر ایک تدبیر بادشاہ کی خیال مین آئی وہ یہہ ہے کہ ایک ایلچی پاس اویس کے بہیجا پہر قلعہ سے باہر نکلا کے روز ملازمت پاس آون لگا پہر بادشاہ نے شہر مین داخل ہوکر ایک جماعت کو جو ہوشیار تہی قلعہ کو روانہ

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا

۲۱ کی اوسکے بعد ایک جماعت بہادرون کی بہیجی اون لوگون نی قلعہ کی باہر جاکر یہہ غل مچایا کہ بادشاہ
آسکے بادشاہ آئی اویس یہہ غل سنکر واسطی استقبال کی دروازہ پر قلعہ کی آیا شیخ منصور نامے
اوسکو لپٹ گیا اویس بیگ نے خنجر اوسکی مارا وہ ہلاک ہوا اور بہادر جو وہان قریب تہے
اونہون نی جلدی کرکی اویس کی پاس پہنچکر اوسکو قتل کیا اونہین دنون روز مین اوسکی
بہائی یوسف شاہ نی قلعہ دیدیا مرزا بابر نے یوسف شاہ کو بہی قتل کیا اسی اثنا مین
ایک شخص نے جو مخصوصون مرزا علاء الدولہ سی تہا مرزا بابر کے پاس آکر یہہ عرض کی کہ جناب
مرزا علاء الدولہ اس لڑائی مین غایب ہوگئے ایک جماعت سپاہ کو حکم ہوا کہ اوسکو ڈہونڈو
غرضکہ مرزا علاء الدولہ کو سکندر بیگ کے گہر مین سی ڈہونڈہ کر پکڑ لائی مرزا بابر نی ایک
اپنا معتمد اوسکے محافظت کی واسطی مامور کیا اور درمیان ۸۵۵ ہجری کے جانب استرآباد کی
نہضت فرمائی وہان سی منصور و مظفر ہوکر جانب بسطام کے گیا چند روز وہان قیام کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا دوسری دفعہ جانب خراسان کی اور مارا جانا موضع چناران مین

آخر سال سنہ مذکور مین مرزا سلطان محمد نی دوسری دفعہ لشکر آراستہ کیا اور بلدہ شیراز سی
جانب خراسان کی حرکت کی مرزا بابر نے درمیان ولایت بسطام کی یہہ خبر سنکر
مولانا کو جو اون ایام مین سمرقند سی آیا تہا ایلچی بناکر اپنی بہائی مذکور کے پاس روانہ کیا
اور کہا کہ مجکو صلح کرنے منظور ہی مولانا مذکور نی باب صلح مین بہت جد و جہد اور کوشش بلیغ
کی جب اسطور پر صلح ہوئی کہ ولایت خراسان کی آمد و دخل دیوان عراق ہو اور تمام قلمرو
مرزا بابر کی مین خطبہ اور سکہ بنام و لقب مرزا سلطان محمد کے جاری کیا جاوی — مرزا
بابر نے بعد مراجعت جناب خواجہ مولانا کے اعتماد صلح پر کرکے بسطام سی جانب مازندران
کی کوچ کیا — اسی اثنا مین خبر متواتر یہہ آئے کہ مرزا سلطان محمد نی دفتر عہد و پیمان کا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی

بیان کا طاق نسیان پر رکہکر مع سپاہ فراوان کی اسفراین مین آگیا ہے مرزا بابر بہہ جرنگر ۲۱۷
بہادران صف شکن ہمراہ لیکر سپاہ عراق سی مقابلہ کرنی کی ارادہ حرکت مین آیا اور مرزا سلطان
محمد بہی اسفراین سی نکلکر مقابلہ پر آیا موضع جبازان پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اگرچہ
مرزا سلطان محمد کی یہہ حالت تہی کہ بنفس نفیس بہی سپاہ خراسان پر تاخت لاتا تہا اور
بموجب اس شعر کی ؎ بہر جا کہ باز دبر افراختی ٭ سر خصم در پایش انداختی ٭ جدہر
جاتا دو چار کا سر اوڑا ڈالتا تہا اور مرزا بابر سپاہ عراق پر متوجہ تہا ؎ بہ تیر و سنان
بشمشیر تیز ٭ بر آوردہ از دشمنان رستخیز ٭ آخر الامر مرزا سلطان محمد نے قلب
سپاہ مرزا بابر پر حملہ کیا وہان گرکر بکڑا گیا اور بموجب حکم بہائی قضا سکے مارا گیا
عمر اوسکی چہتیس برس کی تہی اور مدت اوسکی سلطنت کی نیابت اور استقلال سکے تمام
دس برس ہوئی تہے جب مرزا بابر نے ایک بہائی کو قتل کر ڈالا دوسری بہائی کی واسطے
جو علاء الدولہ لشکر مین قید تہا حکم دیا کہ اوسکی آنکہون مین سلائی بہیر دو چنانچہ اندہا کر دیا گیا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی اور مراجعت کرنی بلدہ ہرات کو اور جو واقعہ کہ گذرا

علم آفتاب اشتراق مرزا ابو القاسم بابر کی بعد اس فتح نامدار کے راہ تون سی جانب عراق
کے آئے جب موکب ہمایون نی ساحت سعادت اور اقبال کے دار العباد یزد مین نزول
اجلال فرمایا — مرزا سلطان کے امیرون مین سی امیر نظام الدین احمد اور امیر سلطان حسین
جو کہ دونو بیٹا امیر فیروز شاہ کے تہے — اور خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوافی اردوے
اعلی مین آکر حاضر ہوئے اور زمین چوم کر سعادت حاصل کی پہر مرزا بابر جانب دار السلطنت
شیراز کی آیا وہان پہنچکر عیش و نشاط اور چین اوڑاکے جب چار مہینی اسطرح پر
عیش مین گذر چکے خبر آئی کہ سپاہ مرزا جہانشاہ کی نے قدم اپنی حد سی باہر نکالا لیکر

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کے

ساوہ سے لیا ہی اور ارادہ محاصرہ قم کا رکہتی ہی یہہ خبر سنتی ہے بادشاہ کے غصہ کی آگ
بھڑک آئی مرزا معزالدین سنجر کو اپنا نائب بنا کر شیراز مین چھوڑا اور آپ جانب ممالک
عراق کے کوچ کیا اثنا راہ مین ایک ایلچی نے ہرات سی آکر یہہ خبر دی کہ مرزا علاء الدولہ نے
بمساعدت امیر یادگار شاہ ارلات کے اور اپنی اقربا اور توابع کے مدد سی خروج کیا
اور آپ ولایت خراسان مین فتنہ اور فساد برپا کر رکہا ہے بادشاہ نی مہم خراسان کے
انتظام عراق سی اولی اور انسب جانی جمعرات کی روز سولہوین رجب کو مراجعت کی بائیسوین
تاریخ کو یزد مین پہنچا حکومت اوس ولایت کی مرزا خلیل سلطان بن مرزا محمد جہانگیر کو دے
پہروہان سی کوچ کر کے پیر کے روز بارہوین تاریخ ماہ شعبان کو ہرات مین داخل ہوا قبل
پہنچنی بادشاہ کے مہم مرزا علاء الدولہ کے بسعی امیر پیر درویش ہزار اسپی کی اور بسبب سعی
اور امراء خراسان کے انجام کو پہنچ چکی تہی اور وہ جانب سیستان کی اور وہان سی جانب رے
کی چلا گیا تہا اسواسطی مرزا بابر نے چین اوڑانے اور عیش کرنے اور صبح اور شام
شراب پینی مین کاہلی شروع کے سچ ہے سے ہر وقت خوش کر دست دہ مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست ہے اور درمیان ۸۵۶ھ آٹہہ سو چھپن ہجری کے
مرزا سنجر اور اور حکام بلاد فارس و عراق کے بسبب صدمات سپاہ ترکمان کی بہاگ کر
دارالسلطنت ہرات مین پہنچی مرزا ابوالقاسم بابر نے اونکی حال پر رحم فرمایا اور ستہ وین
تاریخ ماہ ربیع الاول ۸۵۷ھ آٹہہ سو ستاون ہجری مین حضرت ولایت منقبت ارشاد
پناہ شیخ بہاء الحق والحقیقۃ والدین عمر نے انتقال پایا مرزا بابر بادشاہ نے اون کے
گہر پر جا کر اونکی اولاد کی پرسش کی اور ہمراہ جنازہ کے بادشاہ گیا بلکہ گہوڑی پر سی
اوتر کر شیخ کے جنازہ کو کندہا دیا اور چند قدم بادشاہ تابوت اوٹہا کر لیگیا بعد ازان
بموجب وصیت آنحضرت کی اور بموجب اتفاق مرزا بابر اور امراء ارکان کی سید خاوند شاہ
نے نماز اونکی جنازہ کی پڑہائی اور بدن مطہر اونکا موافق آئین شرع شریف کی خاک مین

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کے

مین سیر وکیا — اسی سال مین خواجہ غیاث الدین دبیر احمد بادشاہ کی غضب مین گرفتار ہوا ۲۱۹
اور اثنا رراہ مین شہادت پائی اور درمیان مزار شیخ رفیع مقدار زین الملۃ والدین خوافی قدس سرہ
کے مدفون ہوا

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کی واسطی تسخیر عراق کی پہر کوچ کرنا جانب ماوراءالنہر کی اور مارا جانا خلیل سلطان کا

مرزا ابوالقاسم بابر نی درمیان ۸۵۷ آٹہہ سو ستاون ہجری کے دوسری دفعہ پہر خیال تسخیر
عراق اور آذربیجان کا دل مین کیا اور ارادہ انتقام لینی کا مرزا جہانشاہ ترکمان سی دل مین ٹہان کر
بعد جمع کرنے سپاہ فراوان کی تیسوین [۲۳] رجب کو جانب استرآباد کی حرکت کی جب مقام جوتبان
پر پہنچا ایک شخص نے جو مرزا خلیل سلطان کے دوستون مین سی تہا بادشاہ سی آکر عرض کیے
کہ شاہزادہ ہمراہ مفسدین کے گٹہ گیا ہے اور ارادہ بغاوت و فساد کا رکہتا ہے فوراً فرمان
جاری ہوا کہ اس امر کی تحقیق کی جاوے امرا نی بعد تحقیق و تفتیش کے جرم مرزا خلیل سلطان کا
ثابت کیا چنانچہ مرزا خلیل سلطان معہ اپنی متبعین کے ماہ رمضان مین مارا گیا اور بادشاہ نے
ماہ رمضان اوس مکان مین تمام کیا اوایل شوال سنہ مذکور مین کوچ کیا بیدرہوین ذی قعدہ کو
استرآباد پر پہنچا یہہ موسم جاڑے کی خطہ جرجان مین گذارے جب موسم جاڑے کی تمام ہو چکی
جانب قبۃ الاسلام بلخ سی ایلچی نے آکر عرض کی کہ سلطان ابوسعید نے جیحون سی عبور کیا ہے
اور امیر پیر درویش اور اوسکا بہائی امیر علی مقابلہ پر اوسکے گئی تہے دونو بہائی شہید ہوئے
اب سپاہ ماوراءالنہر کی باہر بلخ کی پڑی ہوئی ہے مرزا بابر نے یہہ خبر سنکر واسطی دفعہ اوس
فتنہ کے تسخیر عراق سی اس مہم کو اہم اور انسب جانکر جانب ماوراءالنہر کے کوچ کیا جب
آب مرغاب سی عبور کر چکا اوسوقت بلخ سی یہہ خبر آئے کہ سلطان سعید نے آب آموی سی
عبور کر کے اپنی دارالملک کو مراجعت کی مرزا بابر نے بہت جلد کوچ کر کے غرہ رمضان

بیان فتح ہونے سیستان کا

سنہ ۸۵۵ ہجری سولھوین برس ہونے مین قندوز اور بغلان سے عبور کیا صحیح و سالم ولایت حصار مین
آیا وہان سے جانب قندوز کے گیا اوس مقام مین خواجہ نظام الدین مودود اور مولانا
جمال الدین فتح اللہ تبریزی بطور رسالت اردوی ہمایون مین پہنچے اور باب صلح مین کچھ عرض کیا
اونکو رخصت مراجعت کی ہوئی اور بادشاہ نے بعد قطع کوہ و صحرا کی چودھوین تاریخ ماہ شوال کو
ایک فرسخ پر سمرقند سے نزول جلال فرمایا اور قبل پہنچنے مرزا بابر کے سلطان سعید نے
بسبب استصواب عالیجناب ولایت پناہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ قدس سرہ کے
اور بسبب اتفاق اعیان اور اشراف سمرقند کی ارادہ تحصن کا کیا اور چار دیواری اور برج ان
شہر کا خوب استوار و بست کردیا القصہ چالیس روز تک محاصرہ رہا ان ایام مین لڑائین
بڑی بھاری ہوئین اور امرا بابری سے امیر خلیل ہندو کہ اور مولانا محمد بیاول وغیرہ
سمرقندیون کی قید مین پھنسکر گرفتار ہوگئے اور ارکان دولت سلطان سعید سے امیر
عبد العلی ترخان اور امیر احمد افضل بعد ایک جماعت کی خراسانیون سے لڑنی مین مشغول ہوئے
وہان گرفتار ہوئے بعد ازان نیک اندیش لوگون نے بیچ مین پڑکر دونون بادشاہون
مین صلح اس طرح پر کروا دی کہ رود جیحون دونون مملکتون مین حد فاصل مقرر ہوئی اور جانبین
سے قیدی ایک دوسری کی چھوڑ دئے گئی مرزا بابر نے درمیان ماہ ذی الحجہ کی جانب خراسان
کی کوچ کیا امیر شیخ حاجی کو بلخ مین اور امیر علی فارسی کو سان اور چاربکین مین
اور امیر شیخ ذو النون اور اسکے بھائی مشتاق احمد کو اندخود مین حاکم مقرر کیا چونکہ محرم
سنہ ۸۵۹ ہجری سو اور شہر ہری مین داخل ہرات ہوا اور عیش و عشرت مین مشغول ہوا

بیان فتح ہونے سیستان کا اور امیر ہونا مرزا سنجر کا
شہر مرو مین اور رسوائی اسکی اور واقعات

اوایل سنہ ۸۵۹ ہجری اور شہر ہری مین مرزا ابو القاسم بابر نے امیر خلیل ہندو کہ کو سپاہ لاتا تھا

بیان انتقال پانا مرزا بابر کا

لا انتہا دیکر جانب سیستان کی روانہ کیا سبب اسکا یہہ تہا کہ حاکم وہان کا شاہ حسین ولد ملک علے
خدمت بادشاہ عالیمقام کی بجا نہ لاتا تہا جب امیر خلیل سیستان پر جاکر پڑا شاہ حسین تاب مقابلہ
کی نہ لاکر بہاگ گیا تمام ملک نیمروز کا قبضہ اقتدار امیر خلیل مین آگیا اور انہین ایام مین شاہ حسین
اپنی ایک نوکر کے ہاتہہ سے مارا ہی گیا اوسکا سر کاٹکر امیر خلیل کے پاس لائے —
اسی سال مین پہر مرزا بابر نے نظر التفات مرزا سنجر کی حال پر ڈالی اور اوسکو ولایت
مرو اور باخان کا حاکم کر دیا اسی اثنا مین ایک جماعت نا ذمدار انہون نے جو کہ قلعہ عماد مین
محبوس تہی خروج کر کی داروغہ قلعہ کو قتل کیا اور مخالفت او عصیان کا جہنڈا بلند کیا
جلال الدین محمود نے جو کہ داروغہ مشہد کا تہا قلعہ پر جاکر اچہا بندوبست کیا تاریخ مبسوطہ مین
اسکا حال لکہا ہوا ہی — اور اوایل ۸۶۳ اٹہہ سو ترسیٹہہ ہجری مین مزاج مرزا بابر کا
حد اعتدال سے منحرف ہوگیا اور روز بروز صعوبت مرض کی زیادہ ہوتی جاتی تہی اطبا نی
بہت تدبیرین کین تب گونہ صحت حاصل ہوئی اسی اثنا مین درمیان انہین دنون کے
دو دم دارستاری ظاہر ہوے لوگون نی اونکا ظاہر ہونا کسی حادثہ عظیم پر حمل کیا چنانچہ
یہہ حادثہ یہہ ہوا جو ذکر کرتا ہون

بیان جانی مرزا ابو القاسم بابر کا مشہد مقدس مین اور انتقال پانا اس دار فانی سے

مرزا ابو القاسم بابر پچیسوین ۲۵ ماہ شعبان ۸۶۳ اٹہہ سو ترسیٹہہ ہجری کو بارادہ کوچ مشہد مقدس
کے باغ مختار مین گیا تمام رمضان اور ماہ شوال اوس مقام پر گذرانا اوایل ذی قعدہ مین
جانب مشہد مقدس کی کوچ کیا چودہوین ۱۴ ماہ مذکور کو چہار باغ مشہد مین فروکش ہوا دوسرے
روز زیارت امام ہشتم علی موسی رضا رض کے مقبرہ کی کی وہان کی مجاورون کو روپیہ بہت
دیا اسی اثنا مین درمیان ارکان دولت کی خفیہ خفیہ نزاع اور مخالفت ہوئی آخر الامر

بیان انتقال بابا مرزا ابابر کا

۲۲۲ ایک دوسری بہی ضعفای ہوگئی اون ایام مین بادشاہ نے شراب پینی چہوڑ دی تہی اکثر اوقات
گویّون اور قوالون کا گانا سنا کرتا تہا ایک روز بادشاہ ایک مکان دلکشا اور مقام روح افزا
مین اوترا کہ ناگاہ ایک فقیر ژولیدہ موئی نزدیک بادشاہ کی آیا اور ایک ترجیع بند اوسنی
نہایت نادر بیوفای دنیا کی مضمون کا پڑہا قریب پچاس بند کی اوسمین تہی اور ہر بند پر یہہ شعر تہا
کہ این ہمہ طمطراق کن فیکون ٭ شمۂ نیست پیش اہل جنون ٭ یہہ ترجیع بند وہ فقیر
پڑہکر غایب ہوگیا ہرچند کہ ملازمین بادشاہ نے اوسے ہر اودہر ڈہونڈا کہین پتا نہ معلوم ہوا کہ
کہان چلا گیا غرضیکہ بابر نے وہ موسم جاڑی کی مشہد مین گذارے تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول
سنہ ۹۶۱ نوسو اکسٹہہ ہجری مین کہ آفتاب برج حوت مین تہا جانب مقام النگ رادگان
کے گیا چند روز اوس مقام مین صید افگنی مین مشغول رہا پہر وہان سے جلد مشہد مقدس مین آیا
اور یہہ شعر زبان پر لایا کہ توبہ ز می کردم و آمد بہار ٭ ساقی توبہ شکنم آر ز دست ٭
نوکرون کو حکم دیا کہ محفل سرود اور شمع رخون کی طیار کرو چنانچہ اوس محفل مین چند جام جو بہکوار
معشوقان گلعذار کے ہاتہ سے پی اوسی روز بوقت صبح کہ چہبیسوین ربیع الثانی کے تہی عین
نشاء و در حالت مستی مین پینس مین سوار ہوکر ایکساعت بطور سیر گیا بعد ازان مراجعت فرماکر
تخت دولت پر متمکن ہوا ناگاہ مزاج ہمایون متغیر ہوا اور بعضی امرا پر قہر کرکے حرم سرا کے
مین آیا گہر مین آکر اوسی روز فوت ہوا ــ دوسرے روز امراء عالی گہر نے تجہیز و تکفین
اوس شہریار عالیمقدار کی کرکے ایک گنبذ مین قریب روضہ امام موسی رضا کے دفن کیا
اطبا بیان کرتے تہی کہ اوسکے بدن سے بدبو زہر کی آتی تہے اور بعض متقی اس امر کو ایک جابر
حمل کرتے تہی کیونکہ وہ بادشاہ گا بیان بہت دیا کرتا تہا دس برس بابر نے ولایت
جو جہان پر ہے بہت سلطنت کی کی اور سات برس تک تمام خراسان اور مازندران اور طبرستان پر
حکومت کرتا رہا تاریخ وفات مرزا بابر کی یہہ ہے کہ شستیری کہ شمشیر ستد ملک جہان
ناگاہ فتاد در دلش میل جنان ٭ ہر کس کہ ز تاریخ وفاتش پرسد ٭ برگوی کہ سرنہاد شہ بابر جان

بیان متفق ہونی امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

بیان متفق ہونی امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

اور مجمل حال اون وقایع کا جو اون ایام مین گذری

اوسی روز کہ جسدن مرزا بابر کا انتقال ہوا امرا و ارکان دولت نی مرزا شاہ محمود کو تخت سلطنت پر بٹھلایا اور امیر حسین علی جانب ہرات کی چلا گیا اور بڑا بہائی اوسکا امیر شیخ ابوسعید واسطی کسی مصلحت کی جانب سرخس کی گیا — اور شیخ زادہ و میر قوام بسبب استدعا مرزا سنجر کی جانب مرو کی گیا بعد اٹہارہ دن گذرنے اس حادثہ کی مرزا شاہ محمود طرف دار السلطنت ہرات کی نہضت فرمایا ہوا اثنا راہ مین شیخ زادہ نی مرو سی آکر عرض کی کہ مرزا سنجر داعیہ سرکشی اور خلاف کا رکہتا ہے — اور ہرات سی یہہ خبر آئی کہ جس روز خبر وفات مرزا بابر کی ہرات مین پہنچی وہان کا داروغہ نہایت مضطرب اور پریشان ہوا چنانچہ اوسنی محافظت مرزا ابراہیم کی مین کمی کی وہ بادشاہ زادہ جو وہان محبوس تہا داروغہ کو غافل پاکر نکل بہاگا اب وہ جانب آب مرغاب کی چلا گیا مرزا شاہ محمود نی چہبیسوین[26] جمادی الاول کو باغ مختار مین نزول فرمایا بعد چند روز کی وہان سی کوچ فرماکی باغ زاغان مین پہنچا اسی اثنا مین امیر شیخ ابوسعید نے ولایت سرخس سی ہرات مین آکر ظلم اور تعدی شروع کی اور اسم شماری رعیت کی کرو اسکے روپیہ خراج کا زیادہ مقرر کرکے محصل واسطی تحصیل روپیہ کے مقرر کردئی اون تحصیلدارون نی بہت لوگون کو شکنجہ مین کہینچ دئے اسلئے وہ بیچارہ اپنی خدا تعالی سی طالب اس امر کے ہوئے کہ کوئی مخلصی ہماری واسطی پہنچے تاکہ اس عذاب سی ہمکو چہوڑاوی غرضکہ دعا اون بیچارون کے قبول ہوئی کہ امیر شیر حاجی نے اکیسوین جمادالاخر کو مرزا شاہ محمود کو شہر مین پہنچایا اور دروازی شہر کے مقرر کرکی حکم دیا کہ سر شماری کا روپیہ کوئی کسی کو نہ دے اور جسکو دیا ہو وہ پہیر لیوے اور شیخ ابوسعید کی نوکرون کو جہان کہین کوئی پاوے فوراً لوٹ لیوے اسلئے ایک جماعت کثیر ملازمین شیخ ابوسعید کی لٹ گئے اوس رات کو لوگون نی شہر کی نہضت

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی

محافظت کی — امیر شیخ ابوسعید جو باہر شہر کی تہا ہمراہ اپنی بھائی امیر حسن علی کی قریب طلوع
صبح کے عازم کنارۂ آب مرغاب کا ہوا اور امیر شیر حاجی نے خلق کثیر امرا اور سپاہ ہرات
کی اوسکی تعاقب میں روانہ کی یہہ فوج نزدیک تو قوزرباط کے اوسکی پاس جا پہنچی وہ شیخ ابوسعید
پکڑا گیا اور قتل بہی کیا گیا اسی اثنا میں کنارۂ آب مرغاب سے یہہ خبر آئی کہ شاہزادہ مرزا
ابراہیم نے بہت لشکر جمع کیا ہے وہ ہرات پر چڑہائی کرنیکا ارادہ رکہتا ہے — امیر شیر حاجی
نے یہہ خیال کیا کہ امرا ترخانی بسبب اشتہار مسماۃ مہد علیا گوہرشاد آغا کی کہ وہ مرزا ابراہیم کو
بہ نسبت مرزا شاہ محمود کی بہت چاہتی ہے وقت لڑائی کی اوسکی طرف مایل ہوجاوینگے
پہلوان حسین دیوانہ سی متفق ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ جتنی ترخانے ہیں ان سبکو پہلے ہی قتل کر ڈالنا
چاہیئے اسلیئے ایکروز سب امرا ترخانیوں کو باغ زاغان میں بہ بہانہ ایک مشورت لینے کی
طلب کیا امیر احمد فیروزشاہ اپنی شعور اور عقل سی تاڑ گیا وہ تو کسی جانب بہاگ گیا اور امیر
شیر حاجی اور پہلوان حسین دیوانہ نے قصد امرا ترخانیوں کا کیا امیر اویس نے مع اپنے
بیٹے یوسف ترخان کے ایک چہری امیر حاجی کی پیٹ میں ماری وہ اوسکے اوپر گر پڑا امیر
اویس معہ اپنی بیٹے یوسف ترخان کے — اور خسرو ترخان — اور محمد ترخان اوسی روز
مارے گئے اور اوسی روز پہلوان حسین دیوانہ متوجہ جانب خواف کی ہوا کیونکہ وہ اوسکے جاگیر تہی
راہ میں امیر احمد فیروزشاہ سے ملا اوسنے اوسکو وہاں قتل کیا — بعد امیر شیر حاجی نے بعد قتل
کرنی امرا مذکورین کی مرزا شاہ محمود اور مہد علیا کو قلعہ اختیارالدین میں حبس کیا اور اپنی پیٹ
کے علاج میں مصروف ہوا

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی اور جلوس فرمانا اوپر تخت سلطنت کی

جب کنارۂ آب مرغاب پر لشکر فرخندہ اثر پاس شاہزادہ ابراہیم کی جمع ہوگیا علم عزیمت کا

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا

عزیمت کا جانب دار السلطنت ہرات کی بلند کیا امیر شیر حاجی یہہ خبر سنکر ہمراہ لشکر شاہ محمود کے ۲۲۵
باغ مختار کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم منگل کی صبح ساتوین ماہ رجب کو اوس شہر کے
قریب پہنچا مرزا شاہ محمود نے جانب مشہد کی کوچ کیا اور امیر شیر حاجی قلعہ برنو کی طرف
بہاگ گیا شاہزادہ مذکور نی باغ مختار مین آکر قدم تخت سلطنت پر رکہا اور خلق اللہ سی
وعدہ عدل اور انصاف کا اور دور کرنی جور اور ظلم کا کیا بعد چند روز کی یہہ خبر متواتر ہوئے
کہ مرزا شاہ محمود نی بہت لشکر جمع کر لیا ہی اب وہ ارادہ دار السلطنت ہرات کا رکہتا ہی
اسواسطی درمیان اواسط ماہ شعبان کی بقصد جنگ مخالفین کی کوچ کیا — نواحی رباط
مین امیر شاہ ملک بہی مرزا شاہ محمود سی ملگیا جنگ عظیم اور بہاری لڑائی وقوع مین آئے
اول دفعہ بابریون کا غلبہ ہوا آخر الامر بسبب سعی احمد ترخان کے اونکی جانب شکست ہوئے
اور مرزا شاہ محمود دوسری دفعہ پہر مشہد کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم نے واسطی تعاقب
دشمنون کی قیام کیا — نادرات سی یہہ ہے کہ بوقت چاشت بروز دوشنبہ پچیسوین
ماہ شعبان کو درمیان دار السلطنت ہرات کی یہہ خبر پہنچی کہ مرزا شاہ محمود نے فتح پائی اور بعد
تہوڑی عرصہ کی یہہ خبر آئی کہ مرزا ابراہیم نی نصرت اور فتح پائی اور دوپہر کو ایک ایلچی
مرزا سلطان ابوسعید کا یہہ آکر کہہ گیا کہ کل کی روز بادشاہ ذو اقتدار مرزا سلطان ابوسعید
اس شہر مین تشریف لا دینگے

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا اور سوا اسکی جو حوادث گذری

واضح ہو کہ سلطان ابوسعید جب سی کہ تخت سمرقند پر جلوہ فرما ہوا تہا ارادہ تسخیر خراسان
کا بلکہ تمام ممالک ایران کا رکہتا تہا جب اوسنی خبر وفات مرزا بابر کی سنی اور بہی زیادہ عزم کا
کرنی لگا اور حاکم بلخ امیر شیخ حاجی کی بہی استدعا اس امر کی ہوئی اسواسطی رایات نصرت
آیات بہت جلدی حرکت مین آئے پچیسوین شعبان کو سلیمان پر پہنچی — مولانا احمد

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا

میان ولی جو کہ جانب مرزا ابراہیم سے کوتوال قلعہ اختیار الدین کا تھا پہلی شہر کی اوسنی محافظت
کی آخر کار محافظت قلعہ ہی پر قانع ہوا دوسری روز سلطان سعید نی باغ مین آکر ڈیرا کیا اور ایک
قاصد پاس مولانا احمد کی بھیجا اور فرمایا کہ تو میری اطاعت قبول کر جناب مولوی مذکور نے
جواب دیا کہ میری ولی نعمت نے یہہ خانہ مجکو سپرد کیا ہی جبتک کہ وہ زندہ ہی مقدور نہین جو
کفران نعمت اور امانت مین خیانت کرون یہہ بات سنکر غصہ ہوا اور حکم دیا کہ قلعہ کا محاصرہ کرو
مگر اوس سی کچھہ فائدہ نہوا کیونکہ وہ قلعہ بہت مضبوط تھا اسی اثنا مین بعض مفسدین نے بادشاہ
حضور کی خدمت مین عرض کی کہ مرزا ابراہیم کی قاصد بیچ مسماۃ مہد علیا گوہر شاد آغا کے
پاس آکر یہان کی خبرین پوچھہ کر چلے جاتی ہین اسواسطی اوسنی اوس عورت کو نوین تاریخ ماہ
رمضان مین شہید کیا بعد اوس واقعہ شنیعہ کی امیر شیر حاجی قلعہ برنوسی ہرات مین آکر سلطان
سعید سی ملحوظ نظر عنایت کا ہوا مگر اوس پر نوین سیدا امیر شیر حاجی کی اوز بی گل کھلا
وہ یہہ ہے کہ امیر شیر حاجی نی بر وقت متوجہ ہونی کے جانب ہرات کی وہ قلعہ اپنی کسی
متعلق کو سپرد کیا اور آپ اسجانب کو چلا آیا ایک روز قریب شام کے ساقی برکت نامی ایک
شخص چند بکرا ن اوس قلعہ کی دروازہ پر لیکر آیا محافظین نے اوسکو منع کیا تو ہم اندر نہین جانے
دیتے اوسنے کہا کہ ایک شب یہان قیام کرونگا پھر چلا جاونگا غرضیکہ وہ اندر قلعہ کے
آیا جب پہر رات گئی اوس شخص نے کمند جو اپنی ساتھہ لایا تھا قلعہ کی دیوار پر سی لٹکا کر اپنی یارونکو
جو قلعہ کی نیچی مجتمع تھے اوپر چڑہا کر باتفاق اون لوگون کے تلوار کشی کے اور مانند بلائی ناگہان
کے کوتوال کی سر پر پہنچا وہ بیچارہ دو چار زخم کہا کر جان بچا کر بھاگا اور برکت نی اوس قلعہ کو
اپنے قبضہ مین کر لیا سلطان سعید نے یہہ خبر ناخوش جب سنی اور یہہ بھی سننی مین آیا کہ مرزا
عبد اللطیف کی اولاد نے بلخ سی خروج کیا ہے نوین تاریخ ماہ شوال کو جانب ماوراء النہر
کے مراجعت کی اور ایک جماعت امرا کی مع فوج واسطی دفع اعدا کی روانہ کی اون لوگون نے
نزدیک بلخ مین پہنچکر مرزا احمد ابن مرزا عبد اللطیف سی لڑائی کی اوسکو قتل کیا لیکن بھائی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی

بہائی اوسکا مرزا جوکی جان بچاکر معرکہ سی بہاگ گیا اور سلطان سعید نی یہہ موسم جاڑے کے
قبۃ الاسلام بلخ مین بسر کی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی اور
شکست کہانا سپاہ مرزا جہان شاہ ترکمان کا

جب مرزا شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب مازندران کی گیا چند روز اوس
ولایت مین پہرا کیا اور حاکم اوس مملکت نی جسکا نام امیر بابا حسین تہا خدمات لائقہ بجا لایا
اور اسباب سلطنت شاہزادہ کا مرتب کر دیا اور مرزا ابراہیم کو جب جمعیت سپاہ مرزا
محمود پر اطلاع ہوئی بسرعت تمام جانب راہ نسا اور باورد سی طرف استر آباد کی حرکت
کی اور اوسجانب سی مرزا شاہ محمود بہی بہادران صف شکن ہمراہ لیکر راہ عقبہ سی
حدود مازندران مین پہنچا مرزا شاہ محمود یہہ خبر سنکر متحیر ہوا اور باتفاق امیر بابا حسین کے
ارادہ بہاگنی کا کیا لیکن مرزا ابراہیم نے مرزا جہان شاہ ترکمان کے آنی کی خبر کا [illegible]
اعتبار نہ کیا اور بدستور معہود کوچ کرتا ہوا ایک فرسخ پر استر آباد سی نزول کیا پہر وہان
سی ایک جماعت بہادرون کے بطور رسم جاسوسی کی اپنی آگی روانہ کی جب اون لوگون نے
تہوڑی سی مقدار مسافت طی کی ناگاہ قراولان سپاہ مرزا جہان شاہ سی ملاقی ہوئے
اونسی لڑائی ہوئی اسی حال مین مرزا ابراہیم نی بہی اپنی تئین معرکہ مین پہنچایا دیکہا کہ کام
ہاتہہ سی جاتا رہا لاچار ارادہ بہاگنی کا کیا ترکمانون نے تعاقب اوسکا کرکے بہت [illegible]
قتل سلطان حسین ولد امیر فیروز شاہ اور امیر سعادت خاوند شاہ کو معہ پانسو نفر کی ہلاک
کیا اور تہوڑے گرفتگون کو قید کیا اور مرزا ابراہیم معہ چند لوگون کی بروز یکشنبہ نوین
ماہ صفر سنہ ۸۶۲ اٹہہ سو باسٹہہ ہجری مین درمیان دار السلطنت ہرات کی آیا حاکم اوس
دیار کا امیر خان شیر ایطا نیاز اور حسین اتبار درم و دینار کی یکجا لایا اور مولانا احمد سیاہ کی

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی

۲۲۸ قلعہ اختیار الدین سے آکر قید محبوس ہوا مگر بخلاف متوقع کم اتفاقی اور بی عنایتی بادشاہ سے
ظہور مین آئے اسلیے مولانا حصار مذکور مین گیا اور آخر ماہ مین مخالفت ظاہر کی اور احمد ترخان نے
ہر چند سعی کی کہ مولوی مذکور دوسری دفعہ قلعہ سے باہر نکلی لیکن ہرگز اوسکی تدبیر پیش نہ گئی
اسی اثنا مین مرزا ابراہیم نی باتفاق شیخ نور الدین محمد بن شیخ بہاء الدین عمر نے خواجہ محمد کو
اور سید خاوند شاہ کو واسطے رسالت کی پاس سلطان سعید کے بہیجا اور اطاعت اور انقیاد
ظاہر کیا اور التماس صلح کی کی مرزا سلطان ابوسعید نی اون لوگون کی بہت تعظیم اور تکریم کے
اور ملتمس مرزا ابراہیم کی قبول کی اس شرط پر کہ شاہزادہ سیاہ ترکمان کی دفع کرنے مین
موافقت کرے — اس سال کی اول مین چند حاکم جو دعوی استقلال کا درمیان حدود ولایت
خراسان کے رکہتی تہی اونکی تفصیل یہہ ہے — مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان اسفراین
کے — اور مرزا شاہ محمود درمیان طوس کی — اور مرزا علاء الدولہ کہ بعد چند سال
کے دشت قبچاق سے آیا تہا درمیان ابیورد کی — اور مرزا ابراہیم درمیان شہر ہرات
کے — اور مرزا سنجر درمیان مرو کی — اور مرزا سلطان ابوسعید درمیان بلخ کی —
اور ملک قاسم ولد اسکندر بن قرایوسف باتفاق امیر خلیل کی درمیان سیستان کی —
اور مولانا احمد بیادل درمیان قلعہ اختیار الدین کی — اور امیر پیرزادہ درمیان قلعہ شمیس
کی — اور امیر بابا حسن درمیان قلعہ عماد کی — اور امیر شیخ حسن بن شیخ نور درمیان
خبوشان کی — اور امیر ادریس بن خاوند شاہ درمیان قلعہ طبس کی — انتی شخص
رزادہ بادشاہ مستقل ہونی کا اس سال مین رکہتی تہی

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی اور بیان بعض وقایع اور حوادث کا

واضح ہو کہ مرزا علاء الدولہ مدت تک ممالک مغولستان مین سرگردان پہرا کیا جب خبر وفات

بیان آنے مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کے

خبر وفات پانی اپنی بہائی کی سُننی راہ خوارزم سے ابیورد مین آیا اور اپنی آنے کی خبر ایلچی کے ہاتھہ زبانی اپنی بیٹی مرزا ابراہیم کو کہ بہیجی مرزا ابراہیم نے حسب ظاہر خوش ہوکر تبرکات لائقہ پیشکش کی اور مرزا علاء الدولہ عازم ہرات کا ہوا مرزا ابراہیم برسم استقبال لینی کو آیا آب سنجاب پر دونو کا ملاپ ہوا بعد ملاقات کی درباب امور سلطنت کی باتین ہوئین حاصل اوسکی مشورہ کا یہہ ہوا کہ مرزا ابراہیم لشکر مین رہی اور مرزا علاء الدولہ ہرات مین جاکر چند روز آرام کری چنانچہ وہ جمعہ کی روز ساتوین تاریخ جمادالاخر کو اپنی آباواجداد کی تختگاہ پر پہنچا اور عیش وعشرت مین مشغول ہوا ہر ایک آدمی کو انعام عطا کیا ابہی وہ چین سے بیٹھنی نہ پایا تہا کہ مرزا ابراہیم کی پاس سے ایک قاصد آیا عرض کی کہ سیاہ ترکمان کی قریب آ گئی ہے مناسب نہین ہے کہ آپ شہر مین توقف کیجی اسلئی مرزا علاء الدولہ نہایت رنج والم مین درمیان غرہ شعبان کی طرف کوہستان غور کے بہاگا بعد اوسکے بہاگ جانی کی ساکنین ہرات کو بہت خوف سیاہ ترکمان سے ہوا اسطرحکا تہلکہ رعایا مین برپا ہوا کہ شرح اوسکی بیان نہین ہوسکتی اوباشون کی بن آئی شہر خوب لوٹا اسی اثنا مین مرزا جہانشاہ ترکمان قصبہ کوسویہ کی پاس آ پہنچا جب اوسنی علاء الدولہ کے بہاگ جانی اور رعیت مین تہلکہ پڑنی کی خبر سنی ایک استمالت نامہ ہرات مین بہیجا اور امیر پیرزاد بخاری کو واسطی دارو غگی اوس شہر کے روانہ کیا اور آپ پندرہوین تاریخ ماہ شعبان کو تختگاہ حضرت خاقان سعید پر جلوس فرمایا اور خلقت کو درمیان سایہ عنایت اپنی کی جگہ دی بعد ازان ارادہ تسخیر قلعہ اختیار الدین کا کیا مولانا احمد سیاہول چند روز سرکش رہا آخر الامر امن لیکر باہر آیا ملحوظ نظر عنایت کا ہوا اسی اثنا مین درمیان مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم کی جو کوہستان غور مین بہاگ گئی تہے بسبب اون سببون کی جو تاریخ مبسوط مین لکہی ہین مخالفت اور نزاع واقع ہوئے اور بسبب غدر کرنی بعض ترخانیون کے مرزا ابراہیم اپنی باپ کی قید مین مقید ہوا اسی اثنا مین امیر عبداللہ خواجہ ترخان

بیان ہوجانا صلح کا درمیان ان دونوں بادشاہوں کی

۲۲۴ جو واسطے تبلیغ رسالت کی اودہی سلطان سعید مین گیا تہا مراجعت کرکے آیا اوسکو مقید
ہونا شاہزادہ کا برا معلوم ہوا اسلئے اوسنے تمام امرا ترخانیون کو بہی ساتھہ متفق کرکے
مرزا ابراہیم کو قید سے خلاصی دی جب یہہ خبر مرزا جہان شاہ کو پہنچی اوسنے ایک چالاک
آدمی مرزا علاء الدولہ کے بلانے کی واسطے روانہ کیا اوسنے فوز عظیم تصور کرکی دار السلطنت
ہرات مین جاکر بروز عید الضحی ملاقات کی اوسپر بادشاہ نی عنایت فرمائی — اسی اثنا مین
سلطان سعید — اور مرزا جہان شاہ نے قاصدون کو بیچ مین ڈالکر صلح کرلے اور
احمد ترخان بہی ایک فوج اپنی ہمراہ لیکر مرزا ابراہیم سے روگردان ہوکر ہرات مین چلا آیا
بادشاہ ترکمان نے اوسپر بہی رحمت اور عنایت کی

بیان ہوجانا صلح کا درمیان اون دو بادشاہوں کی اور جلد چلا جانا مرزا جہانشاہ کا جانب مملکت آذربیجان کی

جب مرزا جہان شاہ نی چہہ مہینے کامل بلدہ ہرات مین چین سے گذاری ناگاہ خبر پہنچی
کہ سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید لشکر کثیر لیکر کنارہ آب مرغاب سے متوجہ اسطرف ہوا ہے
اور لشکر میر غیاث سے گذرکر قصبہ اوبہ پر نزول اجلال فرمایا ترکمانون کو اس خبر کی سننی سے
بہت حیرت اور پریشانی عاید حال ہوئے اور مرزا جہان شاہ ہمراہ امرا اور سپاہ کے
طرف ہرات رود کی بہت جلد گیا مرزا پیر بوداق کو جو برا شجاع اوسکے اولاد مین تہا
ہمراہ ایک فوج کے بطور قراولی کے بہیجا وہ لوگ دست برد لشکر قیامت اثر سمرقند سے
تہک گئی — اسی اثنا مین جانب آذربیجان سے خبر موحش بادشاہ ترکمان کی سننی مین یہہ
آئے کہ مرزا حسن علی نے جو کہ اوسکا بیٹا تہا اور بسبب بداولی کے جو اوس سے ظہور مین
آئی تہی وہ قید کیا گیا تہا اب اوسنے قید سے رہائی پاکر تمام آذربیجان کو اپنی تحت و تصرف
مین لاکر استقلال پیدا کیا اسواسطے قصد مراجعت کا یقینی ٹہراکر سید عاشور کو جو اوسکی

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر سی
اوسکی مخصوصون مین منسلک تہا واسطی صلح کروانیکی اردوی سلطان ابوسعید مین روانہ

کیا جب شاہ الہ بوسعید ادارسکے پابوس حضرت اعلی سی مشرف ہوا صلح اور صفائی
کی گفتگو درمیان مین آئی سلطان سعید نے فرمایا کہ صلح جانبین اسطرح پر ہوگی کہ مرزا
جہان شاہ حکومت آذربیجان پر قناعت کری اور مملکت عراق اور خراسان سی
دستبردار ہو اس باب مین گفتگو بہت ہوتی رہی آخرکو اسطرح صلح ہوگئی کہ مرزا جہانشاہ
نے ولایت خراسان بلدہ سمنان تک نواب سلطان سعید کی حوالہ کے اور عنان عزیمت
جانب آذربیجان کی منعطف کی ترکمانون نے مزرعہ یحیی آباد سی کہ اون ایام مین خیمہ
اونکا وہ تہا اوایل ماہ صفر سنہ ۸۶۳ آٹھ سو ترسیٹھ ہجری مین جانب عراق کی کوچ کیا
اور اثنا راہ مین جس جا سے پہنچی آبادی کا اثر نہ چھوڑا اور سلطان ابوسعید جمعہ کے روز
نیہویں ماہ مذکور کو درمیان ہرات کی پہنچا — اس سال مین درمیان ہرات کے
قحط عظیم واقع ہوا ہزارہا آدمی بہوکا مرگیا

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر سی اور پاپا فتح کا اوپر

جب مرزا سلطان ابوسعید نہایت حشمت اور شوکت سی درمیان بلدہ ہرات کی پہنچا
قریب دو ہزار سوار سے اپنی پاس رکہکر باقی سپاہ کو جانب سمرقند کی روانہ کردیا —
اور مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر نے یہہ خبر پاکر آپسمین خط وکتابت
جاری کی تینون بادشاہزادی نواحی سرخس مین مجتمع ہوے اور ارادہ لڑنے کا
تینون نے دلمین ٹہرایا سلطان سعید نے یہہ حال سنکر وہ تہوڑا سا لشکر جو اوسکے
پاس تہا اونکی مقابلہ کو لیکر گیا — اثنا راہ مین امیر سعید ارغون اور امیر سلطان احمد
ترتاش سمرقندی کہ بادشاہ سی باغی درمیان ماہ جمادی الاول کی افواج سرخس پر

بیان نسب ہمایون صاحب قران ثانی کا

دونون سپاہ کا مقابلہ ہوا اگرچہ بادشاہزادون مذکورین نے خبر شکست سلطان سعید کی
مشہور کردے تہی مگر اونسے تلوار کشی کرکے اعدا پر تاخت لا کر سبکو متفرق کردیا
مرزا علاء الدولہ معہ اپنی پسر ابراہیم کی بہاگ گیا اور مرزا سنجر گرفتار ہوکر مقتول ہوا اوسوقت
سلطان ظفر پناہ نے ہرات کو مراجعت کی اور ایک عیدگاہ دار السلطنت ہرات مین بنائے
— اسی اثنا رمین سلطان صاحب قران معز السلطنت و الخلافۃ ابو الغازی سلطان حسین
بہادر خان نے خطہ جرجان پر استیلا پایا — سپاہ ترکمان کو اوس ولایت سی بضرب
تیغ و سنان باہر کیا اور آپ ضبط مملکت مین مصروف ہوا — پوشیدہ نرہے کہ اس
مقام مین تہوڑا سا حال نسب سلطان صاحب قران کا اور ذکر ابتدا احوال اوس بادشاہ کا
تا زمانہ مستولی ہونیکی ولایت جرجان پر لایق اور مناسب ہے ہواسطی وہ حال مختصر لکہتا ہون

بیان نسب ہمایون صاحب قران ثانی کا اور حال مجمل اوس بادشاہ کا

واضح ہو کہ والد بسشہر معدلت شعار صاحبقران کامگار معز الدولۃ والدنیا والدین ابو الغازی
سلطان حسین بہادر خان سلطان غیاث الدین منصور کے امیرزادہ بایقرا بن عمر شیخ بہادر
بن قطب السلطنت والخلافۃ امیر تیمور گورکان ہین اور والدہ سلطان غیاث الدین منصور
کی قتلق سلطان بیگم تہین اور باپ قتلق سلطان بیگم کا امیرزادہ علی ابن امیرزادہ اسکندر
توام ابکجی بہادر ایسی تہا جو کہ چہہ پشت کی بعد چنگیز خان تک پہنچتا ہے اور والدہ ہستار الیہا کے
بی بی فاطمہ بنت امیر تخشیرو بن مغفل بن سوروں بن بابا کیدکای بن تومنہ خان — اور بی بی
فاطمہ کے والدہ قتلق خانم بنت یسون تیمور خان تہے — اور والدہ قتلق خانم کی تکینہ خاتون
تہے دختر قطب السالکین شیخ شمس الدین محمد مسکین کے تہی اور وہ جناب شیخ الواحد کے
بیٹی ہین — اور عبد الواحد بیٹا خواجہ عبد الہادی کا ہی اور وہ خلف الصدق خواجہ عبد اللہ
انصاری رض — اور والدہ سلطان بحر و بر کی فیروزہ بیگم بنت حضرت صاحب قران امیر تیمور

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

امیر تیمور گورکان ہی ــــ اور والدہ فیروزہ بیگم کی تنلق سلطان بیگم بنت مرزا امیران شاہ تہی ــــ اور والدہ قتلق سلطان بیگم کی اوردن سلطان بنت سیورغتمش خان بن دانشمندجہ خان بن قیدو بن نور خان بن اوکدائی قاآن تہی القصہ صاحبقران صاحب عالی گہر جانب اپنی باپ اور جانب اپنی والدہ سی نجیب الطرفین سلطان الجانبین ہی ــــ پیدایش صاحب قران ثانی کی درمیان محرم ۸۴۲ھ آٹہ سو بیالیس ہجری کی باہ شہر ہرات کی محلہ سرپل تولکی مین ہوئی ــــ اور ایام بچپن سی نشانیان بادشاہت کین اوسکی ناصیہ حال سی ہویدا تہین جب چودہ برس کی عمر ہوئی مصاحبت مین ابوالقاسم بابر کے رہنی لگا ــــ اور اون ایام مین کہ مرزا بابر نے باہر سمرقند کی سلطان سعید سی صلح کی سلطان صاحب قران ثانی بسبب قربت قرابت کی مرزا سلطان ابوسعید سی اختلاط پیدا کرکی شہر مین چلاگیا بعد چند روز کے سلطان سعید نے بسبب خروج مرزا سلطان اویس بن مرزا محمد بن مرزا بایقرا کے اور شاہزادون پر بہی بےاعتقاد ہوکر سلطان صاحب قران کو مع نبیرہ اوسکی قرابتیون کی محبوس کیا مہد علیا فیروزہ بیگم نے جب ولایت خراسان مین یہہ خبر سنی جانب ماوراء النہر کی متوجہ ہوئی جب سمرقند مین پہنچی سلطان سمرقند سی اپنی بیٹی کی مخلصی کی استدعا کی سلطان سعید نی منظور فرماکر صاحب قران ثانی کو قید خانہ سی مخلصی دیکر ہمراہ اونکی والدہ کے جانب خراسان کے روانہ کر دیا ایک یہہ شاہزادہ پہر دوسری دفعہ مصاحب مرزا بابر کا ہوا بعد وفات مرزا بابر کی اوسنی مرو مین جاکر مرزا سنجر کی بیٹی سی اپنا نکاح کیا ــــ اور جب کہ مرزا شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب استرآباد کی گیا مرزا سنجر نی اوس شاہزادی کو اپنا نائب بناکر مرو مین چہوڑا اور عنان عزیمت جانب مشہد کی موڑی بعد غایب ہونی مرزا سنجر کے درمیان سلطان مذکور اور حسن ارلات کی جو بد خلق آدمی تہا کدورت ... بادشاہزادی نے حسن ارلات کو قید کیا اور فرمان سلطنت

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

۲۳۱ واقبال کا اپنے سر پر رکھا اور بعد مراجعت مرزا سنجر کی بسبب غدر بعضی اہل عصیان کی مروسے
کوچ کیا صحرا گرد مدت تک رہا اون ایام مین کہ امیر بابا حسین درمیان ولایت جرجان کے
سپاہ ترکمان سے گریزان ہوکر مرو مین آیا قریب ایک گانو کی سلطان صاحب قران سے
جنگ سخت ہوئی اور سلطان نے فتح پائی بابا حسین گرفتار ہوکر مارا گیا بعد اوس کے سلطان
صاحب قران نے عنان عزیمت جانب ولایت جرجان کی منعطف کی جب فیروزکوہ کی
پاس پہنچا امیر محمد خداداد جو درمیان سلک امرا مرزا بابر کے منتظم تہا جانب اسفراین اور
جوین سے آکر خدمت سلطان مین حاضر ہوا پہر وہان سے باہستگی قطع مسافت کرنی شروع کی
دوسری طرف سے حسین سعد بہی لشکر بے نہایت لیکر جنگل جرجان سے باہر آیا منزل سلطان
دوین مین تلاقی فریقین ہوئی اور دونون لشکر مانند دریا کے جوش و خروش مین آکر ملے اور
بہادرون نے اپنی بہادری و شجاعت کی داد چاہی ہزارہا آدمی مارا گیا زمین اوس معرکہ کی
اہل شجاعت کی خون سے یاقوت رمانی ہوگئے اور فضاء صحرا مین کشتون اور مردون کے
لاشون سے ٹیلی بندہ گئی انجام کار فتح سلطان کی ہوئی اور حسین سعد معہ اپنے بہائیون اور
اعوان وانصار کی گرفتار ہوا جانب یاسا کی اوسکو روانہ کیا — سلطان صاحب قران ثانی
نے اوایل ذی الحجہ سنہ ۸۶۲ آٹہہ سو باسٹہہ ہجری مین درمیان خطہ استراباد کی آکر قدم ہمایون
سے تخت سلطنت کو رونق دی اور خلق اللہ سے عدل اور انصاف کا وعدہ کیا خطبہ اور
سکہ اس بادشاہ کے نام کا جاری ہوا — جب سلطان سعید نے اس خبر کی اطلاع پائی
قطلق درویش الہی کو واسطے تہنیت فتح استراباد اور واسطے استحکام قواعد محبت کی پاس
سلطان صاحب قران سعادتمند کی روانہ کیا مشار الیہ بعد قطع منازل اردوی اعلی مین پہنچکر
انواع نوازش خسروانہ سے مخصوص ہوا ہرچند کہ یہہ خواہش جانب سلطان سعید ہی سے
طرف سے تہی مگر اوسنے اپنے قول کا خلاف کیا اور وعدہ وفا نکیا کیونکہ بعد فتح یابی کے
انتظام خراسان سے محمد مشتاق کو جانب سارو کمند کی جو تحت تصرف گماشتہ صاحبقران

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

صاحبقران کے ہاتھ سے بھیجا اسواسطے غبار کدورت اور مخالفت کا جانبین میں دوبالا ہوا
چنانچہ آگے بیان ہوگا

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

جب سلطان سعادت نشان نے خاطر مہم مخالفین سے فارغ کی ارادہ تسخیر حصار ربر نو کا کیا
اور ایک جماعت فوج کو اوسکے محاصرہ کا حکم دیا اوس اثنا میں کہ ملازمین حضرت اعلیٰ کے
اس مہم میں مشغول تھے برکت نے اور اہالی حصار کی بدگمان ہوکر اونکو قتل کیا جو لوگ
سر بچ گئے تھے اونھوں نے اوسی شب ہم ہوکر صبح اوٹھکر تیغ کشی کرکے اوسکی بہی پگڑی
اوڑا دے اور سر اوسکا کاٹ کر جانب ہرات کی بھیجدیا بسبب اس خدمت شایستہ
کی منظور نظر التفات سلطان سعید کے ہوئی — اور ایک واقعہ یہہ گذرا کہ مرزا ابراہیم
جو کہ سلطان سعید سے جب بھاگا تو وہ ولایت دامغان میں پہنچا وہان سپاہ جمع کرکے
قصد خراسان کا اوسنے کیا اثنا راہ میں مریض ہوکر مرگیا درمیان ماہ شوال سنہ ۸۶۳
آٹھہ سو تریسٹھ ہجری کے نعش اوسکی ہرات میں آئی مدرسہ مہد علیا گوہرشاد بیگم میں مدفون
ہوا — اسی سال میں خداتعالے نے سلطان پسندیدہ خصال کے ایک لڑکا پیدا ہوا
بسبب اسکے کہ وہ لڑکا مسماۃ رقیہ سلطان بیگم بنت مرزا علاء الدولہ سے پیدا ہوا تھا
مرزا شاہرخ نام رکھا گیا — اسی سال میں بموجب اشارہ شہریار کی امیر علی فارسی
متوجہ واسطے تسخیر عماد کی ہوا جب اوس نواح میں پہنچا محمد دیوانہ کہ جانب میر بابا حسن
سے جسکا مقتول ہونا اوپر بیان ہوا کوتوال اوس شہر کا تھا قدم اطاعت اور انقیاد
سے پیش آیا امیر علی فارسی نے حسب الحکم بادشاہ کی برج اور چار دیوار کے
اوس قلعہ کی ڈھاکر ویران کردی — اور اسی سال کی آخر میں مرزا شاہ محمود سے بعد بھاگنے
سپاہ ترکمان سے جو سیستان میں پڑا ہوا تھا درمیان اوس لڑکے کی کہ درمیان خلیل شاہ کہ

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۶ اور حاکم کابل امیر بابا کی ہوئے تہی شربت شہادت کا پیا — اور درمیان اوایل
سنہ ۸۶۴ آٹھ سو چونسٹھ ہجری کے سلطان سعید نی یہہ خبر سنی کہ ایک فوج سپاہ ظفر پناہ
صاحب قران جہجاہ سنے حدود سبزوار تک تاخت لاکر لوگون کو لوٹ لیا ہی اسلئے امیر علی
فارسی اور حسن شیخ تیمور کو فوج دیکر سلطان سعید نی جانب مازندران کی بہیجا اور آپ
بہی بروز چہارشنبہ ماہ جمادالاول مین اوسکے پیچہے گیا سلطان صاحب قران نے جب
ابو سعید کی آنے کی خبر سنی چند سوار جرار ہمراہ لیکر برسبیل استعجال مخالفون کا استقبال
کیا جب خراسان کے نزدیک پہنچا وہان سنا کہ سلطان سعید مع لشکر جانب مازندران
کے جاتا ہے اسلئے مراجعت کی تاکہ اسباب لڑائی کا خوب مرتب کرکی اچہی طرح پر
دشمنون کے دفعیہ مین مشغول ہوے اسی اثنا مین بعض امرا اور لشکری سلطان صاحبقران
سی منحرف ہوگئی اسلئے اوس شاہزادہ نی زمانہ سازی کرکے جانب عراق کی کوچ کیا
سلطان سعید نی یہہ خبر سنکر استرآباد مین آکر چند روز عیش و نشاط کیا پہر وہ ولایت اپنی
فرزند سعادتمند مرزا سلطان محمود کو سپرد کرکی جانب ہرات کی مراجعت کرگیا

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ بلدہ فاخرہ ہرات کی اور بیان بعض حالات و حکایات کا

امیر خلیل ہندوکہ کہ زمانہ سلطنت مرزا بابر سی اتبک والی سیستان کا تہا جب اوسنی سنا
کہ سلطان سعید جانب مازندران کی گیا ہی خیال استقلال کا دماغ مین لاکر مع جمعیت اہالیان
سیستان کے دارالسلطنت ہرات کا قصد کیا باشندگان اوس بلدہ نے اوسکے آنی سے
مطلع ہوکر برج اور شہر پناہ مضبوط کئی امیر خلیل بارہوین رمضان کو باہر ہرات کے
پہنچا سیستانیون نے لڑائی شروع کی بعد چند روز کے بروز جمعہ ساکنان ہرات
تنگ ہوکر ازراہ عجز و نیاز ما ہوآئی بعض فرصت باہر نکلکر تلوار کشی کر سیستانیون کو بہگا دیا

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

بہگا دیا اور ایسی دہشت امیر خلیل ہندوکہ کی دل پر بیٹھی کہ کسی منزل پر اوسنی بیٹھکر ہوکر آرام نکیا
— اور سلطان سعید نے جب مراجعت خطہ مازندران سی کی خبر جرات خلیل ہندوکہ کی
سنکر بیعت تمام ہرات مین آکر اون لوگون پر جنہون نے خلیل ہندوکہ کو بہگا دیا
تہا بہت عنایت اور مہربانی کی اور ایک فوج واسطی استیصال امیر خلیل ہندوکہ کے
جانب سیستان کی روانہ کی جب یہہ سپاہ وہان پہنچی خلیل ہندوکہ شہر مین متحصن ہو گیا
اور لشکر نصرت اثر نے محاصرہ شہر کا کیا — امیر خلیل نے جب دیکہا کہ طاقت مقابلہ کی
مجہمین نہین ہی حلقہ عبودیت کا کان مین ڈالکر سپہ سالار لشکر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسنے
بادشاہ کی خدمت مین درمیان ماہ ذالحجہ کی اوسکو پہنچایا بادشاہ نے قلم عفو کا اوسکے
گناہون پر کہینچا اور اپنی بڑے امیرون مین منتظم کیا اور واسطی ضبط و انتظام ولایت سیستان
کے شاہ یحیی کو جو ایک بادشاہزادہ اوس ملک مین تہا حکم دیا — اور درمیان ۸۶۵ سنہ
آٹہہ سو پینسٹہ ہجری کی مرزا علاء الدولہ جو کہ سلطان سعید سی بہاگا کوہ و بیابان مین پہرتا
تہا کنارہ قلزم پر فوت ہوا نعش اوسکے لاکر مہد علیا گوہرشاد آغا کی مدرسہ مین دفن کی
— اسی اثنا مین جانب ماوراءالنہر سی خبر آئی کہ مرزا محمد جوگی ولد مرزا عبداللطیف نے بغاوت
امیر سعید کی جہنڈا مخالفت کا بلند کرکے اطراف اوس ولایت مین غارت اور تاراج
کر رہا ہی — اسواسطی سلطان گیتی ستان بیسوین جمادالاول کو جانب ماوراءالنہر کی روانہ
ہوا — اور مرزا جوگی خبر متوجہ ہونی سلطان سعید کی سنکر بہاگ کر قلعہ شاہرخیہ مین
متحصن ہوا سلطان سعید نے جیحون سی عبور کرکے باہر قلعہ کے جاکر محاصرہ اوسکا کیا
جب قریب فتح اور ظفر ہوا فورا جانب خراسان سی ایک ایلچی آیا اوسنی عرض کیا
کہ سلطان صاحبقران ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان نے جانب مازندران کے
توجہ فرمائی ہے سلطان سعید نی یہہ خبر سنکر امیر سید اسمعیل [illegible] — اور امیر [illegible]
مراد کو جانب خراسان کی روانہ کیا تاکہ حدود اوس مملکت کی محافظت کرین اور کیفیت

بیان آنی مرزا خلیل سند وکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۸ آنی صاحبقران کی یہہ تہی کہ درمیان سنہ ۸۶۵ آٹھہ سو پینسٹھہ ہجری کی سلطان مذکور نی بعزم
جہانگیری اور کشورکشائی قدم مبارک رکاب مین لاکر جانب ولایت استرآباد کی کوچ
فرمایا جب اوس مملکت مین پہنچی مرزا سلطان محمود لشکر بیعدد سامنی لیکر مقابلہ پر آیا
لڑائی بہت سخت ہوئی فتح کا نقارہ صاحبقران ثانی کے لشکر مین بجایا گیا
مرزا سلطان محمود ہمراہی عبدالعلی جانب خراسان کی بہاگ گیا اور سلطان صاحبقران
اوسط شعبان مین دارالفتح استرآباد مین آیا بعد چند روز کے عیش و عشرت مین مشغول
ہوکر عبدالرحمن ارغون کو واسطی ضبط مازندران کی مقرر کرکی جانب ہرات کی متوجہ ہوا
سید اصیل ارغون اور امیر احمد حاجی اور سید مراد نے ماسوا انکی اور جو امرا
سلطان سعید کی نواح نیشاپور و سبزوار مین رہتی تہی اونہو نے جب متوجہ ہونی بادشاہ
مذکور کی خبر جانب بلدہ ہرات سنی شہر مین جاکر اسباب تحصن اور قلعہ داری کا اچھی طرح پر
مرتب کیا سلطان صاحبقران نے کامیاب و کامران ہوکر پہلے قلعہ سرخس کو فتح کیا
بعد ازان دارالملک خراسان کی کوچ کیا پیر کے روز چوبیسوین ۲۴ ماہ ذیقعدہ کو سپاہ
فردوان باغ زاغان مین آکر فرود کشش ہوا اور بخیال اس امر کے کہ شاید مردان شہر
میدان لڑنے اور جنگ کی دروازے شہر کے کہولدین سپہسالار کو حکم لڑنی کا نہ دیا
جب گیارہ روز اسیطرح پر گذر چکی اور ساکنان ہرات کی دلمین وہ خیال بہی نہ آیا
اوسوقت باغ زاغان سی کوچ کرکے النگ کہدستان کے طرف گیا وہان قیام کرکے
سپاہ کو حکم دیا کہ لڑائی کرو بیس روز تک سپاہ نی محاصرہ کیا مگر ہرات مفتوح نہوئی
اوسوقت بادشاہ مذکور ستائیسوین ۲۷ ذی الحجہ کو بقصد جنگ جانب سلطان سعید
کی کنارہ آب مرغاب کو کوچ کیا اور اوسجانب سلطان سعید نے جب خبر
محاصرہ ہرات کی سنی مرزا [illegible] کی سی ایک گونہ صلح کرکے آب جیحون سی عبور کیا
سلطان ابو سعید صاحبقران نی بسبب پریشانی اپنی سپاہ اور اختلاف رائی امرا کی لڑنا مناسب

بیان کوچ کرنی سلطان سعید کا جانب ترکستان کی

ناسب نہ جانکر استرآباد کو کوچ کیا اور سلطان سعید نی بعد فتح قلعہ سرخس کی ارادہ جرجان ۲۳۹
کا کیا سلطان صاحب قران ثانی بہی خبر متوجہ ہوئی اوس بادشاہ کی سنکر حدود جرجان
تک گیا اور بسبب نہ پانی صلاح وقت کی جانب اراق کی گیا سلطان سعید نی استرآباد مین
آکر عیش و عشرت کی اور امیر خلیل ہندو کہ سی جب کئی دفعہ اون ایام مین علامات غدر اور
نفاق کے ظاہر ہوئے تھے اوسکی اولاد کی جانب یاسا کی روانہ کردیا جب سلطان سعید نے
انتظام خطہ جرجان سی فراغت پائی دوسرے دفعہ پہر وہا کی حکومت سلطان محمود کو مرحمت
کی اور آپ کوچ فرماکر اپنی دارالسلطنت کو آیا بائیسوین ربیع الاخر ۲۲ سنہ ۸۶۲ آٹھ سو باسٹھ
ہجری مین درمیان باغ سفید کی نزول اجلال فرمایا۔ خواجہ معزالدین دیوان کو مع اور
منشیوں کے بڑی طرح سی قتل کیا

بیان کوچ کرنی سلطان ابوسعید کا جانب ترکستان کی مع بعض حوادث کی

سلطان سعید نی بقصد استیصال مرزا محمد جوگی کی جو بلاد ماوراءالنہر مین درمیان میدان عصیان کے
جولان کرتا تہا ستائیسوین ۲۷ جمادالاول کو دارالسلطنت ہرات سی حرکت کی بعد قطع منازل
قبۃ الاسلام بلخ مین پہنچا چند روز وہان توقف کرکے نوین ۹ رجب کو جیحون سی جانب
سمرقند کی پہنچا وہان سی شاہرخیہ مین گیا اور بسبب اسکے کہ مرزا محمد جوگی نے اوس قلعہ کو
نہایت مضبوط کر رکہا تہا لوگون کو حکم دیا کہ مقابل اوسکے ایک کوٹ نبا وے اور آپ جانب
سمرقند کی معاودت کر گیا مدت غیبوبت سلطان سعید مین درمیان خراسان کے
وباء عظیم برپا ہوئی اور بہت خلق اللہ بسبب طاعون کے ہلاک ہوئی اور اوایل سنہ ۸۶۷ آٹھ سو
سڑسٹھ ہجری کے مین بادشاہ مذکور نے جانب قلعہ شاہرخیہ کی کوچ کیا قریب ایک
سال کی محاصرہ اور مقابلہ رہا آخرالامر اہل قلعہ بسبب نہونی قوت کی ہلاک ہونے
لگی بلکہ حضرت ولایت پناہ خواجہ ناصرالدین عبیداللہ کی خدمت مین یہ حال

بیان آنے سلطان حسین بہادرخان کا دوسری دفعہ ملک خراسان میں

۲۴ عرض کیا اونہوں نے اردوے سلطان عالی منزلت میں پیشتر پہونچا کر اور جانب مخالفین کی
زمان حاصل کی پہر قلعہ سنتا میں آکر ماہ محرم ۸۶۴ ہجری
میں مرزا محمد جوکی کو مجلس ہمایون میں حاضر کیا اوس پادشاہ نے اوسکی حال پر رحمت
اور شفقت فرما کر جانب ہرات کی مراجعت کی اور بائیسویں ۲۲ ربیع الثانی کو بعین اقبال
وکامرانی سے باغ سفید میں پہنچا اور مرزا محمد جوکی کو قلعہ اختیار الدین میں قید کیا وہ قید ہی میں
ہلاک ہوا اسی سال میں بہی درمیان ہرات اور مضافات اوسکی کے بیماری طاعون کے
پہیل رہی تہی اور سلطان سعید بادغیس پر چڑہائی کرکے گیا تہا

بیان آنے ابوالغازی سلطان حسین بہادرخان صاحبقرانکا دوسری دفعہ ملک خراسان میں اور لڑنا اوس بادشاہ کا نواحی ترشیز پر امرا مرزا سلطان ابوسعید سے

جب اس سال میں سلطان حسین بہادر صاحبقران نے پہر جانب ہرات کی چڑہائی کے
اون ایام میں سلطان ابوسعید بادغیس کے مہم پر گیا ہوا تہا یہہ خبر وہ سنکر بہت حیران
و پریشان ہوا وہانہی اوسنے کوچ کرکے برابر ولایت توشیج کے نزول کیا اور امرا
دولت کو حکم دیا کہ تم لوگ صاحبقران مذکور سے لڑو میر محمد علی بخشی کو انکا سردار
مقرر کیا نواحی ترشیز میں ملاقی فریقین ہوئے سلطان صاحبقران آٹہ سی سوار ہمراہ ساتہ
لیکر مخالفین کے سامنے آیا اسی جانب اگرچہ بارہ سو تہی صف آراستہ ہوئی جانبین کی مردوں
نے بہادری دکہلائی لڑائی ہونی لگی سوائے آواز تیر یا تلوار کے کچہ سننے میں آتی تہی
اوس روز سلطان صاحبقران قتل شمشیر زنان کی صف اعدا پر تاخت لاکر اپنی ہاتہ سے
نوادمی مخالفین کی لشکر کی قتل کئے لشکر سلطان سعید کی تاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگ گئے
اور بہت لوگ مارے گئی اور جو باقی رہے تہی وہ سلطان مذکور کی لشکر میں آملے سلطان
صاحبقران بعد اس فتح نامدار کی مشہد مقدس کو گیا وہانسی جانب مرو کی اور مرو سے

بیان مجمل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا

۸۶۹ آٹھہ سو انہتر ہجری مین مرو سی جانب ولایت خوارزم کی اور درمیان موسم زمستان کی سنہ ۸۶۹ آٹھہ سو انہتر ہجری کے چڑہائی مرو پر کی اور موسم بہار دار السلطنت مین گذاری اور درمیان سنہ ۸۷۰ آٹھہ سو ستر ہجری کے بادشاہزادہ کی ختنہ کی باعث جشن کیا اور بڑی شادی بادشاہ نے رچائی اور درمیان سنہ ۸۷۱ آٹھہ سو اکہتر ہجری کی ایک ایلچی نے جانب آذربیجان سی آکر عرض کی کہ مرزا جہانشاہ والی وہان کا حسن بیگ کی ہاتہہ سی مارا گیا

بیان مجمل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا اور پہنچنا سلطنت کا حسین بیگ بن قرا عثمان کو

جن ایام مین کہ مرزا جہان شاہ سلطان سعادت پناہ سی صلح کرکے خراسان سی جانب آذربیجان کی آیا مرزا پیر بوداق جوکہ بڑا شجاع اوسکی اولاد مین تہا جانب دیار فارس کی نکل گیا اور باپ سی مخالفت ظاہر کی مرزا جہان شاہ نے کئی دفعہ خط اوسکو لکہی مگر کچہہ فایدہ نہوا مرزا پیر بوداق مطلقاً مقام عصیان سی نگذرا آخر الامر حرم محترم مرزا جہان شاہ کے کی جوکہ والدہ پیر بوداق کے تہی شیراز کو گئی اوسنی جاکر اوس اپنی بیٹی مخالف کو نصیحت کی اور سمجہاکر بغداد مین لائی مرزا پیر بوداق نے تہوڑی مدت دار السلام بغداد مین رہکر پہر وہی عصیان اور مخالفت باپ سی ظاہر کرنے شروع کی اسلئے مرزا جہانشاہ سپاہ کثیر لیکر جانب بغداد کی گیا مرزا پیر بوداق نے شہر کے برج اور چار دیواری مضبوط کرکی شہر بند کر لیا اور متحصن ہوگیا قریب ڈہائی برس کے محاصرہ رہا اس سبب سی شہر مین قحط اور گرانی اتنی ہوئی کہ کوئی کتا اور بلے شہر مین زندہ نرہا اوسوقت اہالی شہر نی مرزا جہان شاہ کی پاس ایلچی بہیج کر امان طلب کی اوسنی امن دی اہل بغداد نے دروازہ کہولدیا اور رعایا وہان کی بہو کی اردوی مرزا جہان شاہ مین بہاگ کر جا ملی اور مرزا پیر بوداق حصن سی بیٹہا ہوا تہا اوسکو یہہ خیال تہا کہ میرا باپ میری سی بہ بدی

بیان مجمل حال مرزا جہان شاہ ترکمان کا

۸۷۲ پیش آوی گا — اسی اثنا مین مرزا جہان شاہ نے اپنی بیٹی محمدی کو معہ ایک جماعت کی
اوسکی قتل کی واسطے مامور کیا اون لوگون نے پیربوداق کے محل مین جاکر تلوار کشی کی اور
ایک ہی حملہ مین اوسکا کام تمام کیا جب اوس باپ قصائی نی بیٹے کو مارکر خاطر جمع کی بقصد
استقبال امیر حسن بیگ کی جو ہمیشہ اوسسی مخالفت کرتا رہتا تہا کوچ کیا اور حسن بیگ نے
دشمن کی متوجہ ہونی کی خبر سنکر ایک پہاڑ کے درہ مین نزول کیا — مرزا جہان شاہ نی بہی
منازل اور مراحل قطع کرکے صحرائے موشش اور ارزروم مین نزدیک لشکر دشمن کی منزل کی
ہرچند کہ امیر حسین بیگ نے رسل ورسایل درباب راضی کرنے اور خوشنودی مرزا جہان شاہ
کی کوشش کی مگر اوسنی بہ بابت ضعف اور کم طاقتی جہانشاہ پر حملہ کی — اور تابستان
اور تیرماہ اوس موضع مین بسر کی جب جاڑا بہت شدت سی ٹوٹ کر پڑا سپاہ تنگ آئی
اور درباب مراجعت کی سپاہ نے عرض کی حکم ہوا کہ چلے جاؤ اور بادشاہ خود معہ ایک فوج
خواص اور مقربین کے چند روز اوسی مکان پر پڑا رہا امیر حسن نے غفلت مین اوسکو پاکر
دو ہزار سوار لیکر اردوی جہانشاہ مین آپہنچا اوسوقت جہانشاہ حیران ہوگیا مرزا یوسف
مقابلہ پر گیا مگر تاب ایک حملہ کی بہی نہ لاسکا باپ کو جاکر خبر دی مرزا جہان شاہ ناچار سوار
ہوکر بہاگا اور حسن بیگ نے اوسوقت وہان پہنچکر محمدی — اور یوسف مرزا کو جو کہ دو بیٹے
جہانشاہ کے تہی گرفتار کئی اور ایک جماعت ترکمانون کی قتل کی اور چند لوگون نے حسن
بیگ کی لشکر سی بہاگ کر بسبب طمع گھوڑے اور جامہ کی مرزا جہان شاہ کا تعاقب کیا غرضکہ
اوسکا بہی سر کاٹ کر تن سی جدا کیا کپڑے اوسکی اوتار کر گھوڑے کو چہین کر اولٹی چلی آئی
بعد دو تین روز کے کسی آدمی نے کپڑی بادشاہی کسی سپاہی کی پاس پہچان کر حال اونکا
دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ جہانشاہ مارا گیا حسن بیگ نے یہہ خبر سنکر جہانشاہ
کی بیٹی محمدی کو بہی قتل کیا اور دوسرے اوسکی بیٹے مسمی یوسف بن جہانشاہ کی آنکہونمین
سلائی پہروادی امرا اور ارکان دولت نے جب مرزا جہانشاہ کی قتل ہونی کی خبر سنی

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا یورت قشلاق سی بخیال تسخیر مملکت کی

خبر سنتی اوسکی بڑی بیٹی حسن علی کو تخت سلطنت پر بٹھلایا اوسنی تخت پر بیٹھتی ہی ایکسو ۲۴۴
اسّی آدمی کا روزینہ مقرر کیا اور ایک عرضی اس مضمون کی کہ حسن بیگ نی میری باپ کو
قتل کرکی استیلا پایا ہی آپ اسطرف تشریف فرما ہوجئی درگاہ سلطان سعید مین روانہ
کی اور ایک لشکر مرتب کرکی اوسکا نام جبلی رکہا اور اکثر امراء جہانشاہی کو یعنی جو اوسکے
باپ کے وقت کی امیر تہی نظر سی اونکو ڈالدیا

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا تورت قشلاق سی بخیال تسخیر مملکت آذربیجان اور عراق کے

واضح ہو کہ موسم زمستان ۸۷۲ آٹھ سو بہتر ہجری مین سلطان سعید نہایت شوکت
اور حشمت سی بلدہ مرو مین مقیم تہا جب خبر مسلط ہونی امیر حسن بیگ کی سنی اور ایک
عرضی میرزادہ حسن علی کی ہی درباب طلب سلطان سعید کے پہنچی اوس جناب نے
خوش ہوکر ارادہ تسخیر عراق اور آذربیجان کا کیا — اولا میرک عبدالرحیم صدر کو جانب
سمرقند کی روانہ کیا تا کہ شرح مقتول ہونی میرزا جہانشاہ کی حضرت ولایت پناہ
خواجہ ناصر الدین عبید اللہ سی عرض کری اور اونسی یہہ عرض کری کہ آپ خطہ مرو مین
تشریف لائے تا کہ سلطان سعید آپسی درباب تسخیر عراق کے کچہہ گفتگو بوساطت کیا چاہتی
ہین جب صدر مذکور نے ملازمت اوس بزرگ کی مین حاضر ہوکر پیغام سلطان سعید کا پہنچایا
حضرت خواجہ قشلاق مرو مین تشریف لائی اور سلطان سعید نے بعد لینی مشورت کی
ارادہ متوجہ ہونے عراق کا کیا وہ حضرت جانب ماوراء النہر کی مراجعت فرما گئی اور رایات
ظفر آیات اوایل ماہ شعبان مذکور سپاہ فراوان جانب آذربیجان کے روانہ ہوئی سلطان
سعید نی نزول کا پیشہ پہنچ کر چند روز اوس مقام مین آرام فرمایا اور اسی جا بی کے
بعضی امراء اور سرداران کو واسطی ضبط ممالک فارس اور عراق کی مامور فرمایا اکثر لوگ

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا بخیال تسخیر آذربیجان اور عراق کی

اون امرا بین سی نہایت آسانی اور بدون مشقت کی حاکم ہوگئی اور مال و اسباب اون ولایت
کا اپنی ضبط مین لا کر لشکر بادشاہ مین بہیجدیا جن ایام سی کہ سلطان سعید نی جانب آذربیجان کے
کوچ کیا تہا وقت پہنچنی کا یوشش سے ایلچی اور قاصد متواتر اوردبی دربی حسن بیگ کے
اردوی مین پہنچی تہے اور بوسیلہ امرا کے کلمات محبت انگیز بادشاہ کی خدمت مین عرض
کرتے تہے اسواسطی سلطان سعید نے منزل کالیوشش مین ایلچیون کے ہاتہہ حسن بیگ کو
ایک کلاہ اور ایک شمشیر طلائی بطور خلعت دی بہیجی اور یہہ پیغام دیا کہ جب بادولت مملکت
آذربیجان مین پہنچین اوسکو چاہئی کہ آستان سلطنت پر حاضر ہو جو مصلحت وقت ہوگی عمل مین
آوے گا بعد ازان کالیوشش سی بادشاہ نے کوچ کیا جب ملک ری پر پہنچی جانب
آذربیجان سی یہہ خبر آئے کہ امیرزادہ حسن علی ویران و تباہ ہوگیا بیان اسکا یہہ ہے
کہ امیرزادہ حسن علی ولد مرزا جہان شاہ موضع فرید پر بقصد قتال اور جنگ امیر حسن بیگ
کے بیٹہا ہوا تہا اوس مقام پر امیر شاہ علی سے اور امیر ابراہیم شاہ کو ایک فوج سپاہ
اپنی سی دیکر واسطی قراولی کے بہیجا یہہ لوگ چونکہ مرزا حسن علی سی سے متنفر تہی طریق
بیوفائی کا اونہون نے اختیار کیا یعنی امیر حسن بیگ سی جو مخالف تہا جا ملی جب اون لوگون
کی ملجائی کی خبر امیرزادہ حسن علی کی اردو مین پہنچی بعضی حسن بیگ کی لشکر مین چلی گئے
اور تہوڑے سے آدمی اردو اعلی مین چلے آئی حسن بیگ نی یہہ خبر بادشاہ کی آنی کی سنکر
قرا باغ اران مین جاکر قیام کیا ابہی بادشاہ سلطانیہ ہی پر پڑا ہوا تہا کہ جانب امیر مزید اور
تمام امرا سے کے جانب سی جو تبریز مین مقیم تہے ایک عرضی اس مضمون کی آئی کہ بہت
جلد آپ اسجانب کوچ فرماکر ہماری پاس تشریف لائے سلطان سعید نی بہہ سنی اس
خبر کے یوسف شیرازی کو واسطی داروغگی تبریز کی روانہ کیا اور بنفس نفیس درمیان
کی منزل پر توقف فرمایا اوس مقام پر امیرزادہ حسن علی مع اپنی بیٹے سلطان علی اور
اپنی بہائی یوسف کوکلہ کی بمعیت بعضی امرا ترکمان کی خدمت مین بادشاہ کی آکر حاضر ہوا

حاضر ہوا عنایت اور الطاف خسروانہ سی اختصاص پایا

بیان ویران ہونی سپاہ خراسان کا اور شہادت پانی سلطان سعید گورکان کا

بعد مراجعت یوسف بیگ کی سلطان سعید نی درباب تعین مقام فروکش ہونے کی
امرا اور ارکان دولت سی مشورہ کیا بادشاہ کی رائے مین یہہ بات ٹہری قرا باغ مین
رہنا چاہیئی اسواسطی زراعات عالیات اوسجانب کو گئی جب قریب ایک فرسخ کی
لشکر پہنچا بسبب قلت غلہ اور اناج وغیرہ کی ارباب رائی اور صاحبان تدبیر نے
صلاح اور مناسب وقت یہہ تصور کیا کہ طرف محمود آباد کی کوچ کرنا چاہیئی تا کہ شیروانشاہ
اردوے اعلی مین آکر حاضر ہو یہہ ارادہ کر کے لشکری لوگون نے جنگل کی طرف کوچ کیا
اوس صحرا مین گہانس زہردار بہت اوگی ہوئے تہے جس چارپایہ نے وہ گہانس
کہائی فوراً مر گیا جب محمود آباد پر بدشواری تمام بادشاہ کا لشکر جا کر پڑا غلہ کا بہت قحط
ہوگیا چنانچہ ایک من غلہ دس دینار کی عوض بہی نہ ملتا تہا اور امیر حسن بیگ نے
ہر چہار طرف سی راستون کا ایسا بند و بست کر رکہا تہا کہ کوئی شخص جانب خراسان یا عراق
یا فارس سی اردوی اعلی مین آ کر نہ مل سکتا تہا چند روز تک جانب شیروان سی کشتی مین
غلہ لاد کر لاتے رہی اسطرح گذارا ہوا اور گہوڑے قوی جتنی تہے سب ضعیف ہوگئی
چل نہ سکتی تہے اور ترکمان لوگ جو کہ بادشاہ کا احاطہ کئے ہوئے تہی اونکی گہوڑی
فربہ اور چالاک تہے وہ لوگ اردوی ہمایون پر تاخت لاتے تہے جسکو پاتے
عالم عدم کو روانہ کر جاتے بعد ازان یہہ ہوا کہ ناگاہ شیروان شاہ نی بواسطہ
وعید اور تہدید امیر حسن بیگ کی نقارہ مخالفت کا بجایا اسی سبب لشکر بادشاہ کا
جانب اردبیل کے حرکت مین آیا اثنا راہ مین دلدل اور کیچڑ ایسی آئے کہ بمشکل تمام

بیان وفات بانی سلطان سعید گورکان کا

۲۴ اوس مقام سی لشکری لوگ جان بر ہوئی اور موضع مناسب مین نزول کیا اور بار وین رجب
سنہ ۸۷۳ آٹھہ سو تہتر ہجری کو امیر سید مراد کو واسطی قراولی کی روانہ کیا وہ تہوڑی ہی دور گیا
تہا کہ ناگاہ چارسو سوار آراستہ اوسکو ملی امیر بیگ ترکمان جو اونکا سپہ سالار تہا آ گئے
آیا سید مراد سی کہا کہ مرزا سلطان ابو سعید سو برس کی دشمنون کو دوست رکہتا ہی اور
سو برس کی دوستون کو دشمن سمجہتا ہی اب بدون اسکی لڑائی کرے یا صلح کہان ہو سکتا ہی
چاہئی کہ کل کے روز امرا بزرگ اسجانب آوین کیونکہ کل کو امیر حسن بیگ واسطی مہم صلح کے
مع اپنی خواص اور مقربین کی اپنی تئین اسجانب پہنچا دیگا یہہ سنکر سید مراد نے مراجعت
کی — دوسری روز امیر سید فرید مع فوج اور امرا عظام کے گیا ترکمان لوگ بہی
آئے وہ لوگ چونکہ بہت تہوڑے تہی امیر سید فرید نی بسبب غرور کی اونپر تاخت کی
ہرچند کہ امیر سلطان ارغون نے اوسکو اس حرکت سی منع کیا اوسنی نہ سنا اسی اثنا مین
امیر حسن بیگ نے مع تین ہزار سوار نیزہ گذار کی کمین گاہ سی باہر نکلکر سپاہ خراسان پر حملہ
کیا اور قریب پانسو آدمی کے قتل کر ڈالی اور امیر سید فرید گرفتار ہوا بچی ہوئی تلوار سی لشکر
مین بہاگ کر آئے ایک عزیز نے اس مقام پر چند شعر کہی ہین وہ یہہ ہین ؎

قضا چو لشکر سلطان ابوسعید شکست — زکس مدان کہ ز سیر ستارہ در ماہست
بشیروان چو نہ بردو ماند بر لب آب — نمیرلی کہ نہ آنجا مقام دنی را ہست
گذشتہ بود ز ماہ رجب دہ و شش روز — قدر نوشت کہ دستش ز ملک کوتاہ ہست
لطیفہ ایست عجایب کہ لشکر او را — ازان حسن زد و تاریخ شیروان شاہ ہست

بعد ازان سلطان سعید نی واسطی صلح اور صفائی کے سیادت پناہ امیر غیاث الدین
محمد کو پاس حسن بیگ کی بہیجا اور بہیجی اوسکی اپنی والدہ کو ہمراہ افتخار اولاد رسول سید ابراہیم
قمی کے بہیجا حسن بیگ نے ان لوگون کے بہت عزت کی اور چاہتا تہا کہ صلح ہو جاوے
کہ ناگاہ سید اردبیلی جو کہ امیر حسن بیگ کی جانب سی بطور رسالت اردوی سلطان سعید مین

بیان تھوڑا سا حال اولاد لشکر سلطان سعید کا

میں گیا تھا آیا اور عرض کی کہ خراسانی نہایت بدحال اور پریشان اور سراسیمہ ہو رہی ہیں ۲۴۷
مطلقاً تم صلح نہ کرنا کیونکہ وہ لوگ عنقریب ویران اور تباہ ہوا چاہتی ہیں اسلئے امیر حسن بیگ
نے حمید علیا اور سید ابراہیم کو بے نیل مقصود رخصت کیا اور صلح نہ ٹھہری اور امیر غیاث الدین
محمد کو اپنی نظر عنایت میں شامل کر کے علم سرداری سارہی کا عنایت کیا اوسوقت ترکمانوں
نے حرکت کی اور بعض امراء خراسان بیوفائی کی راہ طی کر کی حسن بیگ سی آملی سلطان سعید
نی یہہ حال دیکھہ کر بہت غم اور رنج کا لشکر لیکر بھاگنا اختیار کیا پسران حسن بیگ نے
یعنی مقصود بیگ اور زینل بیگ نی سلطان سعید کا تعاقب کر کی اوسکو گرفتار کیا آدھی
رات کی وقت اپنی باپ کی لشکر میں بادشاہ کو حاضر کیا اور محافظوں ہوشیار کو سپرد
کیا اونہوں نی خوب طرح سی چوکی کر بادشاہ کو رکھا بعد دو روز کے امیر حسن بیگ نے سلطان
سعید کو طلب کیا جانبین میں گفت وشنود بہت رہی امیر حسن نہ چاہتا تھا کہ بادشاہ کو قتل
کرے مگر آخر کو امراء ترکمان کے بہکانی اور قاضی سرداں کی اغوا سی بائیسویں رجب
اسی سال میں اوس بادشاہ کو قتل کیا — مولانا جلال الدین دوانی نے سلطان سعید
کی تاریخ مقتول ہونے کی یہہ لکھی ہے ؎ سلطان ابوسعید کہ در فر خسروی ؛
چشم سپہر پیر جوان چو او ندید ؛ الحق چگونہ گشتہ نگشتی کہ گشتہ بود ؛ تاریخ سال
مقتل سلطان ابوسعید ؛

بیان تھوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا جو بعد شکست کی واقع ہوا اور حال اوسکی اولاد کا

واضح ہو کہ جس وقت میرزا سلطان ابوسعید نی ارادہ بھاگنی کا کیا درمیان لشکر خراسان کے
آثار قیامت کی نمودار ہوئے ایسی بھاگڑ مچی بھائی کو بھائی کا پاس نہ تھا بیٹی کو باپ
کی کچھہ پرواہ نہ تھی خاوند کو جورو اور بچوں سی اوسوقت محبت نہ تھی ہر ایک شخص کو

بیان تہوڑا سا حال اولاد اور لشکر سلطان سعید کا

اپنی جان بچانی دشوار ہوئی اور تیر کمانون نے بادشاہ کی لشکر مین پہنچ کر ہاتہہ غارت اور تاراج کا بلند کیا اپنی خیمہ اور ڈیرا بادشاہ کا اپنی جاے ہی پر کہڑا ہوا تہا کہ امیر حسن بیگ آ پہنچا اوسنی سپاہ کو ان امور ناشایستہ کے اختیار کرنی سے منع کیا اور حکم دیا کہ تمام خزانہ اور اسباب شاہی کی محافظت کرو اور بادشاہ کی بیبیون اور حرم کے محافظت کا حکم دیا بموجب حکم امرا اور لشکر سے خراسان کی مرزا یادگار محمد کے جہنڈی کی نیچی مجتمع ہو گئے اور بعضی اطراف جہان کو بہاگ گئی اور وہ جماعت نوابون اور مخصوصون سلاطین سعید کے کہ پنجہ تقدیر مین مبتلا ہو کر مقید ہو گئے تہے بسبب التفات امیر حسن بیگ کے طوق و زنجیر سے خلاص ہوئی ہر ایک اپنی اپنی جاے پر پہنچا مگر میرک عبدالرحیم صدر بسبب اپنی معاش ناہموار کی یاسا کو پہنچایا گیا — مرزا سلطان ابو سعید کی بعد اپنی رحلت کی گیارہ بیٹے اپنی پیچہی چہوڑی اونکی تفصیل یہہ ہے — مرزا سلطان احمد ۱ — مرزا سلطان محمود ۲ — مرزا سلطان محمد ۳ — مرزا شاہرخ ۴ — مرزا الغ بیگ ۵ — مرزا عمر شیخ ۶ — مرزا ابا بکر ۷ — مرزا سلطان مراد ۸ — مرزا سلطان خلیل ۹ — مرزا سلطان ولد ۱۰ — مرزا سلطان عمر ۱۱ — ان لوگون مفصلہ بالا کا یہہ حال ہے کہ مرزا سلطان محمد اور مرزا شاہرخ جنگ امیر حسن بیگ مین گرفتار ہو کر ایک قلعہ مین درمیان عراق کے محبوس ہوئے بعد تہوڑی مدت کی حبس سے مخلصی پائے لیکن نہایت مفلسی اوس ولایت مین گذارا کرتے تہی درمیان سنہ ۸۹۹ آٹھہ سو ننانوین ہجری کے مرزا شاہرخ نے عنان عزیمت جانب خراسان کی معطوف کی جب ولایت ساری مین پہنچا جانب مغفرت خدای باری کی انتقال کیا اوسکی نعش درمیان ہرات کی لا کر گنبد مدرسہ علیا گوہر شاد آغا مین دفن کیا اور غالبا مرزا سلطان محمد درمیان سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری کی [illegible] زندہ تہا — اور مرزا سلطان محمود جو کہ ولد ارشد سلطان سعید کا تہا [illegible] مرزا بابر کی جانب خراسان کے چلا گیا تہا جب دار السلطنت ہرات

بیان تھوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اوسکی اولاد کا

ہرات مین پہنچا اوسکا نب بسبب بلند ہونی جھنڈی حکومت سلطان صاحبقران کے
جانا مناسب نہ جانکر اپنی بڑے بھائی سلطان احمد مرزا کے پاس جوکہ حاکم سمرقند کا تہا
چلا گیا — مرزا سلطان احمدنی اپنی برادرزادہ کو بر شفقت اور عنایت کی آخرالامر مرزا
سلطان محمود بسبب ترغیب اور تحریص ملازمین کی بہ بہانہ شکار سمرقند سی سوار ہوکر
جانب ولایت حصار کی گیا اور حکومت اس ملک کی اور مملکت بدخشان اور قندز اور
بغلان کے اوسکی اوپر متعین ہوئی اور بعد اسکے کہ مرزا سلطان احمدنی درمیان عشرہ ذیقعدہ
سنہ ۸۹۹ آٹھہ سو ننانوین ہجری کی اس عالم سی انتقال کیا مرزا سلطان محمود نے خطہ سمرقند
بہی اپنی ولایت مین ملا لیا اور درمیان سنہ ۹۰۰ نوسو ہجری کے ماہ محرم مین وہ بہی فوت ہوا
اوسنی چار بیٹی پیچہی چہوڑی جسکی یہہ تفصیل ہے مرزا سلطان مسعود — مرزا بایسنقر
— مرزا سلطان علی — مرزا سلطان ویس بعد وفات سلطان محمود کی مرزا سلطان مسعود
ولایت حصار مین بادشاہ ہوا — اور مرزا بایسنقر سمرقند مین حاکم ہوا اور مرزا سلطان
علی کی آنکہون مین بسبب اسکے کہ وہ مخالفت کی راہ چلتا تہا سلائی کہینچ دی مگر اوسکی آنکہونکو
کچہہ آسیب نہ پہنچا وہ بوقت پانی فرصت کی سمرقند سی جانب بخارا کی بہاگ گیا اور
لشکر فراہم کرکے جانب بخنگاہ صاحبقران مغفرت پناہ کے متوجہ ہوا — اور مرزا
بایسنقر تاب مقابلہ کی نہ لایا شہر کی اندر چہپ گیا بوقت فرصت قندز مین جاکر امیر
خسرو شاہ سی پناہ لی یہہ شخص سلطان محمود کی برگشتہ دن سی تہا — اور مرزا سلطان
علی مسند سمرقند پر متمکن ہوا سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری مین جس زمانہ مین کہ غیاث الدین
ابن ہمام الدین مورخ نے اپنی تصنیف سی ایک کتاب تاریخ کی مسمی خلاصۃ الاخبار
لکہی جسکا ترجمہ یہہ مینی کیا ہے اوس زمانہ مین مرزا سلطان علی یعنی سنہ ۹۰۵ ہجری مین
بادشاہ سمرقند کا تہا — اور جب مرزا بایسنقر درمیان قندز کے پہنچا امیر خسرو شاہ نے
اس بادشاہ زادی کو بادشاہ بنایا اور مرزا سلطان مسعود سی مقام مخالفت مین آکر

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اولاد اوسکی کا

۲۵۰ مقابلہ کیا وہ چونکہ مقابلہ اور مقاتلہ کی طاقت نرکہتا تہا خراسان کی طرف متوجہ ہوا سلطان صاحب قران نی اوسکا آنا غنیمت جانکر نہایت شفقت اور مہربانی اوسکے حال پر فرماکر ایک عورت سی جو سراپردہ خاندان شاہی سی تہی یا شاہزادی کا نکاح کردیا ــ بعد چند مدت کی کہ مرزا سلطان مسعود عین دولت واقبال مین کہ درمیان دار السلطنت ہرات کے اوقات اپنی بسر کرتا تہا سلطان صاحب قران نے لشکر زاوان ارسکو دیکر جانب قندز کی روانہ فرمایا شاہزادہ کوچ کرکی جب قریب مقصد کی پہنچا امیر خسروشاہ نے اردوی اعلی مین رسل ورسایل بہیجکر تابعداری اور اطاعت ظاہر کی مرزا سلطان مسعود اوسکی فریبی اور غداری کی فریب مین آکر جانب قندز کی چلا گیا اوسکا سے وہ کفران نعمت اور بدسلوکی سی پیش آیا اسلئی سمرقند مین آیا پہر ہرات مین آکر متوطن ہوا درمیان سنہ ۹۰۵ نو سو پانچ ہجری کی ہرات مین موجود تہا ــ پہر خسروشاہ نے جب جانب مرزا سلطان مسعود سی خاطر جمع اپنی کرلے مرزا بایسنغر کو فریب دینی کا ارادہ کیا چنانچہ ماہ محرم سنہ مذکور مین اوس شاہزادہ عادل وفاضل نیکو نہاد پاک اعتقاد کو شربت شہادت پلایا اور باستقلال تمام ولایت قندز اور بغلان اور بدخشان اور حصار مین آپ حکومت کرنے لگا اور سرنخوت کا آسمان تک بلند کیا ــ اور مرزا سلطان ویس بن مرزا سلطان محمود اون فتور دن مین جو مذکور ہوئے ترکستان مین چلا گیا درمیان سنہ ۹۰۵ ہجری کی ہمراہ اپنی والدہ کے رشتہ داروں کی ایام بسر کرتا تہا ــ اور مرزا الغ بیگ بن مرزا سلطان ابوسعید اپنی والد کے حیات مین کابل اور غزنی کی حکومت کرتا تہا سنہ ۹۰۵ نو سو پانچ ہجری مین اوسی حکومت مین مشغول تہا ــ سلطان ابوسعید نے مملکت بدخشان کی اپنی بیٹی مرزا ابوبکر کو جو کہ بڑا شجاع تہا دیدی تہی شاہزادہ مذکور اپنی والد مذکور کے حیات مین درمیان اوس خطہ کے حکومت کرتا تہا بعد وفات سلطان سعید کی بہی ظل عاطفت سلطان صاحب قران مین مدت تک حکومت کرتا رہا

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا اور اوسکی اولاد کا

کرتا رہا آخر کار حقوق رعایت سلطان صاحب قران مذکور کی طاق نسیان پر رکہہ کر
پسر مخالفت ہوا آخر کار جنگ آسا رمین گرفتار ہوا آخر ماہ رجب سنہ ۸۸۴ آٹہہ سو چوراسی
ہجری مین فوت ہوا ــــ اور سلطان سعید نی ولایت اندخان کی مرزا عمر شیخ کو دیدی
تہی شاہزادہ مذکور ایام حیات اپنی والد کے مین اور بعد وفات بہی انتظام ولایت
اور حکومت اوس سرزمین مین مقیم رہا یہان تک کہ درمیان سنہ ۸۹۹ آٹہہ سو ننانوین
ہجری کی کبوترخانہ کی چہت پر سی نیچی گرکر راہی ملک بقا کا ہوا اور بیٹا اوسکا مرزا بابر
باتفاق جمیع امرا اور اعیان کے تخت سلطنت پر بیٹہا ــ اور مرزا سلطان مراد
بموجب حکم اپنی باپ کی چند سال حکومت میر وقندہار مین مقیم رہا اور جن ایام مین کہ ولایت
عراق کے تحت تصرف بندگان سلطان سعید کی آگئی تہی شاہزادہ حسب فرمان متوجہ
کرمان کا ہوا تہا اثنائے راہ مین خبر واقعہ بادشاہ عالیجاہ کے سنکر جانب کشمیر کی مراجعت
کر آیا لیکن بسبب مخالفت یوسف ترخان کی بدون اسکے کہ مقصد کو پہنچی سلطان صاحبقران
کی پناہ مین آگیا اوسنی جانب سمرقند کی پاس مرزا سلطان احمد کی بہیجدیا شاہزادہ نی
جب بہائی سی شفقت اور مہربانی نہ دیکہی پہر خراسان مین آیا اور چند روز مشمول نظر تربیت
سلطان صاحبقران کا رہا آخر کو درمیان ماہ صفر سنہ ۸۸۰ آٹہہ سو اسی ہجری کے
ہمراہ ملازمین آنحضرت کی قلعہ برنو کو گیا ــ اور مرزا سلطان خلیل بہ تہمت وفات اپنی
باپ کے بلدہ ہرات مین مقیم تہا جب سلطان صاحبقران نے درمیان خراسان کے
جہنڈا سلطنت کا بلند کیا شاہزادہ کو جانب ماوراءالنہر کی بہیجوادیا اوسنے اوس ولایت
مین خروج کرکی ایک امیر کی ہاتہہ سی جو امرا سلطان احمد سی ایک امیر تہا شربت شہادت کا
پیا یعنی مقتول ہوا ــ اور مرزا سلطان ولد درمیان امرا ارلات کی ایام صغر تا تہا
بہا ملک کہ فوت ہوا ــ اور مرزا سلطان عمر بوقت وفات اپنی والد کے درمیان ولایت
سمرقند کی تہا بعد تہوڑی مدت کی بسبب اوس مخالفت کی جو اوسنی ظاہر ہوئی تہے

بیان جلوس فرمانی سلطان حسین بہادر خان کا تخت خراسان پر

سلطان احمد نی تشہیر نہ کرنی کا اوسکے حق مین حکم دیا وہ بادشاہزادہ اوس مقام مین کہ مرزا ابوبکر سنے نواح مرو مین سپاہ ظفر پناہ سلطان صاحب قران سی شکست کہائی تہی اپنی بہائے ابوبکر سی آکر ملا اوسی ولایت مین بعض ملازمین صاحب قران سکے ہاتہہ آیا گرفتار کرسکے ہرات مین لائی درمیان قلعہ اختیار الدین سکے محبوس کیا درمیان ماہ رجب سنہ ۸۶۳ آٹہہ سو تراسی ہجری کی جانب برنوکی اوسکو بہیجدیا اور خبر اوسکی پہر نہ آسکے کیا ہوا

بیان جلوس فرمانی سلطان صاحبقران ثانی ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان کا تخت سلطنت ولایت خراسان پر

واضح ہو کہ جب سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید ولایت آذربیجان مین مقابلہ و مقاتلہ لشکر قیامت اثر ترکمانون سی عاجز ہوگیا اون ایام مین رایات نصرت آیات سلطان صاحبقران نی طرف خراسان کی نہضت فرمائی اور جب گرگان اور ابیورد سکے اردوی اعلی کا مقام ہوا امیر تاج الدین حسن بلکی اور امیر نی نظیر نی جو درمیان ہرات کی عہدہ حکومت اور داروغگی اوس شہر کا رکہتی کی انتظام او ضبط برج اور بارہ مین مشغول ہوئی اور خبر آنی سلطان صاحب قران کی جانب سمرقند کی بہیجی — چنانچہ مرزا سلطان احمد سنے لشکر بہت فراہم کرکی بارادہ جنگ اور لڑائی سکے جیحون سی عبور کیا اسی اثنا مین خبر واقعہ شہادت سلطان سعید کی مشہور ہوگئی اور سلطان صاحب قران سنے عنان قصد کی جانب دار السلطنت ہرات کی موڑی ہاتف اقبال نی زبان حال یہہ ندا سنائی سے تخت جمشید و تاج افریدون ✤ آرزو مند یاد تار کست ✤ مرزا سلطان احمد سنے بعد تحقیق کرسنے خبر وفات سلطان سعید کی جانب سمرقند کی مراجعت کی اور مرزا سلطان محمود سنے جمعرات کی روز دوسری تاریخ ماہ رمضان سنہ ۸۷۳ آٹہہ سو تہتر ہجری کو ہرات مین آکر تین یا چار روز اوس بلدہ مین قیام کیا جب دیکہا کہ جوق کی جوق اور گروہ کی گروہ خلق اللہ کی درگاہ

بیان بعض احوال بطریق اجمال کے

درگاہ صاحب قران مین چلی جاتی ہین سلطنت خراسان سی دل برداشتہ ہوکر باتفاق
امیر قنبر علی کی ماورار النہر کی طرف کوچ کیا — اسوقت امیر شیخ ابوسعید خان نے
حضرت سلطان صاحب قران کی طرف سی عہدہ دارو غگی ہرات کا پاکر شہر مین آکر
عدل و انصاف کرنا شروع کیا بعدہ کی روز آٹھوین تاریخ ماہ مذکور کو اوسکا برادر اشرف
اوس شہر کی بادشاہ کی استقبال کی واسطی سگئے پہاڑ بادیگاہ کی شمال مین قدمبوس
ہوئے اور اوس بادشاہ نے بہی سب اہل علم اور اہل فضل پر نوازش فرمائی بروز جمعہ
دسوین تاریخ کو بلدہ ہرات مین خطبہ بادشاہ مذکور کی نام کا پڑہا گیا اور سب ساکنین
ہرات کی زبان حال نے یہہ شعر گایا سے سزد گر جبرائیل آید بدین فیروزہ گون منظر ؎
کہ مسند آفاق را خطبہ بنام شاہ و دین پرور ؎ اور صاحب قران نے بعد ادائی نماز
کے اوسی روز باغ زاغان مین جاکر تخت سلطنت روز افزون کو جلوس ہمایون سی
آراستہ کیا اور غلغلہ تہنیت کا اور فریاد مبارکبادی کی جیب در رست سی بلند ہوئے
اور بادشاہ نے عدل و انصاف خلق اللہ پر بہت کیا اور اہل علم و فضل کو انعام
و اکرام سی معزز و ممتاز کیا

بیان بعض احوال کا بطریق اجمال کے

جب بادشاہ نی تسخیر مملکت خراسان سی فراغت پائی امیر شیخ زاہد طارمی کو حکومت
مازندران پر بہیجا مشار الیہ نے وہان جاکر حدود اوس مملکت کا خوب ضبط اور انتظام
کیا وہ غبار فتنہ اور فساد کا جو بڑی بہائی بادشاہ کے یعنی سلطان سعید مرزا نو چہر نے
کہ بعد واقعہ قراباغ کے نواحی ولایت رستمدار اوٹہا رکیا تہا آب تیغ آتشبار سی بٹہایا
اور اوسکو قتل کیا اور اونہین اوقات مین مرزا محمد سلطان مشہور بنام مرزا کیچک کہ خواہر زادہ
سلطان صاحب قران کا تہا سے اپنی والدہ اور اپنی والد مرزا سلطان محمد بن مرزا سعید

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

۲۵۴ ابن مرزا میران شاہ جانب آذربیجان سی پہنچا انواع مرحمت اور عاطفت بادشاہانہ سی اختصاص یاب ہوا —— اور نہین ایام مین والدہ بادشاہ کی مہد علیا فیروزہ بیگم چودہوین محرم ۸۷۴ آٹھہ سو چوہتر ہجری مین عالم فانی سی طرف عالم جاودانی کے انتقال کر گئی بادشاہ کو اوسکے فوت ہونی سی بہت رنج لاحق حال ہوا کو چہ خیابان مین دفن کی گئے

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا اور پہر شکست کہانی حضرت سلطان صاحب قران سے

جب کہ مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان ولایت خراسان کے ہمراہ سلطان سعید کی صلح کرکی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا مرزا یادگار محمد بن مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر کی بسبب اشارہ اپنی چچی مسماۃ پاینده سلطان بیگم کے کہ مربی اوسکی تہی درمیان سایہ رایت مرزا جہان شاہ کے نہضت کی شاہزادہ مذکور درمیان زمانہ حیات مرزا جہان شاہ کے اوس مملکت مین نہایت فراغت سی ایام بسر کرتا تہا اور بعد قتل اوس بادشاہ عالیجاہ کے بہی امیر حسن بیگ نے نسبت شاہزادہ مذکور کے شرایط تعظیم اور احترام کی کما ینبغی مرعی رکہین اور جب جانب سلطان سعید سی اوسنی اپنی خاطر جمع کر لے معتبر امرا خراسان کو ساتہ لشکر فراوان کے ہمراہ یادگار محمد کے کر کے اوسکو واسطی تسخیر ولایت خراسان کی بہیجا شاہزادہ یادگار مذکور علم جہانگیری اور کشورکشائی کا بلند کر کے جانب اپنی مقصد اور مطلوب کے روان ہوا مازندران مین گیا وہان پہنچکر شیخ زاہد طارمی کو اوس ولایت سی بہگا دیا جب یہہ خبر صاحب قران نے سنی فوراً سید امیر مبارز الدین ولی بیگ اور امیر ناصر الدین عبد الخالق کو بر سبیل ایلغار کی سپاہ صحبت شاہزادہ کے درمیان واسطی دفع دشمن کے نامزد کیا ان امیرون نے راہ نیشاپور سی جا کر چند روز ساتہ … کے بسر کیا اور سلطان صاحب قران نے بعد روانہ کرنی امرا مذکورہ کے شاہزادہ امیر مرزا ابا بکر کو بہی عقب مین اونکی روانہ کیا

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

روانہ کیا یہہ شاہزادہ بہی مقام سمرقان پر اون امیرون سی جاکر ملا سب متفق ہوکر
آگے بڑہے اون ایام مین مرزا یادگار محمد استرآباد سی اسطرف کو بڑہ چکا تہا جب یہہ
لوگ مقام شورآب پر پہنچی بموجب حکم اور فرمان کی کہ سلطان صاحب قران کی جانب
سی آیا تہا کوہ خرد س مین کہ جائے محکم تہی متحصن ہو گئے اور مرزا یادگار محمد بہی
اوس پہاڑ کے نیچی پہنچا اوس کوہ کو کمال متانت اور مضبوطی مین پاکر ولان لڑنا مناسب
نہ جانکر جانب اسفراین کی چلا گیا اوس جانب سی سلطان صاحب قران چوتہی تاریخ
ربیع الاول ۸۷۳ ہجری کو حسن ساعات مین بلدہ ہرات سی واسطی مقابلہ اعدا کی نکلا
جب بعد طی مراحل کے مشہد مقدس مین فروکش ہوا حکم دیا کہ کسی نجومی سی اچہی تاریخ
اور نیک ساعت واسطی کوچ کے اور آگی بڑہنے کی واسطی دریافت کیجائی خاص
مقرب الحضرت سلطانی نے عرض کی کہ نجومی سی نیکساعت پوچہنی اور دریافت کرنی مین
فایدہ متصور نہین ہے کیونکہ اگر نحس ہو ہی یا نیک ہوئی بہر تقدیر توقف اور دیر کوچ مین ہوگی
حضرت صاحب قران نے بہی مقرب الحضرت سلطانی کی رائے منظور کی اور دشمن کے
جانب چڑہائی کی جب کہ مرزا یادگار محمد بہی سامنی سی آگیا اوسوقت مرزا کیچک اور
امرای مذکورہ بالا جوکہ متحصن تہے حرکت مین آئے بطور ایلغار حضرت صاحب قران کے
لشکر مین آ موجود ہوئے بعد ازان صفین لشکر کے بطور میمنہ اور میسرہ اور قلب کی آراستہ
کین اور دوسری طرف سی مرزا یادگار محمد نے بہی اپنی لشکر کو آراستہ کیا تلوار اور نیزہ
سے لڑائی ہوئے ۔ از گرد سپاہ و شعلہ تیغ * رخشندہ مثال برق در میغ تہا
ز گرد یلان و خون لشکر * گلگشت زمین و چرخ اخضر * اور سلطان شجاعت
شعار نے بہی اوس روز اپنی بہادری مثل اسفندیار کے دکہلائی القصہ سلطان
صاحب قران نے بعد شکست دینی مخالفین کے موضع چناران مین اپنی خیمہ مین
آکر مقام کیا اور ایک جماعت امرای مرزا یادگار کی مثل امیر سلطان حسین اور امیر نظام الدین

بیان پہر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا

احمد فارسی ذخیرہ کی درگاہ عالم پناہ مین چلے آئی بادشاہ جہجاہ نی اونکی حال پر رحمت
اور مہربانی فرمائی اور ایک اور جماعت اونہین امرا کی مثل شیخ بہلول کاشانی
سے اور شیخ سعید طغانی اور محمد کوکلتاش خان کی لڑائی مین اسیر اور مقید ہوئے
چودہ روز بادشاہ سنے وہان قیام فرماکر امیر حسن شیخ تمور کو ولایت استرآباد کے
مرحمت فرماکر جانب ہرات کی مراجعت کی

بیان پہر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا اور پیدا ہونی اور حوادث و وقایع کا

جب صاحبقران کامیاب و کامران ہوکر اپنی دار السلطنت ہرات مین رونق افروز ہوئے
اور چند روز بسعادت اور اقبال گذاری جانب دامغان سی خبر آئے کہ امیر حسن بیگ سنے
اپنی رشتہ دارون کی ہمراہ ایک فوج ترکمانون سکے واسطی مدد مرزا یادگار محمد کی بہیجی
اور شاہزادہ بسبب اون لوگون سکے مدد دینی کی مضبوط اور پہر لڑنی کو آمادہ ہوگیا ہے
اور خیال تسخیر خراسان کا رکہتا ہی اسواسطی سلطان صاحب قران سنے بڑی بڑی امیر اپنی
مملکت کی یعنی ناصر الدین عبد الخالق اور شیخ ابوسعید خان اور پیر علی ترکمان کو لشکر کثیر دیکر
واسطی دشمن سکے روانہ کئی اور بعد اسکے جب یہہ خبر سنی کہ لشکر مخالفین کا حدود نیشاپور
اور سبزوار تک آگیا ہی اون امرا سکے پیچہی بطور ایلغار متوجہ خود بہی ہو بعد ملاقی ہونی امرا
مذکور کی بلدہ سبزوار کو روانہ ہوا کیونکہ اون ایام مین لشکر مرزا یادگار محمد کا ادسہا سے
پڑا ہوا تہا اون لوگون سنے جب صاحب قران کی قریب آپہنچنی کی خبر سنی قاضی بیگ کو
قلعہ سبزوار مین چہوڑکر ارادہ بہاگنی کا کیا اور جانب جاجرم سکے سب بہاگ کر چلی گئے
سپاہ مخالف نی سبزوار مین پہنچ کر ایک ہی حملہ مین قلعہ فتح کیا اور قاضی بیگ کو پکڑ کر
پابزنجیر کیا اور ہشتاد آدمی قوم ترکمان سے ایمان سی قتل کئے اوسوقت تعاقب دشمنون

بیان متوجہ ہونی صاحبقران ثانیکا واسطی لڑائی مرزا یادگار محمد کے

دشمنون کا کیا جب مقام تیج ومنہ پر لشکر بادشاہ کا پہنچا ایک فوج مخالفین سے قراولان ۲۵۷
نصرت پناہ نے معرکہ آرائی کی اور بہت لوگ ارکان دولت مرزا یادگار محمد کی مثل نعمت
خوارزمی اور قاسم دولت وغیرہ عالم بقا کو راہی کئی گئی بعد ازان اردوی معلی نے اوس
منزل سی کوچ کیا جب خطہ جاجرم پر خیمہ شاہی ایستادہ ہوا سپاہ کے امیرون نے
بیوفائی پر کمر باندہ کر دشمنون سی ملجا با بہتر جان کر اکثر مل گئے سلطان صاحبقران
اسصورت مین قیام اوسجائی پر مناسب نہ جانکر مرحبت کی صحت سلامتی سی مشہد مقدس
مین پہنچا پہر وہان سی بہی حرکت کرکی نواحی پل خاتون پر پہنچا مقارن اس حال کی عبد اللہ
اخطب نے جو واسطی ضبط امور دیوانی اور مہمات سلطانی کے دار السلطنت ہرات
مین بہی چہوڑا گیا تہا ظلم اور تعدی رعیت پر کرنے شروع کے رعیت اوسکی ہاتہہ سی
تنگ آکر حضرت خاقان مرزا شاہرخ بہادر مغفور کے خانقاہ پر جو اوسکے رہنی کا
مکان تہا ہجوم کرکے چڑہائی کی اور وہان لوگون نے پہنچ کر پتہر پہینکنی شروع کئی عبد اللہ
اپنی جان بچانے کی واسطی خایف ہوکر گہر مین جا چہپا غرضیکہ فتنہ نے بہی ایک گونہ
تسکین پائی جب یہہ خبر صاحبقران ثانی نے منزل پل خاتون پر سنی حکم ہوا کہ استمالتنامہ
بنام ساکنین ہرات کی لکہو اور وہ سب نامی خباب مقرب آنحضرت سلطانی کے ہاتہہ
شہر مین بہجوائی غرضیکہ اس شخص نے ہرات مین جاکر لوگون پر عدل اور انصاف کیا
باری اب رعیت کو کچہہ تسکین اور آرام ہوا ع کشادہ حشمت او دست عدل عالم را
کشید ہیبت او پای تیغ در زنجیر * بعد ازان بادشاہ بہی ہرات مین داخل ہوئے

بیان متوجہ ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا واسطی لڑائی مرزا یادگار محمد کی اور شکست کہانے

جب صاحبقران سعادتمند نے چند روز ہرات مین عیش سی گذارے مستی مین آیا کہ مرزا یادگار محمد

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا

۲ حدود جوشان پر آگیا ہی اور قصد مشہد کا رکہتا ہی اسواسطی رایات ظفر پناہ باغ سی
جانب مشہد مقدس کے روانہ ہوی مقام النگ نشتر تو پر خیام خدام عالیمقام بادشاہ کے
ہوی اوس مقام پر بہت فوج اور اکثر سپاہ بہاگ کر اردوی مرزا یادگار محمد سی جا ملی
اسواسطی خاطر ہمایون پر یہہ گذرا کہ چند روز زمانہ سازی اور لڑائی مین تاخیر کرنی بہتر ہے
اور نشتر تو سی کوچ فرماکر درمن کلہ کوہ پر بادشاہ نے قیام کیا رای بادشاہ کی یہہ تہی
کہ حرم میری چندی قلعہ مین قیام کرین تو بہتر چنانچہ اسواسطی ایک قاصد اوس قلعہ کوتوال
سی احمد لومی کے پاس روانہ کیا کوتوال نے جواب دیا کہ اگر سلطان صاحب قران
بہیت ایک یا دو نفر کے یہان تشریف لادین تو دروازہ قلعہ کا کہولدیتا ہون والا
ہرگز نہ کہولونگا بادشاہ نے علامت نفاق اور بغض کی اوسکے جواب سی معلوم کرکے
وہ ارادہ فسخ کیا اور متوجہ کنارہ آب مرغاب کا ہوا ایدہر پہنچی اوس بلدہ کی راے عالی
متردد اور پریشان تہی کہ آپ کس جانب کو کوچ کرون اسکی اثنا مین امیر مظفر برلاس
حاکم قیصار کی طرف سی ایک قاصد آیا اور مراد اپنی امیر کا پیغام یہہ سنایا کہ ایک جماعت
قوم برلات کے کہ اس جانب مجتمع ہین چاہتی ہین کہ آپ وہان تشریف لاکر اونکے
بادشاہ ہون وہ لوگ آپکی خدمت کرنے کو کمربستہ حاضر ہین بادشاہ نے قبول
فرماکر عنان عزیمت قیصار کی طرف منعطف کی جب شہریار عالیقدار اوس مقام پر
پہنچ گئے امیر مظفر برلاس اور احمد آقبوقا اور سلطان نظر ایلچکدای
بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے بقدر مراتب عنایات بادشاہانہ سی مختص ہوئے

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا
تخت سلطنت خراسان پر

جبکہ سلطان صاحبقران نے نگ نشتر تو سی جانب قلعہ نیرہ تو کی کوچ فرمایا مرزا یادگار محمد

بیان مشورت کرنی صاحبقران کے جناب مقرب الحضرت سی

یادگار محمد ابھی النگ زادگان مین تہا کہ پایندہ سلطان بیگم نے بسبب اغوا کرنی امیر فریدون
برلاس اور سلطان احمد جہار شنبہ وغیرہ کے ہرات مین آکر اوس شہر کو واسطی اپنی بیتجی
کے ضبط اور اپنی تحت قبضہ کیا مرزا یادگار محمد نے جب یہہ خبر سنی جھنڈا عظمت اور
نخوت کا جانب دار السلطنت ہرات کے بلند کیا اور بعد پہنچنے کے ہرات کی شمال سی
متواقف مین ملازمین شہریار کی کنارہ آب مرغاب تک تاخت لایا پہر وہان سی جانب
شہر ہرات کی مراجعت کی اکابر اور اشراف اور امیر و اعیان شہر کی واسطی استقبال
کے دوڑی اور اعزاز تمام پایا مرزا یادگار محمد روز شنبہ نوین محرم ۸۷۵ سنہ آٹہہ سو پچہتر
ہجری مین کہ وہ دن بہت نیک تہا باغ زاغان مین آیا اور امرار ترکمان پر جو کہ قربیار
حسن بیگ سی تہی عنایت فرماکر واسطی رہنی اوس جماعت کی مقام دلکشا اور موضع
روح افزا معین کیا اور آپ عیش و عشرت اور شراب خواری مین مشغول رہنی لگا
امرار ظالم نہاد نے دروازے فتنہ اور فساد کے رعیت کی حال پر کہولدئے بہت
لوگ ظلم اور تعدی کے سبب اون ظالمون کی پنجہ سی جان بچاکر بہاگ گئی اور جلاء
وطنی اونہون نے اختیار کی سلطان خلیل ولد حسن بیگ نے ہمراہ ایک فوج ترکمانون
کے ولایت خراسان مین درمیان النگ زادگان کے آکر اقامت اختیار کی اور
فتنہ اور فساد اوسنی وہان پہیلایا اسلئے دعا مظلومین کی تیر بہدف ہوئی یعنی سلطان
صاحبقران نے دہنی جانب سی ایلغار کر کی پہر تخت چہین لیا

بیان مشورت کرنی سلطان صاحبقران کی جناب مقرب الحضرت والسلطانی سی دربار متوجہ ہونی ہرات کی

جب خبر ظلم اور تعدی ترکمانون کی اور کثرت غفلت مرزا یادگار محمد کی چند دفعہ
صاحبقران نے پسندیدہ صفات لی سنی خیال مراجعت کا جانب دار السلطنت

ہرات کی واسطی مخلصی رعایا کی آفات اور بلیات ظلم سی دیمین ٹہراکر امیر صاحب تدبیر
یعنی مقرب الحضرت والسلطانی کو بلاکر جو دیمین خیال آیا تہا گوشہ مین لیجاکر سنایا اور
موافق تجویز کی کسی یہہ بہید نہ کہا اور کوچ کیا سے شد روان از پیمہ سلطان فتح روزگار
فتح ونصرت بر یمین و بخت و دولت بر یسار مد جب لنگر توکن پر ڈیرا ڈالا سلطان
صاحب قران نے امرا اور ارکان دولت کو بطریق مشورت جمع کرکے بہید دل کا
ظاہر کیا اتنک یہہ بہید کسیکو نہ کہا تہا سب حاضرین مجلس نے بادشاہ کی رای کو آفرین
کہی اور یکبار متوجہ جانب دار السلطنت ہرات کی ہوئی اثناء راہ مین شمیر قزادل نے جو کہ
قبل اسکی بموجب حکم جہان پناہ کی بطور جاسوسی ہرات کو گیا تہا اوسنی آکر عرض کی
کہ مین خیابان تک گیا تہا بعضی آدمیون سی مینی پوچہا تہا کہ حال شہر کا اب کسطرح پر ہے
لوگون نی بیان کیا کہ شہر مین غدر مچ رہا ہی اور مرزا یادگار محمد بدستور معہود باغ زاغان
مین اپنی ایام بدون معشوقہ اور قدح کے نہین گذار تا چین کرتا ہے اور باغین کوئی بہی نہین

بیان پہنچنی بادشاہ کا باغ زاغان مین اور مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

جب خبر غفلت مرزا یادگار محمد اور سپاہ ترکمان کی دوسری نوبت سلطان صاحب قران
کی سننی پہاڑ ہی آٹہہ سو مرد شجاعت شعار جو اوسکے سواری کی ساتہہ رہتے تہے
لیکر بہت جلد ایلغار فرمائی اثناء راہ مین ایکمقام ٹہیر کر مشورہ کیا اور یہہ تجویز ٹہرائی کہ ایک امیر کو
حکم دیا کہ تو پیشتر باغ زاغان مین جاکر دروازہ باغکا توڑ ڈال والا نہ موافق مقتضای
اپنی رای کے کرنا — اور امیر مظفر برلاس — اور امیر شیخ ابو سعید خان —
اور امیر ابراہیم برلاس — اور درویش علی ارلات کو قریب ڈیرہ سو آدمی کی دیکر
اوسکی عقب مین روانہ کئے اور حکم دیا کہ جب دروازہ باغ کا کہول لو فوراً اس امیر کو

بیان مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

امیر کو ہماری پاس روانہ کر بہیجو چنانچہ یادگار امیر خورسنے امرار مذکورہ مین سی آکر خبر دی
کہ دروازہ باغ کا فتح ہوا سلطان مذکور سنے فتح اور نصرت کی خبر پاکر امیر مبارز الدین
ولی بیگ اور امیر ناصر الدین عبد الخالق کو جانب گہر امیر جلال الدین فیروز شاہ سکے
کہ مسکن امیر علی جلایر کا تہا بہیجا تاکہ اگر مشار الیہ بہادری سی پیش آوی دست بردی
اوسپر کرین اور دو لنگ اوزبک کو ایک جماعت اوزبکون سکے دیکر اوس دروازہ
باغ پر روانہ کیا جو کہ قریب مسجد جامع گوہرشاد بیگم سکے واقع ہی اور مرزا کنجک کو
حکم دیا کہ تو دروازہ بزرگ پر توقف کرنا اور جناب سلطنت انتساب مرزا سلطان
احمد کو واسطی ضبط اوس دروازے باغ کی جو جانب مزار ابو الولید کی واقع ہے
متعین کیا اوسوقت بادشاہ موید و منصور معہ اسی نفر سکے ہمراہ اپنی خادمون سکے
تلوارین سنگین کرداکی باغ زاغان مین آیا بخلاف متوقع اوس باغ پر آکر اون امرار
اور لشکریون کو جہان جہان متعین کیا تہا کسیکو وہان نہ پایا کیونکہ وہ لوگ بسبب خوف
اور وہم سکے الگ الگ کہین کہین چہپ سگئے تہے بادشاہ کی حکم سکے بموجب جہان
بہیجی سگئے تہے وہان نہ پاسے گئے بلکہ یہان تک نوبت تہی کہ وہ لوگ جو بادشاہ سکے
ہمراہ تہے ساتہہ سی بہاگ بہاگ کر ایک ایک شخص درختون کی اوٹ مین چہپا جاتا تہا
المختصر نواحی محل قدیم مین ایک خیمہ بادشاہ کا نظر پڑا بادشاہ سنے اپنی ایک مخصوص کو
اشارہ کیا تاکہ وہ خیمہ مین جاوی شاید مرزا یادگار ہو اوس خیمہ مین ہو جناب
مقرب الحضرت السلطانی سنے قدم بہادری کا آگے رکہا اور امیر نظام الدین بابا حاجی کو
اندر خیمہ سکے بہیجا مشار الیہ بعد جستجو کی جب مرزا یادگار وہان نہ پایا باہر آیا اوسوقت
جناب مقرب الحضرت السلطانی باتفاق بادشاہ کی دروازہ کوشک
صاحب قرانثانی سنے نوکرون کو حکم دیا کہ تم لوگ اوپر جاکر تالاش کرو
کثرت وہم کی اون لوگون سکے پاؤن نہ چل سکتے تہی اور نہ زبان چل سکتے تہی

بیان جلوس فرمانی صاحبقران کا تخت ہرات پر

جواب بھی نہ دیا پھر بادشاہ نے نوکرون سے کہا کہ اوپر جاؤ یادگار محمد کو ڈھونڈھ کر لاؤ جناب
مقرب الحضرت السلطانی نہایت شجاعت اور مردانگی سے پیش آیا اور تلوار برہنہ ہاتھ مین
لیکر اوپر گیا بعد ازان سلطان صاحب قران نے امیر قلیعلی کو بھی اوسکے پیچھے حکم چڑہنے کا
دیا اسی اثنا مین تہمر اسماعیل فراش باغ سے باہر جاکر چند شمع روشن کر کے لایا اوسوقت
بہت لوگ محل پر چڑہ گئے حاجی علی پیادہ نے مرزا یادگار محمد کو مسند پر بیٹھا ہوا پایا
فورًا پکڑ لیا وقت اوترنے کی اوس کو تشک سے امیر قلیعلی نے اوس شاہزادہ مذکور کو لیلیا
سر بیان اوسکا پکڑ کر کھینچا کھینچا سلطان صاحب قران کے سامنے لا حاضر کیا ع نزاکت
سرو در باغ عیش مسند ناز ٭ می شتابد جز و خواب صبحگاہی کن ٭ اوسوقت بادشاہزادہ
مذکور کے روح غالبا گویا قالب سے نکل گئے تھی اور نہایت سراسیمہ اور حیران تھا جب
بادشاہ سے دو بدو ہوا صاحب قران نے فرمایا کہ ای بے حمیت بے حیا اور بے شرم
تجکو شرم نہ آئی کہ تو نے تخت شاہی پر جلوس کیا اور باوجودیکہ تمام زیر حکومت
ہمارے آبا و اجداد کی رہے ہین اور تو نے ترکمانون کو رعیت پر مسلط کیا اور آپ عیش و عشرت
مین مشغول ہوا سلطان صاحب قران کا ارادہ اوسکے قتل کا نہ تھا لیکن امرا نے بغیر قتل
بادشاہزادے کے کوئی رای نہ دی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اوسکے زندہ رہنے مین اپنے
جانون کا زیان اور ضرر ہے اسلئے وہ مارا گیا ـــ مولانا کمال الدین عبد الواسع نے اوسکے
تاریخ وفات یہہ لکہی ہے ع شد شہر صفر شہید و ہم شہر صفر ٭ از سال شہادتش
دہم بانہ خبر ٭ جب یہہ خبر اون ترکمانون کو جو باغ زبیدہ وغیرہ مین اقامت رکھتی تھی
پہنچی اوسی شب کو کوچ کر کے بطریق فرار جانب عراق کی بھاگ گئے اور امیر علی جلایر
کہ مدار المہام مرزا یادگار کا تہا دوسرے روز یاساکو روانہ ہوا

بیان جلوس ثانی صاحبقران کا دوسری دفعہ

بیان مخالفت احمد مشتاق کا

تخت سلطنت و جہانبانی دار السلطنت ہرات پر

دوسرے روز بعد قتل کرنے مرزا یادگار محمد کی سلطان صاحبقران تخت ہرات پر متمکن ہوئے تمام امرا و عالی تبار رفیع مقدار کمر خدمت کی باندہ کر حاضر ہوئی — بعد جلوس سلطان صاحبقران مذکور اور حوادث جو گذری وہ یہہ ہین — کہ جبکہ مرزا سلطان محمود ہرات سے جانب حصار سادان کی پہنچا تہوڑی ہی زمانہ مین اوسنے شوکت اور حشمت بہم پہنچا کر ارادہ کشور کشائی اور ملک گیری کا دل مین ٹہان کر لشکر آراستہ کیا اور شہر بلخ پہلے فتح کیا بادشاہ اون ایام اوس خرابی کہ دفعیہ مین مشغول تہے کہ ترکمانون نے خراسان مین برپا کئے تہی جب خبر مستولی ہونی شاہزادہ کی حضرت صاحبقران نے سنی تمام ہمت واسطے مقابلہ اوس بادشاہزادے کے مہیا ہوئے اور صدمہ جان اور مازندران سے نواحی آب مرغاب تک واسطے اجتماع لشکر کے حکم دیا اور اول ایک خط مشتمل اوپر نصایح کے شاہزادہ کو بہیجا لیکن مرزا سلطان محمود نے ہرگز اوسپر عمل نکیا لڑائی کا خواہان ہوا جب بادشاہ نے دیکہا کہ کسیطرح نہین مانتا لاچار تلوار برہنہ کر کی جانب قبۃ الاسلام بلخ کی کوچ کیا بعد تلاقی طرفین اور محاربہ شدید کے بادشاہ نے فتح پائی مرزا سلطان محمود بہاگ گیا اسی لڑائی کو اوس وقت کی پہلوان جنگ عظیم شمار کرتی ہین بعد فتح کے بادشاہ نامدار نے بلخ مذکور کو اپنی احاطہ قدرت مین لاکر احمد مشتاق کو جو کہ ایک سردار سرداران عراق سے تہا رحمت کی اور آپ جانب دار السلطنت ہرات کے مراجعت فرمائے

بیان مخالفت احمد مشتاق کا اور متوجہ ہونا سلطان صاحبقران کا بلخ پر اور فتح پانا

بیان مقتول ہونا مرزا سلطان ابوسعید کا

۲۶۴ جب بادشاہ نے حکومت اور کوتوالی بلخ کے امیر شتاق کی سپرد کر کی نہضت اور
مراجعت جانب ہرات کی فرمائی بعد تھوڑے عرصہ کی وہ نمک حرام اپنی ولی نعمت سے
پھر گیا اور کفران نعمت اختیار کر کی اولاد سلطان سعید سے ملگیا یہہ بات بادشاہ پر نہایت
گران گذرے بہت لشکر بلخ پر پہنچا جب بہت تنگ کیا اور شہر کا محاصرہ نہایت فراوان
تک رہا اور لڑائی منجنیق اور گرگون کے ہوئے اوسوقت اوس امیر شتاق نے عرض کی
کہ مین استغفار اس گناہ سے کرتا ہون اگر بادشاہ میرا گناہ معاف فرماوین تو مین دروازہ
کہولدون چنانچہ بادشاہ نے گناہ اوسکا معاف کیا اور شہر بلخ پہر دوسری دفعہ فتح کیا
یہہ فتح درمیان [illegible] ہجری کے ہوئے

بیان تھوڑا سا احوال مرزا ابوبکر بن مرزا سلطان ابوسعید کا اور مقتول ہونا اوسکا حسب الحکم صاحبقران کے

واضح ہو کہ والدہ میرزادہ ابوبکر کی اولاد بادشاہان بدخشان سے تھی اور سلطان
سعید نے اپنی ایام حیات مین سلطنت بدخشان کے شاہزادہ مذکور کو دیدی تھی بعد
واقعہ اوسکے اوسکی حشمت اور شوکت اوسکی بہت بڑہ گئی لیکن اس بادشاہزادی نے
ملک بدخشان پر قناعت کی علی الدوام تسخیر ممالک کا ارادہ رکھتا تھا اور یہہ قطعہ
جو اوسکے تصنیف سے ہے ہر وقت پڑہا کرتا تھا ۔ چو سنجد در نگین من بدخشان را
زچشم تا بدخشان در نگین باد ۔ بکوہستان سمندم رچہ جولان ۔ مرا میدان ہمہ روی
زمین باد ۔ القصہ شاہزادہ مذکور کے دفعہ ہمایون سے لڑا اور کے دفعہ صلح کے
آخر الامر اوپر شاہزادہ سلطان محمود کے مسلط ہوا اور قلعہ شادمان کو معہ اوسکے
مضافات کے مسخر کیا بعد ایک مدت کی سلطان محمود سے شکست کہا کر بادشاہ صاحب
قران کے خدمت مین آیا بادشاہ نے اوسکا آنا بہت مبارک تصور کیا اور عزت و اکرام

بیان مقتول ہونی مرزا سلطان ابو سعید کا

واکرام اوسسی ملاقات کی اور طرح طرح کی التفات اور عنایت اوسکے حال پر
کی وہ مدت تک ہمرکاب ہمایون کے رہا مگر مفسدون نی اوسکو بہکا کر وہان سی بہگا دیا
اور ثانی الحال کو امیر سید مرید ارغون کو جو بیگناہ تہا اوسنی قتل کیا اور نواح ترمذ سی
بقصد ملک خراسان کی چڑہائی کی سلطان صاحبقران نے ایک فوج امرا اور سردارون
کے ساتہہ مرو کی جانب روانہ کی وہ لوگ شاہزادی سی لڑی اوسنی شکست کہا کے
اور قصد بدخشان کا کیا آخر کو اوسطرف کا جانا بہی مناسب نہ جان کر طرف کابل اور
ہندوستان کی ارادہ آنیکا کیا اور حدود آب سندہ سی جانب کرمان کی گیا اوسوقت
بیر علی ولد علی شکر ترکمان بہی اوسسی آ ملا اوسنی شاہزادہ کو ملک عراق کی حرص دلوائے
امیر کبیر یعقوب بیگ جو حاکم عراقین اور آذربجان اور دیاربکر اور فارس کا تہا اوسکی
لشکر نے مقابلہ بادشاہزادے کا کیا وہان سی شکست کہا کر قصد خراسان کا کیا
جب بادشاہ صاحبقران کو یہہ خبر پہنچی کہ بادشاہزادہ مرزا ابوبکر سیستان سی
قصد خراسان کا رکہتا ہے بادشاہ بطور ایلغار پیچہی مرزا ابوبکر کے گیا شاہزادہ نے
ولایت فراہ سی براہ بیابان قصد ترشیز اور سبزوار کا کیا اور بادشاہ نے اوسکا
تعاقب کیا جس منزل سی کہ وہ کوچ کرتا تہا اوس منزل پر شام کو ڈیرا بادشاہ کے
لشکر کا ہوتا تہا اسیطرح پر چار فرسخ تک استرآباد سے آگی گیا ایک روز مع کنیز
کنارہ آب جرجان پر اوترے ہوئے تہی کہ ناگاہ لشکر بادشاہ کا نمودار ہوا جب
لشکر بادشاہ نے اوسکا احاطہ کر لیا بہاگ نہ سکے بہت آدمی آب جرجان مین
گرکر ہلاک ہوئی اور اکثر مقید ہوئے سپہ سالار اونکا جو بیر علی ترکمان اور بیرم اوسکا
بہائی تہا دونون کو بادشاہ نے اپنی سامنی بلوا کر فرمایا کہ ای بدبختو تم کیا چاہتی
تہی اس لڑکے خودپسندسی کہ اوسکو بہی مثل اپنی بدبخت تمنے کر دیا تمکو یہہ خبر
نہین کہ اب بدنصیب اور بدبخت تمہارا اتہارے منقاد نہین رہا ہے اب اقبال تمہارا

بیان فوت ہونے سلطان صاحبقران کا

۲۶ تمسی روگردان ہوگیا ہی اور فوراً بموجب حکم وہ قتل کے گئی اور بادشاہزادہ ابوبکر سارے
دن صحرامین گشت کرتا ہوا بہاگا بہاگا پہرا جب شام ہوئی گہوڑی کو وداع کرکی آپ جانب
خراسان کی چلا رات کو راہ بہول گیا چند ہورتون سی غل مچاکر راہ خراسان کی اوسنی دریافت
کی جب حد فیروز غند مین پہنچا چند آدمیون سنے اوسکو پہچان لیا کہ یہہ مرزا ابوبکر ہی وہان
اون لوگون نی اوسکو طمع دیکر اور دم اور فریب سی روک لیا جب بادشاہ مراجعت کرکی
مرو سی حد مین آیا بادشاہزادی کو وہان لیجاکر حاضر کیا اوسنی بہت عجز سی عرض کی کہ مجکو فقط
اپنی اہل اور اقربا مین رہنی دو مین بادشاہت نہین چاہتا میرے تئین قتل نکر د بادشاہ کی دل مین
یہہ ارادہ اوسکی قتل کا نہ تہا مگر سردارون سنے یہہ قطعہ بادشاہ کو سنایا قطعہ ؎
ترا ایزد چو بر دشمن ظفر داد ٭ بکام دوستانش سر جدا کن ٭ دگر خواہی
ثواب نیک مردان ٭ طمع از جان بیر او رہا کن ٭ چنانچہ سنہ ۸۵۵ ہجری مین قتل کیا گیا

بیان فوت ہونے سلطان ابوالغازی حسین بہادر خان صاحبقران کا اور بیٹہنا تخت سلطنت پر بدیع الزمان اور مرزا مظفر حسین کا بالاشتراک

واضح ہو کہ شاہی بیگ خان ابن بداق سلطان بن ابوالخیر خان نے جب سلطان علی بادشاہ
اور اوسکے والدہ کو قتل کیا اور ماوراء النہر کو تصرف اولاد سلطان سعید سی مخلصی دیکر آپ
متصرف ہوگیا اوسوقت طمع ملک خراسان کی کی سلطان صاحبقران ابوالغازی سلطان
حسین بہادر خان بہی درمیان سنہ ۹۱۱ نوسوگیارہ ہجری کی واسطی دفعہ شاہی بیگ خان
اور امراء اوزبکیہ کی متعہد لشکر گردون شکوہ سکے متوجہ ماوراء النہر کا ہوا اور مقام بابا الہی پر
جو بادغیس سی ایک مقام ہی پہنچا آخر روز شنبہ سولوین ذالحجہ سنہ ۹۱۱ نوسوگیارہ ہجری
مین بعد غروب آفتاب کی وفات پائی بعد چار روز کی نعش سلطان صاحبقران سکے
ہرات مین لائی اوسی گنبد مین کہ اوسنی واسطی اپنی آپ طیار کروا رکہا تہا مدفون کیا

بیان فوت ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا

مدفون کیا اوسکی اٹھتیس ۳۸ برس کچھہ اوپر سلطنت کی اور ستتر برس کی اوسکی عمر ہوئی ایام
سلطنت مین بیس روز مفلوج یعنی فالج زدہ رہا قوت سواری کی نرکہتا تہا اوسکو شوق
فوج کی لڑائی کا اور کبوتروں کا اور مرغوں کے لڑائی کا بہت تہا جہان جاتا ہمراہ اوسکے
سکا بکیت کبوتروں کی چلتے تہین اور تخت روان پر سواری کرتا اوسکے اولاد سی چودہ
شخص ہین وہ یہہ ہین — بدیع الزمان مرزا — مظفر حسین مرزا یہہ دونو بادشاہ ہوئے
— کبک مرزا — ابو المحسن مرزا — فریدون حسین مرزا — محمد قاسم مرزا یہہ
لوگ جنگ اوزبک مین مارے گئے — شاہ غریب مرزا — حیدر مرزا — ابراہیم حسین
مرزا — محمد حسین مرزا — ابو تراب مرزا — ابن حسین مرزا — محمد معصوم مرزا
— فرخ حسین مرزا — یہہ بہی ایام حیات اپنی والد کے آگے فوت ہوگئے تہے لیکن بدیع الزمان
مرزا — اور مظفر حسین مرزا بعد اپنے باپ کی ہرات مین آئے اور شرکت تخت سلطنت پر
دونو برابر بیٹھے بعد ایک سال کے شاہی بیگ خان اوزبک نے خراسان مین آکر انسے
لڑائی کی اور فتح پائی سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری مین بدیع الزمان مرزا جانب قندہار کے
چلاگیا پھر وہان سے شہر تبریز مین نواب اسمعیل بہادر خان کے پاس چلا آیا اوسکا
نواب نے اوسکو تبریز مین رہنے کو مقام دیا اور ہر روز ایک ہزار دینار روزینہ مقرر کر دیا
وہ سات برس تک تبریز مین یعنی سنہ ۹۲۰ ہجری تک رہا اور سلطان سلیم بادشاہ کے
درمیان سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری کی رحلت کی — اور محمد حسین مرزا آخر ایام حیات تک
بسبب استمداد شاہ اسمعیل کے حکومت استراباد کی کرتا رہا — اور تین برس تک
شاہی بیگ خان نے درمیان خراسان کے سلطنت کی اور درمیان سنہ ۹۱۶ نوسو سولہ
ہجری کی ابو المظفر شاہ اسمعیل بہادر خان نے لشکرکشی خراسان پر کی بروز جمعہ چھبیسوین
شعبان کو خراسان پر مستولی ہوا — اب اس مقام سے بسبب اسکی کہ اوس تاریخ کا
ترجمہ ہو کر بہشت حال چھپ چکا ہے اس خاندان کا حال تمام کرتا ہوں — اور وہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۶۸ بادشاہ جو امیر تیمور کی اولاد سی دہلی کے ہوئی جنکی اولاد مین سی اب ہماری زمانہ مین ابو الظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ تخت نشین دہلی کی ہین اونکا حال اسموقعی مینی نہین لکہا کہ ایک تاریخ مغلیہ انگریزی زبان سی ترجمہ اردو مین ہوکر مدرسہ دہلی مین چہپ چکی ہے وہ کافی ہی اب مجکو اون بادشاہون کے حال کی لکہنی کچہہ ضرورت نہین فقط

بیان بادشاہان ترکستان کا جو بعد وفات بانی ابو الفدا کی گذری اور سوای اوسکی اور بادشاہ مصر کے سنہ ۱۸۴۷ عیسوی تک

ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد

واضح ہو کہ ناصر احمد نے کرکسی دیار مصریہ پر خروج کرکی اپنی وطا لیف اور آمدنی محصول کی اوسپر مقرر کرکی بند و بست اپنا کیا مگر افسوس کہ اوسنی ظلم بہت کرنا شروع کردیا تہا جب اوسنی دیکہا کہ خلق مجسی نفع یا ہوگئی ارادہ کیا کہ اب اپنی ولایت کرک کو مراجعت کرنا چاہئیے رعایا مصر نے اوسکی بیعت کا خلع کردیا درمیان سنہ ۷۴۵ ہجری کی مقتول ہوا وہ درمیان قلعہ حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا

ملک صالح اسمٰعیل ابو الفدا بن ناصر محمد

صالح اسمٰعیل بعد وفات ناصر احمد کے بادشاہ مستقل ہوا اوسنی تین برس دو مہینی بادشاہت کی بعد ازان وہ بہی بقضا الہی فوت ہوا صلاح صفدی نی اوسکی مرنی کا مرثیہ لکہا ہے جسمین یہہ دو شعر ہین ؎

مضی الصالح المرجوّ للناس والندا ومن لم یزل یلقی المنی بالمنائح
فیا ملک مصر کیف حالک بعده اذا نحن اثنینا علیک بصالح

بیان بادشاہان ترکستان کا

یہہ بادشاہ درمیان چوتہی ربیع الاول ۷۴۶ھ سات سو چہیالیس ہجری کی خلافت حاکم ۲۶۹ بامر اللہ مین فوت ہوا

ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد

کامل شعبان سے تمام رعایا بہ نسبت اور اوسکے بہائیون کی زیادہ خوش تہے اسلئی اوسکی زیادہ توقیر ہوئے اور بادشاہ مقرر کیا گیا ماہ ربیع الاول مین وہ تخت نشین ہوا ابن نباتہ نے اوسکی حق مین شعر کہی ہین از انجملہ یہہ دو شعر ہین ؎

جبین سلطاننا المرتجی	مبارک الطالع البدیع
یا بہجۃ الدہر اذ تبدی	ہل دل شعبان فی ربیع

اوسنی جب بدخصلتی رعایا مین رکہنی اور برائی کرنی شروع کی اسلئے ایک برس ایک مہینی پندرہ روز بادشاہ کرکی غایب ہوگیا پہر اوسکا پتا نہ ملا ۷۴۷ھ سات سو سینتالیس ہجری مین وہ گم ہوا تہا درمیان خلافت حاکم کے

ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد

مظفر حاجی بعد اپنی بہائی کامل شعبان کی بادشاہ ہوا وہ متکبر اور ظالم تہا رعایا مین اوسکی مثال ایک بہیڑیے سے دی جاتی اوسکے صحبت مین رذالہ اور پاجی لوگ رہتے اور باشون کو اپنی پاس بہلاتا اور علما سے پرہیز کرتا اسلئی ایک برس آٹہہ مہینی دس روز اوسنی بادشاہی کی کیونکہ بعد اس مدت کی اوسکو بادشاہت سے رعایا نے برطرف کرکی بکرے کی طرح زمین پر ڈالکر ذبح کیا وہ بارہوین رمضان ۷۴۸ھ سات سو اڑتالیس ہجری مین مقتول ہوا

ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد

بیان بادشاہان ترکستان کا

۷۶۰ ناصر حسن بہی بادشاہ دایم الخمر اور بدتدبیر آدمی تہا تین برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے
تہی پہر معزول کیا گیا لیکن بعد مدت کی پہر سلطنت ملی بعد ازان مقتول ہوا اسی نی ایک
جامع مسجد درمیان رمیلہ کے بڑی بنائی ہے اوسنی دس برس چار مہینی چند روز سلطنت
کی جمادالاول ۷۶۲ھ سات سو باسٹھہ ہجری مین مقتول ہوا ان ایام مین خلافت معتضد
باللہ ابن مستکفی کے تہی

ملک صالح ولد ناصر محمد

صالح بعد اپنی بہائے ناصر حسن کے مقتول ہونی کی تخت نشین ہوا بعد تین برس آٹھہ مہینی کے
اوسکو بہی رعایا نی معزول کیا اسکے زمانہ مین وزرا رکو بہت دخل کاروبار سلطنت مین
تہا وہ درمیان ۷۵۵ھ سات سو پچپن ہجری کے اوایل ایام خدمت معتضد مین معزول ہوا

ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد

منصور محمد بعد اپنی بہائی مسبوق الذکر ارض طیبہ کا بادشاہ ہوا اوسنی دو برس تین
مہینی اپنی لیاقت اور نیک روبیہ سی گذارے بعد ازان وہی معزول ہوکر قلعۃ الجبل مین
مقید ہوا اوسی قید مین درمیان ۸۰۱ھ اٹھہ سو ایک ہجری کے فوت ہوا اوسکی ولایت
ایام خلافت معتضد بن متوکل تہے

ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد

اشرف شعبان بڑا سخی اور نامور اور کریم بادشاہ گذرا ہی وہ بڑا شجاع اور راستوار تہا
علمار کی بہت قدر کرتا اور خلاف شرع کچہہ کبہی نکرتا چودہ برس دو مہینی چند روز
اوسنی خلافت کی پانچوین ماہ ذیقعدہ ۷۷۸ھ ہجری مین درمیان ایام خلافت متوکل

بیان بادشاہان ترکستان کا

متوکل بن معتضد کی مقتول ہوا

ملک منصور علی بن اشرف شعبان

منصور علی ایام بلوغ مین بادشاہ ہوا پانچ برس چار مہینی اوسنے سلطنت کی بعد ازان دسوین صفر سنہ ۷۸۳ سات سو تراسی ہجری مین درمیان ایام خلافت متوکل کی مین فوت ہوا

ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان

صالح حاجی اوسکی بعد بادشاہ ہوا کیدبرقوق نی اوسکو عہدہ پاسبانی رعایا سی معزول کیا بعد ازان اوسنی اوسپر فتح پاکر پہر بادشاہت لی ان دونومین بہت لڑا ئیان ہوئین تہی اوسنی اس عہدہ سی دست برداری کی وہ دورہ خلافت متوکل کا تہا

ملک ظاہر برقوق

اوسنی بڑی دہوم دہام سی سلطنت کی مگر بعد اس عیش وعشرت کی رنج بہت اٹہایا سولہ برس چار مہینی نپدرہ روز اوسنی سلطنت کی پہر ماہ شوال سنہ ۸۰۱ آٹہہ سو ایک ہجری مین ایام خلافت متوکل مین فوت ہوا

ملک ناصر فرج ابو السعادت بن برقوق

ناصر فرج جب تخت پر بیٹہا اسکی ایام حکومت مین رعیت نی بہت نقصان اور تکلیف اٹہائی کیونکہ تیمور لنگ نی اسکے عہد مین آکر بہت مال رعایا کا لوٹا اور عورتون کو پکڑ لیا اور مردون کو قتل کیا ناصر مذکور بہی اوسکے لڑنے کی واسطی نکلا جب دیکہا کہ مقابلہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۲ اوسسی کرنی کی طاقت نہین لاچار ہوکر اپنی بلاد کی طرف بہاگ آیا — مقری شاعر مشہور
نے ناصر مذکور کے حقمین شعر کہی ہین جنمین سے یہہ دو بہی ہین —

مضی الظاہر السلطان اکرم مالک ۔ الی ربہ یرقی الی الخلد فی الدرج
وقالوا ستاتی شدۃ بعد موتہ ۔ فما کان ہم دنی وما جا سوی الفرج

جب اوسکے ایام سلطنت مین بہت فتنے اور فساد برپا ہوئی اوسوقت اوسنی آپ حکومت سی اپنی تئین معزول کیا لیکن پہر بادشاہ ہوا قریب سات برس کی اوسنی حکومت کی دمشق مین درمیان گیارہوین صفر ۸۱۵ آٹہہ سو پندرہ ہجری کی ایام مستعین باللہ بن متوکل بن مقتول ہوا

ملک منصور عبد العزیز بن برقوق

منصور عبد العزیز بعد اوسکے حاکم ہوا ابہی اوسکا بندوبست اچہی طرح سی ہونے نہ پایا تہا کہ اوسکے بہائی نے آکر سب جمعیت اوسکی متفرق کردی اور اوسکو اسکندریہ کی طرف نکالدیا اوسیجا سے اوسکو درمیان ۸۰۸ آٹہہ سو آٹہہ ہجری سے قتل کیا یہہ وہ سال ہی جسمین خلیفہ متوکل والی مصر فوت ہوا تہا

ملک موید ابو النصر شیخ محمودی ظاہری

ابو نصر شیخ بعد معزول ہونی مستعین عباسی کی خلیفہ ہوا اوسنے آٹہہ برس پانچ مہنی سلطنت کی درمیان ۸۲۴ آٹہہ سو چوبیس ہجری کی فوت ہوا اون ایام مین معتضد بن متوکل عباسی مصر کا خلیفہ تہا

ملک مظفر احمد ابو السعادات ابن المؤید

مظفر احمد کی دو برس کی عمر تہی جب بادشاہ ہوا اسلئے اوسکا وزیر مسمی ططر امور ریاست کا

بیان بادشاہان ترکستان کا

امور ریاست کا بندوبست رکہتا تہا اوسنی سات مہینے چند روز سلطنت کی ہی سالہین ۲۷۰۳
اوسکا ذکر جاتا رہا

ملک ظاہر ظطر ابو الفتح

ظاہر ظطر کی امر و نہی چونکہ جاری تہی اور وہ عالی ہمت اور عقلمند محب علماء و فضلا کا تہا
اسلیئے وہ مستقل ہوکر بادشاہت کرنے لگا اوسنی ترانوین [۹۳] دن بادشاہت کے
بعد ازان پانچوین ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور کو فوت ہوا

ملک صالح محمد بن ظطر

صالح محمد حالت بلوغ مین بادشاہ ہوا اوسنی چار مہینے دو روز بادشاہت کی بعد ازان
وہ بہی معزول ہوا بیماری طاعون یعنی وبا مین مبتلا ہوکر سنہ ۸۲۵ آٹہہ سو پچیس ہجری مین
فوت ہوا اون ایام مین معتضد کی خلافت تہی

ملک اشرف ابو نصر سباہی الدقماقی

اشرف ابو النصر اچہی چلیون پر چلا یہہ بڑے بادشاہون مین گذرا ہے قرآن شریف
سننے کا اوسکو بہت شوق تہا اور رمضان وغیرہ مین روزہ دار رہتا یعنی تمام سال
روزہ سے رہا کرتا اوسکی ایام حکومت مین جزیرہ قبرس فتح ہوا سولہ [۱۶] برس چند روز
اوسنے حکومت کی سنہ ۸۴۱ آٹہہ سو اکتالیس مین درمیان خلافت معتضد کی فوت ہوا

ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف بن الاشرف

عبد العزیز ابو المحاسن بسبب سعادت بخت کی تخت پر بیٹہا لیکن مدت دراز تک اوسکو

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۴ سلطنت نصیب ہوئی معزول ہوکر اسکندریہ مین جاکر رہا ربیع الاول کی دسوین تاریخ سنہ ۸۴۴ھ
آٹھہ سو چوالیس ہجری مین درمیان ایام معتضد کی خلع اوسکے بیعت سی ہوا تہا

ملک ظاہر ابو سعید علی جقمق علائی ابن اینال

ظاہر ابو سعید اوسکے بعد تخت نشین ہوا یہہ بڑا سخی تہا یتیمون پر احسان اور اکرام کرتا اور فقیرون محتاجون کے حاجتین پوری کرتا ساڑہ چودہ برس سلطنت کرکے وہ بہی راہی ملک بقا کا ہوا (۳) صفر سنہ ۸۵۷ھ آٹھہ سو ستاون ہجری مین فوت ہوا آخر خلافت معتضد کے اور تمام خلافت مستکفی بن متوکل کے اور اکثر خلافت قایم بامر اللہ بن متوکل کی اوسنے دیکہی تہی

ملک المنصور عثمان ابو السعادت ولد ابو سعید

منصور عثمان نی چالیس روز بادشاہت کی بعد ازان اوسکی حکومت سی بہی خلع ہوا اسکندریہ مین آرہا تہا اوسیجائی فوت ہوا

ملک اشرف ابو نصر اینال علائی ناصری

اشرف ابو نصر نے بادشاہ ہوکر خوب چین اوڑائی اوسکے پاس ایک لونڈی بہت خوبصورت مسماۃ سلیمہ تہی اوسکو پیار کرتا تہا چغلی کسی کے یہہ بادشاہ نہ سنتا تہا سخی بہت بڑا تہا اور باوجود امی محض ہونیکے خطائین اوسی کم ہوئی ہین اوسکو لکہنا پڑہنا کچہہ نہ آتا تہا آٹھہ برس دو مہینے چہہ روز اوسنے خلافت کی کیونکہ (۱۵) پندرہوین جمادالاول سنہ ۸۶۵ھ کو وہ فوت ہوگیا وہ درمیان خلافت مستنجد باللہ بن متوکل کی تہا

ملک مؤید احمد ابو الفتح ولد الاشرف ابو النصر

بیان بادشاہان ترکستان کا

موید احمد کی باپ نی ایام حیات مین اوسکو ولی عہد کر دیا تہا اوسنی بہی اپنی باپ کی بعد
اوسکی اچہی طرح پیروی کی وہ یگانہ روزگار اور سب بادشاہان معزز مذکورہ بالا سی
نیک نیت بادشاہ گذرا اوسکو علم بہی تہا اور وہ رئیس بہی تہا انتظام ملک اور تدبیر منزل
اور تدبیر ملک اور اخلاق سب اوسکو خوب آتے تہی مگر افسوس کہ زمانہ ناہنجار نے
اوسکے ساتہہ بدی کی زمانہ نے مساعدت نہ کی پانچ مہینی چار روز کے بعد بہت رنج
والم اوسکو پہنچا اور تمام عیش اوسکا مبدل بہ نکبت رنج ہوگیا آخرکار لوگون نی اوسکا
بہی خلع کیا دسوین رمضان ۸۶۵ سنہ آٹہہ سو پینسٹہہ ہجری مین اوسکی سلطنت سی خلع ہوا تہا

ملک ظاہر ابو سعید خشقدم ناصری مویدی

ظاہر ابو سعید کو علم قرات قرآن شریف کا بہی کچہہ کچہہ آتا تہا بسبب سعادت بخت
کے اوسکو تخت ملا لیکن طامع بہت تہا اوسمین خصایل نیک اور محاسن محمودہ بہت
تہے چہہ برس پانچ مہینی سلطنت کرکی دسوین ربیع الاول ۸۷۲ سنہ سات بہتر ہجری مین
درمیان خلافت مستنجد کے فوت ہوا

ملک ظاہر ابو سعید بلبای علای

جس روز کہ ظاہر ابو سعید نے وفات پائی اوسی روز یہہ ظاہر ابو سعید علای تخت نشین
ہوا مگر اوسکو سلطنت مین کچہہ دخل سوای نام بادشاہت کی نہ تہا پچاس روز وہ ایسے
چین اوڑا کر جلدی معزول ہوکر اسکندریہ مین مقیم ہوا اوسجا نے وفات پائی

ملک ظاہر ابو سعید تمربغا

ظاہر ابو سعید تمربغائی بادشاہ ہوکر رعیت پروری اور عدل و دادگستری کی یہہ نیک

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۱ خصلت تہا مگر اوسکو ثغر دمیاط کے مقابلہ کی واسطے رئیسان سلطنت نی امادہ کیا تہا
جب اسکندریہ پر پہنچا داعی اجل کو لبیک کہکر خدا کے دربار مین جا حاضر ہوا اوسنی
دو مہینی بادشاہت کی کچہہ بہی دنیا کے عیش و آرام مثل بادشاہان سابق کی دیکہنی نہ پایا

ملک اشرف ابو نصر قائتبائے ظاہرے

اشرف ابو نصر قائتبای نے بادشاہ ہوکر رعایا کو نیک خصلت اور حسن انتظام سے خوش
کیا یہہ بادشاہ اچہا منتظم اور نیک گذراہی بڑا جلیل القدر بادشاہ تہا اپنی انصاف سی
اوسنی مدت دراز تک سلطنت کی عمارت اور مسجدین اوسنی بہت بنوائین انتیس ۲۹ برس
اور قریب چہہ مہینی کے اوسنی بادشاہت کی مورخ لکہتی ہین کہ اوسنی کوئی ظلم یا بی انصافی
نہین برسے اتنی مدت تک مصر کی بادشاہت کرتا رہا پہر اپنی موت سی بروز دو شنبہ
ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۰۱ نوسو ایک ہجری مین فوت ہوا اوسنی خلافت مستنجد سے اور اکثر ایام خلافت
متوکل عبد العزیز کے دیکہی

ملک ناصر محمد ابو السعادات ولد قائتبائے

ناصر محمد اپنی باپ کے والی حکومت ہوا لیکن حوادثات زمانہ سے مدت اوسکی ندبیر ہی
وسے دو دفعہ وہ متولی ہوا لیکن پہلی دفعہ بعد بادشاہ ہونے کی معزول ہوگیا تہا اوسکو
کمینون کی صحبت بہاتی تہی اشراف اور نیک آدمی کے صحبت پر کمینون کو ترجیح دیتا تہا
اسیواسطی یہہ شعر اوسکے حق مین کسی شاعر نے بہت اچہا کہا ہے ؎

اڑہائی برس سلطنت کرکی (۲۵) ربیع سنہ ۹۰۴ مین درمیان خلافت مستمسک یعقوب
کے فوت ہوا

بیان بادشاہان ترکستان کا

ملک اشرف قانصوہ غلام قابنباے کا

اشرف قانصوہ ایک سردار سرداران لشکر سے تہا درمیان حکومت ناصری وہ مستولی ہوا اور اوسکے اخبار اور حال کی نوشتنی گم ہوگئی اسیلیے نہ اوسکی موت کی خبر نہ زندگی کہ کیا کچہہ اوسپر گذرا

ملک ظاہر ابو سعید قانصوہ ماموں ناصر کا

ظاہر ابو سعید قانصوہ جب بادشاہ ہوا اوسکے مزاج مین عیش وآرام اور صفائی اور چین سما گئی تہی یہانتک کہ لشکری اوسپر جب ہجوم کیا وہ کہین چہپ گیا اسلیے ایک برس آٹہہ مہینے اوسنے بہی سلطنت کری پہر فوت ہوا درمیان خلافت مستمسک سابق کے وہ موجود تہا

ملک اشرف جنبلاط

اشرف جنبلاط بعد ازان تخت نشین ہوا اوسنے سلطنت سے بہت نفع اوٹہایا مگر افسوس کہ ایک ہی برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے خلافت مستمسک مین موجود تہا

ملک عادل سیف الدین طومان بائی

عادل سیف الدین طومان بائی کا اب دورہ چمکا اوسنے بڑا رتبہ اقبال کا پایا تہا مگر افسوس کہ چار ہی مہینے سلطنت کی تہی کہ قتل ہوا خلافت مستمسک مین یہہ حادثہ گذرا

ملک اشرف ابو النصر قانصوہ غوری

اشرف ابو النصر قانصوہ مذکور بڑا صاحب مروت اور فتوت تہا وہ بڑا شجاع اور مہیب اور قوی اور طاقت ور تہا مگر سخت دل اور بیرحم اتنا تہا کہ اوسکی خفگین یہہ

بیان بادشاہان مصر کا

 کہہ سکتی ہین کہ تمام جابرین وظالمین سی زیادہ سخت دل آدمی تہا اوسکو ظلم اور جور کے بہت خوشی اور حرص تہی اسیلئے ایک منشین سنے تمام بلادمین فساد اور ظلم کررکہا تہا اور بہت خلق اللہ کو ایذا پہنچاتی تہی کیونکہ جب بادشاہ ظلم کا خواہش مند ہو تو عمال وغیرہ پہلے کرین گی جب اوسکی سلطنت کو پندرہ برس اور نومہینی چند روز ہو چکی اوسوقت سلطان سلیم نی اوسپر چڑہائی کی اور اس ظلم کا عوض بہی خوب چکہایا مگر اوسکا حال معلوم نہ ہوا کہ کہان گیا ۹۲۲ سنہ نوسو بائیس ہجری مین گم ہوا تہا اون ایام مین فتح مصر کی تہی

ملک اشرف طومان بائی بہتجا غوری کا

بعد اوسکی گم ہونی کی بجائی اپنی چچا کی اشرف طومان بائی قائمقام ہوا اوسکو بہی سلطان سلیم نی قتل کر کی جمیع بلاد پر اپنا قبضہ کرلیا یہہ شخص آخر خاندان دولت چرکس کا تہا جو کہ ایک فرع دولت ترکستان کی گذرے ہین اوسوقت سی مصر خاندان عثمانیہ کی زیر حکم ہوا جنکا حال آگے لکہتا ہون

بیان دولت عثمانیہ کا

عثمان

اول اس خاندان کا بادشاہ عثمان بیگ غازی بن ارطغرل گذرا ہی اوسنی بروسہ کو فتح کیا اور بیعت اوسکی درمیان ۶۹۹ سنہ چہہ سو ننانوین ہجری کے ہوئی اوسکی زمانہ مین مولی آدہ بابی اور شیخ عاشق پاشا بن شیخ مخلص بابا یہہ عالم تہے اس بادشاہ نے زبان ترکی مین ایک کتاب بہی نظم مین تصنیف کی ہے اس بادشاہ نی ستائیس برس بادشاہت کی درمیان ۷۲۶ سنہ ہجری کے فوت ہوا

سلطان اورخان

بیان بادشاہان مصر کا

اوسکی بعد بیٹا اوسکا سلطان اورخان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت خلافت درمیان سنہ ۷۲۶ ۲۶۹
سات سو چھبیس ہجری کی ہوئی اوسکی زمانہ مین مولوی علاء الدین اسود ــــ اور داؤد
قیصری ــــ اور محسن قیصری ــــ اور شیخ خارجہ احمد قدس سرہ یہہ عالم مشہور تھے
اس بادشاہ نے پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کی سنہ ۷۶۱ سات سو اکسٹھ ہجری مین فوت ہوا

مراد اول

بعد ازان اوسکا بیٹا مراد اول ابن سلطان اورخان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت سلطنت
درمیان سنہ ۷۶۱ سات سو اکسٹھ ہجری کی ہوئے اوسکی زمانہ مین جمال الدین محمد
اقسرائی ــ اور شیخ حاجی بکتاش قدس سرہما بڑی خاندان شریعت کی فاضل گذری
ہین اوسنی تیس ۳۰ برس سلطنت کی سنہ ۷۹۱ سات سو اکیانوین ہجری مین فوت ہوا

بایزید اول

اوسکو یلدرم بہی کہتی ہین وہ بیٹا مراد اول کا تہا درمیان سنہ ۷۹۱ سات سو اکیانوین ہجری
کی اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ مین مولوی شمس الدین محمد فناری اور دونو
بیٹی اوسکی یعنی محمد شاہ اور یوسف بالی ــ اور شیخ ابو الخیر محمد جزری ــ اور حافظ الدین
محمد رازی صاحب الفتاوی ــــ اور محمد بن یعقوب صاحب قاموس ــــ اور
مولوی بدر الدین مشہور ابن قاضی سماونہ اور مولی عبد اللطیف بن ملک ــ اور
مولی حسن پاشا بن مولی علاء الدین اسود شارح مراح الارواح کا اور مصنف افتتاح
کا ــ اور مولی حاجی پاشا مصنف کتاب الشفا فی الطب کا ــ اور شیخ امیر
سلطان ــــ اور شیخ حاجی بیرام ــ اور شیخ قطب الدین ازنیقی ــ اور شیخ عبد الرحمن
بسطامی یہہ فاضل و عابد و زاہد گذرے ہین اوسنے پچیس برس سلطنت کی سنہ ۸۱۶

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۰ سولہ ہجری مین فوت ہوا

محمد

اوسکے بعد محمد اول کی بیعت درمیان ۸۱۶ھ آٹھہ سو سولہ ہجری کی ہوئی یہہ سلطان محمد اول
بایزید اول کا بیٹا ہی وہ درمیان زمانہ مرزا شاہرخ کے موجود تہا اور اوسکی زمانہ
مین مولانا برہان الدین حیدر علامہ تفتازانی کا شاگرد — اور فخر الدین عجمی — اور مولی یعقوب
اصفر — اور مولی قرا یعقوب یہہ عالم گذری ہین اوسنے ۹ نو برس سلطنت کی ۸۲۵ھ آٹھہ سو
پچیس ہجری مین فوت ہوا

مراد ثانی

مراد ثانی ابن سلطان محمد بعد مرنے اپنی باپ کی درمیان ۸۲۵ھ آٹھہ سو پچیس ہجری کی تخت
خلافت پر بیٹھا اوسکے وقت کی فاضل یہہ گذرے ہین — مولی کورانی — فتح الله شروانی
— مولی محی الدین کافیجی — مولی سراج الدین محمد بن عمر حلبی اوسنے کئی حاشیہ شرح
متوسط پر لکھی ہین جو کہ ایک شرح کافیہ کے مشہور ہی — مولی شرف الدین بن کمال
قرمی — مولی سید احمد قرمی — مولی سیدی علی العجمی اسنی ایک حاشیہ میر شریف
کی حاشیہ پر جو قطبی شرح شمسیہ پر ہی درمیان منطق کے لکہا ہے — اور علاء الدین
قوچ حصاری — اور شیخ محمد بن آق بیق — اور شیخ ابن کاتب مصنف محمدیہ کا
اوسنے ۳۱ تیس برس بادشاہت کی درمیان ۸۵۵ھ آٹھہ سو پچپن ہجری کے فوت ہوا

محمد ثانی

پہر اوسکا بیٹا یعنی محمد ثانی ابن مراد ثانی درمیان ۸۵۵ھ آٹھہ سو پچپن ہجرے کی تخت پر
بیٹھا اوسنے شہر قسطنطنیہ فتح کیا اوسکی زمانہ مین امیر الغ مرزا خاندان تیموری سی
سلطنت کرتا تہا یہہ علما اوسکے زمانہ مین گذری ہین — مولی علی قوشچی — مولی علی
طوسی — مولی محمد بن قرامرز اشتہور بنام ملا خسرو — مولی خواجہ زادہ — مولی خطیب

بیان بادشاہان مصر کا

خطیب زادہ — مولی شمس الدین خیالی — مولی مصلح الدین قسطلانی — مولی فضل زادہ — مولی شمس الدین احمد مشہور بنام ونکفور — مولی ملا مصنفک — مولی حاج بابا — مولانا سنان باشا اور دونو بھائی اوسکے یعنی یعقوب باشا — اور احمد باشا اور مولا علی حلبی بن یوسف بن مولی انصاری اور مولی حسن حلبی بن محمد شاہ بن مولی فناری کے سوا ان علمار کے جو مشایخ اوسکی زمانہ مین تہے وہ یہہ ہین شیخ آق شمس الدین — شیخ ابن وفا شیخ علار الدین خلوتی خلفار سید یحیی سی اور اوسکے خلفار مین سی شیخ عبد اللہ مشہور ہی اوسنی اکتیس برس بادشاہت کی سنہ ۸۸۶ اٹہہ سو چہیاسی ہجری مین فوت ہوا

بایزید ثانی

بایزید ثانی ابن محمد ثانی ابن مراد ثانی عثمانی معاصر سلطان حسین بیقرا کا ہی وہ بعد وفات اپنی باپ محمد ثانی کے درمیان سنہ ۸۸۶ اٹہہ سو چہیاسی ہجری کی تخت پر بیٹہا اوسکی زمانہ مین یہہ لوگ فاضل گذرے — مولی لطفی توقانی — مولی ادریس بدلیسی — حکیم محمد شاہ قزوینی — مولی محمد بن حاج حسن — مولانا عبد الرحمن ابن علی بن موید — مولی اخی یوسف — مولی یوسف مشہور قاضی بغداد کا جسنی بہنج البلاغہ تصنیف کے ہی اور مولی یعقوب بن سیدی علی شارح الشرعہ کا — اور اوسکے وقت مین مشایخ یہہ گذری ہین — سید ابراہیم مشہور امیر افندی — سید احمد بخاری فرقہ نقشبندیہ مین کا — اور شیخ سنبل افندے — اور شیخ جمال الدین خلیفہ خلوتیہ کا — اسنی بتیس ۳۲ برس بادشاہت کی سنہ ۹۱۸ نوسو اٹہارہ ہجری مین فوت ہوا

سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی

اوسکے بعد سلیم اول بن بایزید بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ جلیل القدر اور سعادتمند تہا اوسکو

بیان بادشاہان مصر کا

بلاد بطور ورثہ اوسکی ابا و اجداد سے پہنچی — اوسنی ملک مصر اور شام فتح کیا اور باقی بلاد
اسلام پر مستولی ہوگیا جو لوگ اوسکی مخالف تہی اونکو اوسنی سزا واقعی دی اور ملوک اور
سلاطین اطراف کو مغلوب کیا نو برس آٹہہ مہینی سلطنت کرکی درمیان سنہ ۹۲۶ نوسو چھبیس
ہجری کے فوت ہوا وہ آخر خلافت عثمانیہ مین تہا اوسنی مصر پر چار برس حکومت کی
دیار مصر پہ پر اوسکی طرف سے امیر الامرا خیربک نیابت کرتا تہا سنہ ۹۱۸ نوسو اٹہارہ
ہجری مین اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ مین یہہ عالم گذرے ہین — مولانا
علی چلبی حنائی — مولی مشہور ابن کمال وزیر — مولی محمد شاہ چلبی انصاری اور بہائی
اوسکا محی الدین چلبی انصاری اور محمد بن خطیب قاسم مصنف روضہ کا اور شیخ محمد مشہور
بشیخ زادہ محشی تفسیر بیضاوی کا جسنی ایک شرح قصیدہ بردہ کے بہی لکہی ہے

سلیمان ثانی بن سلیم

پہر اوسکے بعد بیٹا اوسکا سلطان سلیمان ثانی بن سلیم جلوہ آرائی تخت سلطنت ہوا یہہ شخص
شرع اور احکام خدا کا تہا اوسنی جہاد بہت سے کئے ہین وہ واقع مین سلیمان اپنی زمان کا
گذرا ہے اپنی خاندان کے سلاطین پر اوسنے بڑا احسان کیا تہا چنانچہ یہی باعث اوسکی
فتوح کا تہا کہ جہان جاتا تہا وہ ملک فتح کرتا تہا اگرچہ خونریزی بہی کرتا تہا لیکن دین
کی حمایت مین ساعی رہتا اور اوسکو یہہ منظور تہا کہ دین محمدی کو شیوع ہو اوسنی اڑتالیس ۴۸
برس حکومت کی اوسکی وفات سے علما اور مشایخ کو بہت رنج ہوا تہا چنانچہ شعرا نے
اوسکی مرثیہ ہر طرح سے کہی ہین از انجملہ ایک مفتی ابو السعود مفسر قران شریف نے اوسکا
مرثیہ لکہا ہے جسکا اول شعر یہہ ہے —

اصوت صاعقة ام نفخة الصور فالارض قد ملئت من نقر ناقور

یہہ دو شعر ہیں اوسی قصیدہ کے ہین

بیان بادشاہان مصر کا

آدم ذالک نبی سلیمان الزمان ومن   نفذت اوامرہ فی کل مامور
ومن ومن ملاء الدنیا مہابتہ   وسخرت کل جبار ونمرود

یہہ بادشاہ درمیان ایک جہاد کی تیرہوین[۱۳] صفر سنہ ۹۷۴ ہجری کو فوت ہوا وہ تاریخ چوبیسوین[۲۴]
ماہ اگست سنہ ۱۵۶۶ عیسوی کی تہی اوسکی زمانہ مین یہہ لوگ فاضل گذری ہین مولی سعدی
چلبی — مولی محمد مشہور جوی زادہ — مولی محمود ابو السعود — مولی بستان چلبی
— مولی چلپی — مولانا احمد مشہور طاشکبری زادہ — شیخ ابراہیم حطیب مصنف
ملتقی الابحر کا اور مشایخ یہہ تہی شیخ محمود چلپی نقشبندی شیخ مرکز خلیفہ خلوتیہ کا

سلیم ثانی ابن سلیمان

سلطان سلیم ثانی بڑا بادشاہ تہا وہ اپنی باپ سلیمان مذکور کی وفات کی بعد بادشاہ ہوا
وہ حلیم اور بردبار آدمی تہا اوسنی بہی مثل اپنی والد کی طریقہ جہاد کا جاری رکہا اور شہرون
کے فتح کرنی مین کوشش کرتا رہا اوسکے شان وشوکت بڑے رتبہ کو پہنچ گئے تہی ملک
یمن اور عرب مین سب اوسکے مطیع ہوگئی تہے اٹہائیسوین[۲۸] شعبان سنہ ۹۸۲ نوسو بیاسی ہجری
مین مطابق تیرہوین[۱۴] دسمبر سنہ ۱۵۷۴ استرہ سو چوہتر عیسوی مین فوت ہوا اسی سال مین
نوان سرلوس بادشاہ ملک فرانس کا فوت ہوا تہا اوسنے آٹہ برس ایک مہینا سلطنت کی
جزیرہ قبرس اوسنی فتح کیا تہا درمیان سنہ ۹۷۴ نوسو چوہتر ہجری کے اوسکی بیعت ہوئی
تہی اوسکی زمانہ کی علمار یہہ تہے مولی حامد چلپی — مولی عبد الکریم زادہ — مولی
قاضی زادہ — مولانا علی چلپی مشہور غیالی زادہ — مولانا شاہ چلپی — ان سب
علمار مین سی بڑا عالم محمد چلپی بن حاجی حسن تہا

مراد ثالث بن سلیم ثانی

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۷ سلطان مراد بعد وفات اپنی والد سلیم ثانی کے بادشاہ ہوا اوسکے پاس لشکر بہت تہا اسلئے اوسنے بہت شہر فتح کئی خصوصاً تبریز اوسنی فتح کی اور روان اور تمام بلاد اذربیجان کی اور شروان اوسکی زیر حکومت ہوگئی تہی سنہ ۹۸۲ نوسو بیاسی ہجری مین اوسکی بیعت خلافت ہوئی یہی بادشاہ محمد خدا بندہ بن شاہ طہماسپ سی لڑا تہا بعد فتح پانیکے اوسنی اوسکی ملک کو خراب ویران کیا اور سب جمعیت اوسکے متفرق کرڈالی اوسکی زمانہ مین مولی محمد بن جوی زادہ اور قاضی مولی علامہ محمد چلبی جو لشکر روم کا قاضی تہا اور علامہ ذکریا افندی بن بیرام مشہور فاضل تہی اکیس برس اس بادشاہ نے حکومت کی چہٹی تاریخ جمادالاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری مین مطابق سترہوین جنوری سنہ ۱۵۹۵ پندرہ سو پچانوین عیسوی مین فوت ہوا اتیسری برس کی تمام ایام حکومت اور اپیل بہی جو تہی بادشاہ کی فرانس کے ایام حکومت اوسنی دیکہی تہی

محمد ثالث ولد مراد

سلطان محمد بن مراد اپنی والد مراد کی بعد وفات کی سنہ ۱۵۹۵ پندرہ سو پچانوین عیسوی مین تخت نشین ہوا نو برس اوسنی حکومت کی بعد ازان اپنی بہنون کو اس شخص نے قتل کرکے پردہ اختفا مین ایسی روپوشی اختیار کی کہ پہر صورت کسیکو نہ دکہائی اٹہارہوین رجب سنہ ۱۰۱۲ ہجری مین مطابق بائیسوین دسمبر سنہ ۱۶۰۳ عیسوی مین وفات پائی

احمد بن محمد

سلطان احمد بن محمد بہت نیک بخت بادشاہ ہوا خارجیون کو اوسنی ڈہونڈ ڈہونڈکر قتل کیا اور جتنی وزیر سرکش اور مغرور اور مفسد تہی اونکو قتل کیا ہمیشہ جبتک وہ بادشاہ رہا حرمین شریفین کے بنا کی تعمیر اور درست کرتا رہا یہانتک کہ سولہوین ذی قعدہ سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین مطابق پندرہوین نومبر سنہ ۱۶۱۷ سولہ سو سترہ عیسوی کو فوت ہوا تیرہ برس اوسنی حکومت کی

مصطفی برادر احمد مذکور

بیان بادشاہان مصر کا

سلطان مصطفی بہائی احمد مذکور کا بعد وفات اپنی بہائی کی تخت نشین ہوا اوسنی بڑی چین وآرام
سی سلطنت کی اور عیش مین ایسا پڑا کہ سب روپیہ بیت المال کا خرچ کر ڈالا بعد اوسکے اوسکا
بہانجا عثمان بن احمد اوسکے مقابلہ کے واسطی اوٹہا اوسنی بڑا تہلکہ اوسکی سلطنت مین ڈالدیا تہا
اسلئے رعایا نی اوسکی بیعت سی خلع کیا اوسنی دو برس سلطنت کی دو دفعہ تخت پر اس عرصہ مین
بیٹہا یہہ خلع ثانی پندرہوین ذی قعدہ سنہ ۱۰۳۲ ہجری کو مطابق دسوین ستمبر سنہ ۱۶۲۳ عیسوی کے ہوا

عثمان بن احمد

عثمان شہید مذکور بہانجا مصطفی مذکور کا تہا یہہ درمیان ایام حکومت اپنی چچا کی اوسکو تخت پر سے
اوتار کر آپ حکومت کرنی لگا تہا ان ایام مین یہہ لڑکا بالغ تہا مگر اوسنی خلایق کی ساتہہ
نیک سلوک اور انتظام کی باتین برتین کہ سب لوگ متعجب تہی وہ ہمت عالی اور بلند رتبہ
رکہتا تہا مگر اوسکے وقت مین فتنے اور فساد بہت ہوئی ہین یہانتک کہ اونہین فسادون مین
وہ شہید ہوا اوسکی مرنی سی رعیت کو بہت رنج لاحق ہوا تہا اوسنی چار برس چار مہینی
سلطنت کی آٹہوین رجب سنہ ۱۰۳۱ ہجری مین مطابق انیسوین مئی سنہ ۱۶۲۲ عیسوی کی شہید ہوا

مراد رابع بن احمد

سلطان مراد صاحب نصرت و امداد یہہ معزول کرنے اپنی چچا کی تخت پر بیٹہا اور بغداد کا
اوسنے کئی دفعہ محاصرہ کیا یہانتک کہ آخر کو اوسپر غالب آیا اوسکو شراب خواری کے
بہت ہوس اور حرص تہی رات دن شراب کی نشہ مین چور رہتا تہا اس کثرت شراب
خواری کی سبب ایک بیماری مین مبتلا ہوکر پندرہوین شوال سنہ ۱۰۴۹ ہجری مطابق ساتوین
فروری سنہ ۱۶۴۰ عیسوی کو جان بحق ہوا

ابراہیم بن احمد

سلطان ابراہیم بن احمد بعد وفات اپنی بہائی مراد رابع کے قید خانہ سی نکلکر تخت سلطنت پر

بیان بادشاہان مصر کا

بیٹھا اوسنے نظر رعایت حال رعیت پر بہت کی اور مثل اپنے اجداد کی جہاد مین مصروف ہوا
مگر آخر کو جب وہ بھی خلاف دستور باتین عمل مین لانی اور کسی کی نصیحت پر کان نہ دہرنے لگا
اوسوقت امرا رکبار دولت عثمانیہ نے اوسکو معزول کیا پھر قتل کر ڈالا دس ۱۰ برس اوسنے
حکومت کی اٹھارویں ۱۸ رجب سنہ ۱۰۵۹ ہجری مطابق اٹھائیسوین ۲۸ جولائی سنہ ۱۶۴۹ عیسوی کو
مقتول ہوا

محمد رابع بن ابراہیم

سلطان محمد رابع بن ابراہیم جب سلطنت کی تخت پر رونق افروز ہوا صغیر سن تہا مگر اوسکے
پیشانی سے روشنی سعادت کی تابندہ تھی اوسنے بہت شہر فتح کئے اور اکثر قلعہ نصاریٰ
کی زیر حکم اپنی کرلئے فرنگیون سے چھین لئے بعد ازان لہو و لعب مین مشغول ہوکر یہہ دبدبہ اور
حکومت اوسنے خاکمین ملادی سب چین و آرام اوسکا مبدل رنج ہو گیا نصاریٰ سے سنکے
تقویت پاکر اوسپر فتح پائی اسلئے لشکریون نے اوس سے آزردہ ہوکر اوسکو بہت ملامت
کی آخر کار اوسکو تخت پر سے اوتار دیا اوسنے اونتالیس ۳۹ برس حکومت کی سات برس
جی کر راہ ملک بقا کی لی کی ماہ جمادالاول سنہ ۱۱۰۴ ہجری مطابق جنوری سنہ ۱۶۸۷ عیسوی
مین وفات پائے

سلیمان ثالث بن ابراہیم

سلطان سلیم بن ابراہیم جب تخت نشین ہوا اوسکو شوق تعمیر مکانات اور بنا باغ کا بہت تہا
اوسکی ایام حکومت مین بہت فتنہ اور فساد برپا ہوئے یہانتک کہ نصاریٰ نے بہی
مسلمانون کے شہرون کی طمع کی اوسکی وزیر کو پر و علی مصطفیٰ نی فرنگیون کا مقابلہ
کرکے اونکو شکست دی اور بادشاہ مذکور اس امر کا کچہہ بہی خیال نہ تہا کیونکہ وہ
اسیی راہ ہی پر نہ چلتا تہا تین برس وہ بہی بادشاہت کر کی چھبیسوین ۲۶ ماہ رمضان
سنہ ۱۱۰۲ ہجری مطابق تئیسوین ۲۳ جنوری سنہ ۱۶۹۱ عیسوی کو فوت ہوا

بیان بادشاہان مصر کا

احمد ثانی بن ابراہیم

سلطان احمد بن ابراہیم اوسکی بعد بادشاہ ہوا اوسنی رعیت پروری اور داد گستری کرکے
تہلکہ لوگون کی دلون سی رفع کیا اسیکی ایام سلطنت مین کوبر وغلی وزیر مذکور جو فرنگیون سے
لڑا تہا فوت ہوا اس بادشاہ نے چار برس حکومت کی بعد ازان گیارہوین جمادالاخر
سنہ ۱۱۰۶ گیارہ سو چھہ ہجری مطابق ستائیسوین ۲۷ جنوری سنہ ۱۶۹۵ سولہسی پچانوین عیسوی
کو فوت ہوا

مصطفی ثانی بن محمد

سلطان مصطفی بعد اوسکی بادشاہ ہوا اسنے اور شہرون کی حاکمون سی تحفہ و تحایف
لینے دینے کی رسم پیدا کی تہی لیکن اوسکی ایام حکومت مین بہی بہت فساد ہوئی اور لشکریان
نے بہی اوسکا مقابلہ کیا یہانتک کہ اوسکو تخت پرسی اوتار دیا اور مفتی کبیر کو مقتول
کیا اوسنی نو برس سلطنت کی ایک برس بعد معزول ہونی کی وہ بہی سنہ ۱۱۱۶ گیارہ سو سولہ
ہجری مین مطابق سنہ ۱۷۰۳ سترہ سو تین عیسوی کی فوت ہوا

احمد ثالث ابن محمد

سلطان احمد ثالث جب تخت پر بیٹھا اوسنی اپنی بہائی کی دشمنون کو چن چن کر قتل کیا
اور فرنگیون سی اوسنی سازش کرلی تہی چنانچہ حمایت مین آرہی تہی اور عجم کی طرف
اسباب حرب اور جنگ اسنی بہیج دیا تہا ایسی ایسی امر داہیات اوسی ہوئی کر لشکریان
نی جفا ہو کر ارادہ کیا کہ اوسکو سلطنت سی معزول کردین اسلئی اوسنے آپ بجا اپنی
تین دانائی سی معزول کیا ستائیس برس اوسنے بادشاہت کی بعد معزول ہونی کے
چھہ برس اور زندہ رہا سنہ ۱۱۴۸ گیارہ سو اڑتالیس ہجری مطابق سنہ ۱۷۳۶ سترہ سو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۸ سو چھپن عیسوی مین فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفی ثانی جسکو محمود بھی کہتی ہین

سلطان محمد خامس کی شان و شوکت بہت بڑہ گئی تہی اوسنی تلوارین اور نیزی نواز دشمنوں کا مقابلہ کیا اور اون پر غالب آیا پچیس ۲۵ برس اوسنی بادشاہت کی ستائیسوین صفر ۱۱۶۸ گیارہ سو اڑسٹھہ ہجری مطابق تیرہوین ۱۳ دسمبر ۱۷۵۴ سترہ سو چون عیسوی مین فوت ہوا

عثمان ثالث بن مصطفی ثانی

سلطان عثمان ثالث جب تخت پر بیٹھا اوسنے دیکھا کہ سلطنت بہت متزلزل اور مضطرب ہو رہی ہے اسلئی اوسنی کوشش کرکی اصلاح سلطنت کی کی اور شراب خواری سی لوگونکو ممانعت کی چار برس سلطنت کرکی بہت مال اور بچی چھوڑکر ستیدرہوین صفر ۱۱۷۱ گیارہ سو اکہتر ہجری مطابق انتیسوین ۲۹ اکتوبر ۱۷۵۷ سترہ سو ستاون عیسوی مین فوت ہوا

مصطفی ثالث ابن احمد

جب تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی اہل ذمہ کا رفاہیت اور آسایش سی رہنا منع کیا اوسکے ایام سلطنت مین مصر سی حکومت بالشو یہ منقطع ہوئی اس ریاست کی متولی غلام ہوئے جسکی حکومت کو مالیلہ کہتی ہین ۱۷ سترہ برس وہ بھی حکومت کرکی ۱۱۸۸ گیارہ سو اٹھاسی ہجری مطابق ۱۷۷۴ عیسوی مین فوت ہوا

عبد الحمید بن احمد

سلطان عبد الحمید بعد اوسکے تخت نشین ہوا اور اوسکے سر پر تاج شاہی قرین کیا گیا ایام حکومت مین

حکومت مین غلامون کی ہاتہہ سے لوگ بہت ظلم سہتی تہی کیونکہ اونکا حمایتی علی بیگ مشہور تہا جسکا
خوف رعیت بہت مانتی تہی جب یہہ بادشاہ حکومت کرنی لگا باوجود اسکی کہ بہت نرم خو اور
کم آزار آدمی تہا اور مکان سے باہر بہی نہ نکلتا تہا مگر رعیت کو آسایش اور آرام پہنچایا اور جو اونپر
ظلم ہوتی تہی بالکل موقوف ہوئی اوسکے ایام سلطنت مین ملک فرانس مین لشکرون کو قواعد
اور فن لڑائی کی سکہلائی گئی پندرہ برس وہ سلطنت کرکی سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین مطابق
سنہ ۱۷۸۹ سترہ سو نواسی عیسوی کی فوت ہوا

سلیم ثالث بن سلطان مصطفیٰ

سلطان سلیم بہت نیک عزم اور عقلمند اور استوار آدمی تہا اوسکی وقت مین قریب تہا
کہ پہر سلطنت اوس خاندان سے جاتی رہتی جو وہ والی تخت نہ ہوتا اور اسکی بادشاہ ہونی سے
لشکریون اور رعایا کی دلونمین تاب و طاقت پیدا ہوئی اوسکے ایام حکومت مین فرانس
کی باشندی فرنگی مصر پر غالب ہوئی اونہون نے قاہرہ مین گہس کر غلامان فاجرہ کو مقتول
کیا بعد ازان فرنگی وہان سے نکل گئے اور بعد چند واقعات اور جنگ کی محمد علی پاشا قاہرہ کا
متولی ہوا جب بادشاہ مذکور نے ترتیب اور انتظام نیا کرنا شروع کیا لشکریون نی دیکہا
کہ یہہ راستے پر فایدہ نہی اسلئی بعد انتیس ۲۹ برس کی اوسکو معزول کردیا اور پہر فرقہ طور شکنی نے
اوسکو قتل کیا وہ درمیان سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۹ عیسوی کی مقتول ہوا

مصطفیٰ رابع بن عبد المجید

سلطان مصطفیٰ رابع بعد اوسکے تخت نشین ہوا لیکن وہ فتنہ و فساد جو اوسکی وقت مین
واقع تہا ہنوز فرو نہوا تہا چونکہ یہہ بہی اپنی چچا مذکور کی قتل ہونے مین معاون و شریک تہا
اسلئے بعد چند روز کے وہ بہی اپنی سزا کو پہنچا یعنی قتل کیا گیا سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری سے

بیان بادشاہان مصر کا

۲۴۰ سطان بون سنہ ۱۸۰۸ اٹھارہ سو آٹھہ عیسوی مین مقتول ہوا

محمود ثانی بن عبد المجید

سلطان محمود ثانی اوسنی مدت تک بادشاہت کی اوسکو اوسکی چچا سلطان سلیم نی پرورش کیا تہا وہ تربیت یافتہ آدمی تہا اپنی اجداد کی طور پر اوسنی بہی جہاد کئے بتیس ۳۲ برس اوسنی حکومت کی سنہ ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن ہجرے مین مطابق سنہ ۱۸۳۹ اٹہارہ سو انتالیس عیسوی کی فوت ہوا

عبد المجید بن محمود یہہ وہ بادشاہ ہی جو بالفعل موجود ہی

سلطان عبد المجید بعد سلطان محمود ثانی کے سنہ ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن ہجری مین تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا وہ موافق شرع شریف کی حکومت کرتا ہی اور بالفعل کہ سنہ ۱۸۴۷ عیسوی ہین وہ ہی بادشاہ مصر کا ہی اپنی وقت تک حاکمان مصر کے تاریخ تمام کرچکا ہون اب تہوڑا سا حال محمد علی پاشا کا جو متولی شہر قاہرہ کا لکہتا ہون

محمد علی پاشا

واضح ہو کہ گرچہ شعراء مصر اور مورخین حال مصر نے محمد علی پاشا کی تعریف سب طرح سی اچہی لکہی مگر حاصل کلام اونکی کا یہہ ہے کہ شجاعت اور بہادری اور دلیری مین یہہ شخص بیشک قوی اور مضبوط اور دل چلا آدمی ہے لیکن بعض قواعد اوسکی ملک مین بہت خراب اور ظلم کرنے کے قوانین مین جنسی خلاصہ اوسکے ظلم کا ثابت ہوا ایک شخص جسنی اوس ملک کی سیر کی ہے یوسف خان کمل پوش وہ اپنی کتاب مین وہان کی حالات مین یہہ لکہتا ہے کہ ایک روز مین سوار ہوکر واسطی تماشا دیکہنی شہر کے گیا آدمیون کو میلی اور کثیف کپڑی پہنی ہوئی پایا اکثرون کو کانا دیکہا سبب دریافت معلوم ہوا کہ لوگ وہان کے

بیان بادشاہان مصر کا

وہان کی اپنی اولاد کی ایک آنکھ یا انگلی دانستہ بخوف گرفتاری نوکری فوج محمد علی
پاشا کی پہوڑ توڑ ڈالتی تہی مین اس عیب کی سبب نوکری بادشاہی سی کہ بدتر غلامی سی ہی
بچا سکتے ہین کوئی شخص نوکری فوج شاہی مین بخوشی نہین قبول کرتا شاہ زبردستی نوکر
رکھتا ہے کیونکہ بجز نوکر ہونی کے سپاہی کے ہاتہ پیر داغ غلامی بموجب حکم بادشاہ
کے دیا جاتا ہی چہاونی فوج کی باشندہ خانہ ہای جو کہ مٹی اینٹ سی بنی ہے اونچاو
اوسکا ایسا کہ کوئی آدمی سیدہا نہ کہڑا ہو سکے وسعت اتنی کہ ایک سوا دوسرا نہ سکے
شام کو گوشت چاول کا ہریسہ پکا کر طباقون مین لگا کر ایک طباق مین لیکر لشکریون کو
شریک کرتے ہین اسطرح کہانی کو ملتا ہے غرضیکہ قوانین اس بادشاہ کے سفیر لوگ
بڑی بیان کرتے ہین ان ایام مین محمد علی پاشا نی بردہ فروشی بالکل مصر سی موقوف
کروا دی ہے خدا کری سچ ہو کیونکہ اخبار مین چہپا ہے والا اسکی شہر مین بردہ فروشی
بہت کثرت سی ہوتی تہی عمر محمد علی پاشا کی ۱۸۴۷ اٹہارہ سو سنتالیس عیسوی سے مین
اکاسی برس کی ایک بیٹا اوسکا محمد خلیل بہت ہوشیار منتظم کاروبار سلطنت ہی
محمد علی پاشا کو شوق رواج دینی علوم کا اور خیال فواید عام کا بہت رہتا ہی ہمارے
زمانہ مین جو ۱۸۴۷ اٹہارہ سو سنتالیس عیسوی مین اس سال تک بہت علوم زبان فرنچ
سی عربی مین ترجمہ کروا کے چہپوا دئے ہین اور بہت اہل علم و فضل اوسکے پاس جمع ہین
اور چند لوگون کو مدت سی اوسنی پارس مین جو دار السلطنت ملک فرانس کی ہے [illegible]
سیکہتی علم ڈاکٹری وغیرہ کی بہیجا کر علوم سکہلوائی اب وہ لوگ اوسکے پاس تنخواہ وظیفہ
پاتے ہین ایک مدرسہ جو بادشاہی ہے اوسمین درس و تدریس اونکی جاری ہین
سوا ازین وہ خود بہی خلق اللہ کی خیر خواہی مین اپنی ذات سی مصروف رہتا ہے فقط

تاریخ المختصر فی احوال البشر کا نقشہ

تنبیہ

واضح ہو کہ ان نقشجات کی دیکھنی والی کو چاہئی کہ اگر کہین بادشاہونکی نامون مین کچھہ فرق
پاوی یا آنکہ ابو الفدا کی لکھتی کی مطابق نام نہو یا انکہ اوسکی ایام حکومت مین اختلاف ہو وہ
کچھہ اور بیان کرتا ہو اور ان نقشجات مین اور تعداد مندرج ہو یا انکہ تقدیم و تاخیر ہو تو اوسکو
غلطی نہ تصور کرے کیونکہ اکثر جای پر ایسا ہی ہوا ہی سبب اسکا یہہ ہی کہ ابو الفدا ایک
مورخ ہے اوسکی نزدیک جو تحقیق ہوا اوسنی اپنی تاریخین لکھا ہے اور حمزہ اصفہانی
اوستی پہلی کا ایک مورخ معتبر ہے جسکی کتاب سی یہہ نقشجات مینی طیار کئے ہین
اوسکی نزدیک بہی جو معتبر اور محقق حال دریافت ہوا ہی اوسنے اپنی کتاب مین مندرج
کیا ہی اگر نقشجات صرف کتاب ابو الفدا سی طیار کئے جاتے تو کچھہ فایدہ متصور
نہ تہا مالابہ تکرار مطالب کی ہوتی اب اس صورت مین دو تاریخین ہوگئین حمزہ اصفہانی
کی کتاب سی یہہ نقشجات طیار کئی گئے ہین اور ابو الفدا مین کچھہ اختلاف ہی لیکن
بہت نہین ہے بروقت دریافت حال کی معلوم ہو جاویگا جو صاحب ان نقشجات سی
جس کسیکا حال دریافت کرنا چاہے اوسکو خانہ صفحہ ابو الفدا مین دیکھہ کر اوسکی مقام
دیکھہ لے اور جن بادشاہون کا حال ابو الفدا نے نہین لکھا اور وہ تتمہ
مین موجود ہے اوس خانہ مین لفظ ت لکہا گیا ہے تتمہ مین دیکھہ لے

نقشہ اون انبیا کا جنکا ذکر ابو الفدا مین آیا ہی اور حکام بنی اسرائیل کا

حکام بنی اسرائیل کا نقشہ

نام	ایام حکومت	صفحہ	نام	ایام حکومت	صفحہ
حکام بنی اسرائیل		۵۴	الصبن	۷سال	۶۰
یوشع نبی ؑ	۲۸سال	۵۵	آلون	۱۰سال	۶۰
فنیحاس	[illegible]	۵۷	عبدون ابن ہلال	۸سال	۶۰
کالاب ابن یوفنا	[illegible]	۵۷	غلبہ اہل فلسطین کا	۴۰سال	۶۰
کوشان	۸سال	۵۷	شمسون بن مالوخ	۲۰سال	۶۰
عثنال	۴۰سال	۵۸	زمانہ فتور کا	۱۰سال	۶۱
عقلون	۱۸سال	۵۸	سمی عالی حاکم ہوا	۴۰سال	۶۱
اہود	۸۰سال	۵۸	شمویل نبی ؑ	۱۱سال	۶۱
شمگار ابن عنوث	۱سال	۵۸	ساول بادشاہ یعنی طالوت ابن قیس	۲سال	۶۲
یابین	۲۰سال	۵۹	لڑائی طالوت بادشاہ کے اور جالوت		۶۲
باراق ابن ابی نعم	[illegible]	۵۹	داؤد نبی ؑ کا حال		۶۲
مسماۃ دبورا	[illegible]	ایضاً	اشبوشت بن طالوت	۳سال	۶۳
کدعون بن یورشش	۴۰سال	ایضاً	داؤد ؑ	۴۰سال	۶۴
ابیمالخ	۳سال	ایضاً	سلیمان ابن داؤد ؑ	۴۰سال	۶۴
بولا آیر الجرشتی	۲۳سال	ایضاً	تعمیر بیت المقدس کے بموجب وصیت داؤد ؑ کے		۶۴
بنی عمون کی قبضہ میں	۱۸سال	۶۰	بلقیس بادشاہزادی کا نکاح سلیمان ؑ سے ہونا		۶۵
یفتح الجرشتی	۶سال	۶۰	رحبعم ابن سلیمان ؑ	۱۷سال	۶۵

[illegible]

یربعم غلام سلیمان ؑ		۶۶	یہویاقیم ابن یوشیا	۱۱ سال	۷۴
ابیا ابن رحبعم	۳ سال	۶۷	یکنیو ابن یہویاقیم	۱۰۰ یوم	
آسا ابن ابیا	۴۱ سال	۶۷	حزقیال نبی ؑ		۷۲
یہوشافاط ابن آسا	۲۵ سال	ایضاً	دانیال نبی ؑ		۷۲
یہورام بن یہوشافاط	۸ سال	۶۸	ارمیا نبی ؑ		۷۲
اخزیاہو ابن یہورام	۲ سال	۶۸	صدقیا	۱۱ سال	۷۴
مسماۃ عتلیاہو جادوگرنی بخت نصر کی سلطنت تک	۷ سال	۶۸	اسجاری سلطنت بنی اسرائیل کی تمام ہوئی		
یواش ابن اخزیاہو	۴۰ سال	۶۸	ملوک سبا کا حال جنہوں نے سلطنت کی ایشیا	۲۶۱ سال کی	۶۹ سے ۷۲ تک
امصیاہو ابن یوآش	۲۹ سال	۶۸	بخت نصر کا حاکم ہونا		۷۲
عزیاہو ابن امصیاہو	۵۲ سال	۶۸	بیت المقدس کی ویرانی		۷۴
یوتام ابن عزیاہو	۱۶ سال	ایضاً	عزیر نبی ؑ		۷۷
آحز ابن یوتام	۱۶ سال	۶۹	ذکر یونس ؑ ابن متی		۷۸
حزقیا ابن آحز	۲۹ سال	۶۹	ذکر ارمیا نبی ؑ کا		۷۹
منسا ابن حزقیا	۵۵ سال	۷۲	ذکر زکریا اور یحییٰ ؑ کا		۸۲
آمون بن منسا	۲ سال	ایضاً	ذکر حضرت عیسیٰ ؑ کا		۸۴
یوشیا ابن آمون	۳۱ سال	ایضاً	ذکر تباہ و ویران ہونا بیت المقدس کا دوسری دفعہ		۹۱
یہویاحاز ابن یوشیا	۳ ماہ	ایضاً	سکندر ابن فیلبس		۱۰۳
			ملوک طوائف		۱۱۶

تاریخ مصر کا نقشہ یعنی اون بادشاہوں کا جو فرعون کہلاتے ہیں عام ہے کہ قبطی ہوں یا عملیقی اور بعد فرعون عملیقی بادشاہ ہوئے ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ
۱	بیصر ابن حام ابن نوح ؑ	۱۴۴	۱۴	ولید ابن دومع	۱۴۵
۲	مصر ابن بیصر	ایضاً	۱۵	ریان ابن ولید	ایضاً
۳	قبط ابن مصر	ایضاً	۱۶	دارم ابن الریان	ایضاً
۴	اتریب ابن مصر	ایضاً	۱۷	کاسم ابن معدان	ایضاً
۵	صا ابن مصر	ایضاً	۱۸	ولید ابن مصعب	ایضاً
۶	تدرراس	ایضاً	۱۹	ملکہ دلوکہ قبطیہ عجوز	۱۴۸
۷	مالیق ابن تدرراس	ایضاً	۲۰	درکون ابن بکطوس قبطی	ایضاً
۸	حرایا ابن مالیق	ایضاً	۲۱	تودس	ایضاً
۹	کلکلی ابن حرایا	ایضاً	۲۲	نقاس	ایضاً
۱۰	حربیا ابن مالیق	ایضاً	۲۳	مرینا	ایضاً
۱۱	طوطیس ؑ	ایضاً	۲۴	استماذس	ایضاً
۱۲	ملکہ جوریاق ہمشیرہ طوطیس	ایضاً	۲۵	بطوس ابن میکاکیل	ایضاً
۱۳	ملکہ زلفا	ایضاً	۲۶	مالوس	ایضاً
			۲۷	ماکیل	ایضاً
			۲۸	بولہ یعنی سیستاق	ایضاً
			۲۹	فرعون اعرج	ایضاً
			۳۰	بخت نصر	۱۴۹
			۳۱	کسری خورش النقاش	۱۴۹
			۳۲	طخارست طریل	ایضاً

اب دورہ قبطیوں کا گیا اور قوم عمالیق بادشاہ ہوئے اول بادشاہ اونکی خاندان سے کی ولید ہوا پھر وہ لوگ جو اس نقشہ میں مندرج ہیں

اسکی ایام حکومت میں بقراط حکیم تھا بعد اوسکی فارس کی زیر حکم مصر ہوگیا اور برابر فارس کی حکومت کرتی رہی جبتک کہ سکندر رومی ظاہر ہوا اور فارسیوں کی لڑائی ہوئی

یہ بڑا قبطی بادشاہ ہے

ملکہ اسینی ناجرہ [illegible] زوجہ عیسیٰ [illegible] بہن [illegible] تھی

نقشہ اون حکماء یونان کا جنکا ذکر ابو الفدا مین آیا ہے

نقشہ جہان کی امتون کا جو ابو الفدا مین مذکور ہین

حکام طبرستان کا نقشہ

نمبر	نام	تعداد حکومت	سنہ وفات	سنہ جلوس	کیفیت
۱	حسن بن زید علوی	۱۹ سال ۸ ماہ ۶ یوم	سنہ ۲۷۰	سنہ ۲۵۰	
۲	محمد بن زید	۱۸ سال		سنہ ۲۷۰	
۳	محمد بن ہارون			سنہ ۲۸۷	
۴	اسمعیل بن احمد	۱۳ سال		سنہ ۲۸۸	
۵	ناصر	۲ سال ۳ ماہ چند روز	سنہ ۳۰۴	سنہ ۳۰۱	
۶	اسفار بن شیرویہ			سنہ ۳۱۶	
۷	مرداویج جیلی	۷ سال ۳ ماہ ۲۱ یوم	سنہ ۳۲۳	سنہ ۳۱۶	
۸	علی بن بویہ			سنہ ۳۲۱	
۹	حسن بن بویہ	۶ سال ۱ ماہ		سنہ ۳۲۳	

یہہ جدول بادشاہان مندرجہ کتاب ہذا کی تاریخ حمزہ اصفہانی سے طیار کی گئی ہے بعض بادشاہ اس جدول میں ہی داخل ہیں جنکا حال کتاب ہذا میں نہیں لکھا گیا

طبقہ اول پیشدادیہ

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ کتاب	
۱	اوشہنج پیشداد	۴۰ سال	۹۷	فارسی لوگ اسکو اور اسکی بھائی کو سمی ویکرت کو نبی تصور کرتے ہیں
۲	طہمورث بن نوبجہان	۳۰ سال	۹۸	بانی شہر بابل وغیرہ کا
۳	جمشید بن نوبجہان	۷۱۶ سال	۹۸	اسنے ایک پل دجلہ پر بنایا تہا جسکو سکندر نے توڑکر خراب کیا پہر دنیا نہ بن سکا
۴	بیوراسپ بن اروندا سپ	۱۰۰۰ سال	۹۹	اسیکو ضحاک کہتے ہیں
۵	فریدون ابن اثفیان	۵۰۰ سال	۱۰۰	اوسکی تیس برس کی ایام حکومت کی بعد حضرت ابراہیم خلیل ع ظاہر ہوئے تہے
۶	منوچہر	۱۲۰ سال	۱۰۱	اسکی ایام حکومت میں حضرت موسیٰ ع ظاہر ہوئے
۷	افراسیاب ترکی	۱۲ سال	۱۰۲	یہہ بہت بیوقوف تہا اسنے عمارات خراب کین کوی آبادی نہرین بند کردین رعایا کو بہت تکلیف دیے
۸	زو ابن طہماسپ	۳ سال	ایضاً	خراج رعایا سے اوسنے بالکل موقوف کردیا تہا تعمیر علاوہ اور کنہ بیگی انہار میں مصروف رہا افراسیاب کے ستائے عمارتین خراب ہوئی بنائیں
۹	گرشاسپ	۹ سال	۱۰۲	

طبقۂ اول تمام ہوا اس طبقہ مین نو بادشاہ گذری مین جنہون نے دو ہزار چار سو ستر
برس بموجب بیان بہرام ابن مردان شاہ کے دو ہزار سات سو چونتیس برس کی عرصہ
مین بادشاہت کی ہے واضح ہو کہ تاریخ فارس کی قبل ظہور اہل اسلام کے بہت ابتر
اور خراب مثل تاریخ ہندوستان کے ہندوون کے ہے اکثر مورخین نے تاریخ
فارس کے ایک کتاب خدای نامہ سے نقل کی ہین چونکہ اوسمین ایسی تعداد ایام
حکومت کی لکھی ہے کہ جسکا اعتبار نہین آتا اور عقل مین بہی وہ نہین آسکتی اسلئی
تاریخ جو قبل ظہور اسلام کے ہے غیر معتبر معلوم ہوتی ہے اور یہہ بات بہی واضح
رہے کہ اہل فارس کے نزدیک اول شخص دنیا مین جسکی نسل پہیلی یعنی والد البشر کیومرث
گلشاہ گذرا ہے جیسکہ ہندوون کے نزدیک برہما ہوا اور مسلمانون وغیرہ کے
نزدیک حضرت آدم علیہ السلام گذرے ہین اسیطرح پر اہل فارس کیومرث کو کہتے ہین
کہ وہ اول اول دنیا پر تہا اوسنے تیس برس بادشاہت زمین کی کی ہے بعد اسکے
اوسنے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چہوڑے تہی نام لڑکے کا مشی تہا اور لڑکی کو مشیانہ
کہتے ہیں ستر برس تک ان دونون کے اولاد نہوئی بعد انقضائی میعاد مذکورہ بالا کے
اٹہارہ بچے ان سے پیدا ہوئے یہہ بچے پچاس برس کی عرصہ مین پیدا ہوے تہی بعد اون مشی
اور مشیانہ کی نسل کی چورانوے برس اٹہہ مہینے تک دنیا بدون بادشاہ کے پڑی رہی
کیونکہ مالک تہا کیومرث کے فوت ہونے سے اوشہنج کے بادشاہ ہونے تک دو سو
چورانوے برس آٹہہ مہینے دنیا بلا حاکم رہی بعد ازان اوشہنج بن فروال بن سیامک
بن مشی بن کیومرث بادشاہ ہوا اوسنے چالیس برس بادشاہت کی
ان بادشاہون کی تعداد ایام حکومت ابو الفدا نے بسبب غیر معتبر ہونے
کے چہوڑ دی تہی جو مین جدول بالا مین لکہہ دیا ہے

[illegible]

طبقہ دوسرا کیانیہ ملوک فارس کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ کتاب	
۱	کیقباد بن زو	۱۰۰ سال	۱۰۳	تعمیرات کرتا رہا اور دسواں حصہ پیداوار زمین محصول سرکار اُسنے مقرر کیا
۲	کیکاؤس	۱۵۰ سال	۱۰۴	تندخو تہا بہت سردار اُسنے قتل کئے ایک مکان ہوادار معلق اُسنے بنایا تہا اُسکو صرح کہتے ہین
۳	کیخسرو	۶۰ سال	۱۰۵	اسکی ایام حکومت مین حضرت سلیمان علیہ السلام ہوئی فارسی گمان کرتے ہین کہ کیخسرو بہی ایک نبی گذرا ہی ص
۴	کیلہراسپ	۱۲۰ سال	۱۰۶	اسکی ایام حکومت مین بخت نصر نی بیت المقدس کو ویران کرکے یہودیون کو قید کیا
۵	کی گشتاسپ	۱۲۰ سال	۱۱۰	اسکی ایام حکومت مین زردشت نبی کا مذہب ظاہر ہوا تہا اُسنے زردشت کا مذہب مان لیا تہا
۶	کی اردشیر بن اسفندیار	۱۱۲ سال	۱۱۱	بڑا بادشاہ ہوا اُسکو عبرانی مین کورش کہتے ہین اُسنے بیت المقدس کے تعمیر کئے تہے
۷	ہمائی بنت اردشیر	۳۰ سال	۱۱۲	یہہ عورت اپنی باپ اردشیر کی نکاح مین تہی اُسی دارا پیدا ہوا ـــ ہزار ستون ایک مکان اُسنے تعمیر کیا ہے
۸	دارا ابن بہمن	۱۲ سال	۱۱۲	یہہ شخص بانی طور قاصدی کا ہی آسنے قاصد کی ہاتہہ خبر کی کا طریقہ نکالا ہے
۹	دارا ابن دارا	۱۴ سال	۱۱۳	اسکے زمانہ مین سکندر درمیان زمین مغرب کی ظاہر ہوا
۱۰	سکندر	۱۴ سال	ایضاً	اُسنی بہت خونریزی کی سات ہزار آدمی قتل کئے مصر مین بیمار ہوکر فوت ہوا ایران مین بارہ شہر اُسکا آباد کیا ہوا ہی ہین سکندریہ نام

اسمین دوسری طبقہ مین کل نو بادشاہ فارس کی گذرے ہین جنکی اول نام پر لفظ کے ہوتا تھا اور ہنھون نے سات سو اٹھارہ [۷۱۸] برس تک حکومت تفصیل مذکور ہے ہی بعد اونکی سکندر رومی نی چودہ برس حکومت کی اوسکے بعد رومیون اور وزرا فارس کی حکومت کا چوّن [۵۴] برس تک دورہ رہا کل اٹھسٹھ [۶۸] برس دارا کے زمانہ سی تا اختتام دورہ رومیون کے گذرے

طبقہ تیسرا [۳] اشکانیہ

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	اشک بن دارا	۱۰ سال		اسکا ذکر ابو الفدا نی نہین لکھا
۲	اشک بن اشکان	۲۰ سال	۱۱۷	
۳	شاپور بن اشکان	۶۰ سال	ایضاً	اسکی زمانہ مین حضرت عیسیٰ ؑ ظاہر ہوئے اور عراق مین اسنی ایک نہر نکالی تھی
۴	بہرام بن شاپور	۱۱ سال	۱۱۸	
۵	بلاش بن بہرام	۱۱ سال	ایضاً	

۶	ہرمز بن بلاشش	۱۹ سال	۱۱۸	سنہ ۵۲۵ سکندری مین فوت ہوا
۷	نرسی بن بلاشش	۴۰ سال	ایضاً	سنہ ۴۰۶ ایضاً
۸	فیروز بن ہرمز	۲۷ سال		
۹	بلاشش ابن فیروز	۱۲ سال		
۱۰	خسرو بن بلادان	۴۰ سال		
۱۱	بلاشان	۲۴ سال	۱۱۸	سنہ ۵۰۰ سکندری مین فوت ہوا
۱۲	اردوان بن بلاشان	۱۳ سال	۱۱۸	سنہ ۴۳۷ سکندری مین فوت ہوا [illegible]
۱۳	اردوان کبیر بن اشکانان	۲۳ سال		[illegible]
۱۴	خسرو بن اشکانان	۱۵ سال		[illegible]
۱۵	بہافرید بن اشکانان	۱۵ سال		[illegible]
۱۶	بلاش ابن اشکانان	۲۲ سال		[illegible]
۱۷	گودرز بن اشکانان	۴۰ سال		[illegible]
۱۸	نرسی ابن اشکانان	۲۰ سال		[illegible]
۱۹	اردوان ثانی	۳۱ سال	۱۱۸	[illegible]

طبقہ چوتہا اکاسرہ

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
١	اردشیر بن بابک	١٤ سال ١٠ ماہ	١١٩	بتیس برس تک سلطنت کیا [illegible] چودہ برس حکومت بعضی تیرہ اور بعضی گیارہ برس لکہی ہے
٢	شاپور بن اردشیر	٣٠ سال ١٥ یوم	١٢٠	اسکی زمانہ مین مانی نبی کا ذب ظاہر ہوا تہا
٣	ہرمز ابن شاپور	٢ سال	١٢٠	بہہ پہلوان اور شجاع بہادر تہا سنہ ٥٦٠ سکندری مین فوت ہوا
٤	بہرام بن ہرمز	٣ سال ٣ ماہ	١٢٠	شروع سنہ ٥٦٤ سکندری سکے فوت ہوا
٥	بہرام ابن بہرام	١٧ سال	١٢١	سنہ ٥٨١ سکندری مین فوت ہوا
٦	بہرام ابن بہرام ابن بہرام	٤ سال ٤ ماہ	ایضاً	سنہ ٥٨٥ سکندری مین فوت ہوا
٧	نرسی ثانی بہرام ابن بہرام	٩ سال	ایضاً	سنہ ٥٩٤ سکندری مین فوت ہوا
٨	ہرمز ابن نرسی	٧ سال	ایضاً	ابوالفدا نے لکہا ہے کہ اسنے نوی برس سلطنت کی ہی سنہ ٦٠٣ فوت ہوا حمزہ اصفہانی سات برس بتلاتا ہی
٩	شاپور بن ہرمز	٧٢ سال	ایضاً	عقلمند تہا انتظام اوسکو اچہا آتا تہا
١٠	اردشیر بہائی شاپور کا	٤ سال	١٢٤	آسمانی رنگ چہینٹ کا لباس مع پیجامہ چہینٹ کی وہ پہنتا تہا تاج اوسکا سبز تہا
١١	شاپور ابن شاپور	٥ سال	ایضاً	
١٢	بہرام بن شاپور سرمان شاہ	١١ سال	١٢٥	اوسکو کرمانشاہ بہی کہتی تہی اوسکی تمام عمر نیکی کسی کی طرف تہی بعد اوسکی زندگی تمام ناشتون کی عرضیان بند لکہا ہی کہی الطاف اوسنی نہ کیا تہا

۹ ۲ ۰ ۴

چار ہزار چار سو نو برس اور نو مہینے بائیس روز کے عرصہ مین ان چہاسٹھہ بادشاہون نے حکومت فارس کی کی ورضیح ہو کہ ابتدا از ظہور تناسل اور پیدائش دنیا سے تا آخر ایام دولت ملوک فارس تک یہہ بادشاہ جو ان چار جدولون مین مذکور ہوئے گذرے ہین جنکی تعداد چہاسٹھہ ہے

اسیجا سے جدولین بروم کے لکہتا ہون

نقشہ ملوک مقدونیہ کا جو بعد سکندر کی ہوئی

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام سلطنت	صفحہ	
۱	بطلیموس بن ارنب	۴۰ سال	۱۵۰	اسکو تشندوین بن لاغوس کہتی ہینا اور سکا لقب منطقی بہہ ہے
۲	بطلیموس بن بطلیموس محب الاب	۳۸ سال	۱۵۱	فیلوذ لوفوس اسی نی توریت کا ترجمہ یونانی مین زبان عبرانی سے کروایا ہے
۳	بطلیموس صانع	۲۶ سال	ایضاً	اور اخیطیس اسکو کہتی ہین
۴	بطلیموس محب الاب بیلو اباتور	۱۷ سال	۱۵۱	اسینی نی سر اہل سے جہاد کیا اور اونکو قید مین رکہا اسیکی زمانہ مین انطیا خوس نے شہر انطاکیہ بسایا تہا
۵	بطلیموس نجومی فیقیتو ( )	۲۴ سال	ایضاً	درمیان ۱۳۱ سنہ اسکندری مین فوت ہوا
۶	بطلیموس محب ام	۳۵ سال	ایضاً	اسکو فیلومیطور کہتی ہین
۷	بطلیموس صانع ثانی	۲۹ سال	ایضاً	انطیا خوس کی لڑائی گیا تہا جیتا کہ وہ مرگیا ملک شام کا مالک ہوگیا۔ اسکو اور اخیطیس بہی کہتے ہین
۸	بطلیموس مخلص	۱۷ سال	ایضاً	درمیان ۲۱۱ سنہ سکندری کی فوت ہوا
۹	بطلیموس اسکندری	۲۰ سال	ایضاً	اسکو سوطیرا بہی کہتی ہینا
۱۰	بطلیموس تنہا ...بطلیس	۹۰ سال	۱۵۱	

۱۱	اسکندروس	۳ سال	۱۵۱	سنہ ۲۲۳ سکندری مین فوت ہوا
۱۲	بطلیموس جدید می	۸ سال	۱۵۲	سنہ ۲۳۱ سکندری مین فوت ہوا
۱۳	بطلیموس خبیث	۳۰ سال	۱۵۲	سنہ ۲۶۰ سکندری مین فوت ہوا
۱۴	قلو بطرا بنت محنہ	۲۲ سال	ایضاً	یہہ عورت علم دوست تہی کتب افلاطون اور ارسطو اور بقراط سکے اوسنے جمع کروائین

ان تیرہ بادشاہون نے تین سو چار برس کی عرصہ تک حکومت کی ابوالفدا دوسو پچہتر ۲۷۵ برس تبلاتا ہی

نقشہ ملوک رومیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	یو یوس	۷ سال	۱۵۳	
۲	اغسطس قیصر	۵۶ سال [illegible]	ایضاً	اصفہانی کہتا ہی کہ اسکی بیالیسوین سال جلوس کی مین مسیح علیہ السلام پیدا ہوئی اور ابوالفدا کہتا ہی کہ اکیسوین سال مین پیدا ہوئی
۳	طباریس	۲۲ سال	ایضاً	اسکی وقت مین مسیح ۳۳ سال کے آسمان پر چلی گئی یہہ بانی شہر طبریہ کا ہی
۴	طباریس غالبس	۴ سال	۱۵۴	
۵	قلودیس	۱۴ سال	ایضاً	اسنی یعقوب حواری کو قتل کرکی نصاریٰ کی مارنیکا حکم دیا یہہ شخص اول قاتلین نصاریٰ کی سی شمار کیا جاتا ہے
۶	نیرون	۱۴ سال	ایضاً	اسنی شمعون اور بولس حواریون کو اور ایک جماعت نصاریٰ کی کو قتل کیا
۷	طاطس اور اسپتیانوس	۱۳ سال	ایضاً	ان دو شخصون نے بالشتراکت بادشاہت کی یہودیون سے لڑا بیت المقدس کو جلایا
۸	دوطیانوس	۱۵ سال	۱۵۵	اسکے زمانہ مین یوحنا حواری کاتب انجیل کا جزیرہ فطموس مین گیا
۹	طرایانس	۱۹ سال	ایضاً	

۱۰	ادریانس	۲۱ سال	ایضاً	اسنی بہی باقی ماندہ مکانات بیت المقدس کی خراب کی
۱۱	انطونیوس	۲۳ سال	۱۵۵	اسنی پہر بیت المقدس کی تعمیر کروائی اور اوسکا ایلیا نام کہا
۱۲	مرقس	۱۹ سال	۱۵۵	
۱۳	قومودس	۱۳ سال	۱۵۶	
۱۴	سویرس	۱۸ سال	۱۵۷	
۱۵	انطونیوس	۷ سال	۱۵۷	
۱۶	انطونیوس ثانی	۴ سال	۱۵۷	اسکی آخر ایام سلطنت میں جالینوس حکیم فوت ہوا
۱۷	اسکندر ماماس	۱۳ سال	۱۵۷	
۱۸	مکسیمس	۳ سال	ایضاً	
۱۹	غوردیانس	۶ سال	ایضاً	
۲۰	فیلقس	۶ سال	ایضاً	
۲۱	دیقیوس	۲ سال	ایضاً	اسی کی بادشاہی میں اصحاب کہف بہاگ گئی تہی جبکہ اوسنی نصاری کو قتل کرنا شروع کیا تہا
۲۲	غلس	۱۵ سال	ایضاً	
۲۳	قلودیس	۱ سال	۱۵۸	
۲۴	بلیس	۶ سال	۱۵۸	
۲۵	ابردیس	۷ سال ۶ ماہ ۵	۱۵۸	
۲۶	دقلطیانس و مقسمیانس	۱۹ سال	۱۵۸	ان دونوں بادشاہوں نی نصاری کو جو ملتے تہے دہونڈ کر روم میں لاکر قتل کیا اور قید کیا تہا
۲۷	قرونقیس	۵ سال	۱۵۸	
۲۸	دقلطیانس	۲۰ سال	۱۵۸	

ان تین سو بیاسی (۳۸۲) برس چہہ مہینی میں اٹہائیس (۲۸) بادشاہوں نے حکومت کی

نقشہ ملوک قسطنطنیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد سال حکومت	صفحہ	
١	قسطنطین المظفر بن ہیلانی	۳۱ سال	۱۵۸	یہی بادشاہ قسطنطنیہ شہر کا بانی تھا بت پرستی چھوڑ کر مذہب نصرانیہ قبول کیا تھا
٢	قسطنطین	۲۴ سال	۱۵۹	
٣	یو بیانس بھائی قسطنطین	۲ سال ۲ ماہ	ایضاً	
٤	اوراسس بن نوحالہ	۱۴ سال	۱۶۰	
٥	تیدوسیس صغیر	۴۲ سال	۱۶۰	
٦	مرقیانس مسماۃ بلخاریا	۷ سال	۱۶۱	مرقیانس کے جورو مسماۃ بلخاریا تھی ان دونوں نے سات برس حکومت کی
٧	الیون اکبر	۱۶ سال	۱۶۱	
٨	الیون اصغر	یکسال	۱۶۱	
٩	زینین ارمنیاقی	۱۷ سال	۱۶۱	
١٠	نسطاس	۲۷ سال	۱۶۱	
١١	یوسطینس	۹ سال	۱۶۲	کلیسہ روما کا بانی یہی ہے
١٢	یوسطنانس	۳۹ سال	۱۶۲	
١٣	یوسطینس ثانی	۱۳ سال	ایضاً	
١٤	طبارنیس	۴ سال	ایضاً	
١٥	موریقیس	۲۰ سال	ایضاً	
١٦	فوقاس	۸ سال	ایضاً	
١٧	ہرقل اور اوسکا بیٹا	۳۱ سال	ایضاً	

اس تین سو پانچ برس کے عرصہ مین ستره بادشاہون مذکوره بالا نے حکومت کی

تنبیہ

واضح ہو کہ حمزه اصفہانی نے اپنی کتاب مین ویسی ایک فصل نقل کی ہی جسکی ترجمہ کرنی کی بہت ضرورت
مجکو معلوم ہوتی ہی لہذا ترجمہ اس فصل کا بعینہ کرتا ہون وہ یہ کہتا ہی کہ مین ایک بادشاه روم کی کتاب
سے نقل کرتا ہون — کہ قسطنطین بن ہیلانی عرب کی تاریخ مقرر ہونے کی قبل دو سو ستانوین
برس اول تہا اکیس برس اوسنے بادشاہت کی — پہر اوسکی بعد بیٹا اوسکا قسطنطین — ابن قسطنطین
چوبیس برس تک حکومت کرتا رہا یہہ تاریخ عرب کی مقرر ہونے سے دو سو چہیاسٹہہ برس اول تہا
اور دو سو بیالیس برس پہلی عرب کی تاریخ کی فوت ہوا وه درمیان سنہ ۲۵ سکندری کی مرا تہا اور
قسطنطین ابن ہیلانی درمیان سنہ ۳۶ سکندری کی فوت ہوا — بعد اوسکے بلینوس نے جلوس
کیا دو برس تک حکومت کرتا رہا اوسکے سلطنت دو سو چالیس برس قبل تاریخ عرب کی ہو چکی تہی
اوسکے بعد تیدوس نے دس برس چہہ مہینے حکومت کی اوسکی بعد سطلیوس دس برس نو مہینے تک
حاکم رہا — اوسکی بعد عزدنیوس اور انطلیوس اور تدوس چہہ برس کی عرصہ مین تینون بادشاہون کے
حکومت تمام ہوئی — ان کی بعد ارتادس ابن تدوس بادشاه ہوا اوسنے تیره برس اور تین مہینے سلطنت کی
— بعد ازان تیدوس بن ارتادس نے بیالیس برس ایک مہینے حکومت کی — بعد ازان سطنیوس اور
السطینوس نے ۲۶ برس بادشاہت کی بعد ازان لادی اکبر نے سولہ برس حکومت کی — پہر لادی
اصغر نے ایک برس — پہر زمن نے ستره برس پہر سطاس نے ستائیس برس چار مہینے حکومت کی
— پہر انطلیس نے نو برس گیاره مہینے بادشاہت کی — پہر قسطرونس بادشاه ہوا اوسنے اٹھتیس سال
تین مہینے حکومت کی پیغمبر خدا محمد مصطفی صلعم اوسکی ایام حکومت مین پیدا ہوئی تہے اوسکی بعد طفانس بادشاه ہوا
اوسنے پانچ برس تین مہینے حکومت کی — اوسکی بعد مرقنیوس بادشاه ہوا اوسنے بیس سال چار مہینے حکومت
کی نبی صلعم مبعوث اوسکے زمانہ مین ہوئے تہے — پہر فرقاس بادشاه ہوا اوسکے آخر ایام حکومت

حکومت مین ہجرت نبوی ہوئی تہی جسسی سال ہجری شروع ہوا اوسنی آٹہہ برس حکومت کی ـــ
بعدازان ہرقل اوراوسکا بیٹا جو شام پر لڑا تہا بادشاہ ہوئی اوسکی زمانہ مین نبی صلعم نے اس دار فانی سے
رحلت فرمائی اکتیس [۳۱] برس اوسنے بادشاہت کی ـــ پہر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا اوسکی ایام حکومت
مین حضرت عثمان ابن عفان رضی شہید ہوئی اور جنگ صفین بہی اوسیکے ایام حکومت مین ہوئے
پچیس [۲۵] برس بادشاہت کی ـــ اوسکی بعد قسطنطین بیٹا ہرقل کے جوڑدکا بادشاہ ہوا سترہ [۱۷] برس
اوسنے حکومت کی ـــ پہر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا عبدالملک بن مروان کے وقت مین وہ
بادشاہ ہوا تہا دس برس اوسنی حکومت کی ـــ پہر لاوی بادشاہ ہوا اوسکو الیون بہی کہتی ہین اوسنے
تین برس حکومت کی ـــ بعدازان طبارس نے سات برس بادشاہت کی پہر اسطینوس زمانہ عمر
بن عبدالعزیز کی مین بادشاہ ہوا اوسنے چہہ برس بادشاہت کی ـــ پہر سطاسیوس نے دو برس بادشاہت
کی ـــ پہر تدوس نے دو برس ـــ پہر لاوی بادشاہ ہوا اوسکے ایام حکومت مین خلفاء بنی امیہ کے
خاندان مین بادشاہت نہ رہی تہی اوسنی پچیس [۲۵] برس تین مہینی بادشاہت کی ـــ بعدازان لاوی بن قسطنطین نے
پانچ برس حکومت کی ـــ پہر قسطنطین ابن لاوی بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی کم دس برس حکومت کی ـــ پہر
قسطنطین نے چہہ برس سات مہینی بادشاہت کی ـــ اوسکے بعد مسماۃ ملکہ ارینہ بادشاہ ہوئی
یہہ وہ عورت ہے جسنی اپنی باپ سی ملک چہین لیا تہا اوسنے پانچ برس بادشاہت کی ـــ پہر نقفور ایام ہارون الرشید مین
بادشاہ ہوا اوسنی آٹہہ برس نو مہینی بادشاہت کی پہر استراوین نقفور بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی بادشاہت کی ـــ پہر میخائیل ابن نوفیل
سات برس پانچ مہینی تک بادشاہت کرتا رہا ـــ بعدازان توفیل بن میخائیل ایام الواثق و مامون مین بادشاہ ہوا بارہ برس تین مہینی بادشاہت کی
بعدازان ـــ اوسکا بیٹا میخائیل بن توفیل اور والدہ اوسکی ایام متوکل باللہ تک تہائیس برس تک حکومت کرتی رہی ـــ اسی بادشاہ
کی وقت سی اس خاندان مین سی بادشاہت جاتی رہی اور صقلب کی قبضہ مین ہوگئی آخری عہد مین یسیل صقلبی درمیان ۲۵۳ ہجری کے بادشاہ
ہوا اوسنی بیس برس سلطنت کی بعدازان الیون بن یسیل ایام معتضد مین درمیان ۲۷۳ ہجری کے بادشاہ ہوا ـــ پہر اسکندروس بن یسیل ایام
مقتدر مین درمیان ۲۹۹ ہجری کے بادشاہ ہوا اوسنی ایک برس دو مہینی سلطنت کی ایک پہوڑا اوسکی نکلا تہا جسکی صدمہ سے ہلاک ہوا ـــ بعدازان
قسطنطین بن الیون بادشاہ ہوا بارہ برس سلطنت کرتا رہا اور پہر قسطنطین ابن اندرقش غالب آیا بیٹا اوسکا [illegible] مین تہا
بعد وفات اپنی باپ کی بہاگ کر روم مین چلا گیا جب وہ ملک پر غالب آگیا اور [illegible] قسطنطین
بن الیون صاحب اوپر غالب ہوے اونہون نے اوسکو قتل کیا بعد اوسکے مقتول ہونیکی قسطنطین بن الیون درمیان [illegible] سلطنت ہوا

نقشہ ملوک عرب عراق کا جنکو لخمیین کہتے ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	ملک بن فہم		۱۶۹	زمانہ اوسکا ملوک طوائف کا زمانہ تہا یعنی بعد سکندر کی اوسکو ایک شخص مسمی سلیمہ نی قتل کیا تہا
۲	جذیمہ بن مالک ابن فہم	۶۰ سال	۱۷۰	اسی شخص نے اول لشکر کشی کرنی کی تدبیر نکالی
۳	عمرو بن عدی	۱۱۸ سال	۱۷۲	اردشیر کی زمانہ مین ۱۴ برس دس مہینی اور شاپور کی وقت مین آٹھہ برس دو مہینی حکومت کی
۴	امرا القیس بن عمرو بن عدی	۱۱۴ سال	۱۷۳	شاپور ابن اردشیر کی زمانہ مین ۲۳ برس اور ہرمز بن شاپور کی وقت مین ۲ برس ۱۰ مہینی بہرام کی زمانہ مین ۹ برس ۳ مہینی بہرام ابن بہرام کی زمانہ مین ۱۳ برس بہرام ثالث کے زمانہ مین ۱۳ برس ۴ مہینی نرسی بن بہرام ابن بہرام کی زمانہ مین ۹ برس ہرمز ابن نرسی کے زمانہ مین تیرہ ۱۳ برس شاپور ذی الاکتاف کی وقت مین ۲ برس ۵ مہینی حکومت کی اسطرح کی اتنی بادشاہون اسنے دیکھین
۵	عمرو بن امرا القیس	۶۰ سال	۱۷۳	شاپور ذی الاکتاف اور اردشیر اور شاپور ابن شاپور کے زمانہ مین تہا
۶	امرا القیس بن اسود بن عمرو	۱۲ سال	۱۷۴	اسنی آگ مین عمرو بن طوق کو جلایا اور یہہ رسم آگ کی اوسی نکالے
۷	نعمان ابن امرا القیس	۳۲ سال	ایضاً	یہہ بانی خورنق اور سدیر کا ہی
۸	منذر ابن نعمان	۴۴ سال	ایضاً	یزدگرد ابن بہرام گور اور فیروز ابن یزدگرد کی زمانہ مین تہا
۹	منذر ابن منذر	۷ سال	۱۷۵	یہہ قباد بن فیروز کی زمانہ مین

نمبر	نام	مدت	سنہ	کیفیت
۱۰	نعمان ابن اسود	۴ سال	۱۷۵	قباد بن فیروز کی زمانہ مین موجود تھا
۱۱	ابو یعفر بن علقمہ الذمیلی	۳ سال	ایضاً	ایضاً
۱۲	امراء القیس ابن النعمان	۵ سال	ایضاً	ایضاً
۱۳	منذر ابن امراء القیس اسکو منذر ابن ماء السماء بھی کہتے تھے	۴۲ سال	ایضاً	نوشیروان کے وقت مین بھی ۲۶ برس تک حکومت کرتا رہا
۱۴	حارث ابن عمر		ایضاً	نوشیروان کے زمانہ مین ہے
۱۵	منذر ابن امراء القیس ثانی			اسیکی وقت مین امراء القیس شاعر تھا اور نوشیروان کے زمانہ مین تھا
۱۶	عمر ابن منذر	۷ سال ۶ ماہ	۱۷۶	نوشیروان کے زمانہ مین تھا
۱۷	قابوس بن منذر	۴ سال	ایضاً	نوشیروان کے زمانہ مین تھا
۱۸	خیشہرت	۱ سال		ایضاً
۱۹	منذر ابن نعمان	۴ سال	۱۷۶	ایضاً ہرمز ابن نوشیروان کی زمانہ مین بھی اور اسکی تین برس چار مہینے تک سلطنت کے
۲۰	نعمان ابن المنذر	۲۲ سال	ایضاً	اوسکو کسری پرویز نے قتل کیا
۲۱	ایاس ابن قبیصہ	۷ سال	ایضاً	اسکی ایک برس چھ مہینے جلوس کی بعد نبی صلعم مبعوث ہوئے تھے
۲۲	زادوسی	۱۷ سال	ایضاً	بوران بنت پرویز کی ایک سال جلوس تک بادشاہ رہا
۲۳	منذر ابن نعمان ابن منذر	۸ ماہ	ایضاً	
۲۴	بوران بنت پرویز	۷ ماہ		ایام ابوبکر رض اور عمر رض کے مین بوران مذکور بھی تخت نشین ہوئی حکومت سات مہینے کے
۲۵	یزدگرد ابن شہریار ابن پرویز	۱۹ سال		حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض کے وقت مین وہ بادشاہ [illegible] کا ہوا

نقشہ ملوک غسان کا جو اسلام کی ظاہر ہونے سے چار سو برس اول بادشاہت کرتی تھی

	صفحہ	تعداد ایام حکومت	نام بادشاہ	نمبر
چار سو برس قبل ظہور اسلام کی وہ سلطنت کرتا تھا	۱۶۷	۴۵ سال ۳ ماہ	جفنہ بن عمرو	۱
چند کلیسا اوسکی بنائی ہوئی ہیں ایک کلیسا حالی مشہور ہے	ایضاً	۵ سال	عمرو بن جفنہ	۲
اوسنے ایک کوشک اور حوض بنایا	۱۶۸	۱۷ سال	ثعلبہ بن عمرو	۳
	ایضاً	۲۰ سال	حارث بن ثعلبہ	۴
اسنے پل اور راہ وغیرہ کی بنیاد ڈالی	ایضاً	۱۰ سال	جبلہ بن حارث	۵
	۱۶۸	۱۰ سال	حارث بن جبلہ	۶
	ایضاً	۳ سال	منذر بن حارث	۷
	ایضاً	۱۵ سال ۶ ماہ	نعمان ابن حارث	۸
	ایضاً	۱۳ سال	منذر ابن الحارث	۹
	ایضاً	۳۴ سال	جبلہ ابن حارث	۱۰
	ایضاً	۳ سال	ایہم ابن حارث	۱۱
	ایضاً	۲۶ سال ۲ ماہ	عمرو بن الحارث	۱۲
	ایضاً	۲۰ سال	جفنہ اصغر	۱۳
	ایضاً	۱ سال	نعمان ابن منذر	۱۴
	ایضاً	۲۷ سال	نعمان ابن عمرو	۱۵

نمبر	نام	مدت		
۱۶	جبلہ ابن نعمان	۱۶ سال	ایضاً	
۱۷	نعمان ابن الایہم	۱۲ سال	ایضاً	
۱۸	حارث ابن ایہم	۲۲ سال ۵ ماہ	۱۷۹	
۱۹	نعمان ابن حارث	۱۸ سال	۱۷۹	
۲۰	منذر ابن نعمان	۱۹ سال	ایضاً	
۲۱	عمرو بن نعمان	۳۳ سال ۴ ماہ	ایضاً	
۲۲	حجر بن نعمان	۱۲ سال	ایضاً	
۲۳	حارث ابن حجر	۲۶ سال	ایضاً	
۲۴	جبلہ ابن حارث	۱۷ سال ۱ ماہ	ایضاً	
۲۵	حارث ابن جبلہ	۲۱ سال ۵ ماہ	ایضاً	
۲۶	نعمان ابن حارث ابوکرب	۳۷ سال ۳ ماہ	ایضاً	
۲۷	ایہم ابن جبلہ	۲۷ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۲۸	منذر ابن جبلہ	۱۳ سال	ایضاً	
۲۹	شراحیل بن جبلہ	۲۵ سال ۳ ماہ	ایضاً	
۳۰	عمرو بن جبلہ	۱۰ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۳۱	جبلہ ابن حارث	۴ سال	۱۷۹	
۳۲	جبلہ ابن ایہم	۳ سال	۱۷۹	

616

تمام اہل غسان میں ۳۲ بادشاہ گذرے ہیں جنکا نام اوپر مذکور ہوا اونہوں نے چھ سو سولہ
برس کی عرصہ میں تفصیل مذکور سلطنت کے ہے

نقشہ ملوک حمیر یعنی بادشاہان عرب یمن کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	قحطان بن عابر بن شالیح بن نوح		۱۶۳	یہہ اول بادشاہ یمن کا ہوا
۲	یعرب ابن قحطان		۱۶۳	یہی شخص موجد زبان عربی کا ہے
۳	یشجب بن یعرب		ایضاً	
۴	عبد شمس ابن یشجب		ایضاً	اسیکو سبا کہتی ہین
۵	حمیر ابن سبا		۱۶۴	
۶	وائل بن حمیر		ایضاً	
۷	السکسک بن وائل		ایضاً	
۸	یعفر ابن السکسک		ایضاً	
۹	عامر بن باران		ایضاً	اسکو ذو ریاش بھی کہتے ہین
۱۰	نعمان ابن یعفر ابن سکسک		ایضاً	اسکو معافر بھی کہتے ہین
۱۱	اشمح بن نعمان المعافر		ایضاً	
۱۲	شداد بن عاد		ایضاً	
۱۳	لقمان ابن عاد بن ملطاط ابن سبا		ایضاً	
۱۴	ذو سدد	سال ۱۵۰	۱۶۵	
۱۵	حارث ابن ذو سدد	سال ۱۲۵	ایضاً	اسیکو حارث الرائش کہتی ہین اور یہی تبع اول ہی
۱۶	ذو القرنین صعب ابن الرائش		ایضاً	

۱۷	ذوالمنار ابرہہ ابن ذوالقرنین	۱۸۳ سال	۱۶۵	
۱۸	افریقیس بن ابرہہ	۱۶۴ سال	ایضاً	
۱۹	ذوالاذعار عمر بن ذوالمنار	۲۵ سال	ایضاً	
۲۰	شمرجیل بن عمرو		ایضاً	حمزہ اصفہانی نے اسکا ذکر نہیں کیا
۲۱	الہداد بن شمرجیل	۷۵ سال	ایضاً	
۲۲	بلقیس بنت الہداد	۱۲۰ سال	۱۶۶	
۲۳	ناشر النعم بن شرجیل	۸۵ سال	ایضاً	
۲۴	شمر مرعش	۳۷ سال	ایضاً	
۲۵	ابومالک بن شمر	۵۵ سال	ایضاً	
۲۶	اقرن بن ابی مالک	۵۳ سال	۱۶۶	یہہ تبع ثانی کہلاتا ہی ابوالفدا کہتا ہی کہ عمران سے اور مرثیا یہہ دو بادشاہ ابومالک کی بعد اور گذرے ہین
۲۷	ذوحبشان بن اقرن	۷۰ سال	ایضاً	
۲۸	تبع بن الاقرن بن شمر	۱۶۳ سال	۱۶۷	
۲۹	کلیکرب بن تبع	۳۵ سال	ایضاً	
۳۰	ابوکرب اسعد	۱۲۰ سال	ایضاً	
۳۱	حسان بن تبع	۷۰ سال	ایضاً	
۳۲	عمر بن تبع	۶۳ سال	ایضاً	
۳۳	عبد کلال	۷۴ سال	ایضاً	
۳۴	تبع بن حسان ابن کلیکرب	۷۸ سال	ایضاً	اسکو تبع اصغر بہی کہتی ہین
۳۵	حارث ابن عمر		ایضاً	
۳۶	مرثد بن عبد کلال	۴۱ سال	۱۶۷	

نمبر	نام بادشاه	مدت	صفحه	کیفیت
٣٧	وليعه بن مرثد	٣٧ سال	ايضاً	
٣٨	ابرهته بن الصباح		ايضاً	شاپور کی وقت مین تها
٣٩	صهبان ابن محرث	١٥ سال	ايضاً	
٤٠	عمرو بن تبع	٥٧ سال	ايضاً	
٤١	ذو شناتر	٢٧ سال	ايضاً	
٤٢	ذو نواس	٢٠ سال	ايضاً	
٤٣	ذو جدن	٢ سال	ايضاً	درضع هو که بعد بادشاهان حمیر که ٢٦ شخص دو هزار ٢٠ برس ٢٠ کے عرصه مین گذری تین شخص حبشه کی بادشاه هوئی اور اٹهه نفر فارس کے پهر اہل اسلام کی عمل مین آیا ده حبشه کے بهم هین
٤٤	ارباط		١٦٨	
٤٥	ابرهته الاشرم صاحب فیل	٢٣ سال	ايضاً	
٤٦	یکسوم	١٧ سال	ايضاً	
٤٧	مسروق	١٢ سال	ايضاً	
٤٨	سيف بن ذی یزن			انکی بعد پهر قبیله حمیر کو سلطنت نصیب هوئی

نقشه اون بادشاهون کا جو جرهم کی اولاد سی مالک حجاز کی هوئی

نمبر	نام بادشاه	صفحه	نمبر	نام بادشاه	صفحه
١	جرهم	١٨٠	٧	مضاص بن عبد المسیح	١٩٠
٢	عبد یالیل بن جرهم	ايضاً	٨	عمرو بن مضاض	ايضاً
٣	جرشم ابن عبد یالیل	ايضاً	٩	حارث ابن مضاض	ايضاً
٤	عبد المدان بن جرشم	ايضاً	١٠	عمرو بن الحارث	ايضاً
٥	ثعلبه ابن عبد المدان	ايضاً	١١	بشر ابن الحارث	ايضاً
٦	عبد المسیح بن ثعلبه	ايضاً	١٢	مضاض بن عمرو بن مضاض	ايضاً

ملوک کندہ کا نقشہ

بادشاہان متفرقہ حجاز کی جو گذری ہیں

نقشہ لڑائیوں عرب کا جو ہوئی تھیں مشہور ہیں

نقشہ تواریخ ملوک قریش کا سہ خاندان امویہ اور عباسیہ اور ملوک مصر وافریقیہ کی جو بعد انتقال حضرت قرمانی رسول اللہ کی بادشاہ ہوئی

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سال جلوس	سال وفات	صفحہ کتاب ابوالفدا	حال ضروری
۱	ابوبکر الصدیق رض	۲ سال ۳ ماہ ۸ روز	۱۲ ربیع الاول ۱۱ سنہ ہجری ۱۶ جون ۶۳۲ ع	۲۲ جمادی الاولی ۱۳ سنہ ہجری ۲۳ جولائی ۶۳۴ ع	۳۶۴	عمر انکی تریسٹھ برس کی ہوئی انکے ایام میں مبارزان قریش کی دعوت [illegible] بادشاہ عجم [illegible]
۲	عمر بن الخطاب رض	۱۰ سال ۶ ماہ ۱۸ روز	۱۳ سنہ ہجری ۶۳۴ ع	۲۶ ذی الحجہ ۲۳ سنہ ہجری ۶۴۴ عیسوی	۳۸۲	عمر تریسٹھ برس کی پاکر گئے اور ایام میں انکا امیر المومنین لقب ہوا
۳	عثمان بن عفان رض	۱۰ سال ۱۱ ماہ ۲۲ روز	۲۳ سنہ ہجری ۶۴۴ عیسوی	۱۸ ذی الحجہ ۳۵ سنہ ہجری ۱۸ جون ۶۵۶ ع	۴۰۰	بیاسی برس کی عمر میں شہید ہوئے
۴	علی ابن ابی طالب رض	۵ سال ۳ ماہ ۳ روز	۳۵ سنہ ہجری ۶۵۶ ع	۱۷ رمضان ۴۰ سنہ ہجری ۲۴ جنوری ۶۶۱ سنہ ع	۴۱۱	تریسٹھ برس کی عمر پائے
۵	حسن بن علی رض	۶ ماہ	۴۰ سنہ ہجری	۵۶ سنہ ہجری	۴۱۱	ستاون برس کی عمر پائے

اب خاندان امویہ میں خلافت آئی پندرہ بادشاہ اس خاندان سے گذرے انکی

عامل مصر اور شام اور حجاز اور ہند اور چین اور خراسان اور مشرق اور مغرب

اور اندلس اور تمام اطراف واقطار میں پہیل گئی تہے اونکا نقشہ یہہ ہے

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفدا	حال ضروری
۱	معاویہ بن ابی سفیان	۱۹ سال ۳ ماہ ۲۵ روز	۵۶ ہجری	رجب سنہ ۶۰ ہجری اپریل سنہ ۶۸۰	۴۴۶	اٹہتر برس کی عمر ہوئی اور سب سے اول مسجد میں حجرہ بنایا اور تخت و منبر مقرر کئے
۲	یزید ابن معاویہ	۳ سال ۸ ماہ	ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری ۱۰ نومبر سنہ ۶۸۳	۴۵۸	اڑتالیس برس کی عمر اسکی ہوئی دمشق میں فوت ہوا یہی قاتل حسین علیہ السلام ہے
۳	معاویہ ابن یزید	۳ ماہ ۲۲ یوم	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری	سنہ ۶۴ ہجری	۴۶۷	تیئس (۲۳) برس کی عمر پائی اسنے آپ خلافت چھوڑ دی تہی
۴	عبداللہ ابن زبیر رض	۹ سال ۱۱ ماہ ۳ روز	سنہ ۶۴	۱۴ جمادی الاخر سنہ ۷۳ ہجری	۴۶۸	یوسف ابن حجاج نی اونکو قتل کیا تہا
۵	مروان ابن الحکم	۸ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۶۴ ہجری	رمضان سنہ ۶۵ ہجری اپریل سنہ ۶۸۵	۴۶۹	اسکی بیوی نے اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالا تہا بہت مفسد آدمی تہا
۶	عبدالملک ابن مروان	۲۱ سال ۴ ماہ ۷ یوم	۳ رمضان سنہ ۶۵ ہجری	شعبان سنہ ۸۶ ۹ اکتوبر سنہ ۷۰۵	۴۷۱	بانی شہر واسط کا ساٹہہ برس کی اوسکی عمر ہوئی
۷	ولید ابن عبدالملک	۹ سال ۷ ماہ ۲۹ یوم	ماہ شوال سنہ ۸۶ ہجری	جمادی الاخر سنہ ۹۶ ہجری فروری سنہ ۷۱۵	۴۸۰	عمر اوسکی اٹہتالیس برس کی ہوئی
۸	سلیمان ابن عبدالملک	۲ سال ۷ ماہ ۲۹ یوم	سنہ ۹۶ جمادی الاخر	۲۱ صفر سنہ ۹۹ ہجری ۱۳ اکتوبر سنہ ۷۱۷	۴۸۴	پینتالیس برس کی عمر ہوئی
۹	عمر ابن عبدالعزیز	۲ سال ۵ ماہ ۳ یوم	ماہ صفر سنہ ۹۹	۲۵ رجب سنہ ۱۰۱ ۱۰ فروری سنہ ۷۲۰	۴۸۶	اس شخص نے برا کہنا اور گالیاں دینی علی رض کے خطبوں میں سے موقوف کروا دی تہے
۱۰	یزید ابن عبدالملک	۴ سال ۱ یوم	ماہ رجب سنہ ۱۰۱ ہجری	۲۵ شعبان سنہ ۱۰۵ ۲۸ جون ۷۲۴	۴۸۸	

۱۴	مہدی باللہ بن واثق	۱۱ ماہ ۲۰ یوم	۲۵۵ ہجری	۱۸ رجب ۲۵۶ ۲۲ جون ۸۷۰	۶۰۳	
۱۵	معتمد باللہ بن متوکل	۲۳ سال ۴ ماہ	۲۵۶ ہجری	۱۹ رجب ۲۷۹ ۱۵ اکتوبر ۸۹۲	۶۰۶	
۱۶	معتضد باللہ بن موفق بن متوکل	۱۰ سال ۸ ماہ ۲۳ یوم	۲۷۹ ہجری	۲۲ ربیع الاول ۲۸۹ ۶ اپریل ۹۰۲	۶۲۱	
۱۷	مکتفی باللہ بن معتضد	۶ سال	۲۸۹ ہجری	۱۳ ذیقعدہ ۲۹۵ ۱۲ اگست ۹۰۸	۶۲۸	
۱۸	مقتدر باللہ بن معتضد	۲۴ سال ۲ ماہ ۱۰ یوم	۲۹۵ ہجری	۲۸ شوال ۳۲۰ ۲ نومبر ۹۳۲	۶۳۳	
۱۹	قاہر باللہ بن معتضد	۱ سال ۵ ماہ ۲۱ یوم	۳۲۰ ہجری	۳ جمادی الاول ۳۳۹ ۱ اکتوبر ۹۵۰	۶۶۰	
۲۰	راضی باللہ بن مقتدر	۷ سال	۳۲۲ ہجری	۱۶ ربیع الاول ۳۲۹ ۱۹ دسمبر ۹۴۰	۶۶۶	
۲۱	متقی باللہ بن مقتدر	۵ سال	۳۲۹ ہجری	۲۰ صفر ۳۳۴ ۲۴ اکتوبر ۹۴۴	۶۷۹	
۲۲	مستکفی باللہ بن مکتفی	۱۶ ماہ	۳۳۳ ہجری	۳۳۸	۶۸۷	
۲۳	مطیع اللہ بن مقتدر	۲۹ سال ۵ ماہ چند یوم	۳۳۴ ہجری	۲۰ جمادی الاول ۳۵۷ ہجری	۶۹۱	

٦	معتضد بن مستکفی	١٠ سال	سنہ ٧٥٣		سنہ ٧٦٣ ہجری مطابق سنہ ١٣٦١ء میں فوت ہوا
٧	متوکل علی اللہ بن معتضد	٤٥ سال	سنہ ٧٦٣		سنہ ٨٠٩ ہجری مطابق سنہ ١٤٠٥ء میں فوت ہوا
٨	معتصم باللہ زکریا بن ابراہیم بن حاکم	٢ سال	سنہ ٨٠٨		سنہ ٨٢٥ ہجری میں فوت ہوا
٩	واثق باللہ بن معتصم ابراہیم				سنہ ٧٨٨ میں فوت ہوا
١٠	مستعین باللہ بن متوکل				سنہ ٨٣٣ ہجری مطابق سنہ ١٤٢٩ء میں فوت ہوا
١١	معتضد باللہ بن متوکل	٣٠ سال			سنہ ٨٤٠ ہجری مطابق سنہ ١٤٤١ء میں فوت ہوا
١٢	مستکفی باللہ بن متوکل	١٠ سال			سنہ ٨٠٠ مطابق سنہ ١٤٥١ ہجری کو میں فوت ہوا
١٣	قایم بامر اللہ بن متوکل	٤ سال			سنہ ٨٥٩ ہجری میں اونکا خلع ہوا
١٤	مستنجد باللہ بن متوکل	٢٥ سال			سنہ ٨٨٤ ہجری مطابق سنہ ١٤٧٩ء میں فوت ہوا
١٥	متوکل علی اللہ ابی العز عبد العزیز	١٩ سال			سنہ ٩٠٣ ہجری مطابق سنہ ١٤٩٧ء میں فوت ہوا
١٦	المستمسک باللہ یعقوب بیٹے مستنصر				سنہ ٩٢٧ ہجری میں مطابق سنہ ١٥٢٠ء کو فوت ہوا
١٧	متوکل علی اللہ بن مستمسک یعقوب				سنہ ٩٥٠ ہجری مطابق سنہ ١٥٤٣ء کو فوت ہوا

بیان دولت غلامان فاطمیہ کا یعنی ان غلاموں نے مصر میں بادشاہت کی وہ گیارہ ہیں بہ لوگ بسبب تغلب کی بادشاہ ہو گئی تھے

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفدا	حال ضروری
١	معز لدین اللہ ابی تمیم معد	٢٥ سال	سنہ ٣٤١	١٧ ربیع الاول سنہ ٣٦٥ ہجری	٧٠٢	شہر قاہرہ مصر میں اُسیکا بسایا ہوا ہے
٢	العزیز باللہ ابو النصر نزار بن معز	٢١ سال ٥ ماہ ٥ یوم	سنہ ٣٦٥	رمضان سنہ ٣٨٦	٧٣١ جلد ١	٤٢ سال ٨ ماہ کے عمر پائی
٣	حاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن عزیز	٢٥ سال چند روز	سنہ ٣٨٦	١٧ شوال سنہ ٤١١	٧٥٧	٣٦ سال ٩ ماہ کی عمر پائے
٤	ظاہر لاعزاز دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم	١٠ سال	سنہ ٤١١	سنہ ٤٢٧ ہجری	٢٧ جلد ٢	
٥	مستنصر باللہ ابو تمیم بن ظاہر	٦٠ سال ٤ ماہ	سنہ ٤٢٧	١٨ ذوالحجہ ٤٨٥	١٠٦	
٦	مستعلی باللہ ابو القاسم احمد ولد مستنصر	٧ سال ٢ ماہ	سنہ ٤٨٥	سنہ ٤٩٤	١٤٢	سنہ ٤٦٧ ہجری میں پیدا ہوا اور سنہ ٤٩٤ ہجری میں فوت ہوا
٧	امر باحکام اللہ ابو علی منصور ولد مستعلی	٢٩ سال	سنہ ٤٩٤	سنہ ٥٢٤ ہجری	١٦٠	
٨	حافظ لدین اللہ عبد المجید بن محمد بن مستنصر ولد عم آمر	٢٠ سال	سنہ ٥٢٤	سنہ ٥٤٤	٢٢٣ جلد ٢	
٩	الظافر باعداء اللہ اسماعیل بن حافظ	٥ سال	سنہ ٥٤٤	سنہ ٥٤٩	٢٥٧	

۱۰	فایز بنصر الله عیسی ولد ظافر	۶ سال ۱ ماه ۱۵ یوم	سنہ ۵۴۷	رجب سنہ ۵۵۴	۲۷۱ ۲۹۰	
۱۱	عاضد لدین الله بن یوسف بن حافظ	۷ سال ۱۵ ماه	سنہ ۵۵۴	سنہ ۵۶۷	۲۹۰	

بیان لسٹ دو خاندان ایوبیہ جو بادشاہان گذرے ہین وہ دمشق مین جنکی یہ نام ہین

نمبر	نام بادشاه	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	ملک ناصر صلاح الدین ابو یوسف بن ایوب	۲۳ سال	سنہ ۵۶۴	۱۸ صفر سنہ ۵۸۹ ہجری	۳۰۵ ۳۲۶ ۳۳۰ ۳۴۷ ۳۵۱ ۳۵۵	انگریزون سے بہت لڑا وہی بانی قلعہ الجبل کا ہے
۲	ملک عزیز عثمان بن صلاح الدین	۶ سال	سنہ ۵۸۹	محرم سنہ ۵۹۳	۳۸۹ ۴۰۲	۲۷ برس کی عمر پائی
۳	ملک منصور محمد بن عزیز بن عثمان	۳ سال چند ماه	سنہ ۵۹۳	سنہ ۵۹۶	۴۰۴	
۴	ملک عادل سیف الدین ابوبکر ابن ایوب	۱۹ سال	سنہ ۵۹۶	جمادی الآخر سنہ ۶۱۵	۴۰۹ ۴۱۱ ۴۵۰	اسکے ایام مین بڑا قحط ہوا ایسا یہانتک کہ ایک روٹی ہزار دینار کو بیچ ہوے
۵	ملک کامل محمد ولد عادل	۲۰ سال	سنہ ۶۱۵	رجب سنہ ۶۳۵	۵۱۴ ۵۲۱	۶۰ برس کی عمر پائی
۶	ملک عادل ابوبکر ولد کامل	۲ سال	سنہ ۶۳۵	سنہ ۶۳۷	۵۳۰	

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام سلطنت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۷	ملک صالح ایوب نجم الدین ابن کامل	۹ سال ۹ ماہ	سنہ ۶۳۷	۱۵ شعبان سنہ ۶۴۷	۵۲۵ ۵۳۰ ۵۴۳ ۵۵۴ ۵۵۳	فرنگیوں کی لڑائی میں مقتول ہوا
۸	ملک معظم توران شاہ ولد صالح	۲ ماہ چند روز	سنہ ۶۴۷	سنہ ۶۴۸	۵۵۷	
۹	ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح	۳ ماہ	سنہ ۶۴۸	۶۵۵ ہجری میں معزول ہوئی	۵۵۸	سنہ ۶۵۵ ہجری میں مار ڈالی گئی یہ ایک کنیز کہ ارمنی یا ترکی تھی
۱۰	ملک اشرف موسیٰ بن یوسف	۵ سال	سنہ ۶۴۸		۵۶۰	سنہ ۶۵۲ میں اس کی بیعت فسخ ہوا

بیان بادشاہان ترکیہ کا جو دولت کردیہ کی غلام تھی وہ پینتالیس گذری ہیں جنکی یہ نام فہرست ہے

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام سلطنت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	ملک معز عزالدین ایبک ترکمانی صالحی	۷ سال	سنہ ۶۴۸	ربیع الاول سنہ ۶۵۵	۵۶۰ ۵۶۹ ۵۷۲	مقتول ہو کر مرا اسنے ملکہ شجرۃ الدر سے اپنا نکاح کیا تھا
۲	ملک منصور علی بن معز	۲ سال	سنہ ۶۵۵		۵۷۳	آخر سنہ ۶۵۷ میں قطز نے اسکو گرفتار کیا
۳	ملک مظفر قطز معزی	۱۱ ماہ ۱۳ یوم	سنہ ۶۵۷	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۶۵۸	۵۵۲ ۵۹۵	
۴	ملک ظاہر رکن الدین بیبرس علائی بندقداری	۱۷ سال ۲ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۶۵۸	۲۸ محرم سنہ ۶۷۶	۵۵۸ ۵۹۵	

۵	ملک سعید محمد ناصر الدین برکت اللہ ولد ظاہر	۲ سال	سنہ ۶۷۶	سنہ ۶۷۸	۶۲۹ ۶۳۴	سنہ ۶۷۸ ہجری میں وہ بادشاہ [illegible] معزول ہوا اور بھائی اوسکا [illegible]
۶	ملک عادل بدر الدین سلامش	۴ ماہ	سنہ ۶۷۸		۶۳۴	اوسی سال میں وہ بھی برطرف کیا گیا بجای اوسکی قلاوون بیٹھا
۷	ملک منصور ابو المعالی قلاوون صالحی نجمی الفی	۱۱ سال ۳ ماہ چند روز	سنہ ۶۷۸	۶ ذیقعدہ سنہ ۶۸۹	۶۳۴ ۶۵۱	
۸	ملک اشرف صلاح الدین خلیل	۴ سال	سنہ ۶۸۹	۲۳ محرم سنہ ۶۹۳	۶۵۶ ۶۶۶	
۹	ملک ناصر محمد بن قلاوون	۴۴ سال ۲۵ یوم	سنہ ۶۹۳	۱۰ ذی الحجہ سنہ ۷۴۱	۶۶۸	
۱۰	ملک عادل کتبغا منصوری				۶۷۰ ۶۷۴	
۱۱	ملک منصور حسام الدین لاجین منصوری	۲ سال		۱۱ ربیع الآخر سنہ ۶۹۸	۶۷۴ ۶۸۴	
۱۲	ملک مظفر رکن الدین بیبرس جاشنگیر منصوری	۱ سال		سنہ ۷۰۹	۷۱۵	
۱۳	ملک منصور ابوبکر ولد ناصر محمد	۲ ماہ				
۱۴	ملک اشرف کچک ولد ناصر محمد	۸ ماہ				

	۲۶۸ ت	سنہ ۷۴۵			ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد	۱۵
	ایضاً ت	۴ ربیع الآخر سنہ ۷۴۶	سنہ ۷۴۵	۳ سال ۲ ماہ	ملک صالح اسماعیل ابوالفدا بن الناصر محمد	۱۶
اور سکا سنہ وفات معلوم نہیں ہوا	۲۶۹ ت	سنہ ۷۴۷ قتل ہو گیا	سنہ ۷۴۶	۱ سال ۲ ماہ ۵ ایام	ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد	۱۷
مقتول ہوا	۲۶۹ ت	۱۲ رمضان سنہ ۷۴۸	سنہ ۷۴۷	۱ سال ۳ ماہ ۱۰ ایام	ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد	۱۸
ایضاً	۲۶۹ ت	جمادی الاول سنہ ۷۶۲	سنہ ۷۴۸	۳ سال ۹ ماہ چند روز	ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد	۱۹
تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئے	۲۷۰ ت	سنہ ۷۵۵ معزول ہوا	سنہ ۷۶۲	۳ سال ۸ ماہ	ملک صالح ولد ناصر محمد	۲۰
	۲۷۰ ت	سنہ ۸۰۱	سنہ ۷۵۸	۲ سال ۳ ماہ	ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد	۲۱
	ایضاً ت	۵ ذیقعدہ سنہ ۷۷۸		۱۴ سال ۲ ماہ	ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد	۲۲
	۲۷۱ ت	۲۱ صفر سنہ ۷۸۳		۵ سال ۳ ماہ	ملک منصور علی بن اشرف شعبان	۲۳
	۲۷۱ ت			۲ سال	ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان	۲۴

۲۵	ملک ظاہر برقوق	۱۶ سال ۴ ماہ ۱۵ یوم		شوال سنہ ۸۰۱	ایضاً ت	
۲۶	ملک ناصر فرج ابو السعادات بن برقوق	۱۳ سال ۱۱ ماہ		۱۱ صفر سنہ ۸۱۵	۲۷۱ ت	
۲۷	ملک منصور عبد العزیز بن برقوق			سنہ ۸۰۸	۲۷۲ ت	
۲۸	ملک مؤید ابو النصر شیخ محمودی کا ظاہری	۸ سال ۵ ماہ		سنہ ۸۲۴	۲۷۲ ت	
۲۹	ملک مظفر احمد ابو السعادات ابن المؤید	۷ ماہ چند روز		سنہ ۸۲۴	۲۷۲ ت	
۳۰	ملک ظاہر ططر ابی الفتح	۹۴ یوم		۵ ذی الحجہ سنہ ۸۲۴	۲۷۳ ت	
۳۱	ملک صالح محمد بن ططر	۴ ماہ ۲ ماہ		سنہ ۸۲۵	۲۷۳ ت	
۳۲	ملک اشرف ابو النصر دقماقی	۱۶ سال چند روز		سنہ ۸۴۱	ایضاً ت	
۳۳	ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف ابن الاشرف	۱ سال چند ماہ		سنہ ۸۴۲	ایضاً ت	
۳۴	ملک ظاہر ابو سعید علی جقمق ابن ایبان	۱۴ سال ۶ ماہ	سنہ ۸۴۲	۳ صفر سنہ ۸۵۷	۲۷۴ ت	

۳۵	ملک منصور عثمان ابوالسعادات ولد ابوسعید	۴۰ روز	سنہ ۸۵۷		۲۷۴ ت	
۳۶	ملک اشرف ابوالنصر اینال علائی ناصری	۸ سال ۲ ماہ ۶ یوم		۱۵ جمادی الاول سنہ ۸۶۵	ایضاً ت	
۳۷	ملک مؤید احمد ابوالفتح ولد اشرف ابوالنصر	۵ ماہ ۴ یوم		۱۰ رمضان سنہ ۸۶۵	ایضاً ت	
۳۸	ملک الظاہر ابوسعید خشقدم ناصری مؤیدی	۶ سال ۵ ماہ		۱۰ ربیع الاول سنہ ۸۷۲	۲۷۵ ت	
۳۹	ملک ظاہر ابوسعید بلبای علائی	۵۰ یوم	سنہ ۸۷۲	سنہ ۸۷۲	۲۷۵ ت	
۴۰	ملک ظاہر ابوسعید تمربغا	۲ ماہ			۲۷۵ ت	
۴۱	ملک اشرف ابوالنصر قائتبای ظاہری	۲۹ سال ۴ ماہ		ذی قعدہ سنہ ۹۰۱	۲۷۶ ت	
۴۲	ملک ناصر محمد ابوالسعادات ولد قائتبای	۲ سال ۴ ماہ		۲۵ ربیع سنہ ۹۰۴	۲۷۶ ت	
۴۳	ملک اشرف [illegible] قانصوہ [illegible] قائتبای				۲۷۷ ت	
۴۴	ملک ظاہر ابوسعید قانصوہ ناصری [illegible]	۱ سال ۸ ماہ			ایضاً	

۴۵	ملک اشرف جنبلاط	۱ سال			۲۷۷	
۴۶	ملک عادل سیف الدین طومان بای سے	۳ ماہ			ایضاً	
۴۷	ملک اشرف ابو النصر قانصوہ غوری سے			سنہ ۹۲۲	ایضاً	
۴۸	ملک اشرف طومان بای بھتیجا غوری کا				۲۷۸	

نقشہ خاندان عثمانیہ کا اس خاندان کے بادشاہ اکتیس ۳۱ گذری ہیں جنکی یہ نام ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	عثمان	۲۷ سال	سنہ ۶۹۹	سنہ ۷۲۶	۲۷۸	
۲	سلطان اورخان	۳۵ سال	سنہ ۷۲۶	سنہ ۷۶۱	۲۷۸	
۳	مراد اول ابن اورخان	۳۰ سال	سنہ ۷۶۱	سنہ ۷۹۱	۲۷۹	
۴	سلطان بایزید اول	۲۵ سال	سنہ ۷۹۱	سنہ ۸۱۶	ایضاً	
۵	سلطان محمد اول	۹ سال	سنہ ۸۱۶	سنہ ۸۲۵	۲۸۰	

۱۶	عثمان ابن احمد	۴ سال ۴ ماہ		۸ رجب سنہ ۱۰۳۱ ۱۹ مئی سنہ ۱۶۲۲	۲۸۵ ت	
۱۷	مراد رابع بن احمد	۱۴ سال	سنہ ۱۶۲۳ء	۱۵ شوال سنہ ۱۰۴۹ھ ۷ فروری سنہ ۱۶۴۰	ایضاً	
۱۸	ابراہیم بن احمد	۱۰ سال	سنہ ۱۶۴۰ء	۱۸ رجب سنہ ۱۰۵۹ ۲۸ جولائی سنہ ۱۶۴۹	ایضاً	
۱۹	محمد رابع بن ابراہیم	۴۰ سال	سنہ ۱۶۵۵ء	۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۱۰۰ جنوری سنہ ۱۶۸۷	۲۸۶ ت	
۲۰	سلیمان ثالث بن ابراہیم	۴ سال	سنہ ۱۶۸۷ء	۲۶ رمضان سنہ ۱۱۰۲ ۲۲ جون سنہ ۱۶۹۱ء	ایضاً ت	
۲۱	احمد ثانی بن ابراہیم	۴ سال	سنہ ۱۶۹۱ء	۲۱ جمادی الآخر سنہ ۱۱۰۶ ۲۷ جنوری سنہ ۱۶۹۵	۲۸۷ ت	
۲۲	مصطفی ثانی بن محمد	۹ سال	سنہ ۱۶۹۵ء	سنہ ۱۱۱۶ سنہ ۱۷۰۴	ایضاً ت	
۲۳	احمد ثالث بن محمد	۲۷ سال	سنہ ۱۷۰۳	سنہ ۱۱۴۸ سنہ ۱۷۳۶	ایضاً ت	
۲۴	محمد خامس بن مصطفی ثانی اسکو محمود بھی کہتے ہیں	۲۵ سال	سنہ ۱۷۰۳	۲۷ صفر سنہ ۱۱۶۸ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۷۵۴	۲۸۸ ت	
۲۵	عثمان ثالث ابن مصطفی	۳ سال		۱۵ صفر سنہ ۱۱۷۱ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۷۵۷	۲۸۸ ت	

۲۶	مصطفی ثالث بن احمد	۱۴ سال	سنہ ۱۷۵۷	سنہ ۱۱۸۸ سنہ ۱۷۷۴	ایضاً	
۲۷	عبد الحمید بن احمد	۱۵ سال	سنہ ۱۷۷۴	سنہ ۱۲۰۳ سنہ ۱۷۸۹	ایضاً	
۲۸	سلیم ثالث بن مصطفی سلطان ۳	۱۹ سال	سنہ ۱۷۸۹	سنہ ۱۲۲۲ سنہ ۱۸۰۷	۲۸۹ ت	
۲۹	مصطفی رابع بن عبد الحمید	چند روز	سنہ ۱۸۰۸	سنہ ۱۲۲۳ سنہ ۱۸۰۸	۲۹۰ ت	
۳۰	محمود ثانی بن عبد الحمید	۳۲ سال		سنہ ۱۲۵۵ سنہ ۱۸۳۹	ایضاً ت	
۳۱	عبد المجید بن محمود		سنہ ۱۸۳۹ ع		۲۹۱ ت	یہ بادشاہ بالفعل حکومت کرتا ہی سنہ ۱۸۴۷ عیسوی میں جو دہی

حکام خراسان کا نقشہ

نمبر	نام بادشاہ کا	سنہ ولادت	سنہ وفات	صفحہ کتاب	کیفیت
۱	ابومسلم ناقل الدولہ	۱۵ رمضان سنہ ۱۲۹	سنہ ۱۳۷	۵۰۴ ۵۰۵ ۵۱۶	سنہ ۱۳۰ ہجری میں اور بنا مرد کی آگرا و ترا ابوجعفر منصور نے اوسکو روز چہارشنبہ چوبیسویں شعبان سنہ ۱۳۷ ہجری میں قتل کیا
۲	ابوداؤد خالد بن ابراہیم الذہلی	۷ شوال سنہ ۱۳۷	۷ ربیع الاول سنہ ۱۴۰		اپنی موت سے مرا خلیفہ منصور نے اوسکو والی خراسان کا بعد قتل ابومسلم کے کیا تھا
۳	ابوعصام بن سلیم	سنہ ۱۴۰			ایک برس ایک مہینہ اوسنے پھر حکومت کی
۴	عبدالجبار بن عبدالرحمن	۲۴ ربیع الآخر سنہ ۱۴۰ ہجری			سنہ ۱۴۲ میں موقوف ہوا
۵	خازم ابن خزیمہ	۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۴۳			سنہ ۱۴۹ موقوف پھر سنہ ۱۵۰ میں والی ہوا
۶	ابومالک اسید بن عبداللہ الخزاعی	۲ رمضان سنہ ۱۴۹	ذی الحجہ سنہ ۱۵۰		منصور کی طرف سے حاکم ہوا اور مرو میں تا وفات مقیم رہا
۷	حمید ابن قحطبہ	۲ شعبان سنہ ۱۵۱	یکم شعبان سنہ ۱۵۹	۵۲۵	حالت حکومت میں فوت ہوا
۸	عبداللہ حمید	سنہ ۱۵۹			چھ مہینے اوسنے بھی خراسان کی حکومت کی
۹	ابوعون عبدالملک بن یزید				دو دفعہ یہ والی ہوا ایک دفعہ سنہ ۱۴۶ میں چھ برس حکومت کی دوسری دفعہ سنہ ۱۵۹ میں

۱۰	معاذ ابن مسلم	سنہ ۱۶۱				جبکہ وہ مقنع خراسانی سے لڑنے آیا تہا اوس وقت وہ ہرات سے آیا اوس طرف سے بھی ایک خلیفہ مسمی سلم بن سالم نے بنا کر مرو میں بہیجا تہا
۱۱	زہیر ابن المسیب الضبی	۱۳ جمادی الاخر سنہ ۱۶۳				منگل کی روز تیسری جمادی الاخر سنہ ۱۶۳ میں وہ خراسان کا والی ہوکر مرو میں آیا
۱۲	الفضل بن سلیمان ابو العباس الطوسی					سنہ ۱۶۶ میں فوت ہوا اسکی عہد میں مہدی فوت ہوا
۱۳	جعفر ابن محمد الاشعث الخزاعی	۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۷۰				ہارون رشید کی طرف سے حاکم ہوا
۱۴	الحسن ابن قحطبہ					درمیان ماہ شوال سنہ ۱۷۳ کی بغداد کو چلا گیا
۱۵	غطریف بن عطا	۱۰ رمضان سنہ ۱۷۵				پہر خراسان اور جرجان اور سجستان تینوں کا حاکم ہوا
۱۶	حمزہ بن مالک الخزاعی	۵ محرم سنہ ۱۷۶				اوس نے اپنی بیٹی محمد کو روانہ کیا وہ مرو میں ہفتہ کی روز پانچویں محرم سنہ مذکور میں گیا پہر حمزہ ۱۱ صفر سنہ [illegible] آیا
۱۷	الفضل بن یحیی	۱۳ رمضان سنہ ۱۷۷				وہ حاکم خراسان اور سجستان اور جرجان اور کور الجبل کا تہا یحیی ابن معاذ اوسکا خلیفہ تہا
۱۸	منصور ابن یزید بن منصور خالد المعتبد سے	۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۷۹				منگل کی روز تاریخ و سنہ مذکور میں وہ آیا
۱۹	جعفر بن یحیی بن الخالد					اوس نے اپنا خلیفہ علی بن حسن بن قحطبہ کو بنا کر بہیجا پہر رشید نے اوسکو معزول کیا

٣٠	یعقوب ابن لیث صفار		سنہ ٢٦٥	٦١٤ ٦٠٢	معتمد کی وقت مین حاکم ہوا
٣١	عمرو بن لیث	سنہ ٢٦٥		٦١٤	سنہ ٢٧٩ مین موقوف ہوا پہر سنہ ٢٨٠ مین بحال ہوا بلخ مین درمیان سنہ ٢٨٠ کی مقید ہوا
٣٢	رافع بن ہرثمہ	سنہ ٢٦٨			سنہ ٢٧٩ مین موقوف ہوا
٣٣	اسمعیل ابن احمد بن سلم	سنہ ٢٨٠	صفر سنہ ٢٩٥	٦٢١ ٦٣٢	معہ مضافات اعمال خراسان کا والی ہوا
٣٤	احمد ابن اسمعیل بن احمد	سنہ ٢٩٥	سنہ ٣٠١	٦٣٣ ٦٤٢	اسی سنہ مین مقتول ہوا مکتفی کی وقت مین تہا
٣٥	ابو الحسن نصر ابن احمد بن اسمعیل	سنہ ٣٠١	سنہ ٣٣١	٦٤٢ ٦٨٤	بیس برس حکومت کی آٹھہ برس کی عمر مین حاکم ہوا
٣٦	نوح بن نصر لقب اوسکا امیر حمید	سنہ ٣٣١	ربیع الآخر سنہ ٣٤٣	٦٨٥ ٧٠٢	بارہ برس کچہہ اوپر حکومت کی
٣٧	عبد الملک بن نوح	سنہ ٣٤٣	سنہ ٣٥٠	٧٠٢ ٧٠٧	یہہ شخص سنہ ٣٢٤ مین پیدا ہوا

چونکہ اولاد یافث کا حال صفحہ (٤٧٥) سی (٥٨٤) صفحہ تک درمیان تتمہ کی تا پیدا ہونی چنگیز خان کی لکہہ چکا ہون اسلئے اوسکی نقشہ کی کچہہ ضرورت نہین اب چنگیز خان کے اولاد کا نقشہ لکہتا ہون

نقشہ چنگیز خانی

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سنہ وفات	سنہ جلوس	تعداد	
۱	چنگیز خان ابن بیسوکا بہادر	۸۶	سنہ ۶۲۴	سنہ ۵۹۹	۲۵ سال	سنہ ۵۴۹ ہجری میں پیدا ہوا بادشاہ [illegible] چنگیز [illegible] عمر پائی (۲۵) برس بادشاہت [illegible]
۲	اوکدا قاآن ابن چنگیز خان	۹۸	سنہ ۶۳۹	سنہ ۶۲۶	۱۴ سال	چودہ برس [illegible] بعد چنگیز خان کے بادشاہت کی
۳	کیوک خان ابن اوکدا قاآن	۹۹	سنہ ۶۴۵	سنہ ۶۴۴ ہجری	۱ سال	حدود سمرقند میں بعد ایکسال کی فوت ہوا
۴	منگو قاآن ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۰	سنہ ۶۵۵	سنہ ۶۴۸	۷ سال	
۵	قوبلا خان ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۰	سنہ ۶۹۳	سنہ ۶۵۵	۳۵ سال	
۶	تیمور قاآن ابن چمکیم ولیعہد ابن قوبلا قاآن ابن تولیخان	۱۰۱ سنہ		سنہ ۷۰۵	۱۲ سال	ایسا ہی ایک فہرست اولاد چنگیز خان کی صفحہ (۱۰۱) سے (۱۰۴) تک چینی [illegible] [illegible] کے ضرور [illegible]
۷	ہلاکو خان ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۵	سنہ ۶۶۳	سنہ ۶۵۴	۹ سال	
۸	اباقا خان ابن ہلاکو خان	۱۰۷	سنہ ۶۸۱	سنہ ۶۶۳	۱۸ سال	
۹	تکودار ابن ہلاکو خان لقب اوسکا سلطان احمد	۱۰۹	سنہ ۶۸۳	سنہ ۶۸۱	۲ سال ۳ ماہ	
۱۰	ارغون خان ابن اباقا خان ابن ہلاکو خان	۱۱۱	سنہ ۶۹۰	سنہ ۶۸۳	۷ سال	

۱۱	کنجاتو خان ابن اباقا خان	۱۱۲	سنه ۶۹۴	سنه ۶۹۰	۴ سال	
۱۲	بایدو خان ابن ہلاکو خان	۱۱۴	سنه ۷۱۷	سنه ۶۹۴	۲۳ سال	
۱۳	ابوسعید بن اولجایتو	۱۱۶	سنه ۷۳۶	سنه ۷۱۷	۱۹ سال	
۱۴	اربه خان اولاد ارتق بوکا بن تولیخان سے	۱۱۸	سنه ۷۳۶	سنه ۷۳۶	چند روز	
۱۵	موسیٰ خان بن علی خان بن بایدو خان ابن ہلاکو خان	۱۱۹		سنه ۷۳۶	چند روز	
۱۶	محمد خان بن یقتمغ بن ایس تیمور بن انبارجی موبکا تیمور بن ہلاکو خان	۱۱۹		سنه ۷۳۶	چند روز	
۱۷	طغاتیمور خان چنگیز خان کے بھائی کی نسل سے ہے	۱۲۰	سنه ۷۵۳	سنه ۷۳۷	چند روز	
۱۸	شیخ حسن بن تیمور تاش	ایضاً		سنه ۷۳۸		
۱۹	جہان تیمور خان ابن فرنگ بن کیخاتو خان	۱۲۲				
۲۰	سلیمان خان یہ شخص تشموت ابن ہلاکو خان کے نواسون میں ہے	۱۲۳		سنه ۷۳۹		
۲۱	ملک اشرف بن تیمور تاش	۱۲۴		سنه ۷۴۴		

چغتائی خانکی اولاد کا حال سنہ فہرست تامون جن بادشاہون کی جمہوربیلے اونکی اولاد میں بہی سلطنت کی صفحہ ایکسو تینتیس سی ایکسو چھتیس تک تتمہ مین مذکور ہی حاجت ونکی لکہنی کی نہین اب خاندان تیموریہ کا نقشہ لکہتا ہون

سلسلہ بادشاہان ترکستان و سمرقند کا جو اولاد امیر تیمور میں گذرے ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	
۱	امیر تیمور صاحبقران	۱۳۶	سنہ ۷۷۱	سنہ ۸۰۷	۳۶ سال بادشاہت کی
۲	مرزا خلیل سلطان	۱۶۲	۱۷ رمضان سنہ ۸۰۷	سنہ ۸۵۷	ولایت آرمین فوت ہوا چند روز بادشاہت کی
۳	خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر	۱۶۳	سنہ ۸۰۷	سنہ ۸۵۰	بڑا شجاع دلیر بادشاہ تہا ۴۳ سال ۷ ماہ بادشاہت کی
۴	مرزا علاء الدولہ	۲۰۰	سنہ ۸۵۱	سنہ ۸۶۵	سنہ ۸۵۲ میں مرزا الغ بیگ سے شکست کہا کر بہاگ گیا
۵	مرزا الغ بیگ	۲۰۴	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۵۳	ابہی وہ قیام نکرنے پایا تہا کہ مرزا بابر نے جلوس کیا
۶	مرزا ابو القاسم بابر بادشاہ	۲۰۶	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۶۳	اسنے گیارہ برس بادشاہت کی مگر لڑتا پہرا کیا
۷	مرزا عبد اللطیف	۲۱۳	سنہ ۸۵۳	سنہ ۸۵۴	بعد قتل کرنے اپنے باپ مرزا الغ بیگ کی وہ بادشاہ ہوا چھہ مہینے بادشاہت کی
۸	مرزا شاہ محمود	۲۲۳	سنہ ۸۶۳		
۹	مرزا ابراہیم	۲۶۴	سنہ ۸۶۲	سنہ ۸۷۳	
۱۰	سلطان ابوسعید	۲۳۵	سنہ ۸۶۳	سنہ ۸۷۳	
۱۱	سلطان ابوسعید صاحبقران ثانی ابو الغازی سلطان حسین بہادر خان	۲۳۲	سنہ ۸۷۳	سنہ ۹۱۱	دو دفعہ جلوس اسکا ہوا بعد مرزا یادگار محمد کے
۱۲	مرزا یادگار محمد	۲۵۸	سنہ ۸۷۵	سنہ ۸۷۵	صاحبقران ثانی نے اوسکو قتل کیا

نمبر	نام	آغاز	اختتام	مدت	کیفیت
۶	ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ ابن اکبر	سنہ ۱۰۳۷ ہجری سنہ ۱۶۲۸	سنہ ۱۰۶۷ ہجری	۳۱ سال	
۷	محمد اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ابن شاہجہان	سنہ ۱۰۶۸ ہجری سنہ ۱۶۵۵	سنہ ۱۱۱۸ ہجری	۵۱ سال	
۸	سلطان محمد معظم بہادر شاہ شاہ عالم ابن اورنگزیب	سنہ ۱۱۱۹ ہجری سنہ ۱۷۰۷ ع	سنہ ۱۱۲۴ سنہ ۱۷۱۲ ع	۵ سال	
۹	محمد معز الدین جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۲۴ ہجری سنہ ۱۷۱۲ ع		۱۰ ماہ ۲۶ یوم	فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ سے شکست کھا کر شاہی سنہ ۲۴ میں موقوف ہوا
۱۰	فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ	سنہ ۱۱۲۴ ہجری سنہ ۱۷۱۲			
۱۱	ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ یعنی مرزا روشن اختر ابن جہاں شاہ ابن بہادر شاہ	سنہ ۱۱۳۱ ہجری سنہ ۱۷۱۹ عیسوی	سنہ ۱۱۶۱ ہجری	۳۰ سال	نادر شاہ اسکے عہد میں آیا تھا
۱۲	احمد شاہ ابن محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۷۴۸ عیسوی			سنہ ۱۱۶۷ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۴ عیسوی کو عماد الملک وزیر نے قید کیا
۱۳	عزیز الدین ابن معز الدین جہاندار شاہ بلقب عالمگیر ثانی ملقب ہوا	سنہ ۱۱۶۷ ہجری	سنہ ۱۷۵۹ میں قتل کیا		
۱۴	ابوالمظفر جلال الدین شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر ثانی	۲۵ دسمبر سنہ ۱۷۵۹ ع	سنہ ۱۸۰۶ عیسوی		ان کی آنکھیں غلام قادر بدذات نے درمیان سنہ ۱۷۸۸ع کی نکالیں وہ آنکھوں سے نابینا [illegible]
۱۵	اکبر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۲۲۰ ہجری	سنہ ۱۲۵۲ ہجری		
۱۶	ابوالظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۲۵۲ ہجری			چونکہ آپ مسند نشین ہو کر مقیم اپنے آباء و اجداد کے تخت سے ہیں قلعہ معلی میں درمیان شاہجہان آباد کی تشریف رکھتے ہیں لفظ ابوظفر سے [illegible]

خاتمہ

الحمد للّٰہ والمنتہ ہزار ہزار شکر ہی اوس خدا کا جسنی لکہا بادشاہ اوس روی زمین پر بڑی بڑی قدرت والی نیا کر نیست ونابود کئی اور ہر ایک زمانہ کی مناسب ولایق جبار وقہار موجود کیے اما بعد اوپر رای مطالعہ فرمانی والون اس تاریخ کی پوشیدہ نرہی کہ یہہ تاریخ زبان عربی مین تصنیف ابو الفدا کی ہی جو کہ ملک حمات کا حاکم تہا جیسا کہ دیباچہ مین بندہ بیان کر چکا ہی اولاً اسکا ترجمہ زبان لٹین یعنی یونانی زبان مین ہوکر درمیان ولایت کی چہاپہ کیا بعد ازان جناب ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ وسکرتری سوسایٹی اردو شاہجہان آباد کی حکم سی اس بندہ کمترین کریم الدین نی پانچ جلد کا ترجمہ اردو مین بایں تفصیل کیا کہ جلد اول — اور دویم — اور جلد چہارم — اور جلد پنجم اور جلد ششم کا ترجمہ بندہ کا کیا ہوا ہی — اور جلد سویم کا ترجمہ مولوی محمد میر صاحب نی کیا — اور تتمہ منقشجات یہہ بندہ کی تالیف سی ہی اس تتمہ مین بادشاہان دہلی کا حال جو خاندان تیموری سی گذری ہین باین لحاظ نہین لکہا کہ تاریخ سیر المتاخرین اور تاریخ مغلیہ مین درمیان اردو زبان کی چہپ چکا ہی اسمین لکہنی کی کچہہ ضرورت نہین اور علاوہ ازین ایک تاریخ دہلی کی بندہ طیار کر رہا ہے بعد تمام ہوجانی کی اوسکا علیحدہ چہپنا بہت مناسب ہوگا انشاء اللہ تعالے واللہ الموفق والمعین

تمت تمام شد بعون اللہ تعالی

چونکہ اس کتاب یعنی تاریخ ابوالفدا مین ذکر وارداتؔ اور وقعاتؔ ہر ایکسال کا ادنی سالمین لکہا گیا ہی اسلئی ضرور ہوا کہ ایک نقشہ سال اور سنون کا لکہا جاوی تا کہ ہر ایک سال کا حال بہت جلد ہی دیکہنی والی کو ملی وہ نقشہ یہہ ہی

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۱ ہجری	۳۰۰	سنہ ۱۴	۳۸۳	سنہ ۲۸	۴۰۲	سنہ ۴۰	۴۴۵	سنہ ۵۲	۴۵۴
سنہ ۲ ہجری	۳۰۱	سنہ ۱۵	ایضاً	سنہ ۲۹	ایضاً	سنہ ۴۱	۴۴۴	سنہ ۵۳	ایضاً
سنہ ۳	۳۰۷	سنہ ۱۶	۳۸۷	سنہ ۳۰	۴۰۳	سنہ ۴۲	۴۴۶	سنہ ۵۴	ایضاً
سنہ ۴	۳۱۳	سنہ ۱۷	۳۸۹	سنہ ۳۱	۴۰۴	سنہ ۴۳	۴۴۶	سنہ ۵۵	ایضاً
سنہ ۵	۳۱۷	سنہ ۱۹ ہجری سنہ ۱۸	۳۹۳	سنہ ۳۲	ایضاً	سنہ ۴۴	۴۴۷	سنہ ۵۶	ایضاً
سنہ ۶	۳۲۳	سنہ ۲۱	۳۹۴	سنہ ۳۳	۴۰۵	سنہ ۴۵	۴۴۹	سنہ ۵۷	۴۵۵
سنہ ۷	۳۳۱	سنہ ۲۲	۳۹۵	سنہ ۳۴	۴۰۶	سنہ ۴۶	۴۵۱	سنہ ۵۸	ایضاً
سنہ ۸	۳۳۸	سنہ ۲۳	۳۹۶	سنہ ۳۵	۴۰۸	سنہ ۴۷	ایضاً	سنہ ۵۹	ایضاً
سنہ ۹	۳۵۳	سنہ ۲۴	۳۹۷	سنہ ۳۶	۴۱۶	سنہ ۴۸	۴۵۲	سنہ ۶۰	ایضاً
سنہ ۱۰	۳۵۷	سنہ ۲۵	۴۰۰	سنہ ۳۷	۴۲۴	سنہ ۴۹	ایضاً	سنہ ۶۱	۴۶۱
سنہ ۱۱	۳۶۰	سنہ ۲۶	۴۰۱	سنہ ۳۸	۴۳۳	سنہ ۵۰	ایضاً	سنہ ۶۲	۴۶۵
سنہ ۱۲ سنہ ۱۳ ہجری	۳۸۱	سنہ ۲۷	۴۰۲	سنہ ۳۹	۴۳۴	سنہ ۵۱	۴۵۴	سنہ ۶۳	ایضاً

ان ۳

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۶۴	۴۶۶	سنہ ۷۸	۴۷۸	سنہ ۹۲	۴۸۱	سنہ ۱۰۶	۴۹۲	سنہ ۱۲۱	۴۹۴
سنہ ۶۵	۴۷۰	سنہ ۷۹	ایضاً	سنہ ۹۳	ایضاً	سنہ ۱۰۷	ایضاً	سنہ ۱۲۲	۴۹۵
سنہ ۶۶	۴۷۱	سنہ ۸۰	ایضاً	سنہ ۹۴	۴۸۲	سنہ ۱۰۸ / سنہ ۱۰۹	۴۹۲ / ایضاً	سنہ ۱۲۳	ایضاً
سنہ ۶۷	۴۷۲	سنہ ۸۱	ایضاً	سنہ ۹۵	ایضاً	سنہ ۱۱۰	ایضاً	سنہ ۱۲۴	ایضاً
سنہ ۶۸	۴۷۵	سنہ ۸۲	۴۷۹	سنہ ۹۶	۴۸۳	سنہ ۱۱۱	ایضاً	سنہ ۱۲۵	ایضاً
سنہ ۶۹	ایضاً	سنہ ۸۳	ایضاً	سنہ ۹۷	۴۸۵	سنہ ۱۱۲	ایضاً	سنہ ۱۲۶	۴۹۷
سنہ ۷۰	ایضاً	سنہ ۸۴	ایضاً	سنہ ۹۸	ایضاً	سنہ ۱۱۳	ایضاً	سنہ ۱۲۷	۵۰۱
سنہ ۷۱	ایضاً	سنہ ۸۵	ایضاً	سنہ ۹۹	ایضاً	سنہ ۱۱۴	ایضاً	سنہ ۱۲۸	۵۰۳
سنہ ۷۲	۴۷۶	سنہ ۸۶	۴۸۰	سنہ ۱۰۰	۴۸۷	سنہ ۱۱۵	ایضاً	سنہ ۱۲۹	۵۰۴
سنہ ۷۳	۴۷۷	سنہ ۸۷	۴۸۱	سنہ ۱۰۱	ایضاً	سنہ ۱۱۶	ایضاً	سنہ ۱۳۰	۵۰۵
سنہ ۷۴	ایضاً	سنہ ۸۸	ایضاً	سنہ ۱۰۲	۴۴۹	سنہ ۱۱۷	۴۹۳	سنہ ۱۳۱	۵۰۶
سنہ ۷۵	۴۷۸	سنہ ۸۹	ایضاً	سنہ ۱۰۳	۴۹۰	سنہ ۱۱۸	ایضاً	سنہ ۱۳۲	ایضاً
سنہ ۷۶	ایضاً	سنہ ۹۰	ایضاً	سنہ ۱۰۴	ایضاً	سنہ ۱۱۹	ایضاً	سنہ ۱۳۳	۵۱۴
سنہ ۷۷	ایضاً	سنہ ۹۱	ایضاً	سنہ ۱۰۵	ایضاً	سنہ ۱۲۰	ایضاً	سنہ ۱۳۴	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۱۳۵	۵۱۴	سنہ ۱۴۷	۵۲۱	سنہ ۱۵۹	۵۲۹	سنہ ۱۷۱	۵۳۶	سنہ ۱۸۳	۵۴۳
سنہ ۱۳۶	ایضاً	سنہ ۱۴۸	۵۲۲	سنہ ۱۶۰	ایضاً	سنہ ۱۷۲	ایضاً	سنہ ۱۸۴	۵۴۵
سنہ ۱۳۷	۵۱۵	سنہ ۱۴۹	ایضاً	سنہ ۱۶۱	ایضاً	سنہ ۱۷۳	۵۳۸	سنہ ۱۸۵	ایضاً
سنہ ۱۳۸	۵۱۶	سنہ ۱۵۰	۵۲۳	سنہ ۱۶۲	ایضاً	سنہ ۱۷۴	ایضاً	سنہ ۱۸۶	ایضاً
سنہ ۱۳۹	۵۱۷	سنہ ۱۵۱	۵۲۴	سنہ ۱۶۳	۵۳۰	سنہ ۱۷۵	ایضاً	سنہ ۱۸۷	ایضاً
سنہ ۱۴۰	ایضاً	سنہ ۱۵۲	۵۲۵	سنہ ۱۶۴	۵۳۲	سنہ ۱۷۶	ایضاً	سنہ ۱۸۸	۵۴۷
سنہ ۱۴۱	ایضاً	سنہ ۱۵۳	ایضاً	سنہ ۱۶۵	ایضاً	سنہ ۱۷۷	۵۴۰	سنہ ۱۸۹	ایضاً
سنہ ۱۴۲	۵۱۸	سنہ ۱۵۴	ایضاً	سنہ ۱۶۶	ایضاً	سنہ ۱۷۸	ایضاً	سنہ ۱۹۰	۵۴۸
سنہ ۱۴۳	ایضاً	سنہ ۱۵۵	ایضاً	سنہ ۱۶۷	۵۳۳	سنہ ۱۷۹	ایضاً	سنہ ۱۹۱	۵۴۹
سنہ ۱۴۴	ایضاً	سنہ ۱۵۶	۵۲۶	سنہ ۱۶۸	ایضاً	سنہ ۱۸۰	۵۴۱	سنہ ۱۹۲	ایضاً
سنہ ۱۴۵	ایضاً	سنہ ۱۵۷	ایضاً	سنہ ۱۶۹	ایضاً	سنہ ۱۸۱	۵۴۳	سنہ ۱۹۳	ایضاً
سنہ ۱۴۶	۵۲۱	سنہ ۱۵۸	ایضاً	سنہ ۱۷۰	۵۳۴	سنہ ۱۸۲	ایضاً	سنہ ۱۹۴	۵۵۰

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
۱۹۵	۵۵۱	۲۰۷	۵۶۷	۲۱۹	۵۷۷	۲۳۱	۵۸۳	۲۴۳	۵۹۲
۱۹۶	ایضاً	۲۰۸	۵۶۸	۲۲۰	۵۷۸	۲۳۲	۵۸۴	۲۴۴	ایضاً
۱۹۷	۵۵۲	۲۰۹	ایضاً	۲۲۱	ایضاً	۲۳۳	۵۸۶	۲۴۵	۵۹۳
۱۹۸	۵۵۳	۲۱۰	۵۶۹	۲۲۲	ایضاً	۲۳۴	۵۸۷	۲۴۶	ایضاً
۱۹۹	۵۵۴	۲۱۱	۵۷۰	۲۲۳	ایضاً	۲۳۵	ایضاً	۲۴۷	ایضاً
۲۰۰	۵۵۵	۲۱۲	ایضاً	۲۲۴	۵۸۰	۲۳۶	ایضاً	۲۴۸	۵۹۴
۲۰۱	۵۵۷	۲۱۳	۵۷۱	۲۲۵	ایضاً	۲۳۷	۵۸۸	۲۴۹	۵۹۶
۲۰۲	۵۵۸	۲۱۴	ایضاً	۲۲۶	ایضاً	۲۳۸	۵۸۹	۲۵۰	ایضاً
۲۰۳	۵۵۹	۲۱۵	۵۷۲	۲۲۷	۵۸۱	۲۳۹	ایضاً	۲۵۱	ایضاً
۲۰۴	۵۶۳	۲۱۶	ایضاً	۲۲۸	۵۸۲	۲۴۰	ایضاً	۲۵۲	۵۹۸
۲۰۵	۵۶۶	۲۱۷	۵۷۳	۲۲۹	۵۸۳	۲۴۱	۵۹۰	۲۵۳	ایضاً
۲۰۶	۵۶۷	۲۱۸	ایضاً	۲۳۰	ایضاً	۲۴۲	ایضاً	۲۵۴	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
۲۵۵	۴۰۲	۲۷۱	۴۱۶	۲۸۷	۴۲۶	۳۰۴	۶۴۵	۳۲۰	۶۵۸
۲۵۶	۴۰۵	۲۷۲	۴۱۷	۲۸۸	۴۲۷	۳۰۵	ایضاً	۳۲۱	۶۶۰
۲۵۷	۴۰۷	۲۷۳	ایضاً	۲۸۹	ایضاً	۳۰۶	۶۴۶	۳۲۲	۶۶۵
۲۵۸	۴۰۸	۲۷۴	۴۱۸	۲۹۰	۴۲۸	۳۰۷	۶۴۷	۳۲۳	۶۶۹
۲۵۹	ایضاً	۲۷۵	ایضاً	۲۹۱	ایضاً	۳۰۸	۶۴۹	۳۲۴	۶۷۲
۲۶۰	۴۰۹	۲۷۶	ایضاً	۲۹۲	ایضاً	۳۰۹	ایضاً	۳۲۵	۶۷۴
۲۶۱	۴۱۰	۲۷۷	ایضاً	۲۹۳	۴۳۰	۳۱۰	۶۵۰	۳۲۶	۶۷۵
۲۶۲	۴۱۲	۲۷۸	۴۱۹	۲۹۴	۴۳۲	۳۱۱	۶۵۱	۳۲۷	۶۷۷
۲۶۳	ایضاً	۲۷۹	۴۲۰ ؟	۲۹۵	ایضاً	۳۱۲	۶۵۲	۳۲۸	۶۷۸
۲۶۴	ایضاً	۲۸۰	۴۲۲	۲۹۶	ایضاً	۳۱۳	۶۵۳	۳۲۹	۶۷۹
۲۶۵	۴۱۳	۲۸۱	ایضاً	۲۹۷	۴۴۰	۳۱۴	ایضاً	۳۳۰	۶۸۲
۲۶۶	۴۱۵	۲۸۲	ایضاً	۲۹۹	۴۴۱	۳۱۵	ایضاً	۳۳۱	۶۸۴
۲۶۷	ایضاً	۲۸۳	۴۲۳	۳۰۰	۴۴۱	۳۱۶	۶۵۴	۳۳۲	۶۸۵
۲۶۸	ایضاً	۲۸۴	۴۲۵	۳۰۱	۴۴۲	۳۱۷	۶۵۵	۳۳۳	۶۸۶
۲۶۹	ایضاً	۲۸۵	ایضاً	۳۰۲	۴۴۳	۳۱۸	۶۵۶	۳۳۴	۶۹۰
۲۷۰	۴۱۶	۲۸۶	۴۲۶	۳۰۳	۴۴۴	۳۱۹	۶۵۸	۳۳۵	۶۹۵

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	
۳۳۶	۶۹۵	۳۵۶	۷۱۴	۳۷۵	۷۴۴	۳۹۴	۷۶۶	
۳۳۷	۶۹۸	۳۵۷	۷۱۷	۳۷۶	۷۴۵	۳۹۵	۷۶۷	
۳۳۸	ایضاً	۳۵۸	۷۱۸	۳۷۷	۷۴۶	۳۹۶	ایضاً	
۳۳۹	۶۹۹	۳۵۹	۷۲۱	۳۷۸	ایضاً	۳۹۷	۷۶۸	
۳۴۱	۷۰۱	۳۶۰	۷۲۳	۳۷۹	ایضاً	۳۹۸	۷۶۹	
۳۴۲	۷۰۲	۳۶۱	۷۲۴	۳۸۰	۷۴۸	۳۹۹	ایضاً	
۳۴۳	۷۰۲	۳۶۲	۷۲۵	۳۸۱	۷۵۰	۴۰۰	۷۷۰	
۳۴۴	۷۰۳	۳۶۳	۷۲۶	۳۸۲	۷۵۲	تمام سنہ کے	فہرست عنوان	جلد اول ترجمہ
۳۴۵	۷۰۴	۳۶۴	۷۲۷	۳۸۳	۷۵۳	ابوالفدا	کے فقط	
۳۴۶	۷۰۴	۳۶۵	۷۳۱	۳۸۴	ایضاً			
۳۴۷	۷۰۴	۳۶۶	۷۳۲	۳۸۵	۷۵۵			
۳۴۸	۷۰۵	۳۶۷	۷۳۵	۳۸۶	۷۵۷			
۳۴۹	ایضاً	۳۶۸	۷۳۷	۳۸۷	۷۵۸			
۳۵۰	۷۰۷	۳۶۹	۷۳۸	۳۸۸	۷۶۱			
۳۵۱	۷۰۸	۳۷۰	۷۴۰	۳۸۹	۷۶۲			
۳۵۲	۷۱۰	۳۷۱	ایضاً	۳۹۰	۷۶۳			
۳۵۳	۷۱۱	۳۷۳	۷۴۱	۳۹۱	۷۶۴			
۳۵۴	ایضاً	۳۷۳	۷۴۲	۳۹۲	ایضاً			
۳۵۵	۷۱۴	۳۷۴	۷۴۴	۳۹۳	۷۶۵			

جلد دوئم کی سنہ

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۴۰۱	۳	سنہ ۴۲۱	۳۸	سنہ ۴۴۶	۶۶	سنہ ۴۶۵	۱۰۴	سنہ ۴۸۴	۱۳۷
سنہ ۴۰۲	۵	سنہ ۴۲۲	۳۹	سنہ ۴۴۷	ایضاً	سنہ ۴۶۶	۱۰۸	سنہ ۴۸۵	۱۳۹
سنہ ۴۰۳	۱۱	سنہ ۴۲۸	۴۱	سنہ ۴۴۸	۷۰	سنہ ۴۶۷	۱۰۹	سنہ ۴۸۶	۱۴۲
سنہ ۴۰۵	۱۳	سنہ ۴۲۹	۴۳	سنہ ۴۴۹	۷۴	سنہ ۴۶۸	۱۱۱	سنہ ۴۸۷	۱۴۶
سنہ ۴۰۶	۱۴	سنہ ۴۳۰	۴۴	سنہ ۴۵۰	ایضاً	سنہ ۴۶۹	۱۱۲	سنہ ۴۸۸	۱۴۷
سنہ ۴۰۷	۱۵	سنہ ۴۳۱	ایضاً	سنہ ۴۵۱	۸۴	سنہ ۴۷۰	۱۱۴	سنہ ۴۸۹	۱۵۰
سنہ ۴۰۸	۲۴	سنہ ۴۳۲	۴۶	سنہ ۴۵۲	۸۵	سنہ ۴۷۱	ایضاً	سنہ ۴۹۰	۱۵۲
سنہ ۴۰۹	۲۶	سنہ ۴۳۳	۵۲	سنہ ۴۵۳	ایضاً	سنہ ۴۷۲	۱۱۵	سنہ ۴۹۱	۱۵۴
سنہ ۴۱۰	ایضاً	سنہ ۴۳۴	۵۳	سنہ ۴۵۴	۸۷	سنہ ۴۷۳	۱۱۶	سنہ ۴۹۲	۱۵۶
سنہ ۴۱۱	ایضاً	سنہ ۴۳۵	۵۵	سنہ ۴۵۵	ایضاً	سنہ ۴۷۴	۱۱۷	سنہ ۴۹۳	۱۶۰
سنہ ۴۱۲	۲۹	سنہ ۴۳۶	۵۶	سنہ ۴۵۶	۹۲	سنہ ۴۷۵	۱۱۸	سنہ ۴۹۴	۱۶۴
سنہ ۴۱۳	۳۳	سنہ ۴۳۷	۵۷	سنہ ۴۵۷	۹۶	سنہ ۴۷۶	۱۲۱	سنہ ۴۹۵	۱۶۵
سنہ ۴۱۴	ایضاً	سنہ ۴۳۸	۵۸	سنہ ۴۵۸	ایضاً	سنہ ۴۷۷	۱۲۲	سنہ ۴۹۶	۱۶۸
سنہ ۴۱۵	۳۴	سنہ ۴۳۹	ایضاً	سنہ ۴۵۹	۹۸	سنہ ۴۷۸	۱۲۶	سنہ ۴۹۷	۱۷۳
سنہ ۴۱۶	۳۵	سنہ ۴۴۰	ایضاً	سنہ ۴۶۰	ایضاً	سنہ ۴۷۹	ایضاً	سنہ ۴۹۸	۱۷۵
سنہ ۴۱۷	۳۶	سنہ ۴۴۱	۵۹	سنہ ۴۶۱	ایضاً	سنہ ۴۸۰	۱۲۷	سنہ ۴۹۹	۱۷۸
سنہ ۴۱۸	ایضاً	سنہ ۴۴۲	۶۱	سنہ ۴۶۲	۹۹	سنہ ۴۸۱	۱۲۸	سنہ ۵۰۰	۱۸۰
سنہ ۴۱۹	۳۷	سنہ ۴۴۳	۶۳	سنہ ۴۶۳	ایضاً	سنہ ۴۸۲	ایضاً	سنہ ۵۰۱	۱۸۲
سنہ ۴۲۰	۳۸	سنہ ۴۴۴	۶۴	سنہ ۴۶۴	۱۰۳	سنہ ۴۸۳	۱۳۳	سنہ ۵۰۲	ایضاً

٥٠٣	١٨٣	٥٢٤	٢٢٢	٥٤٤	٢٥٩	٥٦٤	٣١٣	٥٨٤	٣٧١
٥٠٤	١٨٥	٥٢٥	٢٢٦	٥٤٥	٢٦٠	٥٦٥	٣١٥	٥٨٥	٣٧٣
٥٠٥	١٨٦	٥٢٦	٢٢٨	٥٤٦	٢٦٦	٥٦٦	٣٢١	٥٨٦	٣٧٩
٥٠٦	١٨٨	٥٢٧	٢٢٩	٥٤٧	٢٧١	٥٦٧	٣٢٣	٥٨٧	٣٨٥
٥٠٧	١٩٠	٥٢٨	٢٣٤	٥٤٨	٢٧٤	٥٦٨	٣٢٦	٥٨٨	٣٩٢
٥٠٨	١٩٢	٥٢٩	٢٣٦	٥٤٩	٢٧٥	٥٦٩	٣٣٠	٥٨٩	٣٩٥
٥٠٩	ایضاً	٥٣٠	٢٣٨	٥٥٠	٢٧٧	٥٧٠	٣٣٢	٥٩٠	٣٩٧
٥١٠	١٩٣	٥٣١	٢٤١	٥٥١	٢٨٣	٥٧١	٣٣٣	٥٩١	٣٩٩
٥١١	١٩٦	٥٣٢	٢٤٣	٥٥٢	ایضاً	٥٧٢	٣٣٦	٥٩٢	٤٠٠
٥١٢	١٩٧	٥٣٣	٢٤٤	٥٥٣	٢٨٨	٥٧٣	٣٣٦	٥٩٣	٤٠٣
٥١٣	٢٠٤	٥٣٤	٢٤٥	٥٥٤	٢٩٢	٥٧٤	٣٣٨	٥٩٥	٤٠٨
٥١٤	٢٠٧	٥٣٥	٢٤٥	٥٥٥	٢٩٤	٥٧٥	٣٤٠	٥٩٧	٤١١
٥١٥	٢٠٨	٥٣٦	٢٤٦	٥٥٦	٢٩٥	٥٧٦	٣٤١	٥٩٨	٤١٦
٥١٦	٢٠٩	٥٣٧	٢٤٧	٥٥٧	٢٩٨	٥٧٧	٣٤٧	٥٩٩	٤١٧
٥١٧	٢١١	٥٣٨	٢٤٨	٥٥٨	٣٠٠	٥٧٨	٣٥٠	٦٠٠	٤٢٢
٥١٨	٢١٢	٥٣٩	٢٤٩	٥٥٩	٣٠٢	٥٧٩	٣٥٣	٦٠١	٤٢٤
٥١٩	٢١٣	٥٤٠	٢٥٢	٥٦٠	ایضاً	٥٨٠	٣٥٦	٦٠٢	٤٢٥
٥٢٠	٢١٥	٥٤١	ایضاً	٥٦١	٣٠٣	٥٨١	٣٥٨	٦٠٣	٤٢٨
٥٢٢	٢١٨	٥٤٢	٢٥٦	٥٦٢	٣٠٤	٥٨٢	٣٦٤	٦٠٤	٤٢٩
٥٢٣	٢٢٠	٥٤٣	٢٥٨	٥٦٣	٣١١	٥٨٣	٣٦٨	٦٠٥	٤٣٤

۶۰۶	۴۳۷	۶۲۵	۴۸۶	۶۴۳	۵۴۴	۶۶۲	۶۱۳	۶۸۱	۶۴۱
۶۰۷	۴۳۸	۶۲۶	۴۸۹	۶۴۴	۵۴۶	۶۶۳	۶۱۴	۶۸۲	۶۴۴
۶۰۸	۴۴۰	۶۲۷	۴۹۵	۶۴۵	۵۴۸	۶۶۴	۶۱۶	۶۸۳	۶۴۵
۶۰۹	۴۴۱	۶۲۸	۴۹۸	۶۴۶	۵۵۰	۶۶۵	۶۱۸	۶۸۴	۶۴۹
۶۱۰	۴۴۲	۶۲۹	۵۰۷	۶۴۷	۵۵۲	۶۶۶	۶۱۹	۶۸۵	۶۵۱
۶۱۱	۴۴۴	۶۳۰	۵۰۸	۶۴۸	۵۵۶	۶۶۷	۶۲۰	۶۸۶	۶۵۲
۶۱۲	۴۴۵	۶۳۱	۵۱۱	۶۴۹	۵۶۵	۶۶۸	۶۲۱	۶۸۷	۶۵۳
۶۱۳	۴۴۶	۶۳۲	۵۱۴	۶۵۱	ایضاً	۶۶۹	۶۲۲	۶۸۸	۶۵۴
۶۱۴	۴۴۷	۶۳۳	۵۱۵	۶۵۲	۵۶۷	۶۷۰	۶۲۳	۶۸۹	۶۵۵
۶۱۵	۴۴۸	۶۳۴	۵۱۷	۶۵۳	۵۷۰	۶۷۲	۶۲۴	۶۹۰	۶۵۶
۶۱۶	۴۵۳	۶۳۵	۵۱۹	۶۵۴	۵۷۱	۶۷۳	۶۲۶	۶۹۱	۶۶۰
۶۱۷	۴۵۹	۶۳۶	۵۲۵	۶۵۵	۵۷۲	۶۷۴	۶۲۷	۶۹۲	۶۶۳
۶۱۸	۴۶۷	۶۳۷	۵۲۷	۶۵۶	۵۷۵	۶۷۵	ایضاً	۶۹۳	۶۶۶
۶۱۹	۴۷۰	۶۳۸	۵۳۲	۶۵۷	۵۸۰	۶۷۶	۶۲۹	۶۹۴	۶۷۰
۶۲۱	۴۷۵	۶۳۹	۵۳۴	۶۵۸	۵۸۴	۶۷۷	۶۳۲	۶۹۵	۶۷۳
۶۲۲	۴۷۷	۶۴۰	۵۳۸	۶۵۹	۵۹۸	۶۷۸	۶۳۴	۶۹۶	۶۷۴
۶۲۳	۴۸۰	۶۴۱	۵۴۰	۶۶۰	۶۰۶	۶۷۹	۶۳۵	۶۹۷	۶۷۶
۶۲۴	۴۸۲	۶۴۲	۵۴۲	۶۶۱	۶۰۹	۶۸۰	۶۳۷	۶۹۸	۶۸۴

فہرست مطالب کتاب ابو الفدا اور تتمہ کی

دوسری جلدکی فہرست

فہرست تتمہ ابو الفدا کی

کتب تمام شد